نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۲

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب............ نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.............. مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:........... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
	ج
۴۳	جاسوسی ہو جائے
۴۳	جالی دار ٹوپی
۴۴	جالی دار کپڑے
۴۵	جامع عبادت
۴۶	جان بچانے کے لئے نماز توڑنا
۴۶	جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے
۴۷	جانماز کا گوشہ الٹ دینا
۴۷	جانور اُڑانا
۴۷	جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا
۴۷	جائے نماز اپنی بچھانا
۴۹	جذامی
۵۰	جسم پاک ہونا ضروری ہے
۵۱	جسم کو حرکت دینا
۵۱	جگانا
۵۲	جگہ پاک ہو
۵۳	جگہ روکنا

عنوان	صفحہ نمبر
جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق	۵۴
"جل جلالہ" کہنا	۵۶
جلسہ	۵۷
جلسہ بھول گیا	۵۸
جلسہ کا راز	۵۸
جلسہ کا فرق	۵۸
جلسہ کا مسنون طریقہ	۵۹
جلسہ میں دعا کا حکم	۵۹
جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا	۶۱
جماعت	۶۱
جماعت ترک کرنا	۶۳
جماعت ترک کرنے پر وعید	۶۳
جماعت ترک کرنے کے عذر	۶۴
جماعت ثانیہ	۶۶
جماعت سے الگ نماز پڑھنا	۶۸
جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی	۶۹
جماعت سے روکیں	۷۰

صفحہ نمبر	عنوان
۷۰	✦ جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا
۷۰	✦ جماعت کا ثواب
۷۱	✦ جماعت کا ثواب مل جائے گا
۷۱	✦ جماعت کی حقیقت
۷۳	✦ جماعت کی حکمت
۷۴	✦ جماعت کی مشق کرانا
۷۴	✦ جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ
۷۶	✦ جماعت کو فرض پر فضیلت ہے
۷۷	✦ جماعت کی فضیلت
۸۰	✦ جماعت کے بعد جماعت کرنا
۸۱	✦ جماعت کا تارک فاسق ہے
۸۱	✦ جماعت کے احکام
۸۲	✦ جماعت کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑے
۸۳	✦ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم
۸۳	✦ جماعت کے فوائد
۸۴	✦ جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا
۸۴	✦ جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا	٨٦
✦ جماعت مل گئی	٨٧
✦ جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا	٨٨
✦ جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضاء نماز یاد آئے	٨٨
✦ جماعت میں صف بندی کی وجہ	٨٨
✦ جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا	٨٩
✦ جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں	٩٠
✦ جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے	٩١
✦ جماعت واجب ہونے کی شرائط	٩١
✦ جماعت واجب ہے	٩٢
✦ جماعت ہو چکی ہے	٩٢
✦ جماعت ہو رہی ہے تو آنے والا کیا کرے	٩٣
✦ جماعت ہو گئی	٩٣
✦ جمائی	٩٤
✦ جمائی لینا	٩٥
✦ جمع کو واحد پڑھنا	٩٥
✦ جمعہ	٩٥

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جمعہ عورتوں پر فرض نہیں........................	۹۶
✦ جمعہ کا مستحب وقت........................	۹۷
✦ جمعہ کا وقت........................	۹۷
✦ جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا........................	۹۷
✦ جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا......	۹۸
✦ جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا........................	۹۸
✦ جمعہ کی جماعت دو مرتبہ کرنا........................	۹۹
✦ جمعہ کی حقیقت........................	۹۹
✦ جمعہ کی دو جماعتیں کرنا........................	۹۹
✦ جمعہ کی سنت........................	۱۰۰
✦ جمعہ کی فضیلت........................	۱۰۱
✦ جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا........................	۱۰۲
✦ جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا........................	۱۰۲
✦ جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا........................	۱۰۳
✦ جمعہ کی نماز کی نیت........................	۱۰۴
✦ جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا........................	۱۰۴
✦ جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں........................	۱۰۵

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا....................	۱۰۵
✦ جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آجائے....................	۱۰۵
✦ جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہوگیا....................	۱۰۶
✦ جمعہ کے دن تقریر کرنا....................	۱۰۶
✦ جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے....................	۱۰۷
✦ جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا....................	۱۰۸
✦ جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے....................	۱۰۹
✦ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے....................	۱۰۹
✦ جمعہ کے لئے مسجد کی شرط....................	۱۰۹
✦ جمعہ مسافر پڑھا سکتا ہے....................	۱۱۰
✦ جمعہ میں جماعت شرط ہے....................	۱۱۰
✦ جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ....................	۱۱۰
✦ جنابت....................	۱۱۲
✦ جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھادی....................	۱۱۲
✦ جنبی....................	۱۱۳
✦ جنتری....................	۱۱۳
✦ جنت میں گھر بنائے....................	۱۱۳

عنوان	صفحہ نمبر
جنسی امراض	۱۱۴
جنون	۱۱۴
جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں	۱۱۵
جنبی تیمّم کب کرسکتا ہے	۱۱۵
جواب دینا آیتوں کا	۱۱۶
جواب میں درود شریف پڑھنا	۱۱۶
جوتا	۱۱۶
جوتا رکھنا	۱۱۸
جہاز	۱۱۸
جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا	۱۱۹
جہر کرنا	۱۲۰
جہر کی تشریح	۱۲۰
جہر میں سر کرلیا	۱۲۰
جہر نہیں کیا	۱۲۰
جہری قرأت کی وجہ	۱۲۱
جہری نماز	۱۲۲
جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی	۱۲۳

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۴	✦ جہری نماز تنہا پڑھے....................................
۱۲۴	✦ جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا....................................
۱۲۵	✦ جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا....................................
۱۲۵	✦ جیب میں ناپاک چیز ہے....................................
۱۲۶	✦ جیل میں نماز پڑھنا....................................
	...... چ ......
۱۲۸	✦ چادر لٹکانا....................................
۱۲۸	✦ چارپائی پر نماز پڑھنا....................................
۱۲۸	✦ چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی....................................
۱۳۰	✦ چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی....................................
۱۳۰	✦ چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی....................................
۱۳۱	✦ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے پر سلام پھیر دیا....................................
۱۳۲	✦ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا....................................
۱۳۳	✦ چار زانو بیٹھنا....................................
۱۳۳	✦ چاشت کی نماز....................................
۱۳۴	✦ چاند....................................
۱۳۵	✦ چاندی....................................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ چٹائی پر نماز پڑھنا	۱۳۶
✦ چٹخانا	۱۳۷
✦ چراغ	۱۳۷
✦ چست لباس	۱۳۸
✦ چلنا	۱۳۹
✦ چمڑے کا مصلّٰی	۱۴۰
✦ چندہ کرنا خطبہ کے وقت	۱۴۰
✦ چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا	۱۴۰
✦ چور	۱۴۲
✦ چوری کے کپڑے	۱۴۳
✦ چوری کے لباس	۱۴۴
✦ چولہا	۱۴۴
✦ چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا	۱۴۴
✦ چہرہ سجدے میں	۱۴۵
✦ چہرے پر جھریاں	۱۴۵
✦ چھڑی کا سترہ	۱۴۵
✦ چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات	۱۴۶

صفحہ نمبر	عنوان
۱۴۷	✦ چھوٹی تصویر..
۱۴۸	✦ چھینٹے..
۱۴۸	✦ چھینک..
۱۴۹	✦ چھینک آجائے..
۱۴۹	✦ چھینکنے والے کے جواب میں..
۱۵۰	✦ چیونٹی مارنا..
	......ح......
۱۵۱	✦ حاجت کی نماز..
۱۵۱	✦ حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ..
۱۵۱	✦ حج کی حقیقت..
۱۵۲	✦ حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں..
۱۵۲	✦ حدث امام کو ہو گیا..
۱۵۲	✦ حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں..
۱۵۲	✦ حدث مقتدی کو ہو گیا..
۱۵۳	✦ حدث منفرد کو ہو جائے..
۱۵۳	✦ حدث ہو جائے..
۱۵۷	✦ حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین..

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۷	✦ حرام آمدنی کا لباس..................................
۱۵۷	✦ حرام کمائی کے کپڑے..................................
۱۵۷	✦ حرامی کا امام بنانا..................................
۱۵۸	✦ حرکت دینا..................................
۱۵۹	✦ حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے..................................
۱۵۹	✦ حرم میں ثواب زیادہ ہے..................................
۱۶۰	✦ حقیقی نمازی..................................
۱۶۱	✦ حکم کی تعمیل کرنا..................................
۱۶۲	✦ حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ..................................
۱۶۲	✦ حملہ ہوگیا..................................
۱۶۲	✦ حیض..................................
۱۶۵	✦ حیض آخری وقت میں آجائے..................................
۱۶۵	✦ حیض والی پاک ہوگئی..................................
۱۶۵	✦ حیض والی پاک ہوئی..................................
۱۶۶	✦ حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب..................................
	......خ......
۱۶۸	✦ خاص تجربہ..................................

صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۸	خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا
۱۶۹	خاموش رہنا تشہد کے بعد
۱۶۹	خاموش رہنا رکوع سے پہلے
۱۶۹	خاموش رہنا فاتحہ کے بعد
۱۷۰	خاموش رہنا قراءت کے بعد
۱۷۰	خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز
۱۷۱	ختم نماز
۱۷۲	خسوف کی نماز
۱۷۳	خشوع والی نماز کیسی ہو؟
۱۸۷	خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ
۱۸۸	خصی کی امامت
۱۸۹	خضاب لگانے والے کی امامت
۱۸۹	خطاب کرنا
۱۸۹	خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا
۱۹۰	خطبہ بیٹھ کر پڑھنا
۱۹۰	خطبہ پڑھنے کا طریقہ
۱۹۱	خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت

عنوان	صفحہ نمبر
✦ خطبہ سے پہلے بیان کرنا................................	۱۹۱
✦ خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے............................	۱۹۲
✦ خطبۂ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا............................	۱۹۳
✦ خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا............................	۱۹۴
✦ خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت............................	۱۹۴
✦ خطبہ کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دو مرتبہ پڑھنا............................	۱۹۵
✦ خطبہ کے وقت چندہ کرنا............................	۱۹۵
✦ خطبہ کے وقت نماز پڑھنا............................	۱۹۵
✦ خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا............................	۱۹۶
✦ خطبہ مقرر ہونے کی وجہ............................	۱۹۶
✦ خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ............................	۱۹۷
✦ خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ............................	۱۹۷
✦ خطبہ میں عصا پکڑنا............................	۱۹۷
✦ خطبہ نیا پڑھنا............................	۱۹۸
✦ خطبے کے دوران خاموش رہنا............................	۱۹۸
✦ خلیفہ............................	۱۹۸
✦ خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا............................	۱۹۹

عنوان	صفحہ نمبر
خلیفہ مسبوق کو بنانا	۱۹۹
خلیفہ نااہل کو بنایا	۱۹۹
خلیفہ نہیں بنایا	۲۰۰
خنثیٰ کا مقام صف	۲۰۰
خنثیٰ کی اذان	۲۰۱
خنثیٰ کی امامت	۲۰۱
خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں	۲۰۲
خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق	۲۰۲
خواتین کی نماز کا طریقہ	۲۰۳
خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے	۲۲۶
خوبصورتی کا راز	۲۲۶
خود بخود کلام کرنا	۲۲۷
خودکشی کے رجحانات میں کمی	۲۲۷
خوشبو سونگھنا	۲۲۷
خوشخبری پر	۲۲۸
خوف	۲۲۸
خوف کی نماز	۲۲۸

عنوان	صفحہ نمبر
+ خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے	۲۳۳
+ خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے	۲۳۴
+ خون	۲۳۴
+ خیال	۲۳۵
+ خیال آیا	۲۳۶
+ خیالات	۲۳۶
......د......	
+ دارالحرب میں مسلمان ہوا	۲۳۷
+ دامن	۲۳۷
+ دانت	۲۳۷
+ دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھالی	۲۳۸
+ دائی	۲۳۹
+ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس	۲۳۹
+ دردِ زہ	۲۴۰
+ درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی	۲۴۱
+ دروازہ بند کرنا	۲۴۱
+ دروازہ پر نماز پڑھنا	۲۴۲

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۲	✦ درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کر دی........................
۲۴۳	✦ درود شریف بھول کر دعا شروع کر دی........................
۲۴۳	✦ درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد........................
۲۴۳	✦ درود شریف پڑھنا........................
۲۴۴	✦ درود شریف پڑھنے کی حکمت........................
۲۴۴	✦ درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا........................
۲۴۵	✦ درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا........................
۲۴۵	✦ درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا........................
۲۴۵	✦ درود شریف نہیں پڑھا........................
۲۴۶	✦ دریا میں تیر رہا ہے........................
۲۴۶	✦ دعا........................
۲۴۹	✦ دعا اجتماعی صورت میں........................
۲۵۲	✦ دعا امام کے ساتھ مانگنا........................
۲۵۲	✦ دعا بلند آواز سے کرنا........................
۲۵۳	✦ دعا پر آمین کہنا........................
۲۵۳	✦ دعا پڑھنا........................
۲۵۴	✦ دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۴	✦ دعا فرائض کے بعد....................................
۲۵۵	✦ دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا....................
۲۵۵	✦ دعا کا طریقہ....................................
۲۵۶	✦ دعا کا مسنون طریقہ....................................
۲۵۸	✦ دعا کی حقیقت....................................
۲۵۹	✦ دعا کے آداب....................................
۲۶۰	✦ دعا میں سنت....................................
۲۶۰	✦ دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے....................................
۲۶۱	✦ دعا نماز کے بعد....................................
۲۶۱	✦ دعا کے اول و آخر میں درود شریف....................................
۲۶۱	✦ دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے....................................
۲۶۲	✦ دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا....................................
۲۶۲	✦ دعائے قنوت....................................
۲۶۳	✦ دعائے قنوت بھول جائے....................................
۲۶۳	✦ دعائے قنوت بھول گیا....................................
۲۶۴	✦ دعائے قنوت پڑھنا....................................
۲۶۴	✦ دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا....................................

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۴	✦ دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا................
۲۶۵	✦ دعائے قنوت میں امام کی پیروی................
۲۶۵	✦ دعائے قنوت یاد نہیں................
۲۶۶	✦ دعائے ماثورہ پڑھنے کی وجہ................
۲۶۷	✦ دعائے ماثورہ رہ گئی................
۲۶۷	✦ دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا................
۲۶۸	✦ دکان میں نماز پڑھنا................
۲۶۹	✦ دل سے دعا نکلنا................
۲۶۹	✦ دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا................
۲۶۹	✦ دماغی امراض................
۲۷۰	✦ دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا................
۲۷۰	✦ دنیا کی پانچ سزائیں................
۲۷۰	✦ دو آیتیں پڑھیں................
۲۷۱	✦ دوا سے بے ہوش ہو گیا................
۲۷۱	✦ دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم................
۲۷۱	✦ دوپٹہ................
۲۷۲	✦ دوپٹہ باریک ہے................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ دو رکعت ملی............................	۲۷۲
✦ دوڑنا............................	۲۷۳
✦ دو سجدے مقرر ہونے کی وجہ............................	۲۷۴
✦ دوسرا سلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا............................	۲۷۴
✦ دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی............................	۲۷۴
✦ دوسری منزل میں صف بنانا............................	۲۷۴
✦ دوسرے سجدے سے اٹھنا............................	۲۷۵
✦ دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا............................	۲۷۵
✦ دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا............................	۲۷۶
✦ دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی............................	۲۷۶
✦ دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا............................	۲۷۶
✦ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا............................	۲۷۸
✦ دو فرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا............................	۲۷۸
✦ دو قرأتیں............................	۲۸۱
✦ دو مثل............................	۲۸۱
✦ دو مثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ............................	۲۸۲
✦ دو مرتبہ رکوع کر لیا............................	۲۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
✦ دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا........................	۲۸۲
✦ دونوں سجدوں کے درمیان........................	۲۸۲
✦ دووقتوں کی نماز ایک وقت میں پڑھنا........................	۲۸۳
✦ دہرانا........................	۲۸۴
✦ دھوپ........................	۲۸۴
✦ دھوتی........................	۲۸۵
✦ دیر کر کے نماز پڑھنے کاانجام........................	۲۸۵
✦ دیہاتی کی امامت........................	۲۸۶
......ڈ......	
✦ ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا........................	۲۸۷
✦ ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کرلی........................	۲۸۷
✦ ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت........................	۲۸۸
✦ ڈاکٹر نے نماز سے منع کردیا........................	۲۸۹
✦ ڈکار........................	۲۹۰
✦ ڈکار آنا........................	۲۹۱
✦ ڈھیلہ پھینکنا........................	۲۹۱
✦ ڈیپرشن کاعلاج بذریعہ نماز تہجد وسحرخیزی........................	۲۹۲

عنوان	صفحہ نمبر
ذ	
✦ ذکر اور دعا	۲۹۳
✦ ذکر بلند آواز سے کرنا	۲۹۳
ر	
✦ رات مختصر ہے	۲۹۴
✦ رازِ سلام	۲۹۵
✦ راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۲۹۵
✦ راکٹ	۲۹۶
✦ رحمت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے	۲۹۶
✦ رخصت مقرر ہونے کی وجہ	۲۹۷
✦ رشوت خور	۲۹۹
✦ رشوت خور کی امامت	۲۹۹
✦ رشوت کے پیسے جیب میں	۳۰۰
✦ رشوت کے کپڑے	۳۰۰
✦ رکعات کی تعداد	۳۰۱
✦ رکعت ایک ملی	۳۰۱
✦ رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا	۳۰۱

عنوان	صفحہ نمبر
✦ رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا	۳۰۲
✦ رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا	۳۰۳
✦ رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے	۳۰۴
✦ رکن کو محل سے بدل دیا	۳۰۴
✦ رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا	۳۰۴
✦ رکن کو مکرر کر لیا	۳۰۴
✦ رکن کی مقدار	۳۰۵
✦ رکن مکرر کر دیا	۳۰۵
✦ رکوع	۳۰۶
✦ رکوع اطمینان سے کرے	۳۱۰
✦ رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا	۳۱۰
✦ رکوع اور سائنس	۳۱۱
✦ رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا	۳۱۲
✦ رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ	۳۱۳
✦ رکوع چھوٹ گیا	۳۱۳
✦ رکوع دو مرتبہ کر لیا	۳۱۴
✦ رکوع رہ گیا امام کے پیچھے	۳۱۴

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۴	✦ رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے ....
۳۱۵	✦ رکوع سجود سے عاجز امام ....
۳۱۵	✦ رکوع سے اٹھتے وقت ....
۳۱۶	✦ رکوع سے پہلے سوچتا رہا ....
۳۱۶	✦ رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ ....
۳۱۶	✦ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا ....
۳۱۷	✦ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے ....
۳۱۷	✦ رکوع سے کم پڑھنا ....
۳۱۸	✦ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے ....
۳۱۸	✦ رکوع عورت کا ....
۳۱۹	✦ رکوع کرنا بھول گیا ....
۳۲۰	✦ رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ ....
۳۲۰	✦ رکوع کی تکبیر بھول گیا ....
۳۲۰	✦ رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا ....
۳۲۰	✦ رکوع مرد کا ....
۳۲۲	✦ رکوع مکرر پڑھنا ....
۳۲۳	✦ رکوع مل جائے ....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۳	✦ رکوع میں التحیات پڑھ لی....................................
۳۲۳	✦ رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے....................................
۳۲۴	✦ رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا....................................
۳۲۴	✦ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی....................................
۳۲۴	✦ رکوع میں زیادہ دیر رہنا....................................
۳۲۵	✦ رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی....................................
۳۲۵	✦ رکوع میں شامل ہوا....................................
۳۲۶	✦ رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ....................................
۳۲۶	✦ رکوع میں قراءت پوری کرنا....................................
۳۲۷	✦ رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق....................................
۳۲۷	✦ رکوع نہیں کرسکتا....................................
۳۲۸	✦ رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا....................................
۳۲۹	✦ رکوع وسجود کی حقیقت....................................
۳۳۰	✦ رکوع وسجود کی طاقت نہیں....................................
۳۳۰	✦ رمضان کے اخیر عشرے کی رات....................................
۳۳۱	✦ رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا....................................
۳۳۱	✦ رموز واوقاف....................................

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۲	✦ رنج وغم کی خبر سن کر..................
۳۳۲	✦ روپیہ..................
۳۳۲	✦ روزہ نہیں رکھا تب بھی تراویح پڑھے..................
۳۳۳	✦ روضۂ مبارک کی تصویر..................
۳۳۴	✦ رومال..................
۳۳۴	✦ رومال باندھنا..................
۳۳۴	✦ رومال کا سترہ..................
۳۳۵	✦ رونا..................
۳۳۵	✦ ریاح..................
۳۳۷	✦ ریاح روک کر نماز پڑھنا..................
۳۳۸	✦ ریح..................
۳۳۹	✦ ریح خارج ہو جاتی ہے..................
۳۳۹	✦ ریڈیو سے اذان دینا..................
۳۴۰	✦ ریشمی کپڑے..................
۳۴۰	✦ ریشمی لباس..................
۳۴۰	✦ ریل گاڑی..................
	✦

عنوان	صفحہ نمبر
ز	
زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا	۳۴۳
زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی	۳۴۳
زکوۃ سے صف خریدی گئی	۳۴۳
زلزلہ	۳۴۴
زمین	۳۴۴
زمین پر نماز پڑھنا	۳۴۴
زمین فخر کرتی ہے	۳۴۵
زوال آفتاب	۳۴۵
زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟	۳۴۵
زوال کا وقت	۳۴۶
زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۳۴۶
زور سے پڑھنا	۳۴۶
زیادتی	۳۴۷
زیادہ اہتمام	۳۴۷
زیر ناف	۳۴۸
زیر ناف نہ مونڈنے والے کا حکم	۳۴۹

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴۹	✦ زیورات ....
	﴿......س......﴾
۳۵۰	✦ سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے ....
۳۵۰	✦ سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے ....
۳۵۰	✦ ساڑھی ....
۳۵۱	✦ سانپ مارنا ....
۳۵۲	✦ سایہ اصلی ....
۳۵۳	✦ سایہ میں ....
۳۵۳	✦ سبب ....
۳۵۵	✦ "سبحان اللّٰہ" کہنا ....
۳۵۵	✦ "سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا ....
۳۵۵	✦ ستر ....
۳۵۶	✦ ستر بچوں کا ....
۳۵۶	✦ ستر پر نظر پڑ جائے ....
۳۵۶	✦ ستر خود دیکھ لیا ....
۳۵۷	✦ ستر دیکھنا ....
۳۵۷	✦ ستر کھل گیا ....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۹	✦ سترہ........................
۳۶۰	✦ سترہ کا راز........................
۳۶۱	✦ سترہ کھڑا کرنے کا مقصد........................
۳۶۲	✦ سترہ کی ضرورت........................
۳۶۲	✦ سترہ کی کیفیت........................
۳۶۳	✦ ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا........................
۳۶۳	✦ سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا........................
۳۶۳	✦ سجدوں کے درمیان سیدھا ہو کر بیٹھے........................
۳۶۴	✦ سجدہ........................
۳۶۶	✦ سجدہ اطمینان سے کرنا........................
۳۶۶	✦ سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا........................
۳۶۷	✦ سجدہ اور ٹیلی پیتھی........................
۳۶۸	✦ سجدہ اور سائنس........................
۳۶۸	✦ سجدہ اونچی چیز پر کرنا........................
۳۶۹	✦ سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا........................
۳۷۰	✦ سجدہ پشت پر کرنا........................
۳۷۰	✦ سجدہ تکیہ پر کرنا........................

صفحہ نمبر	عنوان
۳۷۰	✦ سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا....................................
۳۷۱	✦ سجدۂ تلاوت کب کرے....................................
۳۷۱	✦ سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا....................................
۳۷۱	✦ سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا....................................
۳۷۱	✦ سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے....................................
۳۷۲	✦ سجدہ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا....................................
۳۷۳	✦ سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں....................................
۳۷۳	✦ سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی....................................
۳۷۴	✦ سجدہ چھوٹ گیا....................................
۳۷۴	✦ سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے....................................
۳۷۵	✦ سجدۂ سہو....................................
۳۷۶	✦ سجدۂ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے....
۳۷۶	✦ سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر....................................
۳۷۷	✦ سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا....................................
۳۷۷	✦ سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا....................................
۳۷۷	✦ سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے....................................
۳۷۷	✦ سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا....................................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر..........	۳۷۷
✦ سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا..........	۳۷۸
✦ سجدۂ سہو کرنا بھول گیا..........	۳۷۸
✦ سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا..........	۳۷۸
✦ سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا..........	۳۷۹
✦ سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہوا..........	۳۷۹
✦ سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی..........	۳۷۹
✦ سجدۂ سہو لاحق پر..........	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں..........	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں..........	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے..........	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں..........	۳۸۱
✦ سجدۂ سہو میں شک ہو گیا..........	۳۸۱
✦ سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے..........	۳۸۲
✦ سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا..........	۳۸۲
✦ سجدہ سے اٹھنا..........	۳۸۲
✦ سجدہ سے معذور ہے..........	۳۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سجدۂ شکر..........................	۳۸۳
✦ سجدہ کا فرق..........................	۳۸۳
✦ سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے..........................	۳۸۴
✦ سجدہ کرنے سے خون بہہ پڑتا ہے..........................	۳۸۵
✦ سجدہ کرنے میں شک ہو گیا..........................	۳۸۶
✦ سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے..........................	۳۸۷
✦ سجدہ کی آیت بھول گیا..........................	۳۸۷
✦ سجدہ کی تکبیر بھول گیا..........................	۳۸۸
✦ سجدہ کی حقیقت..........................	۳۸۸
✦ سجدہ میں التحیات پڑھ لی..........................	۳۸۸
✦ سجدہ میں "بسم اللّٰہ" پڑھ لی..........................	۳۸۸
✦ سجدہ میں جاتے وقت..........................	۳۸۸
✦ سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی..........................	۳۸۹
✦ سجدے تین کر لئے..........................	۳۹۰
✦ سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ..........................	۳۹۰
✦ سجدے سے اٹھنا..........................	۳۹۱
✦ سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ..........................	۳۹۱

صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۱	✦ سجدے میں........................
۳۹۳	✦ سجدے میں انگلیوں کا رخ........................
۳۹۴	✦ سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے........................
۳۹۵	✦ سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے........................
۳۹۵	✦ سجدے میں جانے کی کیفیت........................
۳۹۶	✦ سجدے میں دیر تک رہنا........................
۳۹۶	✦ سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے........................
۳۹۶	✦ سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا........................
۳۹۷	✦ سجدے میں عورت کیسے جائے........................
۳۹۷	✦ سدل........................
۳۹۷	✦ سر........................
۳۹۹	✦ سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے........................
۳۹۹	✦ سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں........................
۴۰۰	✦ سِر کرنا........................
۴۰۰	✦ سر کھلا رکھنا........................
۴۰۱	✦ سِر کی تشریح........................
۴۰۲	✦ سِر میں جہر کرلیا........................

صفحہ نمبر	عنوان
۴۰۲	✦ سر میں چکر آ جاتا ہے......................................
۴۰۲	✦ سر ولیم کرکس کی تحقیق......................................
۴۰۲	✦ سِری قرأت کی وجہ......................................
۴۰۳	✦ سِری نماز......................................
۴۰۳	✦ سِری نماز کی قرأت کی مقدار......................................
۴۰۳	✦ سِری نماز میں جہر کرنا شروع کر دیا......................................
۴۰۴	✦ سزا......................................
۴۰۴	✦ سستا امام......................................
۴۰۵	✦ سستی کی پندرہ سزائیں......................................
۴۰۵	✦ سفر کی نماز......................................
۴۰۶	✦ سفر کی نماز کی قضاء......................................
۴۰۶	✦ سفر میں نماز قضاء ہوگئی......................................
۴۰۷	✦ سگریٹ......................................
۴۰۷	✦ سلام امام سے پہلے پھیرنا......................................
۴۰۸	✦ سلام اور سائنس......................................
۴۰۸	✦ سلام ایک طرف پھیرا......................................
۴۰۹	✦ سلام بائیں جانب پھیر دیا......................................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا........................	۴۱۰
✦ سلام پھیرتے وقت........................	۴۱۰
✦ سلام پھیر دیا سہو سجدہ نہیں کیا........................	۴۱۱
✦ سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں........................	۴۱۱
✦ سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ........................	۴۱۲
✦ سلام پھیرنے کا طریقہ........................	۴۱۲
✦ سلام پھیرنے میں دیر کر دی........................	۴۱۳
✦ سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ........................	۴۱۴
✦ سلام کا جواب........................	۴۱۴
✦ سلام کا راز........................	۴۱۵
✦ سلام کرنا........................	۴۱۶
✦ سلام کے بعد سہو سجدہ کرنا یاد آیا........................	۴۱۷
✦ سلام کے دوران اقتداء کی........................	۴۱۷
✦ سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے........................	۴۱۸
✦ سلام گردن جھکا کر پھیرنا........................	۴۱۹
✦ سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا........................	۴۱۹
✦ سمع اللہ لمن حمدہ........................	۴۱۹

صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۰	✦ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو غلط پڑھنا
۴۲۰	✦ سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا
۴۲۰	✦ سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا
۴۲۱	✦ سنت ترک ہو جائے
۴۲۱	✦ سنت چھوٹ جائے
۴۲۱	✦ سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی
۴۲۲	✦ سنت فرض ایک جگہ پر پڑھنا
۴۲۳	✦ سنت کو چھوڑنا
۴۲۳	✦ سنت کی قضاء
۴۲۴	✦ سنت کے بغیر جماعت پڑھانا
۴۲۴	✦ سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ
۴۲۴	✦ سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے
۴۲۴	✦ سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا
۴۲۵	✦ سنت نماز
۴۲۵	✦ سنت نمازیں
۴۲۶	✦ سنت ونفل پڑھنے کی جگہ
۴۲۷	✦ سنت ونوافل کی حکمت

صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۸	✦ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے....................
۴۲۹	✦ سنتوں کی قرأت....................
۴۲۹	✦ سنتوں کے بعد دعا....................
۴۳۰	✦ سنتیں مقرر ہونے کی وجہ....................
۴۳۱	✦ سنتیں مکان پر پڑھنا....................
۴۳۱	✦ سنتیں نماز کی....................
۴۴۱	✦ سوال کے جواب میں....................
۴۴۲	✦ سوچتا رہا....................
۴۴۲	✦ سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا....................
۴۴۲	✦ سورت ''التحیات'' کی جگہ پڑھ لی....................
۴۴۲	✦ سورت الگ الگ پڑھے....................
۴۴۳	✦ سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے....................
۴۴۳	✦ سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی....................
۴۴۳	✦ سورت ایک سے زائد پڑھنا....................
۴۴۳	✦ سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی....................
۴۴۴	✦ سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا....................
۴۴۴	✦ سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا....................

صفحہ نمبر	عنوان
۴۴۴	✦ سورت بھول گیا............
۴۴۴	✦ سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا............
۴۴۴	✦ سورت پڑھنا............
۴۴۷	✦ سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی............
۴۴۷	✦ سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں............
۴۴۷	✦ سورت پہلے پڑھی............
۴۴۷	✦ سورت چھوڑ جائے............
۴۴۸	✦ سورت خاص کرنا............
۴۴۸	✦ سورت درمیان سے چھوڑ دی............
۴۴۹	✦ سورت درمیان سے چھوڑنا............
۴۵۰	✦ سورت سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنا............
۴۵۰	✦ سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا............
۴۵۱	✦ سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا......
۴۵۱	✦ سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب............
۴۵۱	✦ سورت کی آخری آیات پڑھنا............
۴۵۱	✦ سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا............
۴۵۲	✦ سورت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھنا......

صفحہ نمبر	عنوان
۴۵۲	✦ سورت ملانا بھول گیا..........
۴۵۳	✦ سورت ملانے کا راز..........
۴۵۴	✦ سورتوں کا جواب دینا..........
۴۵۴	✦ سورتیں ایک سے زائد پڑھنا..........
۴۵۴	✦ سورج طلوع نہیں ہوتا..........
۴۵۵	✦ سورج طلوع ہوگیا..........
۴۵۵	✦ سورج غروب نہیں ہوتا..........
۴۵۶	✦ سورج نکل آیا..........
۴۵۶	✦ سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے..........
۴۵۷	✦ سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے..........
۴۵۷	✦ سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی..........
۴۵۷	✦ سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا..........
۴۵۷	✦ سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا..........
۴۵۷	✦ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے..........
۴۵۷	✦ سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی..........
۴۵۸	✦ سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی..........
۴۵۸	✦ سونا..........

عنوان	صفحہ نمبر
+ سویا ہوا آدمی	۴۵۹
+ سہارے سے نماز پڑھنا	۴۶۰
+ سہوسجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے	۴۶۱
+ سہوسجدہ امام نے نہیں کیا	۴۶۱
+ سہوسجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا	۴۶۱
+ سہوسجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے	۴۶۱
+ سہوسجدہ تراویح میں واجب ہو	۴۶۱
+ سہوسجدہ سلام کے بغیر کرلیا	۴۶۱
+ سہوسجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے	۴۶۲
+ سہوسجدہ کا طریقہ	۴۶۲
+ سہوسجدہ کرنا بھول گیا	۴۶۳
+ سہوسجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا	۴۶۴
+ سہوسجدہ کے بعد التحیات پڑھنا	۴۶۴
+ سہوسجدہ کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا	۴۶۴
+ سہوسجدہ کے بعد فاتحہ پڑھ لی	۴۶۴
+ سہوسجدہ کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا	۴۶۴
+ سہوسجدہ لاحق پر	۴۶۴

صفحہ نمبر	عنوان
۴۶۵	✦ سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا ....
۴۶۵	✦ سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں ....
۴۶۵	✦ سہو سجدہ مقتدی پر واجب ہے ....
۴۶۶	✦ سہو سجدہ منفرد پر ....
۴۶۶	✦ سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کرلیا ....
۴۶۶	✦ سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے ....
۴۶۶	✦ سہو سجدہ میں شک ہوگیا ....
۴۶۶	✦ سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول ....
۴۶۷	✦ سہو نبی سے نہیں ہوتا ....
۴۶۷	✦ سیلاب ....
۴۶۷	✦ سینما کی چھت پر نماز پڑھنا ....
۴۶۸	✦ سینہ ....
۴۶۹	✦ سینہ کے امراض ....
۴۶۹	✦ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ ....

ج

جاسوسی ہو جائے

اگر نماز کی حالت میں جاسوسی کی وجہ سے گرفتار ہونے کا ڈر ہے، تو نماز توڑ کر خفیہ جگہ پر منتقل ہونا یا اور کوئی صورت اختیار کرنا جائز ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جالی دار ٹوپی

۱...... جالی دار ٹوپی کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے اگر سر نظر آتا ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۲...... جالی دار ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، جو کپڑا مردوں کو پہننا

---

(۱)یجب قطع الصلاة) ولو فرضا (باستغاثة) شخص (ملهوف)...... (و) يجوز قطعها لخشية (خوف) من ذئب ونحوه(على غنم)ونحوها(او خوف تردى) اى سقوط (اعمىٰ) او غيره مما لا علم عنده (فى بئر ونحو ه) كحفيرة وسطح ، واذا غلب على الظن سقوطه وجب قطع الصلاة ولو فرضا ،حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۳۷۲، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغيره ذلک، ط: قديمى كراچى، و: ۲۰۴، ويباح قطعه لنحو قتل حية ، وند دابة، وفور قدر ، وضياع ما قيمته درهم له او لغيره ، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۴، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۵۴، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، [تتمه]...... ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاكمال، والواجب لاحياء نفس، شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة،مطلب قطع الصلاةيكون حراماًومباحاً، ط: سعيد كراچى.

(۲) (والقلنسوة)......وهى ما تلبس فى الرأس،حلبى كبير،ص: ۳۵۶،كراهية الصلاة،ط:سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/ ۶۴۱، مكروهات الصلاة، مطلب فى الخشوع ط: سعيد كراچى. (قوله وكذا تكره القلنسوة) ...... ولا باس بلبس القلانس ، لفظ الجمع يشمل قلنسوة الحرير والذهب والفضة والكرباس، والسواد والحمرة، آه، شامى: ۶/ ۳۵۴، فصل فى اللبس، ط: سعيد كراچى.

مباح ہے اگر وہ جالی دار ہو تو اس کی ٹوپی سے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

جالی دار کپڑے

۱......مرد حضرات کے لئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن ناف سے گھٹنے تک جو حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ظاہر نہ ہو ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲......عورتوں کے لئے نئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ اس سے جسم نظر آئے گا اور چہرہ، ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی جسم کا حصہ ظاہر کرنا جائز نہیں۔(۳)

---

(۱)قوله ولا يذهب بها إلى الكبراء...... وقد ذكروا ان المستحب أن يصلى فى قميص وازار وعمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، عمدة الرعاية على شرح الوقاية: ۱/۱۹۸، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، وفى ثياب البذلة، ط: ملتان، فتاوى محمودية: ۶/۶۶۲، ط: جامعه فاروقيه كراچى. والمستحب ان يصلى الرجل فى ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، هندية: ۱/۵۹، الباب الثانى فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۲۱۶، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) العورة للرجل ما تحت السرة حتىٰ تجاوز ركبتيه وركبته عورة عند علمائنا جميعا هكذا فى المحيط، ...... والثوب الرقيق الذى يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية وكوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۴۷، الفصل السادس، ط: رشيدية كوئٹه، اذا كان الثوب رقيقا بحيث يصف ما تحته اى لون البشرة لا يحصل به سترة العورة اذ لا سترمع روية لون البشرة، حلبى كبير، ص: ۲۱۴، فروع شتى، ط: سهيل، وحاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۴۲، ط: مصطفىٰ الباز.

(۳) والثوب الرقيق الذى يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹه. بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا فى المتون، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۴۷، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۲۱۴، فروع شتىٰ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

جامع عبادت

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اسلام کی بقیہ عبادات کے ارکان کو بھی جامع ہے جیسا کہ روزہ دار کو روزہ کے دوران صبح سے شام تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا حکم ہے، اسی طرح نمازی کو بھی نماز کی حالت میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنا لازم ہے، جس طرح ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انہیں چیزوں سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران نفس پر جس طرح پابندی ہوتی ہے روزہ میں نہیں ہوتی۔

جیسا کہ نماز کی حالت میں آنکھوں کے کنارے سے غیر اللہ کی طرف دیکھنا منع ہے بلکہ قیام کے دوران اپنی نظروں کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود میں رکھنے کا حکم ہے اور زبان کو بھی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے بچانا ضروری ہے، ہاتھوں سے کام کرنے اور پیروں سے چلنے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے، حالانکہ ان چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج کے افعال بھی نماز میں پائے جاتے ہیں، اگر حج میں احرام ہے تو نماز میں تکبیر تحریمہ اس کے قائم مقام ہے، اگر وہاں طوافِ کعبہ اور وقوفِ عرفات ہے تو نماز میں استقبالِ قبلہ اور قیام ہے، اگر وہاں صفا مروہ کے درمیان سعی ہے تو یہاں رکوع اور سجدہ کی حرکات ہیں۔

جس طرح زکوۃ میں اپنے کل مال میں سے جو بقدر نصاب ہو ایک خاص مقدار اللہ کے واسطے مستحق زکوۃ لوگوں میں صرف کرنا ضروری ہے، اسی طرح نمازی کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے رات دن کے اوقات میں سے کچھ معین وقت اللہ کی رضا کے لئے صرف کرے۔

غرض نماز ہی وہ عبادت ہے جو تمام عبادات کو جامع ہے، تلاوت قرآن، کلمۂ شہادت، اللہ کا ذکر، دعا اور تسبیح سب اس میں پائی جاتی ہیں اس لئے نماز سے افضل کوئی عبادت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ لِمِیْقَاتِھَا۔(۱)

جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

اپنی یا کسی دوسرے کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا واجب ہے۔(۲)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔(۳)

---

(۱) عن عبد الله ابن مسعود قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اى الاعمال افضل قال الصلاة لميقاتها الى آخر الحديث، مسند احمد: ۱/ ۴۵۱، المكتب الاسلامى، احياء علوم الدين: ۱/ ۱۴۷، باب ط: دار المعرفة، عن عبد الله ابن مسعود قال سألت النبى ﷺ اى الاعمال احب الى الله قال الصلاة لوقتها، مشكوة المصابيح، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الأول ط: قديمى كراچى.

(۲) [تتمة] نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت ماله والمستحب القطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، شامى: ۲/ ۵۲، مطلب قطع الصلاة يكون حراما و مباحا، الخ، ط: سعيد كراچى. اذا خاف ان يسقط من سطح او تحرقه النار او يغرق فى الماء واستغاث بالمصلى وجب عليه قطع الصلاة، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانى فى ما يكره فى الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۲، فصل فيما يوجب قطع الصلاة، الخ، ط: قديمى كراچى، و ۲۰۴. الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۴، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۵۴، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) ومن ترك الصلاة متعمدا فقد كفر، اخرجه البزار من حديث ابى الدرداء، احياء علوم الدين: ۱/ ۱۴۷، ط: دار المعرفة، من ترك الصلاة، متعمدا فقد كفر جهارا، طبرانى فى الاوسط، فيض القدير: ۶/ ۱۰۲، رقم الحديث: ۸۵۸۷، ۱۱/ ۵۷۳۸، ط: نزار مصطفىٰ الباز رياض.

جانماز کا گوشہ الٹ دینا

بعض عورتیں نماز پڑھنے کے بعد جانماز کا گوشہ الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا، یہ بات صحیح نہیں، ایسی کوئی بات شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ (۱)

جانور اُڑانا

''ڈھیلہ پھینکنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا

اگر نمازی کے آگے سے کوئی بھی جانور مثلاً کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲)

جائے نماز اپنی بچھانا

☆......اگر مقتدی یا نمازی اپنا خاص مصلّی (جائے نماز وغیرہ) بچھا کر نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اپنا مصلّی بچھا کر نماز پڑھنا کوئی ضروری بھی نہیں بلکہ

---

(۱) اغلاط العوام مولانا اشرف علی تھانوی، ص: ۳۷، نماز وجماعت کے اغلاط، ط: ادارۃ المعارف کراچی، فتاویٰ رحیمیہ: ۲۵/۵، باب صفۃ الصلاۃ، ط: دار الاشاعت، طباعت سن ۲۰۰۳ء۔

(۲) ولا یفسدها ...... مرورمار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع سجوده فی الاصح، ...... ولوامرأة او کلبا. وفی الشامیة (قوله ولوامرأة او کلباً) بیان للاطلاق واشار به الی الرد علی الظاهریة بقولهم: یقطع الصلاة مرور المرأة والکلب والحمار وعلی احمد فی الکلب الاسود والی ان ما روی فی ذلک منسوخ کما حققه فی الحلیة، شامی: ۱/۶۳۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، مرور المار فی موضع سجود المصلی فانما لا یفسدها عند عامة العلماء سواء کان المار امرأة او حمارا او کلبا او غیرها، البحر الرائق: ۲/۱۵، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

مسجد کے بچھائے ہوئے مصلّی پر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

☆......ہاں اگر کوئی نمازی مریض ہے مثلا رال یا پیشاب گرنے کا خطرہ ہے تو اپنا مصلی بچھالینا چاہیئے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے پر ایسا نقش ونگار ہے کہ نماز کے دوران خشوع خضوع اور توجہ میں خلل آتا ہے تو اس صورت میں اپنا مصلی بچھالینا بہتر ہے۔(۳)

☆......اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے کے بارے میں یہ شک ہے کہ وہ حلال رقم

---

(۱)حمل السجادة فی زماننا اولیٰ احتیاطا ،الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۰، قبیل کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. ولا باس بالصلاة علی الفراش والبسط واللبود اذا وجد حجم الارض،حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۰۳، فصل فیما لا یکره للمصلی،وص: ۱/ ۳۷، ط: قدیمی کراچی.

(۲) فلا یجوز الاستصباح بدهن نجس فیه ولا تطینه بنجس ولا البول والفصد فیه ولوفی اناء ، قال الشامی(قوله والفصد) لا فرق بینه وبین البول . الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی احکام المسجد ، ط: سعید کراچی.قوله تعالیٰ" ان طهرا بیتی " سورة البقرة، آية رقم۱۲۵ .

(۳) (او لغیر ذی روح لا) یکره لانها لا تعبد ، الدرالمختار،(قوله او لغیرذی روح) لقول ابن عباس للسائل، فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له رواه الشیخان، شامی: ۱/ ۶۴۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة ، ط: سعید کراچی، (ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه یکره، لانه یلهی المصلی ، ویکره التکلف بدقائق النقوش ونحوها(قوله لانه یلهی المصلی) ای فیخل بخشوعه من النظر الی موضع سجوده و نحوه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب کلمة لا بأس دلیل علی ان المستحب غیره، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/ ۴۲۰، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

سے خریدا گیا ہے یا حرام رقم سے تو اس صورت میں اپنا مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

جذامی

☆......جذامی یعنی کوڑھ کا مریض مسجد میں نہ آئے اور جماعت میں شریک نہ ہو، اور گھر میں نماز پڑھے، ایسے آدمی کو جماعت چھوڑنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ جماعت کا شوق دل میں رکھنے کی صورت میں جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

☆......جذامی سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے اس وجہ سے وہ مسجد میں نہ آئے۔(۳)

☆......اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں انہیں ملامت

---

(۱) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام الخ، مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۲۴۱، کتاب البیوع،الفصل الاول ، ط: قدیمی کراچی.(قوله لو بما له الحلال، قال تاج الشریعة: اما لو انفق فی ذلک مالا خبیثا وما لا سببه الخبیث والطیب فیکره ، لان اللہ تعالیٰ لا یقبل الا الطیب، فیکره تلویث بیته بما لا یقبله ، شامی: ۱/ ۶۵۸، باب ما یفسد الصلاۃ، و ما یکره فیھا، قبیل مطلب فی افضل المساجد، ط: سعید کراچی.

(۲)(قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مماله رائحة کریھة للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان ا کل الثوم والبصل المسجد ، قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت : علة النھی اذی الملائکة واذی المسلمین وکذالک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولیٰ بالالحاق...فبالنظر إلی الاولیٰ یعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد، شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاۃ مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۳)......والمجذوم والابرص اولیٰ بالالحاق وقال سحنون لا اری الجمعة علیھما واحتج بالحدیث والحق بالحدیث کل من آذی الناس بلسانه وبه افتیٰ ابن عمر وھو اصل فی نفی کل من یتأذی به .... وقوله صلی اللہ علیه وسلم " ولیقعد فی بیته" صریح فی ان اکل ھٰذه الاشیاء عذر فی التخلف عن الجماعة و ایضا ھنا علتان: أذی المسلمین وأذی الملائکة فبالنظر الی الاولیٰ یعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد، الخ، شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکره فیھا ، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

کرنا یا برا بھلا کہنا درست نہیں کیونکہ جذامی مریض سے بھاگنے اور بچنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہے۔(۱)

جسم پاک ہونا ضروری ہے

نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے، خواہ نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو، ہاں اگر معافی کی مقدار ہے تو کوئی بات نہیں، مگر اس سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔(۲)

اور نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے بھی پاک ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولاطيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد، رواه البخاری، مشكوٰة المصابيح، ص: ۳۹۱، باب الفال والطيرة، ط: قديمی كراچی.

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمكان الذی يصلی عليه واجب كذا فی الزاهدی.......... النجاسة ان كانت غليظة وهی اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها لا تمنع جواز الصلاة حتیٰ تفحش، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) قال رحمه الله تعالیٰ: هی ای شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث و خبث و ثوبه ومكانه لقوله تعالیٰ وان كنتم جنبا فاطهروا، المائدة: ۶، تبيين الحقائق: ۱/۲۵۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. (هی) ستة (طهارة بدنه) ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه، الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۰۷، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمی كراچی. حلبی كبير، ص: ۱۷۷، الشرط الثانی ط: سهيل اكيڈمی.

جسم کو حرکت دینا

''حرکت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جگانا

نماز کے لئے لوگوں کو نیند سے جگانا جائز ہے، خاص طور پر صبح کا وقت غفلت کا وقت ہوتا ہے، غافلوں کو بیدار کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کو عادی بنانا نہ صرف جائز بلکہ یہ ثواب کا کام ہے، باقی اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک اس کی ضرورت ہو، نیز یہ کہ یہ کام سلیقہ سے ہونا چاہیئے، تماشہ نہ بنانا چاہیے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا باعث نہیں ہونا چاہیئے، خواتین اور معذور لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے، اور جن مکانوں میں لوگ نماز اور ذکر میں مشغول ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیئے، اور لوگوں کو بھی چاہیے کہ نماز کے اوقات میں نماز کے لئے خود ہی اٹھ جائیں اور لوگوں کو جگانے کی زحمت سے بچائیں۔(۱)

---

(۱) واستحسن المتاخرون التثويب وهو العود الى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لظهور التوانى فى الامور الدينية، حلبى كبير، ص: ۳۷۶، سنن الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و، ص: ۳۲۶، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹة. . ولظهور التوانى فى الامور الدينية استحسن المتاخرون التثويب بين الاذان والاقامة فى الصلوات كلها سوى المغرب وهو العود إلى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لانه مبالغة فى الاعلام فلا يحصل ذلك الا بما يتعارفونه، مجالس الابرار، ص: ۳۷۸،۳۷۷، مجلس، ۴۸، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. فتاوىٰ رحيميه :۵/۱۲۱، مفسدات الصلوة، ط: دارالاشاعت، الدر مع الرد: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۵۶، الباب الثانى فى الاذان، الفصل الثانى فى كلمات الاذان والاقامة، ط: رشيدية كوئٹه. [فرع] لا يجب انتباه النائم فى اول الوقت، ويجب اذا ضاق الوقت، شامى: ۱/۳۵۸، كتاب الصلاة، قبل مطلب فى تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچى. قلت: هذا ما اذا نام بعد دخول الوقت.

جگہ پاک ہو

ا......نماز پڑھنے کی جگہ نجاست اور گندگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ناپاک جگہ پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

نماز پڑھنے کی جگہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پاؤں رہتے ہوں، اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔(۲)

۲......اگر کسی ناپاک جگہ پر کوئی کپڑا اچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ شرط ہے

---

(۱) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث عشر في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(ومكانه) اي موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرى وموضع سجوده اتفاقا في الاصح لا موضع يديه وركبتيه على الظاهر الا اذا سجد على كفه كما سيجي، الدر المختار، قوله اتفاقا في الاصح) .... لكن لو سجد على نجس فعندهما تفسد الصلاة وعنده ابي يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والاولىٰ ظاهر الرواية كما في الحلية (قوله على الظاهر) اي ظاهر الرواية كما في البحر، لكن قال في منية المصلي، قال في العيون: هذه روايةشاذة وفي البحر: واختار ابو الليث ان صلاته تفسد وصححه في العيون، وفي النهر، وهو المناسب لا طلاق عامة المتون وايده بكلام الخانية، قلت: وصححه في متن المواهب و نور الايضاح والمنية وغيرها فكان عليه المعول، وقال في شرح المنية: وهو الصحيح لان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان كان وضع ذلك العضو ليس بفرض، الدر مع الرد: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. (قوله فلا تلزم) .... : ۱/۴۷۶-۴۷۷، قبيل آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۶۱، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ط: رشيديه كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۷۵، الفصل السابع، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۹، باب شروط الصلاة وار كانها ط: قديمي كراچي، بحر: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔(۱)

جگہ روکنا

☆......اگر کوئی شخص پہلے سے آکر مسجد میں کسی خالی جگہ پر بیٹھا ہو تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے، پھر اگر وضو کرنے کے لئے جاتے وقت اس نے رومال یا کپڑا وغیرہ رکھ کر اس جگہ کو روکا ہے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی دوسرا شخص اس جگہ پر بیٹھ گیا تو پہلا آدمی وضو کر کے آنے کے بعد دوسرے آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر کوئی شخص مسجد میں رومال یا کپڑا رکھ کر جگہ روکنے کے بعد گھر چلا گیا تو یہ درست نہیں اور اس طرح جگہ روکنا بھی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفی الخلاصة: ولو بسط بساطا رقيقا على الموضع النجس وصلى عليه ان كان البساط بحال يصلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة، وان كانت رطبة فالقى عليها ثوبا وصلى ان كان ثوبا يمكن ان يجعل من عرضه ثوبا يجوز عند محمدؒ وان كان لا يمكن لا يجوز، البحر: ۲۶۸/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی على المراقی،ص: ۲۰۷۔۲۰۸، باب شروط الصلاة، واركانها، ط:قديمی كراچی، شامی: ۴۰۳/۱، باب شروط الصلاة،(قوله ومكانه)ط: سعيد كراچی.

(۲) قلت:وينبغی تقييده بمااذا لم يقم عنه على نية العود بلا مهلة كما لو قام للوضوء مثلا ولا سيما اذا وضع فيه ثوبه لتحقق سبق يده تأمل، رد المحتار: ۶۶۲/۱، مطلب فی الغرس فی المسجد (قوله وليس له الخ) ط:سعيد كراچی.

(۳) (قوله و تخصيص مكان لنفسه) لانه يخل بالخشوع ، وكذا فی القنية ای لانه اذا اعتاده ثم صلى فيه غيره يبقىٰ باله مشغولا بالاول... (قوله وليس له الخ)..........له فی المسجد موضع معين يواظب عليه وقد شغله غيره قال الاوزاعی: له ان يزعجه وليس له ذلک عندنا ای لأن المسجد ليس ملكا لاحد، الدر المختار مع الرد: ۶۶۲/۱ باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعيد كراچی.هندية: ۱۰۸/۱،الفصل الثانی فی ما يكره فی الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، محموديه:۵۲۰/۶، ط: فاروقيه.

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے ایسی جگہ جہاں کسی مرض کے جراثیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھالو جی (Pathology) کے مطابق چھوتی امراض (Contagious Diseases) کے جراثیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشنج (Tetanus) آنتوں کے کیڑوں کے انڈے، (Eggs of intestinal Worms) ہیضہ (Cholera) اور ٹائی فائڈ (Typhoid) کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن یہ تحقیقات تو اب ہوئی ہیں اسلام نے صدیوں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لئے جائے گا تو اگر اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو اس سے مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔

نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراثیمی مادے لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نمازی دوسرے نمازیوں کے لئے ان چھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔

پھر اگر ناصاف کپڑوں اور ناپاک و ناصاف بدن نمازی جس جگہ بیٹھے گا تو وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس نے مسجد کی ٹوپیاں استعمال کیں تو گنج (Baldness) جلدی خارش، سعفہ (Dandruff) اور دیگر چھوتی امراض (Diease sContagious)

پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

☆......ڈاکٹر رابرٹ سمتھ کا تجزیہ

مشہور سرجن بلکہ سرجری کے باوا کا قول ہے کہ ہم نے عمل تطہیر (Sterilization) اسلام سے سیکھا ہے۔

☆......معاشرتی اثرات

☆......ایک بہترین معاشرے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اس میں رہنے والے تمام افراد آپس میں محبت، الفت اور ہمدردی سے ملیں اور رہیں یہ بات مشاہدے میں ہے کہ ناصاف بدن اور کپڑوں میں ملبوس شخص سے ہر آدمی گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے کہ وہ صاف اور پاک رہے تاکہ ہر شخص اس سے محبت کرے۔

آج کے Socialogist جب انسان کی سوشل لائف (Soical Life) کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو پہلا اصول یہی بیان کرتے ہیں کہ (Man is Social Animal) کہ انسان ایک معاشرتی جانور ہے یعنی وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر رہنے پر مجبور ہے اور یہی بات اسلام زور دے کر کہتا ہے، حدیث کا مفہوم ہے اسلام میں رہبانیت نہیں یعنی معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پھر معاشرے میں رہتے ہوئے بھی انفرادی زندگی نہیں گزارنی اجتماعی زندگی کی ترغیب ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب ایک حصے میں تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اسی اجتماعیت کے پیش نظر نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ نماز باجماعت ہی ادا ہونی چاہیئے۔ جب دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک

جگہ جمع ہوں گے تو یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہوگا۔ باہمی دکھ سکھ دریافت کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کے لئے چارہ جوئی کی جائے گی۔

☆......نفسیاتی اثرات

انسان کی فطرت میں عزت اور وقار کے ساتھ رہنا لکھا ہے اگر یہی انسان اسلامی تعلیمات طہارت سے گریز کرے گا تو یہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض میں مبتلا رہے گا۔ جن میں سب سے بڑا مرض احساس کمتری کا مرض ہے (Inferiority complex) اور اس مرض کی ابتداء ہوتے ہی یہ دیگر بے شمار نفسیاتی امراض (Pcshycological Diseases) میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۴۷-۵۰)

”جل جلاله“ کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز میں امام سے اللہ تعالیٰ کا نام سن کر ”جل جلاله“ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے قصداً امام کے جواب میں کہا ہے، اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) ہاں اگر بلا قصد ”جل جلاله“ کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) سمع اسم الله تعالیٰ فقال ”جل جلاله“ او النبی صلی الله علیه وسلم فصلیٰ علیه.......... تفسد ان قصد جوابه (قال الشامی) ان اراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لان الظاهر انه اراد به الاجابة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التی لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/ ۵۸۲، باب مايفسد الصلاة ط: ادارة القرآن كراچی. البحر: ۲/ ۷، باب ما يفسد الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا قال المصلی فی صلاته صلی الله علی محمد ان لم يكن مجيبا لاحد لا تفسد صلاته وفی الملتقط: وكذا لوسمع اسم الله تعالیٰ فقال جل جلاله، تاتارخانية: ۱/ ۵۸۲، باب مايفسد الصلاة، ط: ادارة القــرآن كراچی. البحر: ۲/ ۷، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. الدرمع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

جلسہ

☆......دونوں سجدوں کے درمیان ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے اس کو فقہاء کرام "جلسہ" کہتے ہیں۔(۱)

☆......دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح اطمینان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے ورنہ دو سجدے ادا نہیں ہوں گے اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، وكذا فى الرفع منهما الخ، الدر المختار، وفى الشامية (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۰، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى، و، ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمى كراچى. الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. تاتارخانية: ۱/۵۲۲، ط: ادارة القرآن كراچى. البحر: ۱/۲۹۹ ــ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) وفى المحيط لو ترك تعديل الاركان او القومة التى بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذالك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار ابن همام، البحر الرائق: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ شامى: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. وتعديل الاركان وهو تسكين الجوارح فى الركوع والسجود حتىٰ تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب على تخريج الكرخى وهو الصحيح، البحر الرائق: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱ الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حجة الله البالغة: ۲/۴، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

جلسہ بھول گیا

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ''جلسہ'' کہتے ہیں، اگر کسی نے جلسہ نہیں کیا، یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھا نہیں، مسلسل دو سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

جلسہ کا راز

دو سجدے آپس میں اس وقت الگ ہو سکتے ہیں جب دونوں سجدوں کے درمیان ایک تیسرا فعل حائل ہو، اس لئے دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا، اور چونکہ قومہ اور جلسہ اطمینان وسکون کے بغیر ایک طرح کا کھیل ہوتا ہے، اور آدمی کی سبکساری پر دلالت کرتا ہے جو عبادت کی شان کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(احکام اسلام ص ۶۳)(۲)

جلسہ کا فرق

مرد جلسہ اور قعدہ میں اپنا دایاں پیر کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں نیچے کی طرف نہ ہو جائیں، اور عورتیں اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں

---

(۱) وفی المحیط لو ترک تعدیل الارکان او القومة التی بین الرکوع والسجود ساهیا لزمه سجود السهو، فیکون حکم الجلسة بین السجدتین کذلک لان الکلام فیهما واحد والقول بوجوب الکل هو مختار محقق ابن الهمام، البحر الرائق: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ولما کان السجدتان لا تصیران اثنین الا بتخلل فعل اجنبی شرعت الجلسة بینهما، ولما کانت القومة والسجدة بدون الطمانینة طیشا ولعبا منافیا للطاعة امر بالطمانینة فیهما، حجة الله البالغة: ۲/۶، الامور التی لا بد منها فی الصلاة، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی.

سرین پر بیٹھیں۔(۱)

جلسہ کا مسنون طریقہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو"جلسہ" کہتے ہیں، اور جلسہ میں ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھنا چاہیئے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ ایک سجدہ کے بعد سر مبارک اٹھا کر برابر سیدھے بیٹھ جاتے، پھر دوسرا سجدہ فرماتے تھے۔(۳)

مزید تفصیل "قومہ کا مسنون طریقہ" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

جلسہ میں دعا کا حکم

مقتدی دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کہے۔اور اگر وقت مل جائے تو "وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" بھی کہہ سکتا ہے منع نہیں

---

(۱) واذارفع رأسه من السجدة الثانية فى الركعة الثانية افترش رجله اليسرىٰ وجلس عليها ونصب اليمنىٰ نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه ...... وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرىٰ واخرجت رجليهما من الجانب الايمن ، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۱۶۱، سنن الصلاة ،ط: مصطفىٰ باز،فصل فى بيان سننها، ص: ۲۶۹، ط: قديمى، البحر: ۱/۳۲۱، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) "جلسہ" کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) عن عائشة رضى الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير،...... وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتىٰ يستوى جالسا، مشكوٰة المصابيح،ص: ۷۵ـ و ۸۲، باب صفة الصلوٰة، ط: قديمى كتب خانه كراچى، صحيح البخارى: ۱/ ۱۱۰، باب الطمانينة، حين يرفع رأسه من الركوع ، ط: قديمى كراچى.

ہے،(١) البتہ امام کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہ ہے کہ امام ہلکی پھلکی نماز پڑھائے ، کیونکہ جماعت کی نماز میں مریض اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اس کا لحاظ کرنا چاہیئے تا کہ مقتدیوں کو زحمت، مشقت اور تکلیف نہ ہو۔(٢)

---

(١)وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللّهم اغفرلى وارحمنى واهدنى وعافنى وارزقنى ، رواه ابو داود والترمذى ، مشكوٰة المصابيح، ص: ٨٤، باب السجود وفضله، ط: قديمى كراچى، جامع الترمذى: ١/ ٦٣ ،باب مايقول الرجل بين سجدتين ط: سعيد كراچى، ابو داود: ١/ ١٣ ، ط: امداديه ملتان (قوله وليس بينهما ذكرمسنون)قال ابو يوسف: سألت الامام أيقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع والسجود اللهم اغفرلى : قال يقول ربنا لک الحمد وسكت. ولقد احسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفار نهر وغيره اقول: بل فيه اشارة الى انه غير مكروه، اذ لو كان مكروها لنهى عنه كما ينهى عن القراء ة فى الركوع والسجود وعدم كونه مسنونا لا ينافى الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة ، بل ينبغى ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجا من خلاف الامام احمد لا بطاله الصلاة بتركه عامدا و لم ارمن صرح بذلک عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف، شامى: ١/ ٥٠٥، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى، وما ورد محمول على النفل، الدر المختار (قوله محمول على النفل) .... وصرح به فى الحلية فى الوارد فى القومة والجلسة وقال انه ان ثبت فى المكتوبة فليكن فى حالة الانفراد او الجماعة والماموون محصورون لا يثقلون بذلک الخ، شامى: ١/ ٥٠٦، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(٢) عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير، واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء، مشكوٰة المصابيح،ص: ١٠١ ، باب ماعلى الامام ، ط: قديمى كراچى، ويكره تحريما(تطويل الصلاة على القوم زائداعلى قدرالسنة فى قراء ة واذكاررضى القوم او لا لاطلاق الامر بالتخفيف الدر المختار، وفى الشامى: (قوله لاطلاق الامر بالتخفيف) وهو ما فى الصحيحين " اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، واذ اصلى لنفسه فليطول ما شاء " الخ، شامى: ١/ ٥٦٤ ،باب الامامة،مطلب اذا صلى الشافعى قبل الحنفى هل الافضل الصلاة مع الشافعى ام لا، ط: سعيدكراچى. البحر: ١/ ٣٥١، باب الامامة ، قوله وتطويل الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ١/ ٨٧، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا

''ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت

جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر جمعہ وعیدین کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور تراویح اور جنازہ کی نمازوں کے لئے جماعت سنت کفایہ ہے۔ اور نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور رمضان کے علاوہ باقی مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے، اور نفل نمازوں میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو جماعت مکروہ ہے۔ (۱)

۱...... مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب یا سنت موکدہ ہے۔ (۲)

۲...... جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع، اور تابع اپنی نماز صحیح یا خراب ہونے کو

---

(۱) والجماعة سنة مؤكدة للرجال...... الا في جمعة و عيد فشرط وفي التراويح سنة كفاية في وتر رمضان مستحبة على قول وفي وتر غيره وتطوع على سبيل التداعي مكروهة ، قال الشامي: (قوله وفي وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور...... (قوله على سبيل التداعي بأن يقتدى اربعة فاكثر بواحد، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۲ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۵۳ ،الباب الخامس عشر ،ط:رشيدية كوئٹه .البحر: ۱/ ۳۴۵، باب الامامة، الجماعة سنة مؤكدة ،ط: سعيد كراچي.

(۲) فتسن أو تجب......على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة، من غير حرج، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۲، الباب الخامس في الامامة،ط:رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/ ۳۴۴۔ ۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

امام کی نماز پر محمول کرے۔(۱)

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کچھ لوگ کسی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں، اور سب کا مطلب اور مقصد ایک ہوتا ہے تو کسی ایک کو اپنی طرف سے وکیل کر دیتے ہیں، اس وکیل کی گفتگو ان سب کی گفتگو سمجھی جاتی ہے۔ نماز پڑھانے والے کو ''امام'' اور اقتداء کر کے نماز پڑھنے والے کو ''مقتدی'' کہتے ہیں۔

۳......امام کے علاوہ ایک آدمی نماز میں شریک ہونے سے جماعت ہو جاتی ہے۔ ہاں جمعہ کی نماز میں کم از کم امام کے علاوہ تین آدمیوں کے بغیر جمعہ کی جماعت نہیں ہوتی۔(۲)

۴......جس طرح فرض نماز میں جماعت ہو سکتی ہے اسی طرح نفل میں بھی جماعت ہو سکتی ہے البتہ نفل نماز کی جماعت میں تین افراد سے زائد ہونا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) اذا زاد على الواحد فى غير الجمعة فهوجماعة وان كان معه صبى عاقل كذا فى السراجية، هندية: ۱/۸۳، الباب الخامس فى الامامة، ط:رشيديه كوئٹة. وأقلها اثنان واحد مع الامام ولو مميزا ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچى، البحر : ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۲) واقلها اثنان واحد مع الامام، الدر المختار.........(قوله واقلها اثنان)......... هذا فى غير الجمعة اى فان اقلها فيها ثلاثة صالحون للامامة سوى الامام الدر مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۸۳، الباب الخامس فى الامامة، ط:رشيدية كوئٹه. اعلم بأن الجمعة فريضة ولها شرائط منها الجماعة واختلفوا فى مقدار العدد قال ابو حنيفة و محمد ثلاثة سوى الامام وعن ابى يوسف اثنان سوى الامام ، خلاصة الفتاوى: ۱/۲۱۰، الفصل الثالث والعشرون، ط:رشيدية، حلبى كبير، ص: ۵۵۷، فصل فى صلاة الجمعة ، ط:سهيل. البحر: ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۳) والجماعة سنة مؤكدة للرجال .... وفى وترغيره وتطوع على سبيل التداعى مكروهة قوله على سبيل التداعى بأن يقتدى اربعة فاكثر بواحد ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۸۳، باب الخامس فى الامامة ط: رشيديه كوئٹة البحر الرائق: ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط:سعيد كراچى.

۵......عورتوں پر جماعت لازم نہیں بلکہ اپنے گھر میں پردے کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ثواب زیادہ ملے گا۔(۱)

جماعت ترک کرنا

کسی عذر کے بغیر قصداً جماعت ترک کرنے پر مداومت کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے۔(۲)

اگر اتفاقاً ایک دومرتبہ جماعت نکل گئی تو یہ کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ جولوگ جماعت کی نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگادوں، لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ

---

(۱) ویکرہ تحریما جماعة النساء ولو فی التراویح(الدر المختارمع الرد: ۱/۵٦۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی، ھندیة: ۱/۸۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. النھر الفائق: ۱/۲۴۴، باب الامامة، ط: امدادیہ ملتان. ولا یحضرن الجماعات لما فیه من الفتنة و المخالفة لقوله علیه السلام صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها فالافضل لها ما کان استرلها لا فرق بین الفرائض وغیرها کالتراویح حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۰۴، باب الامامة ، ط: قدیمی کراچی، ابو داود: ۱/ ۴۲۰،رقم: ۵۷۱، ط: بیروت، بذل المجهود: ۱/ ۳۱۹، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، ط:امدادیہ ملتان. والدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ٥٦٦، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) فتسن اوتجب ثمرته تظهر فی الاثم بترکها مرة (قوله بترکها مرة) بلا عذر هذا عند العراقیین وعند الخراسانیین انما یأثم اذا اعتاده الدر مع الرد: ۱/۵۵۴، باب الامامة، ط:سعید کراچی.وذکر فی غایة البیان معزیاالی الاجناس ان تارک الجماعة یستوجب اساءة ولا تقبل شهادته،البحر الرائق: ۱/ ۳۴۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. .... وهذه کلها احکام الواجب وقد یوفق بأن ترتب الوعید فی الحدیث وهذه الاحکام المذکورة مما استدل به علی الوجوب مقیدا بالمداومة علی الترک، حلبی کبیر،ص: ۵۰۹، فصل فی الامامة، وفیها مباحث، ط: سهیل اکیڈمی.

سے ایسا نہ کیا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ سخت گنہگار ہیں البتہ ان کے گھروں کو آگ لگانا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھروں میں آگ نہیں لگائی۔

جماعت ترک کرنے کے عذر

۱......نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً طہارت یا سترِ عورت کی شرط موجود نہ ہو۔

۲......سخت بارش ہو۔

۳......مسجد میں جانے کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو، سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں بیمار ہو جانے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہو۔

۴......مسجد جانے میں مال واسباب چوری ہو جانے کا ڈر ہو۔

۵......مسجد جانے میں کسی دشمن کی جانب سے حملے کا ڈر ہو۔

۶......مسجد جانے سے کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا ڈر ہو۔ بشرطیکہ اس کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اس کے باوجود

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم والذی نفسی بيده لقد هممت ان آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوٰة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الی رجال ، وفی رواية لا يشهدون الصلوة فأحرقهم عليهم بيوتهم ،رواه البخاری ، مشكوٰة ، ص:۹۵ ، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی. عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لو لا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتيانی يحرقون ما فی البيوت بالنار،رواه احمد،مشكوٰة المصابيح،ص: ۹۷ ،الفصل الثالث،ط:قديمی كراچی. فتاویٰ دار العلوم ديوبند:۳/ ۴۹، ط: دار الاشاعت كراچی، حلبی كبير،ص: ۵۰۸، فصل فی الامامة، فيها مباحث، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

قرض ادا نہیں کرتا تو وہ ظالم ہوگا، ایسے آدمی کے لئے قرض خواہ کے خوف سے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۷......اندھیری رات ہو روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو، اور راستہ نظر نہ آتا ہو۔

۸......رات کا وقت ہو، اور آندھی بہت چل رہی ہو۔

۹......کسی مریض کی تیمارداری میں مصروف ہو، دوسرا کوئی شخص نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے جانے کی صورت میں مریض کی تکلیف بڑھ جانے یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۰......کھانا حاضر ہے اور بھوک سخت لگی ہو کہ کھانے کے بغیر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں نماز میں طبیعت نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۱......پیشاب یا پاخانہ کا تقاضہ ہو۔

۱۲......سفر کا ارادہ ہو، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے دیر ہونے کی صورت میں قافلہ نکل جانے یا جہاز یا ٹرین یا گاڑی نکل جانے کا ڈر ہو۔ (اور اگر علاقے کی گاڑی ہے ایک گاڑی کے بعد دوسری گاڑی آسانی سے مل جاتی ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی)۔

۱۳......فقہ وغیرہ کے پڑھنے پڑھانے میں ایسا مشغول ہو کہ بالکل فرصت نہ ملتی ہو، بشرطیکہ کبھی کبھار بلا قصد جماعت ترک ہو جاتی ہو۔

۱۴......کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو، یا نابینا ہو اور لے جانے والا کوئی نہ ہو۔ (۱)

---

(۱) (فلا تجب على مريض و مقعد وزمن و مقطوع يد ورجل من خلاف) او رجل فقط ، ذكره الحدادى (ومفلوج و شيخ كبير عاجز واعمىٰ)وان وجد قائداً (ولا على من حال بينه وبينها مطر

جماعت ثانیہ

☆......ایسی مسجد جس میں امام، موذن اور جماعت کا وقت متعین نہ ہو اس میں دوسری جماعت کرانا جائز ہے۔(١)

– وطين وبرد شديد و ظلمة كذلك) وريح ليلا لا نهارا، وخوف على ماله او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين، وارادة سفر، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادي، وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، كذا جزم به الباقاني تبعا للبهنسي: اى الا اذا واظب تكاسلا فلا يعذر، ويعزر ولو باخذ المال يعنى بحبسه عنه مدة ولا تقبل شهادته، الدر المختار، وفي الشامية: (قوله وخوف على ماله) اى من لص ونحوه اذا لم يمكنه غلق الدكان او البيت مثلا، ومنه خوفه على تلف طعام فى قدر او خبز فى تنور............ (قوله اومن غريم) اى اذا كان معسرا ليس عنده ما يوفى غريمه والا كان ظالما (قوله او ظالم) يخافه على نفسه او ماله، (قوله الاخبثين) وكذا الريح، (قوله وارادة سفر) اى واقيمت الصلاة ويخشى ان تفوته القافلة بحر، واما السفر نفسه فليس بعذر كما فى القنية (قوله وقيامه بمريض) اى يحصل له بغيبته المشقة والوحشة، كذا فى الامداد، (قوله تتوقه نفسه) اى تشتاقه و تنازعه اليه مصباح، سواء كان عشاء اوغيره لشغل باله " امداد" ومثله الشراب، وقرب حضوره كحضوره فيما يظهر لوجود العلة، (قوله وكذا اشتغاله بالفقه الخ) عبارة نور الايضاح: وتكرار فقه بجماعة تفوته، ولم أر هذاالقيدلغيره ورمزفى القنية لنجم الأئمة فيمن لايحضرهالاستغراق اوقاته فى تكرير الفقه لا يعذر ولا تقبل شهادته، ثم رمزله ثانيا انه يعذر، بخلاف مكرر اللغة، ثم وفق بينهما بحمل الاول على المواظب على الترك تهاونا، والثانى على غيره، الدر مع الرد: ١/٥٥٥-٥٥٦، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، ط: سعيد كراچى. هندية: ١/٨٣، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الاول فى الجماعة، ط: رشيدية كوئته. البحر: ١/٣٤٥، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ٥٠٩، فصل فى الامامة، وفيها مباحث، الثانى. ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(١) ويكره تكرار الجماعة باذان واقامة فى مسجد محلة لا فى مسجد طريق او مسجد لا امام له ولا موذن الدر مع الرد: ١/٥٥٢، باب الامامة، وفى الشامية: ولو كرر اهله بدونهما او كان مسجد طريق جاز اجماعا، كما فى مسجد ليس له امام ولا موذن ويصلى الناس فيه فوجا فوجا، فان الافضل ان يصلى كل فريق باذان واقامة على حدة، شامى: ١/٥٥٣، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر کسی مسجد میں مندرجہ ذیل چار شرائط ہیں تو ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد دوسری دفعہ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور وہ چار شرائط یہ ہیں۔(١)

١......محلّہ کی مسجد ہو عام راستہ کی مسجد نہ ہو۔(٢)

٢......پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔(٣)

٣......پہلی جماعت محلّہ کے ایسے لوگوں نے ادا کی ہے جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔(٤)

٤......دوسری جماعت بھی اس ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور

---

(١) یکره تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام له ولا موذن له......لو کرر اهله بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس له امام ولا موذن ویصلی الناس فیه فوجا فوجا فان الافضل ان یصلی کل فریق باذان واقامة علی حدة، کذا فی امالی قاضی خان، الدر المختار مع الرد المحتار: ١/٥٥٣، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ١/٨٣، الباب الخامس فی الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ٣/٤٦، ط: دار الاشاعت کراچی. بزازیةعلیٰ هامش الهندیة: ٤/٥٦، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ٦١٥، فصل فی احکام المسجد، الثالث فی مسائل متفرقة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(٢) والمراد بمسجد المحلة ما له امام وجماعة معلومون کما فی الدر وغیرهما، شامی: ١/٥٥٣، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(٣) یکره تکرار الجماعة فی مسجد محلة باذان واقامة الا اذا صلی بهما فیه اولاً غیر اهله اواهله لکن بمخافة الاذان،شامی: ١/٥٥٣، باب الامامة، ط:سعید کراچی.

(٤) لو دخل جماعة المسجدبعد ما صلی فیه اهله یصلون وحدانا وهو ظاهر الروایة ،شامی: ١/٥٥٣، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے۔(۱)

☆......اگر دوسری جماعت مسجد میں ادا نہ کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو دوسری جماعت مکروہ نہیں مثلاً محلّہ کی مسجد نہیں بلکہ عام راستہ کی مسجد ہے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں، یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں، یا مسجد میں پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہے جو اس میں نہیں رہتے، یا دوسری جماعت اس ہیئت سے ادا نہیں کی گئی جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے، یا جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہوا ہو تو ہیئت بدلنے کی وجہ سے جماعت مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

جماعت سے الگ نماز پڑھنا

اگر جماعت ہو رہی ہے، اور کوئی شخص امام سے لڑائی کی وجہ سے جماعت میں شامل نہیں ہوتا اور اپنی نماز الگ پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی البتہ جماعت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے فاسق اور گنہگار رہو گا۔(۳)

---

(۱) عن ابی یوسف انه اذا لم تکن الجماعةُ علی الهیئة الاولیٰ لا تکره والا تکره وهو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الهیئة. شامی: ۱/۵۵۳ باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة، فی المسجد، ط: سعید کراچی. بزازیة علی هامش الهندیة: ۴/۵۶، نوع فیمایکره ومالایکره، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۲۱۵، فصل فی احکام المسجد، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (والجماعة سنة مؤکدة للرجال) قال الزاهدی: ارادوا بالتأکید الوجوب، الدر المختار: (قوله قال الزاهدی الخ،) ...... الا ان هذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکها مرة بلا عذر یوجب اثما ...... وقال فی شرح المنیة: والاحکام تدل علی الوجوب، من ان تارکها بلا عذر یعزر وترد شهادته ویأثم الجیران بالسکوت عنه. شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة، قبل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہے، اس کے بعد دیکھا کہ وہی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو، فجر، عصر اور مغرب کے وقت جماعت میں شریک نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، اور مغرب کے وقت اس لئے منع ہے کہ جماعت کے ساتھ دوبارہ جو نماز ادا کی جائے گی وہ نفل ہوگی اور تین رکعات کی نفل نماز قرآن وسنت سے ثابت نہیں ۔ (۱)

---

(۱) (ثم اقتدى) بالامام (متنفلا ويدرك) بذلک (فضيلة الجماعة) حاوى (الا فى العصر) فلا يقتدى لكراهة النفل بعده، الدر المختار، وفى الشامية: (قوله ثم اقتدى متنفلا) اى ان شاء ، وهو افضل ،" امداد" واورد ان التنفل بجماعة مكروه خارج رمضانْ، واجيب بنعم اذا كان الامام والقوم متطوعين ، اما اذا ادى الامام الفرض والقوم النفل فلا ، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين، اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة، اى نافلة، شامى: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۷۲، باب ادارک الفريضة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فى ادراک الفريضة، ط:رشيدية. (قوله او قيدها) .... ولا يقتدى لكراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فى المغرب،شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط:سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۵۱۱، فصل فى الامامة، وفيها مباحث ، الثالث ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور، (قوله او قيدها) .... اى وان قيدها بسجدة فى غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا ما لم يقيد الثانية بسجدة فان قيدها أتمّ ولا يقتدى لكراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فى المغرب، وفى جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة،ط؛ سعيد كراچى، (لمن صلى الفجر والعصر والمغرب مرة) فيخرج مطلقا (وان اقيمت)لكراهة النفل بعد الاولين ، وفى المغرب احد المحظورين البتيراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر مع الرد: ۲/ ۵۵، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.

جماعت سے روکیں

کچی لہسن اور پیاز کھانے والے، اور ایسا ہی گندہ دہن (جس کے منہ سے بد بو آئے) جذامی (کوڑھی) مبروص (سفید کوڑھ کے مریض) اور مچھلی بیچنے والوں کو اگر وہ کپڑے بدل کر نہ آئیں تو مسجد میں آنے سے روک دینا چاہیئے۔ (۱)

جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا

پہلے زمانے کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات دن تک سوگ و غم منایا کرتے تھے۔ (۲)

جماعت کا ثواب

دین اسلام نے مردوں کو پانچ وقتوں کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

---

(۱) واکل نحو ثوم. ویمنع منه، وکذا اکل مؤذ ولو بلسانه،الدرالمختار وفی الشامیة: (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل و نحوه مما له رائحة کریهة، .... قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت: علة النهی أذی الملائکة وأذی المسلمین.......... وکذلک الحق بعضهم بذلک من بفیه بخر أوبه جرح له رائحة وکذلک القصاب، والسماک، والمجذوم والابرص اولی بالالحاق.......... شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) وروی ان السلف کانوا یعزرون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ ویعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احیاء علوم الدین: ۱/ ۱۲۶، فضیلة الجماعة، ط: ثانیة بالمطبعة الازهریة المصریة و: ۱/ ۱۹۸، ط: دار الخیر دمشق. وکان السلف رضی الله تعالیٰ عنهم یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف فی کل فن مستظرف، لأحمد الاشبهی: ۱/ ۱۰، الفصل الثانی فی الصلاة، وفضلها، ط: دار کرم دمشق.

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ مِن صَلٰوۃِالْفَذِّبِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں الگ الگ نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ فضیلت ہے۔(۱)

جماعت کا ثواب مل جائے گا

☆......اگر ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ ہوگا تو جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۲)

☆......اگر کوئی بالغ مقتدی نہیں تو صرف بچوں کو مقتدی بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۳)

جماعت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہو کر اور مل کر اپنی

---

(۱) عن عبداللہ بن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: صلوۃ الجماعة تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجة، صحیح البخاری: ۱/۸۹، باب فضل الجماعة، کتاب الأذان، ط: قدیمی کراچی. عن ابی سعید انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول صلاۃ الجماعة تفضل صلوۃ الفذ بخمس و عشرین درجة، حواله سابق. البحر: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعة فهو جماعة وان کان معه صبی عاقل کذا فی السراجیة، هندیة: ۱/۸۳، ط: ماجدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. فمنها ان اقلها اثنان واحد مع الامام فی غیر الجمعة لانها ماخوذة من الاجتماع وهما اقل ما یتحقق بهما الاجتماع ولقوله علیه الصلاۃ والسلام الاثنان فما فوقهما جماعة وهو ضعیف کما فی شرح منیة المصلی وسواء کان ذلک الواحد رجلا او امرأة حرا او عبدا او صبیا یعقل ولا عبرة بغیر العاقل وفی السراج الوهاج: لو حلف لا یصلی بجماعة وام صبیا یعقل حنث فی یمینه ولا فرق فی ذلک بین أن یکون فی المسجد او فی بیته حتیٰ لو صلی فی بیته بزوجته او جاریته او ولده فقد اتی بفضیلة الجماعة ،البحر: ۱/۳۴۵،باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

عظمت و جبروت کو بیان کرنا مسلمانوں پر لازم کر دیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلّہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن اگر روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا اس لئے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کو اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لئے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لئے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لئے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لئے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تاکہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتۂ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لئے صرف صاحب استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ (احکام اسلام ص ۷۳)(۱)

---

(۱) وایضا فلا جتماع المسلمین راغبین فی الله راجین راهبین منه مسلمین وجوههم الیه خاصة عجیبة فی نزول البرکات وتدلی الرحمة کما بینا فی الاستسقاء والحج، وایضا فمراد الله من نصب هٰذه الامة ان تکون کلمة الله هی العلیا وان لا یکون فی الارض دین اعلیٰ من الاسلام، ولا یتصور ذلک الا بأن یکون سنتهم ان یجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وبادیهم وصغیرهم وکبیرهم لما هو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهٰذه المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع الجمعة والجماعات، والترغیب فیهاوتغلیظ النهی عن ترکهاوالاشاعة اشاعتان: اشاعة فی الحی، واشاعة فی المدینة والاشاعة فی الحی تتیسر فی کل وقت صلاة، والاشاعة فی المدینة لا تتیسر الا غب طائفة من الزمان کالاسبوع، اما الاولیٰ فهی الجماعة، الخ، حجة الله البالغة: ۲/۲۵، الجماعة، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی، الجمعة الاصل فیها انه لما کانت اشاعة الصلاة فی البلد، بأن یجتمع لها اهلها، متعذرة کل یوم وجب ان یعین لها حد لا یسرع دورانه جدا فیتعسر علیهم ولا

جماعت کی حکمت

جب کسی امر کو زور وطاقت سے ظاہر کرنا مقصد ہوتا ہے، تو اس کو عملی صورت میں لاکر دکھاتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کی ہر چیز میں اعتدال منظور ہے، اور چیزوں میں اعتدال اس وقت قائم ہوتا ہے جب ان میں اتحاد اور وحدت کا رابطہ قائم ہو، اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اتفاق کو شریعت کی دنیا میں جماعت اور نماز کی امامت کی صورت میں دکھایا۔ ''نظام شمسی'' کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجسام پیدا کر کے ان سب کا بڑا امام سورج کو بنایا اور تمام بڑے چھوٹے اجسام کو اس کے تحت کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ عالم اجسام کے تمام سلسلے درجہ بدرجہ آفتاب تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت اور دنیا میں جو شکل پیدا کی ہے وہی صورت جماعت، نماز کی امامت عالم تشریعی میں ظاہر کر کے بنی آدم کو ظاہری و باطنی اتفاق کی طرف اشارہ فرمایا، اور دکھادیا کہ اتفاق اور وحدت ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے، جس طرح عالم اجسام میں ہر وقت ایک امام کی ضرورت رہتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی عالم کے قیام کے لئے بھی کوئی روحانی امام مقرر کیا ہے، اور روحانی تمام سلسلے وہاں تک جا کر ختم ہو جاتے ہیں، وہ روحانی امام انبیاء اور رسول اور ان کے خلفاء ہیں، اور نماز کی امامت میں اسی روحانی رابطہ اور اتحاد کی طرف اشارہ ہے جن کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت نماز کے اماموں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

– یبطؤ جدا فیفوتهم المقصود ، وکان الاسبوع مستعملا فی العرب والعجم، واکثر الملل ، وکان صالح لهذا الحد، فوجب ان یجعل میقاتها ذلک.......... وحاصل هذا العلم ان احق الاوقات باداء الطاعات هو الوقت الذی یتقرب فیه الله الی عباده ، ویستجاب فیه ادعیتهم لانه ادنی ان تقبل طاعتهم وتؤثر فی صمیم النفس وتنفع نفع عدد کثیر من الطاعات ، وان لله وقتا دائرا بدوران الاسبوع یتقرب فیه الی عباده، الخ، حجة الله البالغة: ۲/۲۸، الجمعة، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی، و: ۱/۷۵، باب اسرار الحج.

لہذا جو شخص جماعت کا قائل نہیں ہے وہ اعتدال کے مرتبہ کو چھوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قانون اور عالم تشریعی سے خارج ہو کر باغی ہوتا ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص۲ ۷)

جماعت کی مشق کرانا

بچوں کو تعلیم کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور پڑھانے کی مشق کرانا درست ہے البتہ ایسی جماعت محراب سے علیحدہ ہٹ کر کرائی جائے، اور وہ تکبیر بھی کہیں۔(۲)

جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ مرتبہ احتساب ہو جاتا ہے۔

نیز تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی

---

(۱) واما حکمة مشروعيتها فقد ذكر فى ذلك وجوه احدها قيام نظام الالفة بين المصلين ولهٰذه الحكمة شرعت المساجد فى المحال لتحصيل التعاهد باللقاء فى اوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهٰذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة، البحر : ۱/۳۴۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهو ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم فى المضاجع (قال على القارى) ليعتادو ويستانسوا بها، مرقاة المفاتيح: ۲/۲۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثانى، ط: رشيدية كوئٹه. وايضا فى العرف الشذى على الترمذى: باب ماجاء متى يؤمر الصبى بالصلوٰة، العرف الشذى: ۱/۹۵، ط: سعيد، فتاوىٰ محموديه: ۶/۳۰۲، ط: فاروقيه.

پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبے کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کر سکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت ، اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر سرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اور زندہ دلوں پر اس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اور مختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے، اور یہ سب جماعت کی برکات ہیں۔

نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جاسکتی ہے اور محلّہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کے نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انہی برکات اور اسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اور فوائد کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو، تو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات پر صحیح معنیٰ میں عمل ہوتا تھا منافق اور معذور کے علاوہ ہر شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ (۱)

---

(۱) ''جماعت کی حقیقت'' اور ''جماعت کی حکمت'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

معارف الحدیث: ۱۹۱/۳، ۱۹۲، جماعت، کتاب الصلاۃ، ط: دارالاشاعت کراچی۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکتے ہیں، اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔(۱)

جماعت کو فرض پر فضیلت ہے

اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی فرض نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت شروع ہو جائے تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے تا کہ جماعت کا ثواب مل جائے۔(۲)

اس پر ایک شبہ یہ ہے کہ جماعت سنت ہے اور کسی عمل کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے سے پہلے باطل کرنا منع ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ **"ولا تبطلوا أعمالکم"** (اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو) لہذا جو نماز شروع کی ہے اس کو نہیں توڑنا چاہیے تھا اس شبہ کا

---

(۱) مظاهر حق جديد: ۱/ ۷۰۱، باب الجماعة وفضلها، جماعت کی حکمتیں اور فائدے، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) (ويقتدى بالامام) وهذا (ان لم يقيد الركعة الاولىٰ بسجدة او قيدها) بها (فى غير رباعية او فيها) الدر المختار، وفى الشامية (قوله وهذا ان لم يقيد الخ) حاصل هذه المسئلة شرع فى فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجد لها، فان فى رباعى اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة، فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا فى العصر وان فى غير رباعى قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية فان سجدلها اتم ولم يقتد، (قوله اوقيدها) ...... اى وان قيدها بسجدة فى غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا مالم يقيد الثانية بسجدة، الخ، شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/ ۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى.

جواب یہ کہ یہاں شروع کی ہوئی نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کے لئے توڑا گیا ہے، یہ جائز ہے منع نہیں ہے، بلکہ بہتر اور ثواب کا کام ہے اس کو "**ابطال للاکمال**" کہتے ہیں۔(۱)

جماعت کی فضیلت

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں اس قدر بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اگر ان تمام حدیثوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے گی، ان تمام حدیثوں کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز کامل ومکمل ہونے کے لئے جماعت ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو کبھی ترک نہیں فرمایا، (۲) یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں جب آپ کے جسم مبارک میں چلنے کی طاقت نہیں تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے، اور جماعت سے نماز پڑھی، (۳) جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) والمستحب القطع للاکمال، رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعيد كراچی. لان الاصل ان نقض العبادة قصدا بلا عذر حرام لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم ولا فضائه الى السفه خصوصا اذا كانت فرضا وان النقض للاكمال اكمال معنى فيجوز كنقض المسجد للاصلاح، وكنقض الظهر للجمعة................. وللجماعة مزية على الصلاة منفردا بالحديث فجاز نقض الصلاة منفردا لاحراز الجماعة، الخ، البحر: ۲/ ۷۰، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲) حدثنا الاعمش قال سمعت سالما قال سمعت ام الدرداء تقول دخل على ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبك قال والله ما اعرف من امر محمد صلى الله عليه وسلم شيئا الا انهم يصلون جميعا، صحيح البخاری: ۱/ ۹۰، باب فضل الجماعة، كتاب الاذان، ط: قديمی كراچی. "واركعوا مع الراكعين" سورة البقرة الآية ۴۳، أى صلوا مع المصلين. جلالين پاره ۱، ص: ۵، تفسير كبير: ۱/ ۴۹۴، ط: مصر، أى فى جماعتهم، بيضاوی: ۱/ ۷، وصلوا مع المصلين لا منفردين. تفسير كشاف: ۱/ ۵۳، تفسير مدارك: ۱/ ۱۲، أى صلوا بالجماعة، تفسير مهائمی: ۱/ ۴۲.

(۳) قال الاسود كنا عند عائشة فذكرنا المواظبة على الصلوٰة والتعظيم لها قالت: لما مرض النبى ﷺ مرضه الذى مات فيه فحضرت الصلوٰة فاذن فقال مروا أبابكر...... فوجد النبى من نفسه خفة فخرج يهادى بين رجلين كأنى انظر إلى رجليه تخطان الارض من الوجع الى آخر الحديث، صحيح البخاری: ۱/ ۹۱، باب حد المريض ان يشهد الجماعة، ط: سعيد كراچی.

کوسخت غصہ آتا تھا، اور جماعت ترک کرنے والوں کو سخت سزا دینا چاہتے تھے۔ (۱)

دین اسلام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا، نماز جیسی عظیم عبادت کی شان بھی جماعت کو چاہتی ہے کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے نماز کامل ہوتی ہے، ورنہ نماز ہونے کے باوجود ناقص ہوتی ہے۔

☆...... صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (۲)

☆...... ابوداوٗد شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بھی بہتر ہے، اور جس قدر جماعت میں لوگ زیادہ ہوں گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (۳)

---

(۱) حدثنی یزید بن الاصم قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتی فيجمعوا الی حزما من حطب ثم اتی قوما يصلون فی بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم، سنن ابی داود: ۱/۹۱، باب فی التشديد فی ترک الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور.

(۲) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة، صحيح البخاری: ۱/۸۹، باب فضل الجماعة، ط: قديمی كراچی. عن ابی سعيد انه سمع النبی صلى الله عليه وسلم يقول صلوة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس و عشرين درجة، بخاری: ۱/۸۹، شامی: ۲/۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن ابی بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الصبح فقال..... وان صلوة الرجل مع الرجل ازكی من صلوته وحده وصلاته مع الرجلين ازكی من صلوته مع الرجل وما كثر فهو احب الی الله عز وجل، ابو داؤد: ۱/۹۲، باب فضل الجماعة، رقم الحديث: ۵۵۴، ط: رحمانيه لاهور.

☆......صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔(۱)

☆......ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت ترک کرنا چھوڑ دو ورنہ اللہ تعالیٰ دلوں پر مہر لگا دے گا، اور تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو اللہ تعالیٰ نے غافل قرار دیا ہے۔(۲)

☆......ابوداؤد شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کریں، پھر میں ان کے یہاں پہنچوں جو عذر کے بغیر اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، اور انہیں گھر والوں کے ساتھ کو جلا دوں۔(۳)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے کہ غور کیجئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگ لگا دینے کی سزا ان لوگوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر مسجد میں نہیں آتے گھر میں پڑھتے ہیں، اب غور فرمائیے کہ ان کی سزا کیا ہوگی جو نماز ہی نہیں پڑھتے۔(۴)

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الملائكة تصلی علی احدكم ما دام فی مصلاه ما لم يحدث اللّهم اغفر له اللّهم ارحمه لا يزال احدكم فی صلوٰة ما كانت الصلوة تحبسه لا ينقلب الی اهله الا الصلوٰة، صحيح البخاری: ۱/ ۹۰، باب من حبس فی المسجد ينتظر الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(۲) عن الحكم بن ميناء اخبرنی ابن عباس وابن عمر انهما سمعا النبی صلی الله عليه وسلم يقول علی اعواده لينتهين اقوام عن ودعهم الجماعات اوليختمن الله علی قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين، سنن ابن ماجه: ص: ۵۷، باب التغليظ فی التخلف عن الجماعة، ط: قديمی كراچی.

(۳) حدثنی يزيد بن الاصم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتی فيجمعوا لی حزما من حطب ثم أتی قوما يصلون فی بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم، سنن ابی داود: ۱/ ۹۱، باب فی التشديد فی ترک الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور.

(۴) فتاویٰ رحيميه: ۴/ ۱۳۰، باب الجماعة والامامة، ط: دار الاشاعت كراچی، ۲۰۰۳ء.

احیاء العلوم میں ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگ ایک وقت کی جماعت چھوٹ جانے پر اتنی دینی مصیبت سمجھتے تھے کہ سات دن تک غم اور سوگ منایا کرتے تھے اور اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن تک سوگ منایا کرتے تھے۔(۱)

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت ہی سے ادا کریں اور تکبیر اولیٰ کا ثواب نہ چھوڑیں۔

جماعت کے بعد جماعت کرنا

☆......اگر کچھ لوگوں نے کوئی فرض نماز جماعت سے ادا کر لی، پھر ان لوگوں نے اسی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ ادا کیا اور دوسری جماعت میں تین سے زیادہ آدمی تھے، تو یہ فعل مکروہ ہے، ہاں اگر تین افراد سے کم تھے تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کی نماز کو اذان کے بغیر ادا کیا جائے، اور اگر دوسری جماعت اذان کے ساتھ ادا کی جائے گی تو مکروہ ہوگی، چاہے اس میں تین افراد سے کم ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

☆......اگر فجر اور عصر کی نماز شریعت کے قانون کے مطابق ادا کی گئی، اور فاسد نہیں ہوئی یا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ

---

(۱) وروی ان السلف کانوا یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ ویعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احیاء علوم الدین للامام الغزالی: ۱/۱۹۸، فضیلة الجماعة، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) وتطوع علی سبیل التداعی مکروهة(قال الشامی) قوله علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة فاکثر بواحد ،الدر المختار مع شرحه، رد المحتار: ۱/۵۵۲، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۵۳، الباب الخامس عشر، ط: رشیدیه کوئٹه. وعن ابی حنیفة لو کانت الجماعة اکثر من ثلاثة یکره التکرار والا فلا ، شامی: ۱/۳۵۹، باب الاذان ، ط: سعید کراچی.

فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے۔(۱)

جماعت کا تارک فاسق ہے

کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت کے ترک کرنے کی عادت بنالینا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ ہے اور اذان بھی مکروہ ہے اور ایسے شخص کی دی ہوئی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

جماعت کے احکام

پانچ وقت کی نمازوں کے لئے جماعت واجب ہے،(۳) خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، اور پورے رمضان میں تراویح کی نماز کے لئے جماعت سنت موکدہ ہے اور سورج گہن کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے، اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ چاند گہن کی نماز اور تمام

---

(۱) لمن صلی الفجر والعصر والمغرب مرة فیخرج مطلقا وان اقیمت لکراهة النفل بعد الاولین وفی المغرب احد المحظورین البتیراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر المختارمع الرد: ۵۵/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) وتارکھاعمداً مجانة ای تکاسلا فاسق یحبس حتیٰ یصلی. الدر المختار مع الرد: ۳۵۲/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. کفایت المفتی: ۴۷۸/۳، ط: دار الاشاعت کراچی. فتسن او تجب ثمرته تظهر فی الاثم بترکها مرة (قوله بترکها مرة) ای بلا عذر وهٰذا عند العراقیین، وعند الخراسانیین انما یأثم اذا اعتاده کما فی القنیة، الدر المختار مع الرد: ۵۵۴/۱، ط: سعید کراچی. وذکر فی غایة البیان معزیا الی الاجناس ان تارک صلاة الجماعة یستوجب اساء ة ولا تقبل شهادته، البحرالرائق: ۳۴۵/۱، باب الامامة ط: سعید کراچی. امداد الاحکام: ۵۲۴/۱، ط: مکتبة ، دار العلوم کراچی.

نوافل نماز میں اس طرح جماعت کا اہتمام کرنا جس طرح فرائض کی جماعت کے لئے کیا جاتا ہے مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر اہتمام اور لوگوں کو بلائے بغیر دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل نماز کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ حرج نہیں۔(۱)

جماعت کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑے

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ ذکر کے حلقوں میں ملکر بیٹھنے سے تسلی اور اطمینان بہت زیادہ ہوتا ہے اور ذکر کی حلاوت اور شیرینی معلوم ہوتی ہے، اور خطرات بند ہوتے ہیں اور اس بات کو ترک کرنے سے یہ باتیں کم ہو جاتی ہیں، اور ان باتوں میں سے جس قدر کسی بات میں کمی ہوتی ہے، اسی قدر وہاں شیطان کو دخل ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) الجماعة سنة مؤكدة) اى قوية تشبه الواجب فى القوة والراجح عند اهل المذهب الوجوب ونقله فى البدائع عن عامة مشايخنا وذكر هوو غيره ان القائل منهم انها سنة مؤكدة ليس مخالفا فى الحقيقة بل فى العبارة ...... وفى المجتبىٰ والظاهر انهم ارادوا بالتأكيد الوجوب لا ستدلاله، بالاخبار الـورادة بالوعيد الشديد بترك الجماعة .... ولا فرق فى ذلك بين ان يكون فى المسجد او بيته حتىٰ لو صلى فى بيته بزوجته او جاريته او ولده فقد اتىٰ بفضيلة الجماعة ومنها انها واجبة للصلوات الاالخمس .... وفى الكسوف والتراويح سنة.......... وتستحب فى الوتر فى رمضان ...... وهى مكروهة فى صلاة الخسوف ..... ففى الخلاصة الاقتداء فى الوتر خارج رمضان يكره وذكر القدورى انه لا يكره وأصل هذا ان التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعى يكره فى الاصل لصدر الشهيد اما اذا صلوا بجماعة بغير اذان واقامة فى ناحية المسجد لا يكره، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۴ - ۳۴۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۲، الباب الخامس فى الامامة،الفصل الأول فى الجماعة ط: حقانيه پشاور، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۵۵۲ مطلب فى شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچى.

(۲) اقول: قدجربنا ان التراص فى حلق الذكر سبب جمع الخاطر، ووجدان الحلاوة فى الذكر وسد الخطرات، وتركه ينقص من هذه المعانى والشيطان يدخل كلما انتقص شئى من هذه المعانى، الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۷، الجماعة، صلاة الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم

مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نہ صرف سنت موکدہ بلکہ واجب کے قریب ہے، اگر سفر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ساتھیوں سے بچھڑنے کا خطرہ ہو یا سواری کی روانگی کا خطرہ ہو، تو ایسی صورت میں جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

جماعت کے فوائد:

حسد سے پاک

سیدھی اور ملی ہوئی صفوں میں اکٹھا ہو کر نماز پڑھنے سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کے جدا جدا قلوب باہم ایک دوسرے کے قریب ہیں اور کینہ اور حسد سے پاک ہیں، اتحاد و اتفاق کے لئے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے، یہ عمل سب سے زیادہ کارگر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (۲)

---

(۱) وفی المفید و تسمیتها سنة لوجوبها بالسنة وفی البدائع تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلاة بالجامعة من غیر حرج .... وتسقط الجماعة بالاعذار ...... او یرید سفراً واقیمت الصلاة فیخشی ان تفوته القافلة الخ، هندیة: ۱/ ۸۲، ۸۳ الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: ماجدیه کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵، فصل واما بیان من تجب علیه الجماعة، ط: سعید کراچی. الدر المختارمع الرد: ۱/ ۵۵۴، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) واما حکمة مشروعیتها فقد ذکر فی ذلک وجوه احدها قیام نظام الالفة بین المصلین ولهٰذه الحکمة شرعت المساجد فی المحال لتحصیل التعاهد باللقاء فی اوقات الصلوات بین الجیران، ثانیها دفع حصر النفس ان تشتغل بهٰذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة وذکر بعضهم انها ثابتة بالکتاب وهو قوله تعالیٰ وارکعوا مع الراکعین. البحر: ۱/ ۳۴۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی. الرد المحتار: ۱/ ۵۵۱ مطلب فی شروط الامامة الکبریٰ ط: سعید کراچی.

وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

نیز جماعت اس اخوت کو یاد دلاتی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُومِنُوْنَ اِخْوَةٌ.(۱) تمام ایماندار بھائی ہیں۔

جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا

اگر جماعت کی نماز فاسد ہونے کی صورت میں بلا تاخیر دوبارہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اقامت کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، پہلی اقامت کافی ہے، اور اگر دوبارہ جماعت شروع کرنے میں تاخیر ہوگئی تو اقامت دوبارہ کہنا بہتر ہے۔ اور اگر تاخیر نہ ہونے کی صورت میں بھی دوبارہ تکبیر کہی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا

☆......اگر پہلی مرتبہ جماعت کی نماز میں فرض ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جارہی ہے، تو اس میں نئے نمازیوں کے لئے شریک ہونا درست ہے، کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی گئی ہے فرض ترک ہونے کی وجہ سے وہ نماز باطل ہوگئی ہے۔(۳)

---

(۱) سورة الحجرات، الآية: ۱۰.

(۲) فروع صلى السنة بعد الاقامة او حضر الامام بعدها لا يعيدها بزازية وينبغي ان طال الفصل او وجد ما يعد قاطعا كأكل ان تعاد، الدر المختار، وفي الرد: لأن تكرارها غير مشروع اذا لم يقطعها قاطع من كلام كثير او عمل كثير، شامي: ۱/۴۰۰، كتاب الصلاة، باب الاذان قبيل باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) والمختار انه جابر للاول لا ن الفرض لا يتكرر) اى الفعل الثانى جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو. وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح، كذا في شرح الاكمل على اصول البزدوى، ومقابله ما نقلوه عن ابى اليسر من ان الفرض هو الثانى

☆......اور اگر پہلی دفعہ جماعت کی نماز میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کا اعادہ کررہے ہیں، تو اس صورت میں نئے آنے والے نمازیوں کے لئے اس جماعت میں شرکت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ جماعت کی نماز سے فرض ادا ہو چکا ہے، اور یہ صرف تکمیل ہے، فرض نہیں ہے، اس لئے فرض پڑھنے والوں کی نماز غیر فرض پڑھانے والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر امام کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا تھا، اور وہ بھول گیا، اور بھول کر سجدہ سہو ادا نہیں کیا تو نماز ہو جائے گی لیکن ناقص ہوگی، ایسی نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، لیکن دوبارہ پڑھنے کی صورت میں یہ نماز فرض نہیں ہوگی بلکہ نفل ہوگی، کیونکہ اس کا فرض ادا ہو چکا ہے، اگر چہ ناقص ادا ہوا ہے اور یہ جو دوبارہ جماعت ہو رہی ہے ناقص ہونے کی وجہ سے جو ثواب کم ہو گیا تھا اس کو پورا پورا حاصل کرنے کے لئے ہے،

– واختار ابن الهمام الاول قال لان الفرض لا يتكرر ، وجعله الثاني يقتضي عدم سقوطه بالاول،اذ هو لازم ترك الركن لا الواجب الاان يقال المراد ان ذلك امتنان من الله تعالىٰ اذ يحتسب الكامل وان تأخر عن الفرض لما علم سبحانه انه سيوقعه آه، يعني ان القول بكون الفرض هو الثاني يلزم عليه تكرار الفرض، لان كون الفرض هو الثاني دون الاول يلزم منه عدم سقوطه بالاول وليس كذلك لان عدم سقوطه بالاول انما يكون بترك فرض لا بترك واجب. الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ،ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۴۲ كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة،الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان.

(۱) والمختار ان المعادة لترك الواجب نفل جابر والفرض سقط بالاولىٰ لان الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره، طحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۲۴۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة،ط:قديمي كراچي.وص: ۲۰۰،ط:مصطفى البابي،مصر .والمختار أنه جابر للاول لان الفرض لا يتكرر ، الرد المحتار: ۱/۴۵۷ مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادته، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.فتح القدير: ۱/۳۰۱،باب صفة الصلاة،ط:مصطفى البابي مصر.

اس لئے نئے آنے والے نمازیوں کے لئے دوسری جماعت میں شریک ہونا درست نہیں ہے، اگر کوئی نئے آنے والے نمازی ایسی جماعت میں شریک ہوگا تو اس کا فرض ادا نہیں ہو گا اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا

جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے تاخیر سے آتے ہیں، ان کو چاہئے کہ گھڑی دیکھ کر وقت مقررہ کا خیال رکھتے ہوئے سنتیں پڑھیں، اگر وقت ہے تو سنت پڑھیں اور اگر وقت نہیں تو سنت نہ پڑھیں بلکہ جماعت کا انتظار کریں اگر مکروہ وقت نہیں تو سنت فرض کے بعد پڑھ لیں۔(۲)

تاہم اگر لوگ سنت پڑھ رہے ہیں، اور جماعت کا وقت ہو گیا ہے اور امام صاحب جماعت شروع کرنے میں چند منٹ کی تاخیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اگر اس کی وجہ سے انتشار کا خوف ہے تو مقررہ وقت پر جماعت شروع کر دیں، سنت پڑھنے والے لوگوں کے فارغ ہونے کا انتظار نہ کریں۔(۳)

---

(۱) وکذا کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتها والمختار أنه جابر للاول لأن الفرض لا یتکرر (قوله والمختار) ای الفعل الثانی جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالاول یخرج عن العهدة وان کان علی وجه الکراھة علی الاصح، رد المحتار: ۱/۴۵۷، مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۸، فصل فی بیان واجبات الصلاۃ، ط: قدیمی. وص: ۲۰۰، ط: مصطفی البابی مصر.

(۲) وأما بقیة السنن فان امکنه ان یأتی بها قبل ان یرکع الامام اتیٰ بها خارج المسجد وان خاف فوت رکعة شرع معه کذا فی التبیین، هندیة: ۱/۱۲۰، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: حقانیه پشاور، الردالمحتار: ۲/۵۸، مطلب هل الاساءة دون الکراھة، او افحش، ط: سعید کراچی.

(۳) اما الانتظار قبل الشروع فی غیر ما یکره تأخیره کمغرب، وعند ضیق الوقت فالظاهر عدم الکراھة ولو لمعین الا اذا ثقل علی القوم، طحطاوی علی الدرالمختار، ۱/۲۲۰، کتاب الصلاۃ فصل فی الشروع فی الصلاۃ، ط: دارالمعرفة بیروت. لبنان. ردالمحتار: ۱/۴۹۵، فصل فی بیان تألیف الصلاۃ، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

جماعت مل گئی

☆......اگر نمازی اقتداء کر کے امام کے ساتھ نماز کے کسی بھی حصہ میں شریک ہو جائے تو جماعت مل گئی، اگر چہ وہ صرف آخری قعدہ میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہوا ہو یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا۔(۱) البتہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا اس لئے جماعت کی نماز میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

☆...... پہلا سلام پھیرنے سے پہلے جو شخص امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گیا اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب ملے گا، (۳) لیکن جب تک کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد کم سے کم امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوگا تو وہ رکعت پانے والا نہیں

(۱) ولم يصل الظهر جماعة بادراك ركعة.......... بل ادرك فضلها) اى فضل الجماعة لان من ادرك آخر الشئي فقد ادركه، ولحديث الصحيح من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك الصلاة وهو مجمع عليه، البحرالرائق: ۲/ ۷۵، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. ابوداؤد: ۱/ ۱۳۶، باب الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع: ۱/ ۱۳۶، ط: حقانية. فظاهر كلامهم ان من ادرك الامام فى التشهد فقد ادرك فضلها ،البحر: ۲/ ۷۶،باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. واما فضائلها ففى السنة الصحيحة ان الصلوة مع الجماعة تفضل صلاة المنفرد ببضع و عشرين درجة، وفى المضمرات: انه مكتوب فى التوراة صفة امة محمد وجماعتهم وانه بكل رجل فى صفوفهم تزادفى صلاتهم صلاة يعنى اذاكانواالف رجل يكتب لكل رجل الف صلاة، البحر: ۱/ ۲۰۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.و: ۱/ ۳۴۶، ۳۴۷،ط:سعيد. فتح القدير: ۱/ ۳۰۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وفى غاية البيان: ان المسبوق يكون مدركا لثواب الجماعة لا يكون ثوابه مثل ثواب من ادرك اول الصلاة مع الامام لفوات التكبيرة الاولىٰ، البحر الرائق: ۲/ ۷۶،باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۱.

ہوگا۔ وہ رکعت اس کو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر رکوع مل گیا تو رکعت مل گئی، امام کے سلام کے بعد اس رکعت کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضاء نماز یاد آئے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شریک ہوگیا، پھر اس کو نماز میں قضاء نماز یاد آئی اور وہ صاحب ترتیب ہے تو پہلے جماعت کے ساتھ جو نماز شروع کی ہے اس کو پوری کرے، پھر قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد (۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھے جو امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی ہے اور اگر یہ شخص صاحب ترتیب نہیں تو امام کے ساتھ جو نماز ادا کی ہے وہ ہوگئی، قضا نماز پڑھ کر امام کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

جماعت میں صف بندی کی وجہ

نماز کے لئے جو اجتماعی نظام ''جماعت'' کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے، اس کے

---

(۱) وأجمعوا انه لوانتهى الى الامام وهو قائم فكبر ولم يركع مع الامام حتىٰ ركع الامام ثم ركع انه يصير مدركا لتلك الركعة وأجمعوا انه لو اقتدى به فى قومة الركوع لم يصر مدركا لتلك الركعة، البحر: ۲/۷۶، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وكذا اذا ذكر الفجر فى آخر وقت الظهر فوقع على ظنه ان الوقت لا يحتمل الصلاتين فافتتح الظهر فصلاها وقد بقى من وقت الظهر بعضه نظر فيه فان كان ما بقى من وقت الظهر ما امكنه ان يصلى فيه الفجر ثم الظهر لم تجزئه التى صلى وعليه ان يقضى الفجر ثم يعيد الظهر الخ،هندية: ۱/۱۲۲ الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) اخبرنا مالك حدثنا نافع عن ابن عمر انه كان يقول من نسى صلاة من صلاته فلم يذكر الا وهو مع الامام، فاذا سلم الامام فليصل صلوته التى نسى ثم ليصل بعدها الصلاة الاخرىٰ (اى التى صلاها مع الامام) قال محمد: وبهذا نأخذ الخ، المؤطا للامام محمد ، ص: ۱۰۵، باب الرجل يصلى فيذكر ان عليه صلاة فائتة.و: ۱/۵۸۴،رقم الحديث: ۲۱۶،ط:دارالقلم،دمشق.

لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ "لوگ صفیں بنا کر برابر برابر کھڑے ہوں"۔(۱)

ظاہر ہے کہ نماز جیسی اجتماعی عبادت کے لئے اس سے زیادہ حسین وسنجیدہ اور اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوسکتی، پھر اس کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں، کوئی شخص ایک انچ نہ آگے ہو اور نہ پیچھے، پہلے اگلی صف پوری کر لی جائے، اس کے بعد پیچھے کی صف شروع کی جائے، بڑے اور ذمہ دار اور اصحاب علم وفہم اگلی صفوں میں اور امام سے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں، چھوٹے بچے پیچھے ہوں، امام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان میں کھڑا ہو۔

ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اس کو زیادہ مفید اور موثر بنانا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان باتوں کا عملاً اہتمام فرماتے اور وقتاً فوقتاً امت کو بھی ان کی ہدایت وتلقین فرماتے اور ان کا ثواب بیان فرما کر ترغیب دیتے، نیز ان امور میں لاپرواہی کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرماتے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ (۲)

جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا

نمازیوں کے اجتماع کے بعد کسی فرد کے انتظار میں جماعت میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) (وافضل) مكان المأموم اذا كان رجلا حيث يكون اقرب الى الامام لقول النبي صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها......واذا قاموا فى الصفوف تراصو او سووا بين مناكبهم لقوله صلى الله عليه وسلم تراصوا والصقوا المناكب بالمناكب ، بدائع الصنائع: ۱۵۸/۱ ، فصل واما بيان مقام الامام والمأموم ،ط: سعيد كراچى.

(۲) معارف الحديث : جماعت میں صف بندی، حصہ سوم :۱۳۲/۳ ، ط: دار الاشاعت كراچى.

نہیں البتہ کوئی شخص شریر ہو اور اس سے خطرہ ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لئے تاخیر کی جا سکتی ہے۔(۱)

جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں

جو شخص امن میں خلل انداز ہو، اور شر و فساد کا باعث ہو، اور نمازیوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے والا ہو، اور اس کا فعل اشتعال کا سبب ہو، تو ایسے لوگوں کو جماعت سے روکنا جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن، پیاز کھانے والوں کو مسجد سے نکال دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا جو خوشبو لگا کر آتی تھیں۔(۲)

---

(۱) (قوله إطالة ركوع أوقراءة)......فلو انتظر قبل الصلاة ففي اذان البزازية لو انتظر الاقامة ليدرك الناس الجماعة يجوز لواحد بعد الاجتماع لا الا اذاكان داعرا شريرا، الدرمع الرد: ۴۹۵/۱، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

(۲) واكل نحو ثوم ويمنع منه وكذا كل مؤذ ولو بلسانه......وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد فى بيته صريح فى ان اكل هذه الاشياء عذر فى التخلف عن الجماعة وايضاهنا علتان: اذى المسلمين واذى الملائكة، فبالنظر الى الاولىٰ يعذر فى ترك الجماعة وحضور المسجد وبالنظر الى الثانية يعذر فى ترك حضور المسجد ولو كان وحده، رد المحتار: ۶۶۱/۱ مطلب فى الغرس فى المسجد، و فيه ايضا (قوله وأكل نحوثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، ۶۶۱/۱. عن ابى هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا ولا يوذينا بريح الثوم وعن معدان بن ابى طلحة ان عمر بن الخطاب خطب يوم الجمعة فذكر نبى الله صلى الله عليه وسلم وذكر ابابكر، قال:......ثم انكم ايها الناس تأكلون شجرتين لا اراهما الا خبيثتين هذا البصل والثوم لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ اوجد ريحهما من الرجل فى المسجدامر به فأخرج الى البقيع، صحيح مسلم: ۲۰۹/۱، ۲۱۰، كتاب المساجدومواضع الصلاة،باب نهى من أكل ثوماً...الخ ،ط: قديمى كراچى.

جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے

جس کو نماز جماعت سے نہیں ملی اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید بھی نہیں تو اس صورت میں اگر مسجد سے باہر جماعت ہو سکے تو مسجد سے باہر جماعت کر لینا بہتر ہے، ورنہ فرض نماز مسجد میں ہی ادا کرنا بہتر ہے۔ (۱)

جماعت واجب ہونے کی شرائط

۱...... اسلام، کافر پر جماعت واجب نہیں۔

۲...... مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

۳...... بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

۴...... عاقل ہونا، مست، بے ہوش، پاگل اور دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔

۵...... آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

۶...... تمام عذروں سے خالی ہو، عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں، مگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے تو بہتر ہے، ورنہ جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔ (۲)

---

(۱) واما بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف فی انه اذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر لکنه کیف یصنع ذکر فی الاصل انه اذ فاتته الجماعة فی مسجد حیه فان اتی مسجداً آخر یرجوا ادراک الجماعة فیه فحسن وان صلی فی مسجد حیه فحسن الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۹۶، باب الاذان، مطلب فی کراهة تکرار الجماعة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی. ولنا انه علیه السلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اهل المسجد فرجع الی منزله فجمع اهله وصلی الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳ مطلب فی تکرار الجماعة، ط: سعید کراچی.

(۲) فصل اما بیان من تجب علیه الجماعة فالجماعة انما تجب علی الرجال العاقلین الاحرار القادرین علیه من غیر حرج فلا تجب علی النساء والصبیان والمجانین والعبید والمقعد ومقطوع الید والرجل من خلاف والشیخ الکبیر الذی لا یقدر علی المشی والمریض، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵، فصل فی بیان من تجب علیه الجماعة، ط: سعید. البحر: ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی.

جماعت واجب ہے

ہر عاقل بالغ غیر معذور مرد پر جماعت واجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص معذور ہے اور عذر کی وجہ سے مسجد میں جا کر جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا تو اس پر جماعت واجب نہیں ہوگی۔(۱)

جماعت ہو چکی ہے

☆......اگر مسجد میں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں جانا واجب نہیں، اگر جانا چاہے تو جا سکتا ہے، منع نہیں ہے۔

☆......اگر کوئی شخص اپنے محلّہ یا مکان کے قریب مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ایسے وقت پر پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہے، تو اس شخص کے لئے مستحب ہے کہ دوسری ایسی مسجد میں چلا جائے جہاں اس کو جماعت ملنے کی امید ہے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔(۲)

---

(۱) وفی البدائع: تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوة بالجماعة من غیر حرج... وتسقط الجماعة بالاعذار، هندية: ۱/۸۲-۸۳، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: ماجدیه کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵ واما بیان من تجب علیه الجماعة، ط: سعید کراچی. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۴، باب الاذان مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) فصل: واما بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف فی انه اذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر لکنه کیف یصنع ذکر فی الاصل انه اذا فاتته الجماعة فی مسجد حیه فان اتی مسجداً آخر یرجو ادراک الجماعة فیه فحسن وان صلی فی مسجد حیه فحسن، الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یفعله بعد الجماعة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۹۶، مطلب فی کراهة تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی. انه علیه الصلاة والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی أهل المسجد فرجع الی منزله فجمع اهله وصلی، شامی: ۱/۵۵۳، باب الاذان، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

جماعت ہورہی ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جماعت کی نماز ہورہی ہے، تو اسے فوراً نیت باندھ کر جماعت کی نماز میں شریک ہوجانا چاہیئے، اگر چہ ظہر کا وقت ہو، پھر بھی سنت نہ پڑھے، بلکہ جماعت میں شریک ہوجائے، اور سنت فرض سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے۔(۱) البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی امید ہے تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔(۲)

جماعت ہوگئی

مسجد میں جماعت ہوجانے کے بعد مکان یا جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنا

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا صلاة الا المكتوبة، مسلم : ۱/۲۴۷، واما بقية السنن فان امكنه ان يأتى بها قبل ان يركع الامام اتى بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۱۲۰،الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط: ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا خاف فوت ركعتى الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة اكمل والا بأن رجا ادراك ركعة فى ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالى تبعا للبحر لكن ضعفه فى النهر لا يتركها بل يصليها ، وفى الشامى: من ان من ادرك ركعة من الظهر مثلا فقد ادرك فضل الجماعة واحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا لصاحبيه وكذا لو ادرك التشهد يكون مدركا لفضيلتها على قولهم، قال: وهذا يعكر على ما قيل انه لو رجا ادراك التشهد لا ياتى بسنة الفجر على قول محمد، والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه آه، اى لان المدار هنا على ادراك فضل الجماعة وقد اتفقوا على ادراكه بادراكه التشهد فياتى بالسنة اتفاقا كما اوضحه فى الشرنبلالية ايضا، واقره فى شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدررلنوح افندى وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه فى القهستانى وجزم به الشارح فى مواقيت الصلاة، شامى: ۲/۵۶، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

افضل ہے، (۱) جنگل یا مکان میں اذان اور اقامت کہنا افضل ہے، صرف اقامت کہنا بھی کافی ہے مکان میں نماز پڑھیں تو اس محلّہ کی مسجد میں جو اذان ہوگئی ہے وہی کافی ہے اگر جماعت کرنی ہے تو صرف اقامت کہہ لے۔ (۲)

جمائی

۱...... نماز کے دوران جہاں تک ممکن ہو جمائی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۲...... اگر نماز کے دوران جمائی آ جائے تو قیام (کھڑے ہونے) کی حالت میں دائیں ہاتھ کی پیٹھ منہ پر رکھ لینی چاہیئے۔ (۳)

---

(۱) ان الاصح انه لو جمع باهله لا یکره وینال فضیلة الجماعة .رد المحتار: ۱/۳۹۶، مطلب فی کراهة تکرار الجماعةفی المسجد. ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۴۶،باب الامامة،ط:سعید. انه علیه الصلاة والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اهل المسجد فرجع الی منزله، فجمع اهله وصلی ،شامی: ۱/۵۵۳، مطلب تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. و: ۱/۳۹۵، ط: سعید کراچی، وفی التفاریق: وان کان فی کرم او ضیعة یکتفی باذان القریة او البلدة ان کان قریبا والا فلا...... وحد القرب أن یبلغ الاذان الیه منها،رد المحتار: ۱/۳۹۵،ط:سعید کراچی.

(۲)(وکره ترکهما لمسافر وکذا ترکها)لا ترکه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولوبجماعة فی بیته بمصر او قریة لها مسجد فلا یکره ترکهما اذ اذان الحی یکفیه ، لان اذان المحلة واقامتها کأذانه واقامته، لان الموذن نائب اهل المصر کلهم،شامی: ۱/۳۹۴،۳۹۵ باب الاذان ،ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۲۶۵،باب الاذان،ط:سعید.

(۳) عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال التثاوب من الشیطان فاذا تثاء ب احدکم فلیکظم ما استطاع والا دب ان یکظمه ماستطاع ای یرده ویحبسه فان لم یقدر فلیضع یده ...... فانه قد صرح بانه یغطی فاه بیمینه وقیل بیمینه فی القیام وفی غیر ه بیساره، البحر: ۲/۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۴۵، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،(وامساک فمه عند التثاؤب) فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتیه بسنه (فان لم یقدر غطاه) بظهر (یده) الیسریٰ وقیل بالیمنیٰ لو قائما والا فیسراه، الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۴۵، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

جمائی لینا

☆......نماز کی حالت میں جمائی لینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران مجبوری کی وجہ سے جمائی لی ہو، اور احتیاط بھی کرتا ہو، اور جمائی لینے کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکلی تو معاف ہے، نماز ہو جائے گی اور اگر اس میں احتیاط نہ کرتا ہو، اور بے احتیاطی کی وجہ سے آواز نکلتی ہو، اور حروف پیدا ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

جمع کو واحد پڑھنا

''واحد کو جمع پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ

اگر جمعہ کی نماز میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

(۱) انه عليه الصلوة والسلام قال ان التثاوب في الصلاة من الشيطان فاذا تثاوب احدكم فليكظم ما استطاع وفي رواية فليضع يده على فيه ودل هذا على ان التثاوب مكروه، حلي كبير، ص: ۳۴۵، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعيد. البحر: ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم يكن مدفوعا اليه وحصل منه الحروف هكذا في التبيين عالمگيري: ۱/۱۰۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۴۸، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۶۱۸ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الا المريض لا يملك نفسه عن أنين و تأوه لانه حينئذ كعطاس وسعال و جشاء وتثاوب، وان حصل حروف للضرورة، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۹، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳) (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتن كما في جمعة، الدر المختار مع الرد: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. وفي الشامية: بل الاولىٰ تركه لئلا يقع الناس في فتنة شامي: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. و: ۲/۱۵۷، ط: سعيد كراچي.

جمعہ عورتوں پر فرض نہیں

☆......عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں،(۱) بلکہ جمعہ کے دن عام دنوں کی طرح ظہر کی چار رکعت فرض پڑھیں، اور اس سے پہلے اور بعد کی سنتیں بھی ادا کریں۔(۲)

☆......اور عورتوں کے لئے جمعہ کے دن مسجد جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں، تاہم اگر کوئی عورت مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی دو رکعت نماز پڑھے گی تو جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔(۳) اور جمعہ کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت اور فرض کے بعد چار رکعت سنت موکدہ اور دو رکعت سنت غیر موکدہ پڑھے گی۔(۴)

---

(۱) حتیٰ لا تجب الجمعة علی العبید و النسوان الخ، هندية: ۱/۱۴۴، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، الدر مع الرد: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/۲۶۴، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۱۵۱، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۷۲، فصل في صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸، فصل في بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) .... وكفاهم اداء الظهر، حلبی كبير، ص: ۴۷۳، فصل في صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئٹة.

(۳) ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت (وفي البحر) وأما من كان اهلا للوجوب كالمريض والمسافر والمرأة والعبد يجزئهم ويسقط عنهم الظهر الخ، البحر الرائق: ۱/۲۶۴-۲۶۲، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۱۵۲، ط: سعيد. الدر المختار: ۲/۱۵۳، ۱۵۵، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۴۴، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه،... وينبغي ان يستثنى منه المرأة فان صلاتها في بيتها افضل، البحر الرائق: ۲/۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸، فصل في بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۴) (وسن) مؤكدا قبل الظهر واربع قبل الجمعة و اربع بعدها بتسليمة، الدر مع الرد: ۲/۱۲، مطلب في القنوت النازلة، ط: سعيد كراچی، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۶۱، كتاب الصلاة، الجنس في السنن، ط: رشيدية كوئٹه.

جمعہ کا مستحب وقت

جمعہ کی نماز کے لئے بھی مستحب وقت ظہر کی نماز کے مانند ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، جمہور کا یہی مذہب ہے، کیونکہ یہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اور لوگ بہت پہلے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے اس میں تاخیر سے لوگوں کو پریشانی ہوگی۔ (۱)

جمعہ کا وقت

جمعہ کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ہی ہے۔ (۲)

جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا

جمعہ کی اذان سے پہلے غسل کر لینا چاہیئے، (۳) اگر خدانخواستہ کسی دن بہت ضروری کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے اذان سے پہلے غسل کرنے کا بالکل موقعہ نہیں ملا تو کپڑے کی درستگی اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ جلدی سے غسل کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے، بشرطیکہ جمعہ

(۱، ۲) وجمعة کظهر اصلا واستحبابا فی الزمانین لانها خلفه (قوله واستحبابا فی الزمانین) ای الشتاء والصیف ، لکن جزم فی الاشباه من فن الاحکام انه لا یسن لها الابراد وفی جامع الفتاویٰ لقاری الهداية، : قیل انه مشروع لانها تودی فی وقت الظهر وتقوم مقامه، وقال الجمهور ، لیس بمشروع لانها تقام بجمع عظیم فتأخیرها مفض الی الحرج ولا کذلک الظهر وموافقة الخلف لاصله من کل وجه لیس بشرط ، شامی: ۱/۳٦۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. و: ۲/۱٦۵ ا، مطلب ما اختص به یوم الجمعة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ : ۱/۲۰۹، صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه، البحر : ۱/۴۲۹ ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) فتاویٰ رحیمیه: ۸/۱۱٦.

سے پہلے کی سنت اور خطبہ فوت نہ ہو، مگر اس کی عادت بنا لینے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی سنت اور خطبہ فوت ہونے کا گمان ہو تو اس صورت میں صرف وضو کر کے جمعہ کے لئے روانہ ہو جائے۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

جمعہ کی اذان ہونے کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بیٹھا کر دکان کھلی رکھنا ناجائز تو نہیں ہے لیکن جمعہ کی فضیلت اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ دکان بند کر دی جائے، تاکہ غافل قسم کے لوگوں کو اس سے غلط فہمی نہ ہو، دکان بند رکھنے میں جمعہ کے دن کی عظمت اور شان وشوکت میں اضافہ ہوگا، اگر ایک گھنٹہ دکان بند رہے گی تو کیا نقصان ہو جائے گا۔ ''ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ'' سورۂ جمعہ۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا

جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی کاروبار بند کر کے نماز اور خطبہ کے لئے تیار ہونا ضروری

---

(۱) ويغتسل لان الجمعة من اعظم شعائر الاسلام فيستحب ان يكون المقيم لها على احسن وصف ...... واما ما روى ابو هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل، بدائع الصنائع: ۱/۲۶۹، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۴۸۰-۴۸۱، فصل فى صلاة الجمعة، البحث الثانى، ط: نعمانيه، شامى: ۱/۱۶۸، قبل مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۴، الباب الثانى فى الغسل الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۷، باب فرائض الغسل، ط: نعمانيه، حجة الله البالغة، :۲/۲۹، الجمعة، ط: مكتبه رشيديه دهلى.

(۲) وقد خص منه من لا جمعة عليه ذكره المصنف (الدر المختار) والحاصل ان الدليل خص من وجوب السعى جماعة كالمريض والمسافر، شامى: ۵/۱۰۱، باب بيع الفاسد، مطلب فى البيع المكروه، ط: سعيد كراچى.

ہے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

جمعہ کی جماعت دو مرتبہ کرنا

جس مسجد میں ایک مرتبہ باقاعدہ جمعہ کی جماعت ہوئی ہے وہاں دوسری مرتبہ جمعہ کی جماعت درست نہیں، جن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی وہ دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں ورنہ اذان اقامت اور جماعت۔ کے بغیر تنہا تنہا ظہر کی نماز ادا کرلیں۔(۲)

جمعہ کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

☆......ایک ہی مسجد میں جمعہ کی نماز دو دفعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، جن لوگوں کو پہلی جماعت میں جگہ نہیں ملی وہ دوسری مسجد میں چلے جائیں، اگر دوسری مسجد میں گنجائش نہیں یا دوسری مسجد ہے ہی نہیں تو کسی ہال یا کسی بڑے مکان میں جمعہ کا انتظام کیا جائے۔(۳)

---

(۱) (قوله ويجب السعي اليهاوترك البيع بالاذان الأول)لقوله تعالىٰ يا ايها الذين آمنوا اذا نودى للصلوٰة ،الخ، البحر: ۱۵۶/۲ ، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۲۷۰/۱، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱۶۱/۲ ، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله الا الجامع) اى الذى تقام فيه الجمعة فان فتحه فى وقت الظهر ضرورى والظاهر انه يغلق ايضا بعد اقامة الجمعة لئلا يجتمع فيه احد بعدها ، شامى: ۱۵۷/۲ ، باب الجمعة، مطلب فى شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچى. وكذا اهل مصر فاتتهم الجمعة، فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، وفى الشامية تحت قوله وكذا اهل مصر،...... عن المضمرات يصلون وحدانا، شامى: ۱۵۷/۲ ، باب الجمعة،مطلب فى شروط وجوب الجمعة،ط:سعيد كراچى.

(۳) وكذا اهل المصر اذا فاتتهم الجمعة يصلون فرادى كالمسافرين فى المصر ، خلاصة الفتاوىٰ كتاب الصلاة، ۲۱۱/۱، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانى: ۴۷۳/۲، كتاب الصلاة صلاة الجمعة، ط: ادارة القرآن كراچى.

☆...... ضرورت کے وقت ایک شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے،(۱) نمازیوں کی تعداد کے پیش نظر جہاں جہاں جمعہ قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں جمعہ قائم کرنا چاہیئے تاکہ ہر علاقے والے اپنے اپنے علاقہ میں جمعہ ادا کریں۔

☆...... اگر موجودہ مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہیں تو دوسری مسجد کا انتظام کرنا ایمانی فریضہ ہے،(۲) اور اگر باقاعدہ دوسری مسجد بنانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو عبادت خانہ کا انتظام کیا جائے، یا پہلے ہی سے کوئی بڑا ہال بک کرالیا جائے جیسا کہ شادی وغیرہ کی تقریبات کے لئے کیا جاتا ہے۔

بہر حال ایک ہی مسجد میں دو مرتبہ جمعہ کی اجازت نہ دی جائے ورنہ یہ عام رواج ہو جائے گا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

جمعہ کی سنت

☆...... جمعہ کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں اور فرض نماز کے بعد بھی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں۔(۳)

---

(۱) وتصح اقامة الجمعة فی مواضع کثیرة بالمصر وفنائه، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۳، باب الجمعة، ، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، (وتؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرة مطلقا علی المذهب، وعلیه الفتویٰ. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۴۴، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۲۱۱، کتاب الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) عن عطاء: لما فتح الله الامصار علی ید عمرؓ امر المسلمین ان یبنوا المساجد ولا یتخذوا فی المدینة مسجدین یضار احدهما صاحبه، روح المعانی، سورة التوبة:۱۰۷: ۱۱/۲۱، ط: دار الاحیاء. معالم التنزیل للبغوی سورة التوبة، تالیفات رشیدیه ملتان. : ۲/۳۲۷.

(۳) وسن) مؤکدا (اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة و) اربع بعدها بتسلیمة، فلو بتسلیمتین لم تنب عن السنة. الدر مع الشامی: ۲/۱۲، مطلب فی القنوت النازلة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۶۱، کتاب الصلاة، الجنس فی السنن، ط: رشیدیة کوئٹه. طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱۶، فصل فی بیان النوافل، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

☆...... جمعہ کی سنت موکدہ کا حکم ظہر کی سنت کی طرح ہے، اگر کسی نے جمعہ کی چار رکعت سنت مؤکدہ شروع کی، اور فرض نماز ہونے لگی تو قرات وغیرہ مختصر کر کے چار رکعات سنت پوری کر لے اور اگر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر فرض کی جماعت میں شامل ہو گیا تو فرض سے فارغ ہونے کے بعد پہلی والی چار سنتوں کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۱)

جمعہ کی فضیلت

احادیث میں جمعہ کے دن کی اور جمعہ کی نماز کی بہت ہی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ عید کے دن کے مانند ہے بلکہ اس سے بھی افضل ہے، (۲) لہذا بہتر تو یہ ہے کہ صبح ہی سے جمعہ کی نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائے، جلد از جلد غسل کرے، عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے، خوشبو لگائے، " سورهٔ کهف " پڑھے، اور جتنی

---

(۱) ولو خرج وهو في السنة يقطع على الركعتين آه وهو قول ضعيف ، وعزاه قاضيخان الى النوادر ، قال : فاذا قطع يلزمه اربع ركعات ، والصحيح خلافه كما في المحيط ، قال الولوالجي في فتاواه اذا شرع في الاربع قبل الجمعة ثم افتتح الخطبة او الاربع قبل الظهر ثم اقيمت هل يقطع على رأس الركعتين ، تكلموا فيه ، والصحيح انه يتم ولا يقطع ، لانها بمنزلة صلاة واحدة واجبة ، البحر الرائق: ۱۵۵/۲ ، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۲۰/۱ ، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه، المحيط البرهاني: ۲۴۶/۲ ، الفصل الثاني عشر ، ط: ادارة القرآن كراچي. مراقي الفلاح، ص: ۱۷۴ ، باب الجمعة. و: ۵۱۸، ط: قديمي، ط: قديمي كراچي. والصحيح انه يتمها ، لانه كصلاة واحدة واجبة بحر ، ولكن يخفف القراءة، "در" يعني بقدر الواجب لادراک الواجب ، وهل يترک تسبيح الركوع والسجود، والصلاة على البشير النذير في القعود الاخير لانها سنة والاستماع فرض، يحرر، طحطاوي على المراقي، ص: ۴۲۴، باب الجمعة، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي، مصر. و: ص: ۵۱۸، ط: قديمي.

(۲) عن ابي لبابة بن عبد المنذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان يوم الجمعة سيد الايام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من يوم الاضحىٰ ويوم الفطر الخ، مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۰ ، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي.

جلدی ہو سکے اذان سے پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ کر نوافل، صلوٰۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے تو بڑی فضیلت کا مستحق ہوگا۔(۱)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (بیوی کو) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور سویرے پیدل مسجد میں چلا جائے سوار ہو کر نہ جائے، اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ غور سے سنے، اور اس درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک پورے سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔(۲)

جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا

''جمعہ کی جماعت دو مرتبہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا

جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگوں کے لئے جمع ہو کر پڑھنا بہتر ہے،(۳) اور اگر ایک مقام پر متعدد جامع مسجد ہیں تو اس صورت میں ہر مسجد میں الگ الگ

---

(۱) واستنان الغسل لها والتطيب ولبس الاحسن، وتقليم الاظفار وحلق الشعر ولكن بعدها افضل والبخور في المسجد والتبكير لها والاشتغال بالعبادة الى خروج الخطيب ولا يسن الابراد بها ويكره افراده بالصوم وافراد ليلته بالقيام وقراءة الكهف فيه، الخ، شامي: ۲/۱۲۵، قبيل باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲) وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكّر وابتكر ومشى ولم يركب ودنامن الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها، رواه الترمذي وابو داود، مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۲، باب التبكير، والتنظيف، ط: قديمي كراچي. سنن النسائي: ۱/۲۰۵، فصل المشي الى الجمعة، ط: قديمي كراچي.

(۳) الخاصة الثالثة: صلاة الجمعة التي هي من آكد فروض الاسلام، ومن اعظم مجامع المسلمين وهي اعظم من كل مجمع يجتمعون فيه وافرضه........ ومن تركها تهاونا بها طبع الله على قلبه.

جمعہ کی نماز پڑھنا بھی درست ہے۔(۱)

آج کل ماشاء اللہ لوگوں میں نماز کی رغبت بہت زیادہ ہے، کراچی شہر میں ہر مسجد جمعہ کے دن نمازیوں سے بھر جاتی ہے، بلکہ مسجد میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے راستے گلیوں میں بھی صف بچھانی پڑھتی ہے تو ایسی صورت میں ایک ہی مسجد میں تمام لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے، اس لئے شہر کی ہر مسجد میں جمعہ قائم کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں التحیات میں آکر شامل ہوا ہے، تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور خود دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دے، جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی، ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جمعہ کی نماز میں اتنی دیر سے آنا درست نہیں۔(۲)

- وقرب اهل الجنة يوم القيامة وسبقهم الى الزيارة يوم المزيد بحسب قربهم من الامام يوم الجمعة وتبكيرهم ، زاد المعاد لابن القيم الجوزية، ص: ۱۴۱، فصل هديه صلى الله عليه وسلم فى تعظيم يوم الجمعة، ط: دار الفكر بيروت.و: ۱/۳۷۶،فصل فى ذكر خصائص يوم الجمعة،الثالثة:صلاة الجمعة واجتماع المسلمين فيها،ط:مؤسسة الرسالة،بيروت.

(۱) قوله(وتودى فى مصرفى مواضع) اى يصح اداء الجمعة فى مصر واحد بمواضع كثيرة وهوقول ابى حنيفة و محمد وهو الاصح لان فى الاجتماع فى موضع واحد فى مدينة كبيرة حرجا بينا وهو مدفوع الخ، البحر الرائق: ۲/۲۵۰، كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۲/۱۴۲،ط:سعيد. هندية: ۱/۱۴۵، كتاب الصلاة، الباب السادس فى صلاة الجمعة،ط: رشيدية كوئٹه.شامى: ۲/۱۴۵، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن ادركها فى التشهد او فى سجود السهو اتم جمعة عند الشيخين رحمهما الله تعالىٰ عالمگيرى: ۱/۱۴۹، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير،ص: ۵۶۱، فصل فى صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۲/۳۵، باب صلوة الجمعة، ط: سعيد. شامى: ۲/۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

جمعہ کی نماز کی نیت

جمعہ کی نماز کی نیت اس طرح کرے کہ ”میں نے دو رکعت جمعہ کی فرض نماز امام کے اقتداء میں پڑھنے کی نیت کی اللہ اکبر“۔(۱)

جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا

شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں میں جس جگہ لوگوں کو جمعہ کے لئے آنے کی عام اجازت ہو وہاں جمعہ ادا تو ہو جاتا ہے لیکن مسجد کو چھوڑ کر گھر میں جمعہ قائم کرنا مکروہ اور نہایت نا پسندیدہ اقدام ہے اس سے مسجد کی فضیلت بھی حاصل نہیں ہوتی، اور یہ مساجد میں تقلیل جماعت کا سبب بھی ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وللفرض شرط تعيينه) كالعصر مثلا لاختلاف الفروض فلا بد من التعيين............ ويستثنى من فرض الوقت الجمعة فانها بدل فرض الوقت لانفسه، البحر: ۱/۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد، لا بد للمقتدى من ثلاث نيات اصل الصلاة، ونية التعيين ونية الاقتداء، الخ، البحر: ۱/۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. وينوى جمعة لا ظهرا، الدر مع الرد: ۲/۱۵۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وفى الفتاوىٰ الغياثية لو صلى الجمعة فى قرية بغير مسجد جامع والقرية كبيرة لها قرى وفيها وال وحاكم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم يبنوا .... والمسجد الجامع ليس بشرط ولهذا اجمعوا على جوازها بالمصلى فى فناء المصر، حلبى كبير، ص: ۵۵۱، فصل فى صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمىٰ لاهور، رد المحتار: ۲/۱۳۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۲/۲۴، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. (فلو دخل امير حصنا) او قصره (واغلق بابه وصلى باصحابه (لم تنعقد) ولو فتحه واذن للناس بالدخول جاز، وكره، (قوله وكره) لانه لم يقض حق المسجد الجامع زيلعى ودرر شامى: ۲/۱۵۲، باب الجمعة، قبيل مطلب فى شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں

''ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا

اگر امام نے جمعہ کی نماز پڑھاتے ہوئے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کیا، اس کے بعد کوئی شخص نماز میں شامل ہوا تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، اور اس آدمی کے لئے امام کے سلام کے بعد خود دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آجائے

☆......اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس صورت میں انفرادی طور پر ظہر کا فرض ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد عصر کا وقت داخل ہو گیا ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور امام صاحبؒ کے مذہب میں احتیاط ہے، اور

(۱) (ومن ادركها في تشهد او سجود سهو) على القول به فيها (يتمهاجمعة) خلافا لمحمد، الدر مع الرد: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱۴۹/۱، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۵۶۱، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، فتح القدير: ۳۵/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والثالث (وقت الظهر فتبطل) الجمعة (بخروجه) مطلقا، الدر مع الرد: ۱۴۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۵۵۵، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲۵۶/۲، باب صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. عالمگیری: ۱۴۶/۱، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه.

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہو گیا

اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا، تو جمعہ کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس صورت میں ظہر کی نماز کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

جمعہ کے دن تقریر کرنا

جمعہ کے دن خطبے سے پہلے اور جمعہ کے بعد دونوں وقت تقریر کرنا جائز ہے، جس صورت میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ اور سہولت ہو اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) حتیٰ لو خرج وقت الظهر فی خلال الصلوة تفسد الجمعة وان خرج بعد ما قعد قدر التشهد فكذا عند ابی حنيفة رحمه الله ، هندية: ۱/۱۴۶ ، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۱۴۷ ، مطلب فی نية آخر ظهر بعد صلوة الجمعة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۵۵۵ ، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. البحر: ۲/۲۵۶ ،باب صلاة الجمعة،ط:رشيدية.

(۲)حتیٰ لو خرج وقت الظهرفی خلال الصلاة تفسدالجمعة ، هندية: ۱/۱۴۶ ، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/۱۴۷ ، باب الجمعة،ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۵۵۵ فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) واخرج ابن عساكر عن حميد بن عبدالرحمٰن ان تميما الداری رضی اللهعنه فی القصص ستين، فأبى ان يأذن له فاستأذنه فی يوم واحد فلما اكثر عليه قال له: ما تقول قال اقرأ عليهم القرآن وآمرهم بالخير وانهاهم عن الشر قال عمر رضی الله عنه ذالک الذبح ثم قال عظ قبل ان اخرج فی الجمعة فكان يفعل ذلک يوما واحدا فی الجمعة ،الموضوعات الكبير ، ص: ۲۰ ، فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ، ط: مير محمد كتب خانه كراچی. بخاری شريف : ۱/۱۶ ، كتاب العلم، باب من جعل لاهل العلم اياما معلومة، ط: قديمی كراچی. شرح مسلم للامام نووی: ۱/۵۴، كتاب الايمان، باب ان الدين نصيحة، ط: قديمی كراچی.عن عاصم بن محمدعن أبيه قال رأيت أباهريرة رضی اللّٰه عنه يخرج يوم الجمعة فيقبض على رمانتی المنبر قائماً ويقول:حدثناابو القاسم رسول اللّٰه ﷺ الصادق المصدوق ﷺ ،فلايزال يحدث حتى اذا سمع فتح باب المقصورةلخروج الإمام للصلاة جلس ،المستدرک للحاكم، ۴/۶۵۳ ،كتاب معرفة الصحابة،تحديث ابی هريرة فی المسجدقبل الجمعة،ط:دارالمعرفة،بيروت.

وروى عبداللّٰه بن عمررضی اللّٰه عنهماعن النبی ﷺ النهی عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة الا

جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے

جس طرح جمعہ کے دن کے علاوہ باقی چھ دنوں میں سورج کا زوال ہوتا ہے اسی طرح جمعہ کے دن بھی سورج کا زوال ہوتا ہے، جس طرح ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج کا زوال نہ ہو جائے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے اسی طرح جمعہ کے دن کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ایک حدیث (۲) میں ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے اور وہ مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کا دن بھی داخل ہے، اور ایک حدیث میں جمعہ کے دن کا استثناء ہے، (۳) اور یہ حدیث پہلی والی عموم والی حدیث کے مقابلہ میں ضعیف ہے، اور اگر بالفرض دونوں حدیثوں کو برابر بھی مان لی جائے تو اصول حدیث کے قانون کے مطابق

=أن يكون عالما بالله يذكر بأيام الله ويفقه في دين الله يتكلم في الجامع بالغداة فيجلس إليه فيكون جامعاً بين البكور وبين الاستماع، احياء علوم الدين: كتاب اسرار الصلاة ومهماتها، ۱/۱۵۵، ط: المطبعة الأزهرية.
ومن ذلك: تذكير الناس المسمىٰ بالوعظ في عرفنا...... وذكر عن أوّل من قص في مسجد رسول الله ﷺ تميم داري رضي الله عنه، استأذن عمر رضي الله عنه أن يذكر الناس فأبىٰ عليه حتى كان آخر ولايته فأذن له أن يذكر في يوم الجمعة قبل أن يخرج عمر الخ، اقامة الحجة على أن الإكثار في التعبد ليس ببدعة للإمام عبد الحي اللكنوي: ۱/۳۲، ط: مكتبة المطبوعات الاسلامية، حلب، اتحاف سادة المتقين شرح احياء علوم الدين: ۳/۴۵۳، ۴۵۴، الباب الخامس في فضل الجمعة، ط: مكتبة دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

(۱) (وكره) تحريما وكل ما لا يجوز مكروه (صلاة) مطلقا .... استوىٰ) الأيوم الجمعة على القول الثاني (قوله والا يوم الجمعة) لما رواه الشافعي في مسنده، نهى عن الصلاة نصف النهار حتىٰ تزول الشمس الا يوم الجمعة، قال الحافظ ابن حجر: في اسناده انقطاع، وذكر البيهقي له شواهد ضعيفة اذا ضمت قوى (وبعد ۱۳ أسطر) وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص المشهور به، الدر مع الرد: ۱/۳۷۱-۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عقبة بن عامر رضي الله عنه يقول: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينها نا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتىٰ ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتىٰ تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتىٰ تغرب، مسلم: ۱/۲۷۶، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، ط: سعيد، اس حدیث میں ممانعت کا حکم مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کے دن کا استثناء نہیں ہے۔

(۳) عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة نصف النهار حتىٰ تزول الا يوم الجمعة، حلبي كبير، ص: ۲۰۸، اما الاوقات التي تكره فيها، ط: نعمانية، كوئٹه، و، ص: ۲۳۶، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

تحریم والی حدیث کو جواز کی حدیث پر ترجیح ہوتی ہے،(۱) نیز یہ کہ پہلی والی حدیث مشہور ہے دوسری حدیث اس کے مقابلہ میں مشہور نہیں ہے۔

جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا

جمعہ کے دن ایسے شہر اور بڑے گاؤں میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں جمعہ کی مخالفت کا شبہ ہوتا ہے، (۲) اور چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وفی التعارض يقدم المحرم على المبيح، واجاب الشيخ ابن الهمام بأن هذين الحديثين معارضان لحديث النهي والمحرم راجح عند المعارضة، رسائل الاركان،ص: ۶۲، فصل في المواقيت، بحواله فتاوىٰ رحيميه: ۹۸/۶، والجواب عنه ان استثناء يوم الجمعة لم يرد في حديث صحيح وكل ما جاء فيه ضعيف باسره قال الحافظ في التلخيص بعد ذكر الحديث المذكور واسحاق وابراهيم ضعيفان، ورواه البيهقي من طريق ابي خالدالاحمرعن عبد الله- شيخ من اهل المدينة- عن سعيد به ، ورواه الاثرم بسند فيه الواقدي وهو متروك ورواه البيهقي بسند آخر فيه عطاء بن عجلان وهو متروك، الخ، اعلاء السنن: ۵۹/۲، كراهة الصلاة عند الاستواء، ط:ادارة القرآن......... حلبي كبير،ص:۲۰۸، اما الاوقات التي تكره فيها الخ، ط: نعمانية كوئته.وص: ۲۳۶،ط:سهيل.

(۲) وكره تحريما (لمعذور ومسجون) ومسافر(اداء ظهر بجماعة في مصر) قبل الجمعة وبعد ها لتقليل الجماعة وصورة المعارضة(قوله بغير اذان ولا اقامة) قال في الولوالجية ولا يصلي يوم الجمعة جماعة بمصر ولا يوذن ولا يقيم في سجن وغيره لصلاة الظهر ، رد المحتار: ۱۵۷/۲، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۵۲۲، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي.

(۳)(قوله في مصر)بخلاف القرى لانه لا جمعة عليهم فكان هذا اليوم في حقهم كغيره من الايام شرح المنية، وفي المعراج عن المجتبىٰ من لا تجب عليهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة ، شامي: ۱۵۷/۲، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.وأماأهل القرىٰ فلهم ذلك بالاذان والإقامة من غير كراهة.هندية: ۱۴۹/۱،الباب السادس عشرفي صلاة الجمعة ومنهاالاذن العام،ط:رشيدية.

جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر اکیلا جمعہ کی نماز پڑھنے سے جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی،(۱) اگر کسی آدمی کو جمعہ کی نماز نہیں ملی اور اس دن کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز ادا کرے۔(۲)

جمعہ کے لئے مسجد کی شرط

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے مسجد کی شرط نہیں ہے، شہر یا فنائے شہر میں جہاں کہیں مسجد کی طرح نماز پڑھنے کی عام اجازت ہے وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن جمعہ کی نماز جامع مسجد میں پڑھنا سنت ہے، اس لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر جمعہ کی نماز

---

(۱) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال. الدرمع الرد: ۲/ ۱۵۱، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. عالمگیریة: ۱/ ۱۴۸، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۵۷، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، و، ص: ۴۷۹، ط: نعمانیة. فتح القدیر: ۲/ ۳۱، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. والسادس (الجماعة) لان الجمعة مشتقة منها ولان العلماء اجمعوا علی انها لا تصح من المنفرد ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۱۱، باب الجمعة، ط: قدیمی کراچی، شامی: ۲/ ۱۵۱، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

(۲) وکذا (اھل مصر فاتتھم الجمعة) فانھم یصلون الظھر بغیر اذان ولا اقامة ولا جماعة، الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة، ط : سعید کراچی. ھندیة: ۱/ ۱۴۵، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۴، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

پڑھنے سے مسجد میں جمعہ پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

جمعہ مسافر پڑھا سکتا ہے

''مسافر جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ میں جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، اس لئے انفرادی طور پر جمعہ کی نماز پڑھنے کی صورت میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲) اگر اتفاق سے جمعہ کی نماز نکل گئی کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے۔(۳)

جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ

خاص مواقع کی وہ نمازیں جن میں اسلام کی تبلیغ، تعلیم وعظ، تربیت اور تلقین بھی

---

(۱) و فی الفتاوی الغیاثیة: لوصلی الجمعة فی قریة بغیر مسجد جامع والقریة کبیرة لها قری وفیها وال وحاکم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم یبنوا.......... والمسجد الجامع لیس بشرط ولهذا اجمعوا علی جوازها بالمصلی فی فناء المصر، حلبی کبیر، ص: ۵۵۱، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، رد المحتار: ۱۳۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۴۹/۲، کتاب الصلاة، النوع الثانی فی بیان شرائط الجمعة، ط: ادارة القرآن کراچی، (قوله وکره) لانه لم یقض حق المسجد الجامع، شامی: ۱۵۲/۲، باب الجمعة، قبیل مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

(۲) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال، الدر مع الرد: ۱۵۱/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱۴۸/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۳۱/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) وکذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة، ولا جماعة. الدر مع الرد: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۴۵/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۴، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

بنیادی مقاصد میں شامل تھی وہاں دن میں قرأت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم آیا ہے، مثلاً جمعہ، عیدین اور استسقاء، اور بعض ائمہ کے نزدیک کسوف کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے، کیونکہ ان اوقات میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے سے تعلیم، اور احکام اسلام کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت کے اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے، اس لئے ایسے موقعوں پر بلند آواز سے قرأت پڑھنے کا حکم ہے، کیونکہ ان موقعوں پر عام لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنایا جاتا ہے، اور ان کو اللہ کے احکام کی تبلیغ کی جاتی ہے، کیونکہ ایسے اجتماع کا موقعہ روز روز آتا نہیں اور یہ نبوت ورسالت کے سب سے بڑے مقاصد میں سے ہے۔ جیسا کہ علامہ حضرت ابن قیمؒ فرماتے ہیں: **اذا عارض فی فلک معارض ارجح منه كالمجامع العظام فی العيدين والجمعة والاستسقاء والكسوف، فان الجهر حينئذ احسن وابلغ فی تحصيل المقصود وانفع للجمع فيه من قرأة كلام الله عليهم وتبليغه فی المجامع العظام ماهو من اعظم مقاصد الرسالة.**

خلاصہ یہ کہ ایسی نمازوں میں قرآن پاک جہر سے پڑھنا مقرر کیا گیا تا کہ لوگوں کو قرآن کے اندر تدبر اور غور وفکر کا موقع ملے، اور اس میں قرآن کی عظمت بھی پائی جاتی ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۵)

---

(۱) عن ابی رافع قال: استخلف مروان ابا هريرة رضی الله عنه علی المدينة وخرج الی مكة فصلی لنا ابو هريرة يوم الجمعة فقرأ بعدسورة الجمعة فی الركعة الآخرة، "اذا جاءک المنافقون" قال فادركت ابا هريرة حين انصرف فقلت له انک قرأت بسورتين كان علی بن ابی طالب يقرأ بهما بالكوفة فقال ابو هريرة انی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة، رواه مسلم، اعلاء السنن: ۱۹/۴، باب الجهر بالقراءة فی صلوة الجمعة، والعيدين، ط: ادارة القرآن كراچی. ويجهر بالقراءة فيها لورود الاثر فيها بالجهر وهو ما روی عن ابن عباس انه قال سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقرأ فی صلاة الجمعة فی الركعة الاولیٰ سورة الجمعة وفی الثانية سورة المنافقين ولو لم يجهر لما سمع، وكذا الامة توارثت ذلک ولان الناس يوم الجمعة فرغوا قلوبهم عن الاهتمام لامور التجارة لعظم ذلک الجمع فيتأملون قراءة الامام فتحصل لهم ثمرات القراءة فيجهر بها كما فی صلاة الليل، بدائع الصنائع: ۱/۲۶۹، صلوة الجمعة، فصل فی بيان مقدارها، ط: ايج ايم سعيد كراچی.

جنابت

☆......صحبت، ہمبستری، احتلام اور انزال سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے اس ناپاکی کو ''جنابت'' کہتے ہیں، (۱) اور ایسے آدمی کو ''جنبی'' کہتے ہیں، (۲) اس ناپاکی سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہوتا ہے، اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتا تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔ (۳)

☆......اگر نماز میں نیند آنے کی وجہ سے جنابت لاحق ہوگئی، تو نماز فاسد ہوگئی، غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۴)

جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھادی

اگر امام نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز

(۱) والجنابة : هی النجاسة ، والجنب هو الذی اصابته جنابة ای نجاسة،فذلک بالتقاء الختانین او الانزال ، مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۵۳ ، ط: میر محمد کتب خانه. کراچی.

(۲) منها الجنابة وهی تثبت بسببین احدهما خروج المنی علی وجه الدفق والشهوة من غیر ایلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء کذا فی محیط السرخسی من الرجل والمرأة فی النوم والیقظة ، عالمگیری: ۱/۱۴ ، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۱۵۹ ،مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۳، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۰۔۴۱، مطلب فی طهارة الکبری، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) ویجوز التیمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان یقتله البرد او یمرضه، هندیة: ۱/۲۸، الباب الرابع فی التیمم ، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر،ص: ۶۲ ، فصل فی التیمم ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،الدر مع الرد: ۱/۲۳۲ ، باب التیمم ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۱۴۰ ، باب التیمم ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۴۸، فصل فی شرائط رکن التیمم ،ط: سعید کراچی.

(۴) وکذالک اذا نام فی صلاته و احتلم یستقبل ولا یبنی.هندیة: ۱/۹۴،الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط:رشیدیة کوئٹه، وکذا اذا جن او اغمی علیه واجنب الخ، هندیة: ۱/۹۴، ط: رشیدیة کوئٹه.

نہیں ہوئی، دونوں کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو تنہا تنہا بتا دے، یا نماز کے وقت اعلان کر دے کہ فلاں دن فلاں نماز میں جو حضرات شریک تھے وہ اپنی نماز کا اعادہ کر لیں، جن مقتدیوں کو اس کی اطلاع نہ ہو سکے وہ معذور ہیں۔(۱)

جنبی

جنبی اس بالغ مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس پر جنابت کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو۔

جنتری

''نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جنت میں گھر بنائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان فرائض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔(مسلم شریف)(۲)

---

(۱) (واذا ظهر حدث امامه بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة، وفساداً (كما يلزم الامام اخبار القوم اذا ام وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن............ (بالقدر الممكن) بلسانه او (بكتاب او رسول على الاصح، الدر مع الرد: ۱/۵۹۱-۵۹۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. (قوله لتضمنها)... واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متىٰ فسد الشئى فسد مافي ضمنه. شامي: ۱/۵۹۱، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳٦٦، قبيل باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد.

(۲) عن ام حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلى لله كل يوم ثنتى عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا فى الجنة او الا بنى له بيت فى الجنة، مسلم: ۱/۲۵۱، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض: ط: قديمى كراچى. مشكوة شريف: ۱/۱۰۳، باب السنن وفضائلها، ط: قديمى كراچى. ابوداود: ۱/۱۸۵، باب التطوع وركعاتها، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

احادیث میں ان بارہ رکعتوں کی تفصیل اس طرح منقول ہے: چار رکعت ظہر کی فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت مغرب کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت عشاء کی فرض نماز کے بعد، اور دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے۔(۱)

جنسی امراض

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Muscles) اللہ تعالی نے نسل کشی کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت عطا کرتا ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

جنون

☆......اگر کسی کو جنون طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان نمازوں کی قضاء نہیں وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت

---

(۱) عن عبدالله بن شقيق قال سالت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى في بيتي قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ويصلى بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلى ركعتين وكان يصلى من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلى ليلا طويلا قائماً وليلا طويلا قاعداً وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم واذا قرأ قاعداً ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين، مسلم: ۲/ ۲۵۲، باب جواز النافلة قائماً، وقاعداً: ط: قديمي كراچى. ابو داود: ۱/ ۱۸۵، كتاب الصلاة، باب التطوع وركعات السنة، ط: سعيد كراچى. مشكوة: ۱/ ۱۰۳، باب السنن وفضائلها، ط: قديمي. (قوله بتسليمة) لما عن عائشة رضى الله عنها، كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى قبل الظهر اربعا، وبعدها ركعتين، وبعد المغرب ثنتين، وبعد العشاء ركعتين، وقبل الفجر ركعتين، رواه مسلم وابوداود وابن حنبل، الخ، شامى: ۲/ ۱۲ ـ ۱۳، باب الوتر والنوافل، مطلب فى السنن، والنوافل، ط: سعيد كراچى.

تک جنون رہا، اور چھٹی نماز میں اس کا جنون جاتا رہا اور وہ ہوش میں آ گیا تو ان پانچ نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران جنون لاحق ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی جنون ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جنبی تیمّم کب کر سکتا ہے

اگر ''جنبی'' (جس کو غسل کی ضرورت ہو) کو غسل کرنے سے ہلاکت یا مرض کے بڑھ جانے کا غالب اندیشہ ہو، یا پانی نہ ہو، یا پانی ہے لیکن استعمال پر قادر نہ ہو تو ایسی صورت

---

(۱) (ومن جن او اغمی علیه) ولو بفزع من سبع او آدمی یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد کوقت صلاة سادسة (لا) للحرج، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المریض، مطلب فی الصلاة فی السفینة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۵۲۱، کتاب الصلاة شرائط الوجوب، ط: رشیدیة کوئٹه، تاتارخانیة: ۲/۹۲، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۱۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

(۲) وکذا اذا جن او اغمی علیه او اجنب لانه لا یکثر وقوعه فکان للبناء منه بد، بدائع: ۱/۲۲۲، فصل فی بیان ما یفسد الصلاة، ط: سعید کراچی. ویفسدها.................. (والاغماء والجنون والجنابة) حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۲۱-۳۲۹، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۳، مفسدات الصلاة، تذییل فی الحدث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۵۹۹-۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی، وبقی من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء، الدر المختار: (قوله وجنون واغماء) فاذا افاق فی الوقت وجب اداؤها وبعده یجب القضاء مالم یزد الجنون والاغماء علی یوم ولیلة، شامی: ۱/۶۲۹، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

میں تیمّم کرنا جائز ہے۔(۱)

جواب دینا آیتوں کا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جواب میں درود شریف پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر جواب میں درود شریف پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جوتا

۱......اگر ''جوتا'' پاک ہے یعنی اس کو نجاست نہیں لگی، یا نجاست لگی ہو لیکن اس کو پاک صاف کر لیا گیا ہو، تو دونوں صورتوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہو گی بشرطیکہ پاؤں کی انگلیوں کا سرا جوتے کے چمڑے سے لگتا ہو۔(۲)

---

(۱)(من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا او لمرض) يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم ولو بتحرك .... (او برد) يهلک او الجنب او يمرضه(...... او خوف عدو) كحية او نار على نفسه ولو من فاسق او حبس غريم او ماله ولو امانة........... اوعطش ....أوعدم آلة طاهرة يستخرج بها الماء ولو شاشا الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۲۳۲ ـ ۲۳۶، باب التيمم، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط:رشيدية. البحر: ۱/ ۱۴۱، باب التيمم (قوله او برد)، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۴۷، فصل واما شرائط الركن فأنواع، واما العدم من حيث المعنى، ط: سعيد كراچي، و ص: ۱/ ۱۶۸، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله وصلاته فيهما) اى فى النعل والخف الطاهرين افضل مخالفة لليهود وفى الحديث " صلوا فى نعالكم، ولا تشبهوا باليهود رواه الطبرانى كما فى الجامع الصغير، فتاوىٰ شامى: ۱/ ۶۵۷، مطلب فى احكام المساجد ط: سعيد كراچي. (ومنها السجود) بجبهته وقدميه ووضع اصبع واحدة منهما شرط وفى الشامية (قوله وقدميه) يجب اسقا طه لان وضع اصبع واحدة منهما يكفى .... انه لو لم يصنع شيئا من القدمين لم يصح، السجود، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

لیکن موجودہ زمانہ میں چونکہ مساجد میں فرش، چٹائیاں، دریاں اور قالین وغیرہ بچھی ہوئی ہوتی ہیں، اور جوتا پہن کر مساجد میں جانے کی صورت میں فرش اور قالین وغیرہ مٹی وغیرہ کے ساتھ ملوث ہونے کا احتمال ہے، نیز اس میں بے احترامی اور بے ادبی بھی معلوم ہوتی ہے اس لئے مسجد میں جوتا پہن کر نہ جائے اور اس میں نماز بھی نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے ہی میں جوتا اتار لے اور کسی جگہ پر حفاظت سے رکھ دے۔(۱)

۲......اگر جوتا پاک ہے تب بھی مسجد کے ادب اور احترام کے خلاف ہے لہذا مسجد میں جوتا پہن کر داخل ہونا ٹھیک نہیں ہے۔(۲)

۳......اگر عیدگاہ میں گھاس ہے اور صفیں وغیرہ بچھی ہوئی نہیں ہیں تو وہاں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی، تاہم اس میں فتنہ فساد کا ڈر ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیے۔(۳)

۴......اگر نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہوئی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہیے، ناپاک جوتا مسجد میں رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۴)

---

(۱)(قوله وصلاته فيهما)......قلت لكن اذ اخشى تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وان كانت طاهرة واما المسجد النبوى فقد كان مفروشا بالحصا فى زمنه صلى الله عليه وسلم بخلافه فى زماننا ولعل ذلك محمل ما فى عمدة المفتى من ان دخول المسجد متنعلا من سوء الادب، شامى: ۱/۶۵۷، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ سراجيه:، ص: ۷۱.

(۲) ايضا. (۳) ايضا.

(۴) (قوله مطلقا) ......وفى شرح المنية : وجه عدم الكراهة ان كراهة استقبال بعض الاشياء باعتبار التشبه بعبادها و المصحف والسيف لم يعبد هما احد الخ، شامى: ۱/۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة،ط:سعيد كراچى. قلت ان وضع الحذاء والنعل وغيرهما امام المصلى للحفظ والصيانة عن السرقة لا للعبادة، محمد انعام الحق. وسيأتى فى كتاب الحج قبيل باب القِران،يكره للمصلى جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه،شامى: ۱/۶۵۴،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولىٰ،ط: سعيد.

جوتا رکھنا

اگر نمازی کا جوتا پاک ہے، نجاست اور گندگی لگی ہوئی نہیں ہے تو جوتے کو مسجد کے اندر رکھنا جائز ہے، تاہم اگر چوری کا ڈر نہیں ہے تو مسجد سے باہر رکھنا بہتر ہے، اور اگر جوتے میں ناپاکی لگی ہوئی ہے تو اس کو دور کئے بغیر ناپاک جوتے کو مسجد میں رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

جہاز

اگر سفر کے دوران جہاز اور راکٹ میں نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا، اگر نماز جہاز کی سیٹ سے علیحدہ ہو کر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا کی جائے گی تو بعد میں زمین، چاند، مریخ یا زہرہ پر اترنے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، وہ نماز کافی ہو جائے گی، (۲) اور اگر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا نہیں کی بلکہ سیٹ ہی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے

---

(۱) (وادخال نجاسة فيه) وعليه .... وينبغي لداخله تعاهد نعله وخفه، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۶، (قوله وعليه فلايجوزالخ) ..... من عدم جواز ادخال النجاسة المسجد،شامي: ۱/ ۶۵۶، (قوله وصلاته فيهما) .... قلت لكن اذ اخشي تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وان كانت طاهرة، شامي: ۱/ ۶۵۷، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر هكذا في الجوهرة النيرة والسراج الوهاج ..... هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة،ط:مكتبه حقانيه پشاور، الدر المختارمع الرد: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. فرضها التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعود الاخير قدر التشهد، البحر الرائق: ۱/ ۵۰۵،باب صفة الصلاة،ط:دارالكتب العلمية،عباس احمدالباز مكة المكرمة. و: ۱/ ۲۹۰۔۲۹۱،ط:سعيد. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۵، فصل واما اركانها فستة، ط: سعيد و ص: ۱/ ۲۸۲، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

پڑھ لی تو زمین، چاند یا مریخ وغیرہ پر اترنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا؟

اگر پانی کا جہاز لنگر گاہ میں ہے، ابھی تک روانہ نہیں ہوا، لیکن جہاز میں جو لوگ ہیں وہ شہر واپس نہیں جا سکتے ہیں، اور شہر والے جہاز میں نہیں آ سکتے ہیں، اور جمعہ کا دن ہے، تو یہ لوگ جب تک لنگر گاہ کی حدود میں ہیں شہر کی حدود میں ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں، (۲) نماز پوری ادا کریں، لیکن ان پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ ظہر کی نماز اذان، اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا پڑھیں۔(۳)

---

(۱) ولا يجوز للمسافر ان يصلي فيها بالايماء سواء كانت الصلاة مكتوبة او نافلة، ، لانه يمكن ان يسجد فيها فلايعذر في تركه والايماء إنماشرع عندالعجزوهو قادرفلايجوزله الإيماء، المحيط البرهاني: ۲/ ۴۳۱، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط:ادارةالقرآن، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۹، واما اركانها فستة، الصلاة على الدابةوالسفينة، ط:سعيد. و: ۱/ ۲۹۱، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲)(قوله من خرج من عمارة موضع اقامته) ....قال في الامداد : فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وان نزلوا على ماء او محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات ، ولعله ما لم يكن محتطباً واسعاً جداً، وكذا مالم يكن الماء نهرا بعيد المنبع ، واشار الى انه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الاقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن فانه في حكم المصر، شامي: ۲/ ۱۲۱، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وكره للمعذور والمسجون اداء الظهر بجماعة في المصر).....................قال في الظهيرية جماعة فاتتهم الجمعة في المصر فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۴، باب صلاة الجمعة، ط:سعيدكراچي. تاتارخانية: ۲/ ۶۲ ــ ۶۳، كتاب الصلاة،ط:قديمي.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۷۰، كتاب الصلاة،فصل في بيان مايستحب في يوم الجمعة ومايكره فيه،ط:سعيد. عالمگيري: ۱/ ۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة،ط:رشيدية. (وكره) تحريما (لمعذور و مسجون) و مسافر (اداء ظهر بجماعة في مصر) الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة ، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

جہر کرنا

''بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر کی تشریح

اگر امام کی قرأت کی آواز کو پہلی صف والے نمازی عموماً سن لیں تو یہ جہر ہے۔(۱)

جہر میں سر کر لیا

''بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر نہیں کیا

جن نمازوں میں امام کے لئے جہر کرنا واجب ہے، ان میں جہر نہ کرنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) والجهر ان يسمع الكل اى كل الصف الاول لا كل المصلين بدليل القهستانى عن المسعودية ان جهر الامام اسماع الصف الاول، رد المحتار: ۱/۵۳۴، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۹۵، الفصل الحادى عشر فى القراءة، ط: امجد اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۱/۵۸۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، وص: ۱/۳۳۶، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر،ط: سعيد كراچى.

(۲) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل فى الاصح والاصح تقديره بقدر ما تجوز به الصلاة فى الفصلين) وقيل قائله قاضى خان، (يجب) السهو (بهما) اى بالجهر والمخافتة (مطلقا) اى قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۲/۸۱-۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ومنها الجهر والاخفاء، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير،ص: ۴۵۷، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/۱۷۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹة. و: ۲/۹۶، ط: سعيد كراچى، كتاب المبسوط: ۱/۳۸۷، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانى: ۲/۳۱۱، نوع آخر فى بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن.

جہری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مغرب، عشاء اور فجر میں اکثر بیشتر خاموشی ہوتی ہے اس سے سکون اور آرام ہوتا ہے، اور ان اوقات میں لوگوں کے افکار، ہموم غموم اور پریشانی بھی کم ہوتی ہے، اور ایسے اوقات میں قرأت دلوں میں زیادہ موثر ہوتی ہے، جب دل افکار اور غم وغیرہ سے خالی اور صاف ہو، اور شور شرابہ نہ ہونے کی وجہ سے کان بھی سمجھنے اور سننے پر آمادہ ہو تو قرأت کا اثر دلوں میں اور زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ رات میں کہی ہوئی بات کانوں سیگزر کر سیدھی دل پر جا کر لگتی ہے، اور پکی اور موثر ہوتی ہے، اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً۔

(رات کے اٹھنے سے نفس خوب پامال ہوتا ہے اور کچلا جاتا ہے، اور کہی ہوئی بات دل پر موثر اور پکی ہوتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے)۔

غرض یہ بات سب کو تسلیم ہے اور تجربہ بھی اس پر گواہ ہے کہ اچھی آواز والے آدمی پرندے اور باجوں وغیرہ کی آواز دن کی بنسبت رات کو دلوں پر زیادہ موثر اور اچھی معلوم ہوتی ہے، اس لئے ان اوقات میں جہری قرأت مقرر ہوئی تا کہ یہ دل پر زیادہ موثر ہو۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۴)

---

(۱) والسر فی مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط فی الاسواق والدور، واما غيرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الى تذكر القوم واتعاظهم، حجة الله البالغة: ۲/۹، اذكار الصلاة وهيأتها المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلى، وفى مقام آخر: واعلم انه لما كان آخر الليل وقت صفاء الخاطر عن الاشغال المشوشة وجمع القلب، وهدء الصوت، ونوم الناس، وابعد من الرياء والسمعة، وافضل اوقات الطاعة ما كان فيه الفراغ واقبال الخاطر، وهوقوله

جہری نماز

☆......بلند آواز والی نماز کو''جہری نماز'' کہتے ہیں۔

☆......امام پر جہری نماز میں جہر کرنا واجب ہے، اس لئے اس کے ترک پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔(۱)

☆......اور تنہا نماز پڑھنے والے کو جہری نماز میں بلند آواز یا آہستہ آواز سے

= صلی اللہ علیه وسلم :" وصلو بالليل والناس نيام "وقوله تعالیٰ: " ان ناشئة الليل هی اشد وطئا واقوم قيلا، ان لک فی النهار سبحا طويلا ، وايضا فذلک الوقت وقت نزول الرحمة الالٰهية، واقرب ما يكون الرب الی العبد فيه، حجة الله البالغة: ۲/ ۱۵ ، النوافل، ط: كتب خانه رشيديه دهلی، (قوله وجهر بقراء ة الفجر واولي العشائين..........) . . والاصل فيه كما ذكره المصنف فی الكافی، ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يجهر بالقرآن فی الصلوات كلها فی الابتداء ، وكان المشركون يؤذونه ويسبون من انزل وانزل عليه فانزل الله تعالیٰ " ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها "ای لا تجهر بصلاتک كلها ولا تخافت بها كلها وابتغ بين ذلک سبيلا بان تجهر لصلاة الليل وتخافت بصلاة النهار، فكان يخافت بعد ذلک فی صلاة الظهر والعصر لانهم كانوا مستعدين للايذاء فی هذين الوقتين ويجهر فی المغرب لانهم كانوا مشغولين بالاكل وفی العشاء والفجر لكونهم رقودا ، وفی الجمعة والعيدين لانه اقامهما بالمدينة وما كان للكفار بها قوة ، وهذا العذر وان زال بغلبة المسلمين فالحكم باق لان بقاء ه يستغنی عن بقاء السبب الخ، البحر: ۱/ ۳۳۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی.

(۱) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل فی الاصح والاصح تقديره بقدرما تجوز به الصلاة فی الفصلين وقيل قائله قاضی خان (يجب السهو (بهما) ای بالجهر والمخافتة (مطلقا) ای قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۲/ ۸۱-۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۴۵۷، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،البحر الرائق: ۲/ ۱۰۷، كتاب الصلاة،باب سجود السهو،ط:رشيدية كوئٹه،و: ۲/ ۹۶،ط: سعيد كراچی.مبسوط: ۲/ ۳۸۷، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانی: ۲/ ۳۱۱، نوع آخر فی بيان ما يجب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچی.

قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی

اگر کوئی شخص جہری نماز یعنی فجر، مغرب یا عشاء کی فرض نماز آہستہ آواز سے پڑھ رہا تھا، اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس کی اقتداء کی، تو تنہا نماز پڑھنے والے پر بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہوگا۔ اگر اس نے تنہا نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ یا دوسری سورت بھی آہستہ پڑھ چکا تھا، تو اس کو دوبارہ سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے،(۲) کیونکہ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے،(۳) ہاں سورہ فاتحہ مکرر پڑھنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) قوله والجهر والاسرار......... الخ، ان المنفرد مخير فيمايجهر، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى وكذلك المنفرد يتخير بين الجهر والمخافتة، المحيط البرهانى: ۲/ ۳۱۲، كتاب الصلاة نوع آخر فى بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن كراچى، بدائع الصنائع: ۱/ ۳۹٦، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى، عالمگيرى: ۱/ ۷۲، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۹۴، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وفى الخلاصة عن الاصل رجل يصلى وحده فجاء رجل واقتدى به بعدماقرأالفاتحة اوبعضها يقرأ الفاتحة ثانيا ويجهر كذا فى البحر الرائق: هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۳) ويجهر بالقراء ة فى الفجر وفى الركعتين الاوليين من المغرب والعشاء ان كان اماما هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى، حاشية الطحطاوى على المراقى: ۱/ ۳۴۴، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية.

(۴) ولو كررها فى الاوليين يجب عليه سجود السهو، هندية: ۱/ ۱۲٦، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ثم واجبات الصلاة انواع منها، ط: رشيدية كوئٹه.

جہری نماز تنہا پڑھے............

اگر جہری نماز تنہا پڑھے تو آواز سے پڑھنا افضل ہے، جب کہ بلند آواز سے قرأت کرنا دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اور اگر بلند آواز سے قرأت کرنے کی صورت میں دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہو تو آہستہ پڑھے۔(۱)

جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کیا، اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی مقتدی نے لقمہ دیا، تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے،(۲) اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔(۳)

---

(۱) وكذا يجهر في التراويح والوتر ان كان اماما، وان كان منفردا ان كانت صلاة يخافت فيها يخافت حتما هو الصحيح وان كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر افضل ولكن لا يبالغ مثل الامام لانه لا يسمع غيره كذا في التبيين هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۴۶۹، مطلب واجبات الصلاة، (قوله والجهر للامام) قبل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل (ويجهر الامام) وجوبا بحسب الجماعة ، فان زاد عليه اساء ولو ائتمّ به بعد الفاتحة او بعضها سرا اعادها جهرا ، بحر ، لكن في آخر شرح المنية ائتمّ به بعد الفاتحة، يجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا يلزمه الجهر، الدر المختار، (قوله لكن الخ) استدراك على قوله ولو ائتم به، وهذا قول آخر، وقد حكى القولين القهستاني حيث قال: ان الامام لو خافت ببعض الفاتحة او كلها او المنفرد ثم اقتدى به رجل اعادها جهر اكما في الخلاصة ، وقيل لم يعد وجهر فيما بقي من بعض الفاتحة او السورة كلها او بعضها كما في المنية، الخ، شامي: ۱/۵۳۲، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. ولو جهر فيما يخافت او خافت فيما يجهر فتذكر في بعض الفاتحة، يعيد الفاتحة جهرا ان كان في صلاة الجهر كيلا يؤدي الى الجمع بين الجهر والمخافتة في ركعة واحدة، كذا نقل عن الصدر القاضي برهان الائمة رحمه الله خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۶، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: امجد اكيڈمى.

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتىٰ لو جهر فيما يخافت او خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو، واختلفوا في مقدار ما يجب به السهو منهما قيل يعتبر في الفصلين بقدر ما تجوز به

جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا

جو شخص جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو کر فاسق اور سخت گنہگار ہے، جب تک ان گناہوں سے توبہ نہیں کرے گا تب تک اس کو امام بنانا جائز نہیں ہوگا۔ اگر ایسے آدمی کو امام بنا کر نماز ادا کی گئی تو کراہت تحریمی کے ساتھ نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱)

جیب میں ناپاک چیز ہے

''ناپاک چیز جیب میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= الصلاة وهو الاصح ولا فرق بين الفاتحة وغيرها، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. شامی: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۱) ويكره) تنزيها (امامة عبد) .... وفاسق الدر المختار (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانی وآكل الربا ونحو ذلك الخ، شامی: ۱/۵۵۹،۔ ۵۶۰، باب الامامة، وبعد اسطر، واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه، وبأن فی تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا .... بل مشى فی شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا .... شامی: ۱/۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ۱/۱۳۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: امداديه، البحر الرائق: ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۵۱۳، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، ولهذا ذكر فی المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلی خلف تقی، حلبی كبير، ص: ۵۱۴، الرابع فی الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/۵۶۲، باب الامامة، قبيل مطلب فی امامة الامرد، ط: سعيد.

جیل میں نماز پڑھنا

☆......موجودہ دور میں بعض جیلوں میں قیدیوں کو وضو اور غسل کے لئے پانی نہیں دیتے جبکہ بعض جیلوں میں پانی طلب کرنے کی صورت میں پیشاب دیا جاتا ہے، اور جو پانی دیا جاتا ہے وہ پینے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا، ایسی حالت میں مہینہ بلکہ بعض دفعہ سالہا سال گزر جاتا ہے، تو ایسی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی بعد میں پانی ملنے کی صورت میں یا رہائی کے بعد ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے، حالات اور ضرورت کے اعتبار سے اس قول پر فتویٰ دینا مناسب ہے۔(۱)

☆......اگر جیل میں قیدیوں کے لئے پانی کا انتظام ہے، وضو غسل کی بھی گنجائش ہے، تو ایسی صورت میں جیل میں تیمّم کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اگر کسی قیدی نے ایسی حالت میں تیمّم کر کے نماز پڑھی ہے، تو بعد میں ان نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (المحبوس فی السجن اذا منع عن الطهارة بالماء يصلی بالتيمم ويعيد، وقال ابو يوسف لا يعيد) قيد السجن اما باعتبار الغالب او للاشارة الی كونه فی المصر، فان محل الخلاف ما اذا كان محبوسا فی المصر اما لو كان محبوسا فی موضع فی الصحراء فانه لا يعيد بالاتفاق كذا فی المبسوط اما اذا حبس فی موضع فی المصر فعند ابی يوسف لا يعيد لانه عاجز عن استعمال الماء فصار كالخائف من عدو و نحوه الخ، حلبی كبير، ص: ۷۴، فصل فی التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الدرمع الرد: ۱/ ۲۵۳، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۱۴۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچی. منحة الخالق علی هامش البحر: ۱/ ۱۴۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۰، فصل فی شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچی.

(۲) واما شرائط الركن فانواع: منها ان لا يكون واجدا للماء قدر ما يكفی الوضوء او الغسل فی الصلاة التی تفوت الی خلف وما هو من اجزاء الصلاة، لقوله تعالیٰ، "فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيبا" شرط عدم وجدان الماء لجواز التيمم، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۶، فصل فی شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۶۵، فصل فی التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۲۳۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچی.

☆......اگر جیل میں پانی ہے لیکن جیل کے نگران لوگ پیسے کے بغیر پانی نہیں دیتے اور قیدی کے پاس پانی خریدنے کے لئے پیسے کا انتظام ہے تو اس صورت میں پیسے سے پانی خرید کر وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، تیمّم کی اجازت نہیں ہوگی، اور اگر پیسے کا انتظام نہیں تو پھر تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جیل میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے ناپاک کپڑا دھونہ سکا، اور قیدی کے پاس پاک کپڑا نہیں تو اس صورت میں قیدی مجبوراً اس ناپاک کپڑے کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال (واذا کان مع رفیقه ماء فعلیه ان یسأله)...... فانه سأله فأبی ان یعطیه الا بالثمن فان لم یکن معه ثمنه یتیمم لعجزه عن استعمال الماء وان کان معه ثمنه فان اعطاه بمثل قیمته فی ذلک الموضع او بغبن یسیر فلیس له ان یتیمم وان ابی ان یعطیه الا بغبن فاحش فله ان یتیمم، کتاب المبسوط: ۱/۲۵۵،۲۵٦، باب التیمم ، ط:عباس احمد الباز مکة المکرمة. و ط:رشیدیة. هندیة: ۱/۳۹ ، باب التیمم ، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر المختارمع الرد: ۱/۲۵۱، باب التیمم، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۱٦۲، باب التیمم ، ط: سعید کراچی.

(۲) (واذا لم یجد)المکلف المسافر(ما یزیل به نجاسته اویقللها لبعده میلا او لعطش(صلی معها) اوعاریا(ولا اعادة علیه)الدر مع الرد: ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة، قبیل بحث النیة،ط:سعید کراچی، و: ۱/۴۱۲ - ۱/۲۵۰، باب التیمم ، مطلب فی الفرق بین الظن وغلبة الظن، (قوله اعاد اجماعاً) ، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۲۷۳، باب شروط الصلاة، قوله ولو وجد ثوبا ربعه طاهر، ط: سعید کراچی.

چ

چادر لٹکانا

نماز کے دوران چادر کو کاندھوں سے لٹکا کر رکھنا مکروہ ہے،(۱) نیز کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

چار پائی پر نماز پڑھنا

اگر تندرست یا بیمار آدمی چار پائی یا پلنگ پر نماز پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، فرض اور غیر فرض میں کوئی فرق نہیں۔(۳)

باقی چار پائی خوب کسی ہوئی سخت ہونی چاہئیے تا کہ سجدہ وغیرہ میں کمر کا توازن صحیح رہے، ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔

چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعت کی جگہ چھ رکعت پڑھ لی، پس اگر چار رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھولے سے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت پڑھ کر چھ

---

(۱) (وکره) — سدل تحريما للنهي ثوبه اى ارساله بلا لبس معتاد وفسره الكرخي بان يجعل ثوبه على رأسه او على كتفيه، ويرسل اطرافه من جانبه ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۹، مکروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، عالمگیری: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: ماجديه.

(۲) [فروع] (يكره اشتمال الصماء) لنهيه عليه الصلاة والسلام عنها، وهي ان يأخذ بثوبه فيخلل به جسده كله من رأسه الى قدمه ولا يرفع جانبا يخرج يده منه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۲، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگیری: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) (وان صح) عندنا (بشرط كونه على جبهته) — وبشرط طهارة المكان وان يجد حجم الارض، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وان يجد حجم الارض) تفسيره ان الساجد لو بالغ لا يتسفل رأسه ابلغ من ذلك فصح على طنفسة و حصير و حنطة و شعير وسرير و عجلة ان كانت على الارض لا على ظهر حيوان كبساط مشدود بين اشجار ، شامي: ۱/ ۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۶۰، فروع، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

رکعت پڑھ لی، تو اس کی فرض نماز ادا ہوگئی، اور دو رکعت زائد نفل ہو جائے گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح بھولے سے پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ عصر کی فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ بھولے سے چھ رکعت یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور گناہ بھی نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر چار رکعت والی فرض نماز میں چار رکعت پر بیٹھا نہیں، چوتھی رکعت کے سجدہ سے اٹھتے ہی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور چھ رکعت پڑھ لی تو آخری قعدہ فوت ہو جانے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳) اگر امام

(۱) وان قعد فی الرابعة مثلا قدر التشهد (ثم قام عادو سلم......وان سجد للخامسة سلموا...... وضم اليها سادسة)لوفی العصر خامسة فی المغرب،ورابعة فی الفجر،به يفتی لتصير الركعتان له نفلا ......وسجد للسهو،الدرالمختارمع الرد: ۸۷/۲،باب سجود السهو،ط:سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۴۶۳، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱۷۸/۱، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱۲۹/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه.

(۲) (قوله لو فی العصر) اشار الی انه لا فرق فی مشروعية الضم بين الاوقات المكروهة، وغيرها، لما مر ان التنفل فيها انما يكره لو عن قصد والا فلا وهو الصحيح وعليه الفتویٰ والی انه كما لا يكره فی العصر لا يكره فی الفجر.........بأن الفتویٰ علی انه لا فرق بينهما فی عدم كراهة الضم، شامی: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۴۶۳، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱۲۹/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط:فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وان لم يقعد علی رأس الرابعة حتیٰ قام الی الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الی القعدة هكذا فی المحيط، وفی الخلاصة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، وان قيد بالخامسة بالسجدة فسد ظهره، عندنا، هندية: ۱۲۹/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه،(ولو سها عن القعود الاخير) كله اوبعضه(عاد)ويكفی كون كلا الجلستين قدر التشهد ما لم يقيد ها بسجدة وان قيدها بسجدة عامداً اوناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا) ،شامی: ۸۵/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۶۲، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱۷۱/۱، قبل فصل فی بيان محل سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

نے ایسا کیا تو امام کی نماز کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی، دونوں کے لئے نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور فرض ترک ہونے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔(۱)

چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی

اگر مقتدی کو چار رکعت والی نماز میں صرف ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے گا، اور آخر کی ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے گا اور رکوع کرکے آخر تک نماز مکمل کرے گا۔(۲)

چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی

جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں یعنی ظہر، عصر اور عشاء والی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، تو وہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعات

---

(۱)(واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد في رأى مقتد(بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة و فسادا (قوله لتضمنها) اى تضمن صلاة الامام ..... واشار به الى حديث (الامام ضامن) .... فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئى فسد ما في ضمنه ، شامي: ۱/ ۵۹۱، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي.

(۲) فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۲۹، فصل في سجود السهو، فروع سبق بركعة ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور ، وفي الشامية: لو ادركه في ركعة الرباعي يقضي ركعتين بفاتحة و سورة ثم يتشهد ثم يأتي بالثالثة بفاتحة ، خاصة، عند ابي حنيفة، شامي: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اس طرح ادا کرے کہ اٹھ کر "سبحانک اللھم.... پڑھ کر أعوذ باللہ ...... بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت اس رکعت میں پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے کیونکہ مجموعی اعتبار سے اس کی دوسری رکعت ہوگئی، ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک رکعت خود اٹھ کر پڑھی، التحیات پڑھ کر اٹھ جائے اور بسم اللہ۔۔۔الحمد ، آمین، اور سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر لے، یہ اس کی تیسری رکعت ہوئی، سجدہ کے بعد بیٹھے نہیں فوراً اٹھ کر چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ... اور الحمد ... پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے نماز پوری ہو گئی، کیونکہ یہ آخری رکعت اس کی چوتھی رکعت ہے۔(۱)

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر، عصر یا عشاء کی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد یہ سمجھ کر کہ میں چار رکعتیں پڑھ چکا ہوں، سلام پھیر دیا، اور سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ نماز دو رکعت پڑھی ہے، چار رکعت نہیں، اور اس دوران بات چیت نہیں کی اور قبلہ سے رخ بھی نہیں پھیرا تو اس کو چاہیئے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور نئی نیت کے بغیر دو رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کر لے اور

---

(۱) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثنى ويتعوذ ويقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها.......... (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ويقضي اول صلاته في حق قراء ة ، وآخرها في حق تشهد ، فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعى بفاتحة فقط، (قوله حتىٰ يثنى الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتي بالثناء والتعوذ لانه للقراء ة ويقرأ لانه يقضي اول صلاته في حق القراء ة كما ياتي، حتىٰ لو ترك القراء ة فسدت ، شامي: ١/ ٥٩٦، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود الخ، ط: سعيد كراچى.

آخر میں سجدہ سہو کرے۔(۱)

اور اگر کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ نیت باندھے گا تو پھر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا، صرف دو رکعت کافی نہیں ہوگی۔

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا

اگر چار رکعت والی نماز میں یہ سمجھ کر کہ یہ دو رکعت والی نماز ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت فرض نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور ظہر کی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولوسلم على رأس الركعتين على ظن انهارابعة فانه يمضى على صلاته ويسجد للسهو كذا فى فتاوىٰ قاضيخان هندية: ۹۸/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئٹه، المحيط البرهانى: ۳۲۶/۲، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچى. (وان سلم على رأس الركعتين فى الظهرعلى ظن انه اتمها ثم تذكر) انه صلى ركعتين فقط (يتمها ويسجد للسهو، لانه سلم على ظن اتمام الاربع فيكون سلامه سهوا (حلبى كبير، ص: ۴۶۲، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل. (سلم مصلى الظهر) مثلا (علىٰ) رأس (الركعتين توهما) اتمامها (اتمها) اربعا وسجد للسهو، لان السلام ساهيالا يبطل، شامى: ۹۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى البحر الرائق: ۱۱۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. (ويسجد للسهو ولو مع سلامه) ناويا (للقطع) لأن نية تغيير المشروع لغو (مالم يتحول عن القبلة اويتكلم)، شامى: ۹۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) بخلاف ما لو سلم على ظن ان فرض الظهر ركعتان، بأن ظن انه مسافر او انها الجمعة.........او سلم ذاكرا ان عليه ركنا حيث تبطل لانه سلام عمد، شامى: ۹۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، (وان سلم على رأس الركعتين (على ظن انها) اى صلاته (جمعة اوفجر يستأنف) صلاته لانه سلم عالما بأنه صلى ركعتين فوقع سلامه عمدا فيكون قاطعا فلا يبنى، حلبى كبير، ص: ۴۶۲، ط: سهل اكيڈمى لاهور.

چارزانو بیٹھنا

نماز میں بلا عذر چارزانو بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

چاشت کی نماز

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالی اس کے بدلہ میں جنت کے اندر ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔(۲)

☆...... چاشت کی نماز مستحب ہے، پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ پڑھنے کی صورت میں ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، اور چار رکعات سے بارہ رکعت تک منقول ہیں چاہے چار رکعت پڑھے چاہے اس سے زیادہ پڑھے دونوں صحیح ہیں۔(۳)

☆...... چاشت کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔(۴)

---

(۱) (و) کره (التربع) تنزيها لترک الجلسة المسنونة (بغير عذر)، شامی: ۱/ ۶۴۴، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعيد کراچی، حلبی کبير، ص: ۳۵۰، کراهية الصلاة، ط: سهيل اکيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۳، باب ما يفسد الصلاة، ومايکره فيها، ط: سعيد کراچی.

(۲) انه صلى الله عليه وسلم قال " من صلى الضحیٰ ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصراً من ذهب فی الجنة" مشکوة، ص: ۱۱۶، حلبی کبير، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ط: سهيل اکيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشيدية کوئٹه.

(۳)(و) ندب (اربع فصاعدا فی الضحیٰ) علی الصحيح...... وفی المنية اقلها رکعتان واکثرها اثنی عشر واوسطها ثمان وهو افضلها، شامی: ۲/ ۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحیٰ، ط: سعيد کراچی، حلبی کبير، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهيل اکيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشيدية کوئٹه.

(۴) ووقت صلوة الضحیٰ من ارتفاع الشمس الی ما قبل الزوال، قال صاحب الحاوی ووقتها المختار اذا مضی ربع النهار الخ، حلبی کبير، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهيل اکيڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۲/ ۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۱۱۲، الباب التاسع، فی النوافل، ط: رشيدية کوئٹه.

☆......چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اور اگر لمبی نیت کرنا چاہے تو اس طرح نیت کر سکتا ہے۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ صَلٰوةَ الضُّحىٰ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۱)

☆......چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۲)

چاند

اگر انسان چاند پر اتریں گے یا وہاں سکونت اختیار کر لیں گے، تو وہاں بھی نماز فرض ہوگی اور تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہوگا، اور اذان دینا اور اقامت کہنا بھی صحیح ہوگا(۳) اور وہاں بھی قبلہ کی سمت رخ کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اور قبلہ رخ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ''قبلہ نما'' رکھ کر قبلہ معلوم کر لیں، یا اندازہ اور غور و فکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر لیں، اگر غور و فکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر کے نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا

(۱) والاحتياط في التراويح أن ينوى التراويح أوسنة الوقت أوقيام الليل كذا في منية المصلي والاحتياط في السنن ان ينوى الصلاة متابعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في الذخيرة، هندية: ۱/ ۶۵ ،الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية،ط:رشيدية.

(۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح، هو الصحيح . هندية: ۱/ ۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۲۸، فصل في شرائط الاركان،، منها النية، ط؛ سعيد كراچی. البحرا لرائق: ۱/ ۲۷۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.و: ۱/ ۴۸۴،ط:عباس احمدالبازمكة المكرمة.

(۳) وهي فرض عين على كل مكلف (قوله هي) اى الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة(قوله على كل مكلف) اى بعينه ، شامي: ۱/ ۳۵۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/ ۵۰، كتاب الصلاة، ط: حقانيه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۵۲، كتاب الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، و: ۱/ ۸۹، ط: سعيد كراچی.

کہ قبلہ درست نہیں تھا تب بھی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، مریخ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ چاند، زہرہ، مریخ وغیرہ پر جانا، اترنا اور رہنا ممکن ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے اور وہاں بھی روئے زمین کی طرح نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، قضاء کرنا جائز نہیں ہوگا۔

چاندی

۱......مرد حضرات کے لئے صرف ساڑھے چار ماشہ تک کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے باقی انگوٹھی کے علاوہ کسی اور شکل میں چاندی استعمال کرنا یا ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ مقدار والی انگوٹھی استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے،(۲) اگر کسی نے چاندی کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز جائز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا۔

---

(۱) (ویتحری)هوبذل المجهود لنيل المقصود عاجز عن معرفة القبلة)لمامر (فان ظهر خطؤه لم يعد) لمامر وفي الشامية (قوله فان ظهر خطؤة) اى بعد ما صلى ، شامي: ۱/ ۴۳۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية : ۱/ ۶۳ ، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/ ۵۰۲، باب شروط الصلاة، ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة، و : ۱/ ۲۸۶، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، في بيان شرائط اركان الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، و : ۱/ ۱۱۸، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا يتحلى) الرجل (بذهب و فضة) مطلقا (الا بخاتم ...... منها) اى الفضة ...... ولا يزيده على مثقال) الدر المختار مع رد المحتار: ۶/ ۳۵۸ ـ ۳۶۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۸/ ۱۹۰ ـ ۱۹۱ ، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط:سعيد كراچي. مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: ۴/ ۱۹۵ ، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

۲......عورتوں کے لئے چاندی استعمال کرنا ہر شکل میں اور ہر صورت میں جائز ہے لہذا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔(۱)

چٹائی پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر نماز پڑھنا اور چٹائی پر نماز پڑھنا دونوں صحیح ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے، البتہ اگر گرمی، سردی یا گرد وغبار کی وجہ سے کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے تکلیف ہو یا کپڑے میلے ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان صورتوں میں کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

کپڑے، جائے نماز، مصلے، دری اور گھاس وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز للنساء التحلی بالذهب والفضة لا للرجال الا الخاتم......... من الفضة، .... وفی الاختیار: سن ان یکون الخاتم علی قدر مثقال او دونه، مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر: ۱۹۵/۴ - ۱۹۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

(۲) (ولابأس بالصلوة علی الطنافس)...... (واللبود وسائر الفرش)...... (اذا کان المفروش رقیقا) بحیث یجد الساجد علیه حجم الارض...... (و)لکن الصلوة (علی الارض) بلا حائل (و) علی (ما انبته الارض) کالحصیر والبوریا(افضل) لانه اقرب الی التواضع، حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیدمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۱، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فیما لا یکره للمصلی، ط: قدیمی کراچی." ولکن الافضل عندنا السجود علی الارض او علی ما تنبته کما فی نور الایضاح، ومنیة المصلی، رد المحتار: ۵۰۲/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، الی انتهائها، الخ، ط: سعید کراچی، شامی: ۵۰۰/۱، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

چٹخانا

نماز کی حالت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چراغ

اگر مسجد میں جماعت کی نماز کے دوران سامنے چراغ ہو تو نماز خراب نہیں ہوگی، اگر دائیں یا بائیں یا پیچھے چراغ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس صورت میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وفرقعة الاصابع) وهو غمزها او مدها حتى تصوت .... وينبغي ان تكون كراهة الفرقعة تحريمية للنهي الوارد في ذلک ولانها من افراد العبث .... واشار المصنف الى كراهة تشبيک الاصابع وهو ان يدخل احدى اصابع يديه بين اصابع الاخرىٰ في الصلاة، البحر الرائق: ۲/ ۲۰، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.
تاتارخانية: ۱/ ۵٦۴، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلى وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچى.
فتح القدير: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل ويكره للمصلى ، ط: رشيدية كوئٹه.
(۲) ولا يكره (صلوة الى ظهر قاعد) او قائم......... ولا الى (مصحف او سيف مطلقا او شمع او سراج) (قوله او شمع) .... وعدم الكراهة هو المختار كما في غاية البيان وينبغي الاتفاق عليه فيما لو كان على جانبيه كما هو المعتاد في ليالي رمضان "بحر" الدر مع الرد: ۱/ ٦۵۱ - ٦۵۲، كتاب الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى. (لا قتل الحية والعقرب ...... (والصلوة الى ظهر قاعد يتحدث) ...... (والى مصحف او سيف معلق) .... (او شمع او سراج) ......(قوله: او شمع او سراج) لا يكره...... لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها .... وذكر في غاية البيان اختلاف المشايخ في التوجه الى الشمع او السراج والمختار انه لا يكره آه وينبغي ان يكون عدم الكراهة متفقا عليه فيما اذا كان الشمع على جانبيه، البحر الرائق: ۱/ ۳۰ - ۳۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. وفي التاتارخانية: نقلا عن الحجة: اذا صلى وبين يديه سراج يضيء فلا بأس به، والاولىٰ ان لا يواجهه، تاتارخانية: ۱/ ۵٦۷، كتاب الصلاة، الفصل الرابع : في بيان ما يكره للمصلى أن يفعل في صلاته ومالايكره، قبيل ومما يتصل بهذا الفصل، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى.

چست لباس

ایسا تنگ اور چست لباس پہننا جس سے مخفی اعضاء کی شکل وصورت نظر آئے حرام ہے،(۱) اس طرح پوشیدہ اعضاء کو دکھانا اور دیکھنا دونوں حرام ہیں، اگر چہ بلا شہوت ہو(۲)، ایسا لباس اگر اتنا موٹا ہے کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آئے، تو اس میں اگر چہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر حرام لباس میں نماز پڑھنا مکروہ اور گناہ ہے،(۳) عورتوں کے لباس کی بنسبت مردوں کا چست پتلون زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ عورت نے چست کُرتے کو چادر یا دوپٹہ سے چھپا کر نماز پڑھی تو اس میں کراہت نہیں۔(۴)

(۱، ۲) اقول: مفاده ان رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه.......... وعلى هذا لا يحل النظر الى عورة غيره فوق ثوب ملتزق بها يصف حجمها، الخ، شامي: ۶/ ۳۶۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر واللمس، ط: سعيد كراچى. وايضا فى مشكوة المصابيح، ص: ۳۷۷، كتاب اللباس، الفصل الثالث، ط: قديمى كراچى. الفقه الاسلامى وادلته: ۹/ ۶۵۰۱، كتاب النكاح، مطلب حرمة النظر الى الاجنبية، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۳) اما لو كان غليظا لا يرى منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئيا فينبغى ان لا يمنع جواز الصلوة لحصول الستر، حلبى كبير، ص: ۲۱۴، كتاب الصلوة، شرائط الصلاة الشرط الثالث ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وقال، ط: وانظر هل يحرم النظر إلىٰ ذلک المتشكل مطلقاًأو حيث وجدت الشهوة؟آه، قلت: سنتكلم على ذلک فى كتاب الحظر، والذى يظهر من كلامهم هناک هو الأوّل، شامى: ۱/ ۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى. - وان كان يستر لونها ويصف الخلقة أو الحجم، جازت الصلوة به......، الفقه الاسلامى وادلته، : ۱/ ۷۳۹، كتاب الصلاة، الفصل الرابع شروط الصلاة، الشرط الرابع ستر العورة، شروط الساتر، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۴) ايضا

چلنا

نماز کے دوران بلا عذر چلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) ہاں اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شامل ہے، اور چلنے کی حالت میں سینہ قبلے سے نہ پھرنے پائے، اور ایک رکعت میں ایک صف سے زیادہ نہ چلے، (۲) یا اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اپنے سجدے کے مقام سے آگے نہ بڑھے، اور مکان نہ بدلے مثلاً سجدے میں ہے تو مسجد سے باہر نہ نکلے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) یا کسی عذر کی وجہ سے چلا مثلا وضوٹوٹ گیا، تو وضو کرنے کے لئے

---

(۱) فالحاصل ان المشی اذاکان بعذر لا یفسد ولا یکره وان کان بغیر عذر فان کان ثلاث خطوات متوالیات یفسد والا یکره فقط ولا یفسد، حلبی کبیر، ص: ۳۵۳، کتاب الصلاة، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، . وفی الشامیة: ان المشی لا یخلو اما ان یکون بلا عذر او عذر فالاول ان کان کثیرا متوالیا تفسد وان لم یستدبر القبلة، شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلوة، مطلب فی المشی فی الصلوة، ط: سعید کراچی. الفقه الاسلامی وادلته: ۲/ ۱۰۳۱، کتاب الصلاة، الفصل السابع: مبطلات الصلوة، او مفسداتها، العمل الکثیر المتوالی، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) واذا استدبر القبلة فسدت کذا فی الظهیریة، ولو مشی فی صلاته مقدار صف واحد لم تفسد صلاته، ولو کان مقدار صفین ان مشی دفعة واحدة فسدت صلاته، عالمگیری: ۱/۱۰۳، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: حقانیه . وذکر فی الذخیرة المشی فی الصلاة، اذا کان ای الماشی حال المشی (مستقبل القبلة) غیر منحرف عنها (لا تفسد) الصلاة ..... فان مشی مشیا متلاحقا بأن مشی قدر صفین دفعة واحدة او خرج من المسجد او تجاوز الصفوف فی الصحراء فسدت صلوته حلبی کبیر، ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فان استدبرها فسدت صلوته للمنافی بلا ضرورة، شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلاة، مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) رجل یصلی فتأخر عن موضع قیامه مقدار سجوده لا تفسد صلوته، هندیة: ۱/ ۱۰۳، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: حقانیه پشاور، وان کان منفردا فالمعتبر موضع سجوده ان جاوزه فسدت والا فلا ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل فی مایفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وبعض المشایخ او لوا الحدیث ثم اختلفوا فی تاویله فقیل تاویله اذا لم یجاوز الصفوف او موضع سجوده والا فسدت ، شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلاة، مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس صورت میں سینہ قبلے سے پھر جانے سے اور وضو خانہ تک چل کر جانے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چمڑے کا مصلّٰی

دباغت دی ہوئی کھال کا مصلے بنانا درست ہے، اس پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

چندہ کرنا خطبہ کے وقت

''خطبہ کے وقت چندہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

☆......اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر سہواً (بھولے سے) کھڑا

---

(۱) وان کان بعذر، فان کان للطهارة عند سبق الحدث او فی صلاة الخوف لم یفسدها ولم یکره قل او کثر استدبر اولا،شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلاة، ،مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید کراچی. استدبار القبلة بتحویل الصدر عنها بغیر عذر عند الحنفية والشافعية، فان کان بعذر کاستدبار القبلة للذهاب الى الوضوء فلا تبطل لانه مفتقر،الفقه الاسلامی وأدلته، ص: ۲/۱۰۳۳، کتاب الصلاة، باب مفسدات الصلاة،مطلب استدبار القبلة، ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه.

(۲) وکل اهاب دبغ فقد طهر......(جازت الصلاة) معه ملبوسا او مفروشا او محمولا ، حلبی کبیر،ص: ۱۳۴، فصل فی الانجاس والنجاسة الحقيقية، ط: مکتبه نعمانیه کوئٹه،وص:۱۵۳،ط: سهیل. کل اهاب دبغ دباغة حقيقية بالادوية او حكمية بالتريب والتشمیس والالقاء فی الریح فقد طهر وجازت الصلاة فیه هندیة: ۱/۲۵، کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی فیما لا یجوز به التوضوء ، ط: مکتبه حقانیه پشاور، شامی: ۱/۲۰۳، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب : فی احکام الدباغة، ط: سعید کراچی.

ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، تو چھٹی رکعت ملالے اور سجدہ سہو کرے، اس کی نماز ہوجائے گی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہوجائیں گی، (۱) اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا تو اس کی نماز نہیں ہوگی؛ کیونکہ امام کی وہ دو رکعت نفل ہیں۔ (۲)

☆......اگر امام یا کوئی تنہا نماز پڑھنے والا چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام کرکے دو سجدے کرلے پھر بیٹھ کر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرلے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) (وان قعد فی آخر) الرکعة (الرابعة) ثم (قام) قبل ان یسلم یعود ایضا مالم یسجد .... فان سجد للخامسة کان فرضه تاما لتمام ارکانه...... ویضم الی تلک الرکعة رکعة اخریٰ وتکون الرکعتان نافلة له بناء علی صحة النفل بتحریمة، الفرض، حلبی کبیر، ص: ۴۰۰، فصل فی سجود السهو، ط: نعمانیه کوئٹه، وص: ۴۶۳، ط: سهیل. (وان قعد فی الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم)...... (وان سجد للخامسة سلموا) لانه تم فرضه...... (وضم الیها سادسة) ......لتصیر الرکعتان له نفلا، شامی: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هدایه: ۱۵۹/۱، ط: مکتبه المصباح.

(۲) لو اقتدی به مفترض فی قیام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم یصح ولو عاد الی القعدة لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فکان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامی: ۸۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) وان قعد فی آخر الرکعة الرابعة، ثم قام قبل ان یسلم یعود ایضا ما لم یسجد و یسلم لیخرج عن الفرض بالسلام لانه واجب ولا یسلم قائما لانه غیر مشروع فی الصلاة المطلقة وامکنه الاقامة علی وجهه بالعود الی القعدة ویسجد للسهو، لانه اخر واجبا وهو السلام بسبب فعل زائد لم یلحق بالصلوة بخلاف ما لو اطال الدعاء بعد التشهد لانه یلتحق بها فلا یعد تأخیرا فان سجد

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملا لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، یعنی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔(۱)

☆......اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا چار رکعت پر بیٹھا ہی نہیں، سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو فوراً بیٹھ جائے اور سہو سجدہ کے ساتھ نماز پوری کر لے، اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کا فرض باطل ہو گیا، اب ایک رکعت مزید پڑھ کر چھ رکعت مکمل کر لے اور سجدہ سہو بھی کرے، اور فرض نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

چور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کو ٹھیک

= للخامسة كان فرضه تاما لتمام اركانه اذ الم يبق منه الا السلام وهو واجب ويضم الى تلك الركعة ركعة اخرىٰ وتكون الركعتان نافلة له بناء على صحة النفل، حلبى كبير، ص: ۴۰۰، فصل فى سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹة. وص: ۴۶۳ ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. هداية: ۱/۱۵۹، ط: المصباح.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولو سها عن القعود الاخير كله او بعضه (عاد) ويكفى كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة)......(وان قيدها بسجدة عامدا او ناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة ان شاء. الد رمع الرد: ۲/۸۵، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۴۴۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

طور پر ادا نہیں کرتا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔(۱)

چوری کے کپڑے

چوری کے کپڑے جو قیمت ادا کر کے لئے گئے ہیں، ان میں نماز صحیح ہے، مگر جان بوجھ کر چوری کے کپڑے خریدنا ٹھیک نہیں، اور جان بوجھ کر چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مناسب نہیں، اور اگر کسی نے چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اسوأ الناس سرقة الذی يسرق صلاته" قالوا: يا رسول الله! وكيف يسرق صلاته، قال: لا يتم ركوعها ، ولا سجودها ،سنن الدارمی ، : ۱/ ۳۲۰،رقم الحديث: ۱۳۲۸ ، كتاب الصلاة، باب فی الذی لایتم الركوع والسجود، ط: دار الحديث القاهرة، مكاشفة القلوب،ص: ۶۸ ، الباب التاسع عشر فی بيان الخشوع فی الصلاة، ط:دارالكتب العلميةبيروت. صحيح ابن خزيمة : ۱/ ۳۳۱، كتاب الصلاة، باب اتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمية المنتقص ركوعه وسجوده سارقا او سارق من صلاته، رقم الحديث[۶۶۳]، ط: المكتب الاسلامی، قال صلى الله عليه وسلم: لا ينظر الله يوم القيامة الى العبد الذی لايقيم صلبه بين ركوعه وسجوده ، مكاشفة القلوب،ص: ۶۷ ، الباب التاسع عشر فی بيان الخشوع فی الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، مؤطاللإمام مالک، ص: ۱۵۳ ، و صحيح ابن حبان: ۳/ ۲۷۷ ، ابوهريرة.

(۲) فروع : تكره الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم يجد غيره لعدم جواز الانتفاع بملک الغير قبل الاذن او اداء الضمان . حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المكروهات، ط: قديمی كراچی. وايضا قال الطحطاوی:(قوله: مع الكراهة) ای التحريمية، ذكره السيد وفی السراج والقهستانی: تكره الصلوة فی الثوب الحرير، والثوب المغصوب، وان صحت، والثواب الی الله تعالیٰ باب شروط الصلاة، ص: ۲۱۱ ، ط: قديمی كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، (قوله والحرمة تتعدد) ...... وما نقل عن بعض الحنفية من ان الحرام لا يتعدى ذمتين ، سألت عنه الشهاب بن الشلبی فقال:وهو محمول علی ما اذا لم يعلم بذلک اما لو رأی المكاس مثلا يأخذ من احد شيئا من المكس ثم يعطيه آخر ثم يأخذ من ذلک الآخر آخر فهو حرام، شامی: ۵/ ۹۸، باب البيع الفاسد، مطلب الحرمة تتعدد،ط:سعيد كراچی.

چوری کے لباس

جان بوجھ کر چوری کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چولہا

اگر چولہے میں آگ جل رہی ہے، تو مجبوری کے بغیر اس کے عقب میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی عبادت سے مشابہ ہے اور اگر اتفاق سے نماز پڑھنے کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو چھٹی رکعت بھی ملالے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے فرض نماز ادا ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ امام کی پانچویں اور چھٹی رکعت نفل ہیں، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے آدمی کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔(۳)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (قوله او شمع او سراج لانهما لا یعبد ان والکراهة باعتبارها، وانما یعبدها المجوس اذا کانت فی الکانون وفیها الجمر او فی التنور فلا یکره التوجه الیها علی غیر هذا الوجه، البحر الرائق: ۲/ ۳۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: رشیدیة. تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۷، کتاب الصلاة، ما یکره للمصلی وما لا یکره، ط؛ ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۸، الباب السابع فی ما یفسد الصلاة الفصل الثانی، ط: رشیدیة.

(۳) لو اقتدی به مفترض فی قیام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم یصح ولو عاد الی القعدة: لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فکان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامی: ۲/ ۸۸، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. (و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتین شرط عندنا، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۷۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

چہرہ سجدے میں

سجدہ کی حالت میں چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔(۱)

چہرے پر جھریاں

ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کی ایک ایسی تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے۔ سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں، دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں۔ یادداشت صحیح کام کرتی ہے، فہم وفراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر تک بھی آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہچانے کا سبب بنتی ہے۔ صحیح طریقہ پر سجدہ کرنے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

چھڑی کا سترہ

''رومال کا سترہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

– فتح القدير: ۱/ ۳۲۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ،ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۸۶، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) ويقع ركبتيه اولا ثم يديه ثم وجهه بين كفيه على الارض...... واما كون وضع الوجه بين الكفين فلمافى مسلم من حديث وائل ايضاانه عليه الصلاة والسلام سجدووضع وجهه بين كفيه، حلبى كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/ ۷۲، كتاب الصلاة، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه. تاتار خانية: ۱/ ۵۰۷، كتاب الصلاة، الفرائض، السجود، ط: ادارة القرآن كراچى.

چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات

☆......قطب جنوبی اور قطب شمالی پر سورج چھ مہینے مسلسل غروب رہتا ہے اور چھ مہینے مسلسل طلوع رہتا ہے، ان مقامات پر انسانی آبادی مشکل ہے، تاہم جو لوگ وہاں آباد ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جس وقت سورج غروب ہو، اس وقت سے ہر ۲۴ گھنٹے کو گھڑی دیکھ کر، ان کو دن اور رات کا مجموعہ قرار دے کر پانچوں نمازیں جس فصل اور اندازے سے پڑھتے ہیں، پڑھتے رہیں۔ دجال کے بارے میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

پھر اسی طرح جب چھ ماہ مسلسل سورج غروب نہ ہو، اس وقت بھی وہی سابقہ حساب کے اعتبار سے ہر ۲۴ گھنٹے میں رات و دن کی پانچوں نمازیں اندازہ کر کے پڑھتے رہیں، اور اسی طرح حساب سے جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں روزہ بھی رکھیں، جس طرح دنیا کا اپنا ہر کام سونا، جاگنا، کام کرنا، ملازمت میں ڈیوٹی دینا وغیرہ وقت کے حساب سے کرتے ہیں، اسی طرح نماز روزہ بھی حساب کر کے ادا کریں۔ (۱)

---

(۱) ولیس مثل الیوم الذی کسنة من ایام الدجال لا مر فیه بتقدیر الاوقات و کذا الآجال فی البیع والاجارة والصوم والحج والعدة، قوله : ولیس مثل الیوم الخ، روی مسلم عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ، ولبثه فی الارض اربعین یوما یوم کسنة یوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا فذلک الیوم الذی کسنة یکفینا فیه صلاة یوم قال " لا،قدروا له قدره" قال الاسنوی ویقاس علیه الیومان التالیان واستظهر الکمال وجوب القضاء استدلالا بحدیث الدجال وتبعه ابن الشحنة فصححه فی الغازه ، وذکر فی المنح انه المذهب ولا ینوی القضاء لفقد وقت الاداء وفرق فی النهر بأن الوقت موجود حقیقة فی یوم الدجال، والمفقود العلامة فقط بخلاف ما نحن فیه فان الوقت لا وجود له اصلا ورد بأن الوقت موجود قطعا والمفقود هو العلامة فقط فاذن لا فرق وتمامه فی تحفة الاحیار، حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۱/ ۲۵۰ ، کتاب الصلاة،ط: مکتبة الغوثیة کراچی.وص:۱۷۸، ۱۷۹ ،ط:قدیمی.
وفاقد وقتهما کبلغار فان فیها .... مکلف بهما فیقدر لهما ولا ینوی القضاء لفقد وقت الاداء،

☆......جب ایک مرتبہ کوئی نماز ایک مقام پر پڑھ لی گئی تو پھر اگر اُسی نماز کا وقت کسی دوسرے مقام میں دوبارہ آئے گا تو دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، وہ ہی ایک بار کی ایک دن میں پڑھی ہوئی کافی ہوگی۔(۱)

(مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے اور منزل پر پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس کو ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں جو نماز پڑھ کر آیا تھا کافی ہے)

چھوٹی تصویر

''چھوٹی تصویر'' اس تصویر کو کہتے ہیں کہ اگر اس کو زمین پر رکھدیا جائے، اور کوئی شخص کھڑے ہو کر اس کو دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں۔(۲)

=الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۶۲، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. وھو ما تواطأت علیه اخبار الاسراء من فرض اللہ تعالیٰ الصلوات خمسا بعد ما امر اولا بخمسین ثم استقر الامر علی الخمس شرعا عاما لاهل الآفاق لا تفصیل بین قطر وقطر ردالمحتار: ۱/ ۳۶۳، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. قال الرملی فی شرح المنهاج: ویجری ذلک فیمالو مکثت الشمس عند قوم مدۃ آہ، قال فی امدادالفتاح قلت: وکذالک یقدر لجمیع الآجال کالصوم، والزکاۃ، والحج، والعدۃ، وآجال البیع والسلم والاجارۃ، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعۃ بحسب ما یکون کل یوم من الزیادۃ والنقص کذا فی کتب الائمۃ الشافعیۃ، ونحن نقول بمثله، اذ اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات، رد المحتار: ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۷، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۱) (قوله ولو صلی ثلاثا یتم ویقتدی متطوعا) لان للاکثر حکم الکل، فلا یحتمل النقص وانما یقتدی متطوعا لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی. واذا اتمها ای الظهر ید خل مع القوم، والذی یصلی معهم نافلۃ، لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، هدایۃ: ۱/ ۱۵۸، باب ادراک الفریضۃ، ط: رحمانیه.

(۲) او کانت صغیرۃ لا تتبین تفاصیل اعضائها للناظر قائما وهی علی الارض، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ، ط: سعید کراچی. ولو کانت صغیرۃ بحیث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا یکرہ، هندیۃ: ۱/ ۱۰۷، کتاب الصلاۃ، فصل فیما یکرہ فی الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۸، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، ط: سعید کراچی. تاتارخانیۃ: ۱/ ۵۶۳، کتاب الصلاۃ، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

چھینٹے

اگر ہسپتال وغیرہ کے ملازم کے کپڑوں پر ناپاک چھینٹیں آتی رہتی ہیں تو ناپاک کپڑے بدل کر دوسرا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔(۱)

چھینک

☆......نماز کے دوران چھینک آنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۲)

☆......اگر نماز کے دوران چھینک میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۳)

---

(۱) هي ستة (طهارة بدنه) اى جسده ...... (من حدث) بنوعيه ...... وخبث مانع كذلك (وثوبه) الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي، ومن جملتها طهارة ما يستر به عورته اذا كان مقيما او ثوب آخر اوليس له ثوب آخر، واذا كان مسافر وله ثوب آخر لا يجوز صلاته مع الثوب النجس، اذا كانت النجاسة اكثر من قدر الدرهم، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۴۱۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، وواجباتها وسننها وآدابها، ط: ادارة القرآن كراچي. واما طهارة ثوبه فلقوله تعالىٰ: وثيابك فطهر فان الاظهر ان المراد ثيابك الملبوسة وان معناه طهرها من النجاسة، البحر الرائق: ۲/۲۶۶، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الخانية لو تثاءب فارتفع صوته فحصل به حروف لم تفسد صلاته، التاتارخانية: ۱/۵۷۸، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچي. .ولو عطس او تجشأ فحصل منه كلام لا تفسد كذا في المحيط، هندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ويفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم يكن مدفوعا اليه وحصل منه حروف......ولو لم يظهر له حروف فانه لا يفسد اتفاقا لكنه مكروه، وان كان بعذر بأن كان مدفوعا اليه لا تفسد لعدم امكان الاحتراز عنه وكذا الانين والتأوه اذا كان بعذر بان كان مريضا لا يملك نفسه فصار كالعطاس والجشاء .هندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. واما الجشاء ان حصل به حروف ولم يكن مدفوعا اليه يقطع عندهما

چھینک آ جائے

اگر نماز کے دوران چھینک آ جائے تو "الحمدللّٰہ" نہیں کہنا چاہیئے تاہم اگر کسی نمازی نے نماز کے دوران چھینک آنے پر "الحمدللّٰہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چھینکنے والے کے جواب میں

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

= .... وفی السراجية : ولو تنحنح بغير عذر وحصل حرفان تفسد الخ، تاتارخانية: ۱/۵۷۸، کتاب الصلاة، ،باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد ، ط: ادارة القرآن کراچی، حلبی کبیر،ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاهور.

(۱) لو قال العاطس او السامع الحمد لله لا تفسد لانه لم يتعارف جواباً، البحر الرائق: ۲/۵، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها،ط: سعيد کراچی.ولو عطس فقال له المصلی الحمد لله لا تفسد لانه ليس بجواب.......... ولوقال العاطس لاتفسد صلاته وينبغي أن يقول فی نفسه والأحسن هو السكوت، هندية: ۱/۹۸، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه کوئٹه.تاتارخانية: ۱/۵۷۲، مايفسدالصلاة ومالايفسد،ط:ادارةالقرآن.

(۲) رجل عطس فقال المصلی يرحمک الله تفسد صلاته هندية: ۱/۹۸، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية کوئٹه. وجواب عاطس بيرحمک الله ای يفسدها لانه من كلام الناس، البحر الرائق: ۲/۵، کتاب الصلاة ، باب ما يفسد الصلاةوما يكره فيها، ط: سعيد کراچی. تاتارخانية: ۱/۵۷۲، کتاب الصلاة ، ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن کراچی

چیونٹی مارنا

نماز کے دوران بلا وجہ چیونٹی پکڑ کر مارنا مکروہ ہے، ہاں اگر چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو، تو اس صورت میں چیونٹی مارنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وان أخذ قملة فی الصلاة یکره له ان یقتلها لکن یدفنها تحت الحصیر.........وروی ایضا لو اخذ قملة او برغوثا وقتله او دفنه فقد اساء وعن محمد انه یقتلها و قتلها احب الی من دفنها فی الصلاة، تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۶، کتاب الصلاة، ما یکره للمصلی وما لایکره، ط: ادارة القرآن کراچی. قال فی الظهیریة : فان أخذ قملة فی الصلاة کره له ان یقتلها لکن یدفنها تحت الحصی، وهو قول ابی حنیفة وروی عنه اذا اخذ قملة او برغوثا فقتله او دفنه فقد أساء وعن محمد انه یقتلها و قتلها احب الی من دفنها وایّ ذلک فعل فلا بأس به ......وان الحاصل أنه یکره التعرض لکل منها بالأخذفضلا عن القتل أوالدفن عند عدم تعرضهما له بالأذیٰ وأما عند تعرضهماله بالأذیٰ فإن کان خارج المسجد فلا بأس حینئذ بالأخذ والقتل،......وإن کان فی المسجد فلا بأس بالقتل بالشرط المذکور،البحر الرائق: ۲/ ۳۱، کتاب الصلاة،باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها،ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۵۳، کراهیة الصلاة،سهیل اکیڈمی لاهور.

ح

حاجت کی نماز

''نماز حاجت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ

حضرت ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: کہ حائضہ عورت پر حیض کے ایام کا روزہ واجب ہونا اور نماز ادا کرنا واجب نہ ہونے کا سبب دین شریعت کی خوبی اور اس کی حکمت کا تقاضہ ہے، اور اس میں عاقل، بالغ، مکلّف لوگوں کی مصلحت اور فائدہ کی رعایت بھی ہے، کیونکہ حیض عبادت کی ضد اور خلاف ہونے کی وجہ سے اس میں عبادت کا کام شرع کے موافق نہیں ہے، اور عورتوں کے لئے پاکی کے ایام میں نماز پڑھنا حیض کے ایام میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتی ہے، کیونکہ نماز بار بار روزانہ فرض ہوتی ہے مگر روزہ روزانہ فرض نہیں ہوتا بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے ایام کے روزے بھی اس سے ساقط کر دیئے جائیں تو پھر انکی نظیر کا تدارک نہیں ہوسکتا، اور اس سے روزہ کی مصلحت فوت ہو جاتی ہے، اس لئے حائضہ عورت پر پاک ہونے کے بعد حیض کے ایام کے روزے رکھنا لازم ہے تاکہ اس کو روزہ کا وہ فائدہ اور مصلحت حاصل ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر محض رحمت اور احسان سے ان کے فائدہ کے لئے مشروع فرمائے ہیں۔

(احکام اسلام ص ۷۹)

حج کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث اکبر ہوگیا قعدۂ اخیرہ میں

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد حدث اکبر ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

حدث امام کو ہوگیا

''امام کو حدث ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں وضوتوڑ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث مقتدی کو ہوگیا

''مقتدی کو حدث ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واذا احدث فی صلاته من بول او غائط او ریح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم یتعمد ان کان موجبه الغسل فکذلک نحو ان احتلم او نظر الی امرأة فانزل او تفکر فانزل...... کذلک لو سقط من السقف حجر او خشب علی المصلی فأدماه، وکذلک لو دخل الشوک فی رجل المصلی او وضع جبهةعلی الارض فی السجود فسال منه الدم من غیر قصده تفسد صلاته عندهما ،وقیل: تفسد عند الکل. تاتارخانیة: ۱/ ۵۹۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومالا یفسد ، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱/ ۹۳ - ۹۴،الباب السادس فی الحدث فی الصلاة ،ط: مکتبه حقانیه پشاور. حلبی کبیر،ص: ۴۵۲، مفسدات الصلاة، فروع ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذلک اذا نام فی صلاته واحتلم یستقبل ولا یبنی استحسانا هندیة: ۱/ ۹۴، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فهذه المسائل کلها اذا عرض له واحد منها بعد ما قعد قدر التشهد او فی سجود السهو بطلت صلاته، هندیة: ۱/ ۹۷، فصل فی الاستخلاف، مسائل الاثنا عشریة، ط: رشیدیة کوئٹه.(وحدثه العمد) الحاصل بغیر القهقهة اذا وجدا (بعد الجلوس الاخیر) قدر التشهد عند الامام بفساد الجزء الذی حصلت فیه،حاشیة الطحطاوی علی المراقی ،ص:۳۳۸، باب مایفسد الصلاة ط: قدیمی کراچی.

حدث منفرد کو ہو جائے

اگر منفرد کو نماز کے دوران حدث ہو جائے، تو اس کو چاہیئے کہ فوراً جا کر وضو کر لے، اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو کر کے فارغ ہو جائے، مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ کرنا چاہیئے، اور اس درمیان میں کوئی بات چیت وغیرہ نہ کرے، پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر حرکت کرنے کی سخت ضرورت ہو اتنا ہی کرے اس سے زیادہ نہ کرے، اور وضو کرنے کے بعد منفرد کو اختیار ہے چاہے جہاں وضو کیا ہے وہیں اپنی باقی ماندہ نماز تمام کرلے، چاہے جہاں پہلے نماز پڑھ رہا تھا وہاں جا کر پڑھے۔(۱)

حدث ہو جائے

☆......حدث کی دو قسمیں ہیں، حدث اکبر یعنی غسل واجب ہونا اور حدث اصغر یعنی بے وضو ہو جانا۔

---

(۱) "وقال العلامة ابراهيم الحلبي الكبير رحمه الله : " من سبقه حدث سماوى من بدنه موجب للوضوء في الصلوٰة انصرف من فوره ، وتوضأ من غير ان يشتغل بشئى غير ضرورى فى وضوئه وبنى على صلاته عندنا ان لم يعرض له ما ينافيها ...... ولكن الاستيناف افضل للعبد عن شبهة الخلاف، وقيل: ذلك فى حق المنفرد ...... ثم المنفرد ان شاء اتمها فى مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يكن تحرزاً عن زيادة المشى، وان شاء رجع الى مصلاه ليؤدى صلاته فى مكان واحد ،حلبى كبير،ص: ۴۵۲، كتاب الصلاة ، فصل فيما تفسد الصلاة ،فروع ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور. سنن ابن ماجه ، ص: ۵، كتاب الصلاة ، باب ما جاء فى البناء على الصلاة، ط: قديمى كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۳۱-۳۳۳، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمى كراچى.

☆......اگرنماز کے دوران حدث اکبر ہوجائے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

☆......اور اگر نماز میں حدث اصغر ہوجائے، تو دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہوگا یا غیر اختیاری، یعنی اس کے وجود یا اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں، اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکالے یا قصداً گیس خارج کرے، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی، اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں۔

اور اگر غیر اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں، یا نادر الوقوع ہوگا جو کبھی کبھار ہوتا ہے، جیسے قہقہہ، جنون، بے ہوشی وغیرہ یا کثیر الوقوع جو اکثر و بیشتر پیش آتا ہے جیسے خود بخود گیس خارج ہونا، پیشاب، پاخانہ اور مذی وغیرہ نکل آنا، اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر نادر الوقوع نہیں ہوگا تو نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ اس شخص کو اختیار ہے کہ وضو کرنے کے بعد اسی نماز کو تمام کرلے، اور اگر چاہے تو نماز کو شروع سے پڑھے

---

(۱) (والاغماء والجنون والجنابة) الحاصلة بنظر او احتلام نائم متمكن ، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمى كراچى. وكذا اذا جن او اغمى عليه او اجنب ،هندية: ۱/ ۹۴، الباب السادس فى الحدث فى الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ثم لجواز البناء شروط منها ان يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده ، هندية: ۱/ ۹۳، الباب السادس فى الحدث فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/ ۵۹۹، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

مزید تخریج ''حدث اکبر ہوگیا قعدہ اخیرہ میں'' کے حاشیہ کے تحت دیکھیں۔

البتہ شروع سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اس صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

۱...... کسی رکن کو حدث کی حالت میں ادا نہ کرے۔

۲...... کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے، مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے کیونکہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

---

(۱) " واذا احدث فی صلاته من بول او غائط او ریح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم یتعمد ان کان موجبه الغسل فکذلک نحو ان احتلم او نظر الی امرأة فانزل او تفکر فانزل...... کذلک لو سقط من السقف حجر او خشب علی المصلی فادماه، وکذلک لو دخل الشوک فی رجل المصلی او وضع جبهة علی الارض فی السجود فسال منه الدم من غیر قصده تفسد صلاته عندهما ،وقیل: تفسد عند الکل. تاتارخانیة: ۱/۵۹۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومالا یفسد ، ط: ادارة القرآن کراچی.

(ثم لجواز البناء شروط) (منها) ان یکون الحدث موجبا للوضوء ولا یندر وجوده وان یکون سماویا لااختیار للعبد فیه ولا فی سببه هکذا فی البحر الرائق، فاذا احدث فی الصلاة من بول او غائط ، او ریح، او رعاف متعمدا فسدت صلاته ولا یبنی وان لم یتعمد فان کان الحدث موجبا للغسل فکذالک وان کان موجبا للوضوء فان کان بفعل الآدمی فکذلک خلافا لابی یوسف رحمه الله تعالیٰ کذا فی الخلاصة،...... ولو اصاب المصلی حدث بغیر فعله کما لو اصابته بندقة او رماه انسان بحجر او مدر فشج رأسه او مس احد قرحه فأدماه لا یجوز له البناء فی قول ابی حنیفة و محمد رحمهماالله تعالیٰ هکذا فی شرح الطحاوی...... اذا اغمی فی صلاته او جن اوقهقه یتوضأ ویستقبل الصلاة...... (ومنها ان ینصرف من ساعته حتیٰ لو ادی رکنا مع الحدث او مکث مکانه قدر ما یؤدی رکنا فسدت صلاته ولو قرأ ذاهبا تفسد صلاته وآیباً لا وقیل بالعکس والصحیح الفساد فیهما...... (ومنها) ان لا یفعل بعد الحدث فعلا منافیا للصلوٰة لو لم یکن احدث إلاما لا بد منه او کان من ضرورات ما لا بد منه او من توابعه وتتما ته حتیٰ اذا سبقه الحدث ثم تکلم او احدث متعمدا او قهقه او اکل او شرب او نحو ذلک لا یجوز له البناء ، وکذا اذا جن او اغمی علیه او أجنب هکذا فی البدائع ، او نظر الی فرج امرأة فأمنی هکذا فی شرح الطحاوی، هندیة: ۱/۹۳ - ۹۴، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: مکتبه حقانیه پشاور، حلبی کبیر،ص: ۴۵۱ - ۴۵۲، مفسدات الصلوٰة، فروع، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

۳......کوئی ایسا فعل نہ کرے جو نماز کے منافی ہو، اور کوئی ایسا فعل بھی نہ کرے جس سے احتراز ممکن ہے۔

۴......وضو ٹوٹنے کے بعد کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، مثلاً صفیں زیادہ ہوں، اور خود پہلی صف میں ہو، اور صفوں کو چیر کر آنا مشکل ہو۔(۱)

۵......مقتدی کو ہر حال میں اور امام کو اگر جماعت باقی ہو تو باقی نماز وہیں پڑھنا جہاں پہلے نماز شروع کی تھی۔(۲)

۶......امام کا کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنانا جس میں امامت کی صلاحیت ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ومنها) اذا كان مقتديا أن يعود الى الامام ان لم يكن فرغ الامام و كان بينهما حائل يمنع جواز الاقتداء، ولو فرغ امامه لا يعود ولو عاد اختلفوا فی فساد صلاته، ولو لم يكن بينهما مانع فله الاقتداء من مكانه من غير عود ...... والمنفرد بعد ما توضأ يتخير بين اتمام الصلاة فی بيته والرجوع الی مصلاه والرجوع افضل ...... والامام كالمنفرد ان فرغ امامه والاعاد ويتم خلف خليفته، هندية: ۱/ ۹۵، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. (...... ويتم صلاته ثمة) وهو اولیٰ تقليلا للمشی (او يعود الی مكانه) ليتحد مكانها (كمنفرد) فانه مخير وهذا كله (ان فرغ خليفته والا عاد الی مكانه) حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء (كالمقتدی اذا سبقه الحدث) الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی.

(۳) (ومنها) اذا كان اماما ان لا يستخلف من لا يصلح للامامة ،هندية: ۱/ ۹۵، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. ولم يستخلف الامام غير صالح لها، شامی: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف،، : سعيد كراچی.

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین پرنماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

حرام آمدنی کا لباس

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے، اور ایسا لباس پہن کرنماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

حرام کمائی کے کپڑے

جس طرح مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح حرام کمائی سے بنائے گئے یا خریدے گئے کپڑے پہن کرنماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔(۳)

حرامی کا امام بنانا

کسی حرامی کوامام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر حرامی عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کوامام بنانا ناگوار نہ ہوتو پھر مکروہ نہیں ہے۔(۴)

(۱، ۲) ” تکره الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیره لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان“. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. وایضا قال الطحطاوی: (قوله : مع الکراهة) ای التحریمیة، ذکره السید وفی السراج والقهستانی، تکره الصلاة فی الثوب الحریر ، والثوب المغصوب، وان صحت ،والثواب الی الله تعالیٰ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. وکذا تکره فی اماکن کفوق کعبة...... وارض مغصوبة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۹- ۳۸۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) ” وکره امامة العبد .... وولدالزنا...... وقید کراهة امامة الاعمیٰ فی المحیط وغیره بأن لا یکون افضل القوم فان کان افضلهم فهو اولیٰ...... وینبغی ان یکون کذلک فی العبد وولد الزنا اذا کان افضل القوم فلا کراهة اذا لم یکونا محتقرین بین الناس لعدم العلة للکراهة، البحر

اورحرامی کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرامی کو علم دین حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا اوراس کوکوئی تربیت دینے والانہیں ہوتا۔(۱)

حرکت دینا

نماز میں عذر کے بغیر جسم کومختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں ہے،اور ہاتھوں کوضرورت کے بغیرحرکت دینا،اورسجدے کو جاتے ہوئے درمیان میں ضرورت کے بغیر توقف کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= الرائق: ۱/ ۳۴۸۔ ۳۴۹، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی.
(ویکره) تنزیها(امامة عبد) ...... (وولد الزنا)هذا ان وجد غيرهم والا فلاكراهة ، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعيد كراچی. حلبی کبیر،ص:۵۱۴، فصل فی الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
(۱) وليس لولد الزنا اب يربيه ويؤدبه ويعلمه فيغلب عليه الجهل ، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. " ويكره ايضا تقديم العبد...... وولد الزنا ...... وفي ولد الزنا لعدم من يثقفه ويؤدبه ويحمله على التعلم الذى مكروه النفس، ومخالف لهواها، حلبی کبیر،ص:۵۱۴، فصل الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
(ويكره تقديم العبد وولد الزنا) لانه ليس له اب يثقفه فيغلب عليه الجهل ولان فى تقديم هؤلاء تنفير الجماعة فيكره، فتح القدير : ۱/ ۳۰۴، وفى نسخة: ۱/ ۳۵۹۔ ۳۶۱،كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.
(۲) (و) كره(كفه) .... (وعبثه به) اى بثوبه (وبجسده) للنهى الالحاجة ولا بأس به خارج صلاة، الدر المختار، وفى الشامية:(قوله وعبثه) هو فعل لغرض غير صحيح، قال فى النهاية: وحاصله ان كل عمل هو مفيد للمصلى فلا بأس به اصله ما روى" ان النبى صلى الله عليه وسلم عرق فى صلاته فسلت العرق عن جبينه" اى مسحه لا نه كان يؤذيه فكان مفيدا وفى زمن الصيف كان اذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة او يسرة لانه كان مفيدا كى لا تبقى صورة ، فاما ما ليس بمفيد فهو العبث...... (قوله للنهى) وهو ما اخرجه القضاعى عنه صلى الله عليه وسلم " ان الله كره لكم ثلاثا: العبث فى الصلاة، والرفث فى الصيام والضحك فى المقابر" وهى كراهة تحريم. شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے؟

حرم شریف میں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے حجاج کرام کو اکثر دروازے میں جہاں سے لوگوں کی آمد ورفت ہے، نماز کے لئے جگہ ملتی ہے، اور جس کی رکعت نکل جاتی ہے امام کے سلام کے بعد کھڑا ہوکر بقیہ نماز پڑھنا دشوار ہوجاتا ہے، لوگ باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے حالات میں چونکہ کچل جانے کا خطرہ ہوتا ہے تو جان بچانے کے لئے یہ صورت اختیار کرسکتا ہے کہ امام کے ساتھ آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھ کر کھڑا ہوجائے، اور اپنی فوت شدہ رکعتیں جلدی جلدی ادا کرلے، نماز صحیح ہوجائے گی۔

''کبیری'' میں ہے کہ اگر نمازی کو خطرہ ہے کہ لوگ اس کے سامنے سے گزریں گے یا اس طرح کا کوئی خدشہ ہے تو اس وقت یہ بات مکروہ نہیں ہے کہ امام جب آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے یعنی اتنی دیر گذر جائے جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاسکتی ہے تو وہ مقتدی کھڑا ہوجائے اور بقیہ رکعتیں پڑھ لے، مگر اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاتی ہے اس سے پہلے ہرگز کھڑا نہ ہو، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

حرم میں ثواب زیادہ ہے

حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہے، اور یہ ثواب پورے حرم کی

---

(۱) "او یخاف مرور الناس بین یدیه ونحو ذلک فلا یکره ان یقوم قبل سلامه بعد قعوده قدر التشهد ولا یقوم قبل قعوده قدر التشهد اصلا"، حلبی کبیر، ص: ۴۳۹، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا خاف المسبوق ان یمر الناس بین یدیه لو انتظر سلام الامام قام الی قضاء ما سبق قبل فراغه، هندیة: ۱/ ۹۱، کتاب الصلاة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه.

حدود میں کسی جگہ پر بھی نماز پڑھنے سے حاصل ہوگا، البتہ حدود حرم کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب غیر مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے، اور حدود حرم کی تمام مساجد میں بیت اللہ کے حرم کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔(۱)

حقیقی نمازی

حقیقی معنوں میں وہ شخص نمازی ہے، جس کا دل نماز میں حاضر ہو، اللہ تعالیٰ کے

---

(۱)[تتمه] قال السيد الفاسي في شفاء الغرام: يتحصل من طرق حديث ابن الزبير ثلاث روايات: احداها ان الصلوٰة في المسجد الحرام تفضل على الصلاة بمسجد المدينة بمائة صلاة، الثانية بألف صلاة، الثالثة بمائة الف صلاة كما في مسند الطيالسي واتحاف ابن عساكر ...... قال السيد: ورأيت لشيخنا بدر الدين بن الصاحب المصري ان الصلاة فيه فرادىٰ بمائة الف، وجماعة بالفي الف وسبع مائة الف، والصلوات الخمس فيه بثلاثة عشر الف الف وخمس مائة صلاة، الدر المختار مع الرد: ۲/۵۲۴ ـ ۵۲۵، كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد كراچي. مسند ابي داؤد الطيالسي، رقم الحديث: ۱۴۶۴، ۲/۱۴۵، ط: دار الكتب العلمية بيروت. شعب الايمان للبيهقي، باب المناسك افضل الحج والعمرة، حديث: ۴۱۴۳، ۳/۴۸۵، ط: مكتبة دار الباز مكة المكرمة. (قوله افضل المساجد مكة) اى مسجد مكة، وكذا ما بعده الى قوله الاقدم ،وفي تسهيل المقاصد للعلامة احمد بن العماد ان افضل مساجد الارض الكعبة لانه اول بيت وضع للناس، ثم المسجد المحيط بها لانه اقدم مسجد بمكة ثم مسجد المدينة لقوله صلى الله عليه وسلم " صلاة في مسجدي هذا تعدل الف صلاة فيما سواه الا المسجدالحرام " حموي ملخصا.

وفي البيري: واختلف في المراد من المسجد الحرام الذي فيه المضاعفة المذكورة، فقيل بقاع الحرام، وقيل الكعبة وما في الحجر من البيت، وقيل الكعبة وما حولها من المسجد، وجزم به النووي، وقال انه الظاهر. وقال الشيخ ولي الدين العراقي: ولا يختص التضعيف بالمسجد الذي كان في زمنه صلى الله عليه وسلم: بل يشمل جميع ما زيد فيه، بل المشهور عند اصحابنا انه يعم جميع مكة بل جميع حرمها الذي يحرم صيده كما صححه النووي. شامي: ۱/۶۵۸ ـ ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في افضل المساجد ،ط: سعيد كراچي.
وقال الرافعي...... ان حسنات الحرم كل حسنة بمائة الف حسنة كما قال ابن عباس كما نقله السندي عن الحموي عن ابن العماد، تقريرات الرافعي: ۱/۸۶، ط: سعيد كراچي.

خوف سے دل پُر ہو اور ناجائز و باطل وسوسے اور ضرر رساں خیالات سے خالی ہو اور آخرت کی نجات کا طلب گار رہو۔

اگر انسان اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو، تو اس حال میں اس کا دل خشوع اور خضوع سے پُر ہو، اور بے پناہ قدرت کے مالک اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور فروتنی سے حاضر ہو وہی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا اور اپنے رب کی جانب مائل ہوگا، اور اس کے ظاہری اور باطنی اعمال کی اصلاح ہو سکے گی، اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی جماعت میں شامل ہوگا، اور دین کی قائم کردہ حدود پر قائم ہوگا، اور وہی شخص ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِن الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاءِ و المنکر** اور حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کی یہی صورت ہے۔ (۱)

حکم کی تعمیل کرنا

نماز کے دوران کسی کے حکم کی تعمیل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو

---

(۱) " وقال ابو العالية فی قوله تعالیٰ (ان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنكر) قال: ان الصلاة فيها ثلاث خصال، فكل صلاة لا يكون فيها شئی من هذه الخلال فليست بصلاة: الاخلاص، والخشية، وذكر الله فالإخلاص يأمره بالمعروف والخشية تنهاه عن المنكر، وذكر الله القرآن يأمره وينهاه، الخ، تفسير ابن كثير . سورة العنكبوت: ۵/۳۲۷، ط: دار الاندلس.

قال النبی صلی الله عليه وسلم: انما الصلاة تمسكن وتواضع و تضرع وتأوه وتنادم، وتضع يديك، فتقول: اللّٰهم، اللّٰهم، فمن لم يفعل فهی خداج، وروی عن اللّٰه سبحانه فی الكتب السالفة: انه قال: ليس كل مصل أتقبل صلاته، وانما اقبل صلاة من تواضع لعظمتی ولم يتكبر علی عبادی، واطعم الفقير الجائع لوجهی، احياء علوم الدين: ۱/ ۲۰۰، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير، دمشق، وفيه ايضا: ۱/ ۲۱۴، بيان المعانی الباطنة التی تتم بها حياة الصلاة، ط: دار الخير دمشق، شامی: ۱/ ۴۱۷، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب و الخشوع، ط: سعيد كراچی.

دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

حمام اور غسل خانے میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں لوگوں کے ستر کھلتے ہیں، اور لوگ آتے جاتے ہیں، ان باتوں سے نمازی کا دل ہٹ جاتا ہے، اور انسان حضورِ دل کے ساتھ وہاں اپنے پروردگار کے آگے التجا نہیں کرسکتا۔(احکام اسلام ص۷۵)(۲)

حملہ ہوگیا

اگر نماز کی حالت میں انسان یا حیوان حملہ کردے تو نماز توڑ دینا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

حیض

☆......حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو تندرست، بالغ عورت کے رحم سے کم

---

(۱) " وفی القنية: قيل لمصل منفرد تقدم بأمره او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتی وسع المکان عليه فسدت صلاته، وينبغی ان يمکث ساعة ثم يتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بأنه امتثال لغير امر الله تعالیٰ" الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۷۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعيد کراچی.

(۲) اقول: الحکمة فی النهی عن المزبلة والمجزرة......... وفی الحمام انه محل انکشاف العورات ومظنة الازدحام فيشغله ذلک عن المناجاة بحضور القلب، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۳-۱۹۴، المساجد، ط: کتب خانه رشيديه دهلی.

(۳)ويباح قطعها لنحو قتل حية، وند دابة، وفور قدر الخ الدر المختار مع الرد: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، مطلب فی بيان السنة والمستحب الخ و: ۲/۵۱. باب ادراک الفريضة، ط: سعيد. (و) يجوز قطعها لخشية (خوف) من (ذئب) ونحوه (علی غنم) ونحوها، حاشية الطحطاوی علی المراقی ص ۳۷۲، فصل فيما يوجب قطع الصلاة ومايجيزه وغير ذلک، ط: قديمی، وفی نسخة. ص: ۲۰۴، ط: قديمی کراچی.. حلبی کبير ص ۳۵۴ کراهية الصلاة. ط: سهيل اکيڈمی لاهور.

سے کم پندرہ دن کے وقفے سے آتا ہو، اس کی مدت کم سے کم تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے، اور اگر اس سے زائد ہے تو وہ حیض کے حکم میں نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہوگا، استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

☆......حیض کے دوران ہم بستری کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ناجائز اور حرام ہے، لہذا ان چیزوں سے بالکل احتراز کیا جائے۔(۲)

☆......البتہ حیض کے زمانے کی نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضاء رکھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱)وهو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة ،فمانقص من ذلک اوزاداستحاضة، البحر : ۱/۱۹۰، باب الحيض ،ط:سعيد الدرمع الرد : ۱/۲۸۳ـ ۲۸۴، باب الحيض .ط:سعيد .حاشية الطحطاوى على المراقى. ص:۱۳۸ باب الحيض والنفاس والاستحاضة ،ط:قديمى

(۲)(ودم استحاضة)حكمه (كرعاف دائم)وقتا كاملا(لايمنع صوماوصلاة)ولونفلا.الدرمع الرد: ۱/۲۹۸، باب الحيض ،ط:سعيدكراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۱۴۸، باب الحيض والنفاس والا ستحاضة،ط:قديمى.البحر: ۱/۲۱۵،با ب الحيض ،ط:سعيد بدائع: ۱/۴۴،قبيل فصل فى التيمم ،ط:سعيد كراچى.

(۳)واماحكم الحيض ......فمنع جوازالصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الابغلاف، ودخول المسجد والطواف بالبيت .بدائع الصنائع: ۱/۴۴، قبيل فصل فى التيمم ، ط:سعيدكراچى.

ان الحيض يتعلق به احكام :احدهايمنع صحةالطهارة ....السادس عشر يحرم الوطء وماهو فى حكمه .البحر: ۱/۱۹۳ ـ ۱۹۴ باب الحيض ،ط:سعيدكراچى. الدرمع الرد: ۱/۲۹۰، باب الحيض،ط:سعيد. هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع فى احكام الحيض، ط:رشيدية كوئٹه.

☆......اگر فرض نماز کے دوران حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہو جائے گی پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آگیا تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی،مزید تفصیل کے لئے''روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' کے لفظ ''حیض'' کو دیکھیں۔(۲)

☆......عورت کو حیض کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ،البتہ حیض کے دوران نماز کے اوقات میں وضو کر کے جائے نماز میں بیٹھ کر کچھ دیر تسبیح پڑھ لے۔(۳)

---

(۱)(یمنع صلاة)مطلقا ولو سجدةشکر (وصوما)وجماعا(وتقضیه)لزومادونهاللحرج. الدرالمختار (قوله للحرج)علة لقوله دونها:ای لأن فی قضاء الصلاة حرجابتکررهافی کل یوم وتکررالحیض فی کل شهر بخلاف الصوم فانه یجب فی السنة شهراًواحدا،وعلیه انعقد الاجماع لحدیث عائشة فی الکتب الستة .شامی: ۱/ ۲۹۰ ـ ۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید هندیة: ۱/ ۳۸،الفصل الرابع فی احکام الحیض،ط:رشیدیة کوئته. (قوله فتقضیه دونها)ای فتقضی الصوم لزوما دون الصلاة...البحر: ۱/ ۱۹۴، باب الحیض، ط: سعید کراچی.
وعن معاذة ان امرأة قالت لعائشة اتجزئ احدانا صلاتهااذا طهرت؟ فقالت:أحرورية انت؟ قدکنا نحیض مع النبی صلی الله علیه وسلم فلا یأمرنا أو قالت فلا نفعله ، بخاری: ۱/ ۴۶، باب لا تقضی الحائض الصلاة، ط: قدیمی کراچی.
(۲)لو افتتحت الصلاة فی آخرا لوقت ثم حاضت لایلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع، هندیة: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض ،ط:رشیدیه .(قوله قضتهما)لزومهابالشروع، شامی: ۱/ ۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید ،البحر: ۱/ ۲۰۵، باب الحیض قبیل قوله والطهر بین الدمین ،ط:سعید کراچی.
(۳)قوله ذکراحکامه......یستحب لها ان تتوضأکل صلاة وتقعد علی مصلاهاتسبح وتهلل وتکبر بقدرادائهاکی لاتنسی عادتهاوفی روایة یکتب لهاثواب احسن صلاةکانت تصلی، شامی: ۱/ ۲۹۰، باب الحیض ،ط:سعید : ۱/ ۱۹۳ ،ط:داراحیاء التراث بیروت، البحر: ۱/ ۱۹۳ باب الحیض، ط:سعیدکراچی. هندیة: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض ، ط:رشیدیة.

حیض آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو وقت کے آخر میں حیض آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی، تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔(۱)

حیض والی پاک ہوگئی

اگر حیض والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے، تو اس عورت کے لئے غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا۔(۲)

نفاس سے پاک ہوجائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض والی پاک ہوئی

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن پورا کر کے پاک ہوئی ہے، اور

---

(۱)اذاحاضت فی الوقت او نفست سقط فرضه بقی من الوقت مایمکن ان تصلی فیه اولا ...... ولوافتتحت الصلاة فی آخر الوقت ثم حاضت لایلزمهاقضاء هذه الصلوة، هندیة: ۱/۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض، ط:رشیدیة.

(قوله ولوشرعت تطوعافیهما)ای فی الصلاة والصوم اماالفرض ففی الصوم تقضیه دون الصلاة وان مضی من الوقت مایمکنها اداؤها فیه لأن العبرة عندنا لآخرالوقت کمافی المنبع، شامی : ۱/۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید و: ۱/۱۹۳ ،ط:مکتبه داراحیاء التراث بیروت .

(۲)وهی (التراویح)سنة الوقت لاسنة الصوم فی الاصح ،فمن صاراهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت والمسافر،والمریض المفطر،مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ، ص:۴۱۲، فصل فی صلاة التراویح، قبیل باب الصلاة فی الکعبة ، ط:قدیمی کراچی.

اس وقت صرف تکبیر تحریمہ " اللّٰہ اکبر " کہنے کا وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن سے کم مدت میں پاک ہوگئی، تو اگر غسل کرنے کے بعد پہنے ہوئے کپڑے اتارنے کے بعد دوسرا کپڑا پہننے کے بعد کم سے کم تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی مقدار کا وقت باقی بھی رہے گا تو نماز فرض ہوگی، اور ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔ (۲)

حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب

اقامت میں "حی علی الفلاح" میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑا ہونے میں اس سے تاخیر نہ کرے اس سے پہلے کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہو سکتا ہے، شرعاً اس

---

(۱) (قوله ولو لعشرة الخ) ای ولو انقطع لعشرة فتقضی الصلاة ان بقی قدر التحریمة فقط. والحاصل ان زمن الغسل من الحیض لو انقطع لأقله لانها انما تطهر بعد الغسل، فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر ما یسع الغسل فقط لم یجب علیها قضاء تلک الصلاة لانها لم تخرج من الحیض فی الوقت بخلاف ما اذا کان یسع التحریمة ایضا، لان التحریمة من الطهر فیجب القضاء. واما اذا انقطع لأکثره فانها تخرج من الحیض بمجرد ذلک فیکون زمن الغسل من الطهر والالزم ان تزید مدة الحیض علی العشرة، فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر التحریمة وجب القضاء وان لم تتمکن من الغسل، لانها ادرکت بعد الخروج من الحیض جزءا من الوقت، وانما حل الوطء فی الانقطاع لاکثره مطلقا لتوقفه علی الخروج من الحیض وقد وجد بخلاف وجوب الصلاة لتوقفه علی ادراک جزء آخر بعده. شامی: ۱/ ۲۹۷ ــ ۲۹۴، باب الحیض، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۲۰۴، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

میں کوئی ممانعت نہیں ۔(۱)

(۱)عبدالرزاق عن ابن جريج قال اخبرنى ابن شهاب ان الناس كانوا ساعة يقول المؤذن" الله اكبر" "الله اكبر "يقيم الصلوة ،يقوم الناس الى الصلوة فلايأتى النبى صلى الله عليه وسلم مقامه يعدل الصفوف .مصنف عبدالرزاق : ۱/۳۷۶، باب قيام الناس عند الاقامة،ط:العلمية.

(قوله والقيام لامام ومؤتم حين قيل حى على الفلاح) مسارعة لامتثال أمره والظاهر انه احتراز عن التاخير لاالتقديم حتى لوقام اول الاقامة لابأس، طحطاوى على الدرالمختار: ۱/۲۱۵، قبيل فصل واذا أراد الشروع فيها كبر،ط: رشيدية كوئته.

خ

خاص تجربہ

بندہ کا تعلق چونکہ مکمل ریسرچ سے ہے اس لئے ایک خاص نگاہ سے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ اگر آپ سارا دن کاروباری مصروفیات میں ڈوبے رہیں اور نماز ظہر میں جلدی پہنچ کر سنتیں پڑھیں اور جماعت کی نماز میں شریک ہو کر نماز مکمل ادا کریں تو اپنے جسم کی سابقہ اور موجودہ کیفیت کا اندازہ لگا لیں۔

بندہ ایک دفعہ کسی کام کے سلسلے میں کراچی گیا، مارکیٹ میں کام کے سلسلے میں گھومتا رہا حتیٰ کہ جسم اور دماغ تھک گیا دوست نے کہا کہ قریب مسجد ہے نماز پڑھ لیں جب میں نے نماز پڑھی تو اپنے آپ کو پھر سے تروتازہ پایا اور وہ احساس آج عرصہ گذرنے کے بعد بھی محسوس کرتا ہوں۔(۱) (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۴)

خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے کوئی آنے والا پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے، تو اس کو دوسری صف کے آگے سے گذر کر پہلی صف کی خالی جگہ پر پہنچ کر جماعت میں شریک ہونا جائز ہے۔ اس صورت میں دوسری صف والے قصوروار ہیں کہ انہوں نے آگے بڑھ کر پہلی صف کی خالی جگہ کو پر نہیں کیا، بعد میں آ کر خالی جگہ کو پر کرنے والا قصوروار نہیں ہوگا، اور یہ حکم صرف پہلی صف کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام صفوف

---

(۱) وفی التفسیر. واقیموا الصلوة وآتوا الزکاة وارکعوا مع الراکعین ....وفی نهایة الآیات امرهم الله تعالی والامر للوجوب...... وفی الصلوة تطهیر النفوس وفی الزکاة تطهیر المال (التفسیر المنیر: ۱/۵۲. المکتبه الغفاریة) وفی الفقه الاسلامی وادلته: فمن فوائدها الدینیة عقد الصلة بین العبد وربه .....ومن فوائدها الشخصیة التقرب لها الی الله تعالی .... کماان فی الصلوة راحة نفسیة کبیرة وطمانینة روحیة ....الخ" الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۶۵۵، ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه.

کے لئے یہی حکم ہے۔(۱)

خاموش رہا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خاموش رہا رکوع سے پہلے

اگر کوئی شخص قراءت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ''سبحان اللّٰه'' کہنے کی مقدار خاموش رہا، تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

خاموش رہا فاتحہ کے بعد

''فاتحہ کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)"ولو وجد فرجة فی الاوّل لاالثانی له خرق الثانی لتقصیر هم ،وفی الحدیث "من سد فرجة غفرله (قوله لتقصیر هم)یفید ان الکلام فیمااذاشرعوا .وفی القنیة قام فی اخر صف وبینه وبین صفوف مواضع خالیة فللداخل ان یمر بین یدیه لیصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلایأثم المار بین یدیه دل علیه مافی الفردوس عن ابن عباسؓ عنه صلی الله علیه وسلم "من نظر الی فرجة فی صف فلیسدها بنفسه ،فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبته فانه لاحرمة له "ای فلیتخط المار علی رقبة من لم یسدالفرجة " شامی: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول ،ط:سعید "واذاوجد فرجة فی الصف الاول دون الثانی فله خرقه لترکهم سدالاول (قوله لترکهم الخ)ای فلاحرمة لهم لتقصیرهم ،حاشیه الطحطاوی علی مراقی الفلاح ،ص:۳۰۷، فصل فی بیان الاحق بالامامة .ط:مکتبه رشیدیه کوئٹه ،وقدیمی .

(۲)وکذااذاسجد فی موضع الرکوع اورکع فی موضع السجود اوکرر رکنا او قدم الرکن اواخره ففی هذه الفصول کل مایجب سجودالسهو .هندیة: ۱/ ۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجودالسهو،ط:رشیدیه .وفی الهندیة :ولایجب السجود الابترک واجب او تأخیره او تأخیر رکن "هندیة: ۱/ ۱۲۶ ،ط:رشیدیه(قوله قیل الافی اربع)واجاب فی الحلیة عن وجوب السجود فی مسألة التفکر عمدابانه وجب لمایلزم منه من ترک واجب هو تاخیرالرکن. شامی: ۲/ ۸۰، باب سجودالسهو ،ط:سعیدکراچی.

خاموش رہا قراءت کے بعد

"قراءت کے بعد خاموش رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز

☆......جائے نماز پر غیر جاندار کی تصویر کا ہونا نماز کے لئے مانع نہیں ہے، اور اس سے نماز مکروہ بھی نہیں ہوتی، خانہ کعبہ اور روضۂ اقدس کی تصاویر بھی غیر جاندار کی تصاویر میں داخل ہیں، اس لئے جس جائے نماز پر اس قسم کی تصاویر ہوں اس پر نماز جائز ہے۔(۱)

☆......کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کی دیواروں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اگر چہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱)ولایکره تمثال غیر ذی الروح (هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: مكتبة رشيدية كوئٹه "(او لغير ذي الروح)" لايكره، شامي: ۱/۶۴۹، مكروهات الصلاة، ط:سعيد. ولايكره تمثال غير ذي الروح لانه لايعبد، تاتارخانية: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره ط:ادارة القرآن.

(۲)وفي التنوير "يصح فرض ونفل فيها وفوقها وان كره الثاني وفي الشامية :(قوله وان كره الثاني)اي الصلاة فوقها. شامي: ۲/۲۵۴، قبيل كتاب الزكاة، ط:سعيد.
وفي الهداية "الصلوة في الكعبة جائز فرضها ونفلها....ومن صلى على ظهر الكعبة جازت صلوته" الهداية: ۱/۱۴۳، ط: سعيد كراچي. وفي البحر"(صح فرض ونفل فيها وفوقها)لانه صلى الله عليه وسلم صلى في جوف الكعبة يوم الفتح، ولانها صلاة استجمعت شرائطها الاانه يكره لمافيه من ترك التعظيم". البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد كراچي.

☆......تصویر کا حکم عین شئی کا حکم نہیں ہوتا۔(۱)

☆......نماز پڑھنے کے دوران ان تصاویر پر سر رکھا جاتا ہے پاؤں نہیں رکھا جاتا یہ توہین نہیں، تعظیم میں داخل ہے۔(۲)

لہذا ان وجوہات کی بنا پر کعبۃ اللہ اور روضۂ اقدس کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے، تاہم اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان نقشوں پر پاؤں نہ آئے تا کہ بے ادبی کا شبہ پیدا نہ ہو۔

ختم نماز

نماز کو صرف لفظ "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" پر ختم کرنا چاہئے "وبرکاتہ" کا اضافہ نہ کرے۔(۳)

---

(۱)وفی البحر: "والنظر من وراء الزجاج یوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآة لانه لم یرفرجها وانما رأی عکس فرجها "البحرالرائق: ۱۰۱/۳، فصل فی المحرمات، ط: سعید کراچی. (قوله لان المرئی مثاله الخ)......وانما اراد به انعکاس نفس المرئی وهو المراد بالمثال فیکون مبنیا علی القول الآخر، ویعبرون عنه بالانطباع وهو ان المقابل للصقیل تنطبع صورته ومثاله فیه لاعینه، ویدل علیه تعبیر قاضیخان بقوله لانه لم یرفرجها، وانما رأی عکس فرجهافافهم. شامی: ۳/ ۳۴، فصل فی المحرمات ،ط:سعید.

(۲)ونظیره :وفیه تعظیم لها ان سجدعلیها ...... لان الذی یصلی علیه معظم فوضع الصورة فیه تعظیم لها. البحر: ۲۸/۲، باب مایفسد الصلاة ،ط:سعید، کراچی. شامی : ۶۴۹/۱، باب مایفسد الصلاة ،مکروهات الصلاة ،ط:سعید.

(۳)(یسلم عن یمینه ویقول السلام علیکم ورحمة الله ولایقول فی هذاالسلام)ای فی سلام الخروج من الصلاة سواء کان عن الیمین اوالیسار(وبرکاته کذاذکرفی المحیط). حلبی کبیر ص: ۳۳۶، صفةالصلاة ،ط:سهیل ،الدرمع الرد: ۵۲۶/۱، آداب الصلاة، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح،ط:سعید. البحر: ۳۳۲/۱، فصل واذااراد الدخول فی الصلاة کبر،ط:سعید.

خسوف کی نماز

☆......''خسوف'' چاندگرہن کو کہتے ہیں یعنی چاند پر زمین کا سایہ ہو جانے سے اس کا سیاہ نظر آنا۔(۱)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسوف اور خسوف اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو۔(۲)

☆......خسوف کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، مگر اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔(۳)

---

(۱)وفی المراقی: وکسوف القمر ذهاب ضوئه والخسوف ذهاب دائرته ، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۴۶، باب صلاة الکسوف والخسوف،ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه ،وقدیمی. وفی الفقه الاسلامی:الخسوف هو ذهاب ضوء القمر اوبعضه لیلالحیلولة ظل الارض بین الشمس والقمر". الفقه الاسلامی : ۲/ ۱۴۲۱ ، ط:رشیدیه کوئٹه.وفی قواعدالفقه "الخسوف للقمر ذهاب ضوئه". مجموعة قواعدالفقه. ص: ۲۷۶ ، ط:میرمحمد کتب خانه.

(۲)وفی البخاری."عن قیس قال سمعت ابا مسعود یقول قال النبی ﷺ ان الشمس والقمر لایخسفان لموت احدمن الناس ولکنهما آیتان من آیات الله فاذارأیتموها فقوموافصلوا.". بخاری: ۱/ ۱۴۱، ط: سعید کراچی. وفی مسلم."عن ابی مسعود ان رسول الله ﷺ قال ان الشمس والقمر لیس ینکسفا ن لموت احد من الناس ولکنهماایتان من ایات الله فاذا رأیتموه فقوموافصلوا.مسلم : ۱/ ۲۹۹. مکتبه ایچ ایم سعید. وفی ابی داود : "ثم قال ان الشمس والقمر لاینکسفان لموت احد ولالحیاته ولکنهما آیتان من آیات الله عزوجل یخوف بهماعباده فاذاکسفافزعوا الی الصلوة". ابوداؤد : ۱/ ۱۶۶،ط: سعید کراچی.

(۳)وظاهر الروایة هو الرکعتان ثم الدعاء الی ان تنجلی ، شرح المنیة :شامی:۲/ ۱۸۲، باب الکسوف ،ط:سعید.

یصلون رکعتین فی خسوف القمروحداناهکذافی محیط السرخسی . هندیة : ۱/ ۱۵۳،الباب الثانی عشرفی صلاة الکسوف،ط: رشیدیة کوئٹه. اماخسوف القمر فیصلون فی منازلهم لان السنة فیهاان یصلوا وحدانا". بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۲، قبیل فصل فی صلاة الاستسقاء ، ط:سعید کراچی.

☆……قراءت آہستہ پڑھے۔(۱)

خشوع والی نماز کیسی ہو؟

شیخ الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب ''حقیقت صلوٰۃ'' میں خشوع والی نماز کا ایک پورا نقشہ کھینچا ہے۔ جس میں انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ نمازی کی کیفیات اذان سے لے کر مسجد جانے تک اور تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک کیا ہونی چاہئے۔ قارئین کے استفادے کیلئے پیش خدمت ہے۔

اذان سنتے وقت دل کی حالت:

جب اذان کی آواز کان میں آئے تو ایمان والوں کو چاہئے کہ ادب کے ساتھ ادھر متوجہ ہو جائیں اور خیال کریں کہ یہ پکارنے والا، اللہ تعالیٰ مالک الملک کی طرف سے پکار رہا ہے اور اس کے دربار میں حاضری اور اظہار عبودیت کے لئے بلا رہا ہے۔

پھر جب مؤذن **الله اکبر، الله اکبر** اور **اشهد ان لا اله الا الله** کہے تو اللہ کی بے انتہا عظمت و کبریائی اور اس کی لاشریک الوہیت کے تصور کو تازہ کرتے ہوئے خود بھی دل و زبان سے یہی کلمات کہیں، اور اگر بالفرض کسی کام میں مشغول ہوں یا کسی خدمت میں لگے ہوئے ہوں تو یہ خیال کر کے کہ اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بالاتر ہے اور اسکی عبادت کا حق سب سے اہم اور مقدم ہے، نماز کے واسطے اس کام کو ملتوی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

---

(۱) "بلااذان ولااقامة ولاجهر "الدرمع الرد: ۲/۱۸۲، باب الكسوف، ط: سعيد "بلااذان ولااقامة ولاجهر فى القــراءة فيهماعنده "حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۵۴۵. باب صلاة الكسوف والخسوف، ط: رشيديه وقديمى.

ولايجهر بالقراءة فى صلاة الجماعة فى كسوف الشمس فى قول ابى حنيفة "هندية: ۱/۱۵۳، الباب الثامن عشر فى صلاة الكسوف. ط: رشيدية كوئٹه.

پھر جب مؤذن اشھد ان محمدًا رسول الله کہے تو حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے یقین کو دل میں تازہ کرتے ہوئے اور رسالت کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے دل وزبان سے بھی یہی شہادت ادا کریں۔

پھر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو خیال کریں کہ یہ مؤذن حضور ﷺ کی تعلیم سے، بلکہ گویا آپ ﷺ ہی کی طرف سے ہم کو نماز کے لئے بلا رہا ہے جس میں سراسر ہمارا بھلا ہے بلکہ اسی پر ہماری نجات اور کامیابی کا انحصار ہے، پھر اپنے نفس اور اپنی روح کو مخاطب کر کے مؤذن کا یہی پیغام خود اپنی زبان سے دہرائیں۔

پھر اخیر میں جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ تو اپنی زبان سے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور لاشریک الوہیت وربوبیت کا تصور پھر دل میں تازہ کریں اور خیال کریں کہ ایسے عظمت وجلال والے مالک الملک لاشریک لہٗ کے دربار میں حاضری اور اسکی بندگی کتنی بڑی سعادت ہے، اور اس میں غفلت وکوتاہی کس قدر کمینگی اور کتنی محرومی اور کیسی شقاوت ہے۔

مسجد جاتے ہوئے دل کی حالت:

پھر اس مالک الملک کے قہر وجلال کے تصور سے لرزتے ہوئے اور اس کی شان رحیمی وکریمی سے لطف وکرم اور عفو ورحم کی امید کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور مسکنت اور خوف وادب کی کیفیت کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیں اور اس چلنے کے وقت قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر میدان حشر اور مقام حساب کی طرف چلنے کو یاد کر کے قلب میں ایک بیم وامید کی سی کیفیت پیدا کریں۔

پھر جب مسجد میں داخل ہونے لگیں تو تصور کریں کہ یہ خانۂ خدا اور مالک الملک کا دربار ہے، اور یہاں کا ادب یہ ہے کہ داہنا پاؤں پہلے اندر رکھا جائے یہ خیال کر کے داہنا پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں اور دعا کریں۔

''رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک''

ترجمہ: میرے مالک! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

وضو کی کیفیت:

پھر اگر وضو کرنا ہو تو یہ خیال کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا چاہیئے جیسا کہ اس کا حکم ہے نیز احادیث نبویہ میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں مثلاً یہ کہ ''وضو کے وقت اعضاء وضو کے تمام گناہ دھل جانے ہیں'' اور مثلاً یہ کہ ''قیامت میں اعضاء وضو روشن اور منور ہوں گے جس کے ذریعہ سے اس امت کے نمازی تمام دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے اور یہ انکی خاص نشانی اور پہچان ہوگی''۔ سو وضو کے وقت اعضاء ان فضائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی پوری امید کرتے ہوئے وضو کریں اور سنن ومستحبات کی کماحقہٗ رعایت رکھیں بالخصوص مسواک کا ہمیشہ اہتمام کریں اور خیال کریں کہ اپنے مولا سے اسی منہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس کا پاک کلام اس کے حضور پڑھنا ہے اس لئے مسواک کے ذریعہ منہ کے صاف کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

ؔ ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

رسول اللہ ﷺ خود بھی مسواک کا حد سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی بہت تاکید فرماتے تھے، اور اس کے بڑے فضائل اور فوائد بیان فرماتے تھے۔

پھر وضو کرنے والا جب اس طرح وضو کر کے فارغ ہو جائے تو خیال کرے کہ یہ تو میں نے صرف ظاہری طہارت کی ہے اس سے زیادہ ضروری باطن کی طہارت ہے یعنی گندے ارادوں اور ناپاک خیالات سے اور گناہوں کی ناپاکی سے اپنے دل کی طہارت، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں اور چہروں سے زیادہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ پس بڑا احمق اور بیوقوف ہے وہ انسان جس نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ چند ظاہری اعضاء تو دھو لئے لیکن دل کی صفائی اور پاکی کی کوئی فکر نہ کی حالانکہ جس مالک ومولا کے سامنے اس کو حاضر ہونا اور جس کو کچھ عرض ومعروض کرنا ہے وہ سب سے زیادہ دلوں ہی کو پاک اور صاف دیکھنا چاہتا ہے، اور پاکی کا خاص ذریعہ توبہ واستغفار ہے پس وضو کے بعد تمام گناہوں سے توبہ واستغفار بھی کرے۔

نماز شروع کرتے وقت دل کی حالت:

پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہونے لگے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے والی اپنی پیشی کو یاد کرے اور ندامت وحیا اور خوف سے اس کے دل کی حالت وہ ہونی چاہیے جو نہایت محسن آقا کے سامنے حاضر ہوتے وقت کسی بھاگے ہوئے خطا کار غلام کی ہوتی ہے۔ نیز نماز کے فضائل کا بھی دھیان کریں، خصوصاً اس کی یہ فضیلت یاد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حضوری اور انتہائی قرب کا خاص موقع ہے، اور یہ کہ قیامت میں نماز ہی کی اچھائی یا برائی پر آدمی کی سعادت یا شقاوت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ پھر یہ خیال کر کے کہ کیا خبر ہے یہی نماز میری آخری نماز ہو اور اس کے بعد کوئی نماز پڑھنی مجھے نصیب

نہ ہو۔لہٰذا بہتر سے بہتر نماز ادا کرنے کا عزم کرے،اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے۔

نیت کی کیفیت:

پھر جب قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے تو خیال کرے جس طرح میں نے اپنے جسم کا رخ بیت اللہ کی طرف کرلیا جو ہمارے جسموں کا قبلہ ہے اسی طرح میرے دل کا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے جو قلوب وارواح کا قبلہ ہے۔ یہ خیال کر کے دل وزبان سے کہے:

''انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العٰلمین۔ لاشریک له وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین''.

''میں نے اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ اس اللہ کی طرف پھیردیا،جس نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جورب العٰلمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں سے ہوں''۔

تکبیر تحریمہ کی کیفیت:

اس کے بعد نماز شروع کرے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و کبریائی کا تصور کرتے ہوئے اور اپنی ذلت و بیچارگی اور تمام ماسویٰ اللہ کی بے حقیقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دل وزبان سے کہے **اللہ اکبر** (اللہ بہت بڑا ہے، ہر طرح کی کبریائی اور برتری اسی کے لئے ہے) اس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا زیادہ سے زیادہ دھیان اور دل میں زیادہ سے زیادہ خشوع اور

تذلل کی کیفیت ہونی چاہیے۔ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ پوری نماز کی اجمالی حقیقت اللہ اکبر میں سمٹی ہوئی ہے اور ساری نماز اسی اللہ اکبر کے معنی کی تفصیل اور عملی صورت ہے۔

ثناء کی کیفیت:

پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر یقین کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے حضور میں کھڑا ہوا تصور کر کے اولاً ثناء پڑھے اور اس خیال کے ساتھ پڑھے کہ حق تعالیٰ اپنی خاص کریمانہ شان کے ساتھ متوجہ ہے اور سن رہا ہے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک.

(اے میرے اللہ! پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے ہر تعریف اور برکت والا ہے تیرا نام، اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

تعوذ کی کیفیت:

اور پھر یہ خیال کر کے کہ شیطان ہمارے دین و ایمان کا اور خاص طور سے ہماری نمازوں کا بڑا سخت دشمن ہے اور وہ ہماری گھات میں ہے اور میں آگے جو کچھ اپنے رب سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس میں ضرور خرابی ڈالنے کی کوشش کرے گا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے شر سے میری حفاظت فرما سکتا ہے۔ غرض اپنے آپ کو شیطان کے بچاؤ سے عاجز سمجھ کر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور عرض کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے دل کی حالت:

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الخ پڑھ کر سوۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ شروع کرے، اور ایک ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پورے خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا جائے۔ (جب امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو)

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ: بندہ جب نماز میں یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سب تعریفیں اللہ رب العٰلمین کے لئے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری حمد کی) پھر جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (جو بڑی رحمت والا ہے اور نہایت مہربان ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری صفت بیان کی) پھر جب کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو یوم جزا کا مالک ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی) پھر جب کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هٰذَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ (اس میرے بندے نے میری توحید کا اقرار کیا اور اپنے واسطے مجھ سے مدد مانگی، میرے بندے کو اس کی مانگ ملے گی) اس کے بعد جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے آخر تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ (میرے بندہ نے اپنے لئے مجھ سے ہدایت مانگی اور میرے بندہ کی یہ مانگ پوری کی جائے گی)۔

پس نماز کو پڑھنے والے کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ کی ہر آیت کو سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ میری سن رہے ہیں اور مذکورہ بالا احادیث کے

مطابق میری ہر بات کا جواب دے رہے ہیں، چنانچہ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے اس جواب کا خیال آئے کہ ''میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا، تو یہ تصور کر کے کہ میری سب سے بڑی حاجت اور سب سے اہم ضرورت صراط مستقیم کی ہدایت اور دین حق پر چلنا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے گا وہ اس کو عطا کرنے کا وعدہ فرما رہا ہے دل کی پوری تڑپ کے ساتھ اس رب کریم سے عرض کرے۔

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین۔آمین.

اے اللہ! سیدھے راستہ پر چلا ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پہ تو نے فضل فرمایا۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ گمراہوں کے راستے پر، اے اللہ! میری یہ دعا قبول فرما۔

اس کے بعد جو سورت پڑھنی ہو پڑھے، اور خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی میری دعا کا جواب ہے جو خود میری زبان سے کہلوایا جارہا ہے۔ قرآن شریف کی جو بھی چھوٹی بڑی سورۃ پڑھی جائے یا جہاں سے بھی اس کی دو چار آیتیں پڑھی جائیں لازماً اس میں ہماری ہدایت کا کوئی نہ کوئی سبق ہوگا، یا تو اللہ تعالیٰ کی توحید، تسبیح و تقدیس اور اسکی صفات عالیہ کا بیان ہوگا یا قیامت و آخرت کا ذکر ہوگا یا عبادات اور اخلاق کا یا معاملات و معاشرت کے اچھے اصولوں کی تلقین ہوگی، یا گذشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کے سبق آموز واقعات ہوں گے۔ غرض قرآن شریف کی ہر آیت میں ضرور بالضرور ہمارے لئے کوئی خاص ہدایت ہوگی۔

قرأت کرتے ہوئے دل کی حالت:

پس نمازی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی جو سورۃ یا آیت بھی پڑھے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی دعا کا جواب سمجھے اور اپنے آپ کو مثل شجرہ موسوی کے تصور کرے (یعنی اس درخت کی مانند جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وادی طویٰ میں حق تعالیٰ کا کلام سنا تھا) درحقیقت کلام اللہ پڑھنے والے ہر مؤمن پر (اور بالخصوص نماز میں قرآن شریف پڑھنے والے مؤمنین پر) اللہ تعالیٰ کے ہزاروں بڑے بڑے احسانات میں سے ایک بڑا احسان وانعام یہ بھی ہے کہ شجرہ موسوی والی سعادت عظمیٰ ان کو حاصل ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ازلی مقدس کلام کو اپنی زبان سے ادا کرنا اور دہرانا نصیب ہوتا ہے۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

رکوع کی کیفیت:

پھر جب قرأت ختم کر چکے تو شکر کے جذبہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ شان کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے اور اپنے کو اس کی عبادت اور اس کے شکر کی کما حقہ ادائیگی سے قاصر سمجھتے ہوئے **اللہ اکبر** کہہ کے رکوع کرے، اور سر نیاز اس کے آگے جھکائے اور اپنی ذلت وحقارت اور حق تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وجلالت کا تصور کر کے دل وزبان سے بار بار کہے۔

سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم.

پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

قومہ کی کیفیت:

اس کے بعد سر اٹھائے اور کہے **سمع الله لمن حمده** (اللہ نے حمد کرنے والے کی سن لی) یہ کلمہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور جواب کے ہے، جو بندے ہی کی زبان سے کہلوایا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اے بندے! تیری حمد کو تیرے رب نے سن لیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدر افزائی اور یہ بندہ نوازی معلوم کرکے بندہ کو چاہیئے کہ اس کے تمام ظاہر و باطن پر حمد و شکر کا جذبہ طاری ہو جائے اور وہ دل و زبان اور جسم و جان سے کہے **ربنا لک الحمد** (اے میرے پروردگار! ساری حمد وثنا تیرے ہی لئے ہے)۔

سجدے کی کیفیت:

اس کے بعد حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی بے حقیقی اور شکر و عبادت کا حق ادا کرنے میں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا تصور کرتے ہوئے دل و زبان سے **الله اکبر** کہتا ہوا سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی (جو اس کے جسم کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ ہے) اللہ کے حضور میں زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و رفعت کے سامنے اپنی انتہائی ذلت و پستی اور بندگی اور سرافگندگی کی عملی شہادت دے، اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا جلال و جبروت کا تصور کرکے اپنے کو اس کا عبد ذلیل اور خاک پر پڑا ہوا ایک کیڑا سمجھتے ہوئے اسی حالت میں بار بار دل و زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.

(پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے،)

پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے سجدے سے اعلیٰ و ارفع اور اپنے سجدے اور اپنی

عبادت کو اس دربار عالی کی شان کے لحاظ سے نہایت ناقص اور نا قابل قبول سمجھتے ہوئے ندامت اور اعتراف قصور کے ساتھ الـلـه اکبر کہہ کے سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھنے کے بعد پھر اسی تصور و تاثر کے ساتھ الله اکبر کہہ کر دوبارہ سجدے میں گر جائے اور اس وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رفعت وعظمت اور اپنی انتہائی حقارت و ذلت کے خیال میں ڈوبا ہوا ہو، اور اس کو ہر کمزوری اور ہر نامناسب بات سے پاک اور اپنے کو سراسر گندگیوں اور عیبوں کا مجموعہ اور نہایت حقیر اور خطا کار بندہ تصور کرتے ہوئے پھر بار بار زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.

دوسری رکعت:

پھر یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہمارے ان سجدوں اور ہماری عبادات سے بہت بالاتر اور برتر ہے، الـلـه اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور جن تصورات کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تھی اس رکعت میں پھر اسی طرح سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھے اور مذکورہ تفصیل کے مطابق رکوع وسجدہ کرے۔غرض ہر رکعت میں اسی طرح کرے۔

تشہد کی کیفیت:

پھر جب بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا وقت آئے تو دل کو پوری یکسوئی کے ساتھ متوجہ کر کے عرض کرے:

"التحیات للـه والصلوٰات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الـلـه وبرکاته السلام علینا وعلیٰ عباد الله الصٰلحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله".

''ادب و تعظیم کے سارے کلمے اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو تم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی قابل عبادت نہیں سوا اللہ کے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں''۔

درود شریف پڑھتے ہوئے دل کی کیفیت:

اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد یہ خیال کر کے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھے کہ اس دربار خداوندی تک ہم کو رسائی رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی سے حاصل ہوئی ہے اور ہمارا ایمان واسلام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق حضور ﷺ ہی کی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے اور آپ ہی ہمارے ہادی اول ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی حضور ﷺ کو اس ہدایت ورہنمائی کا اور اس سلسلہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا بدلہ دے سکتا ہے، لہٰذا دعائے رحمت یعنی درود کی شکل میں آپ کے احسان کا اعتراف کیے بغیر اللہ تعالیٰ سے عرض ومعروض کے اس سلسلے کو ختم کر دینا بڑے بے مروتی اور احسان فراموشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس درود شریف کی تعلیم فرمائی تھی اور جو عام طور پر نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے:

''اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید''.

''اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ان کی آل پر (یعنی ان کے متعلقین اور متبعین پر)

اپنی خاص رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے"۔

استغفار:

درود شریف پر گویا نماز پوری ہوگئی مگر اس کو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لحاظ سے نہایت ناقص اور نا قابل اعتبار سمجھتے ہوئے اور اس بارہ میں اپنے کو سراسر قصوروار اور خطاکار تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خوف اور دل شکستگی کی کیفیت پیدا کرے اور نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ حق تعالیٰ سے عرض کرے:

"اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا وانه لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور رحیم". (صحیح بخاری)

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا میں سخت قصوروار ہوں اور صرف تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، پس تو مجھے معافی دے دے محض اپنے فضل سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے"۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی درخواست پر نماز ہی میں پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی تھی۔

اس دعا واستغفار ہی کو اپنی نماز کا خاتمہ بنائے۔

سلام کی کیفیت:

اس کے بعد سلام کے ذریعہ نماز ختم کردے۔ دائیں جانب کے سلام میں دائیں جانب کے رفقاء نمازی اور فرشتوں کی نیت کرے اور بائیں جانب کے سلام میں اس

جانب والوں کی۔ اور امام جس جانب ہو اس کی نیت اسی جانب کے سلام میں کرے۔

یہ ظاہر ہے کہ سلام کا اصل موقع ابتدائے ملاقات ہے، یعنی جدا ہونے کے بعد جب وہ مسلمان باہم ملیں تو انہیں سلام کا حکم ہے۔ پس نماز کے ختم پر دو طرفہ سلام کی مشروعیت میں ہمارے لئے اشارہ ہے کہ ہم پوری نماز میں اس قدر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس سے مناجات اور عرض معروض میں ایسے غرق رہیں کہ اپنے گرد و پیش کی دنیا سے بھی، حتیٰ کہ اپنے ساتھ کے فرشتوں سے بھی منقطع اور غائب ہو کر گویا کسی دوسرے ہی عالم میں ہیں اور نماز کے ختم پر گویا اس عالم سے پلٹ کر تازہ ملاقات کرتے ہیں اور دائیں بائیں کے رفیقوں اور فرشتوں کو سلام کرتے ہیں۔

سلام کے بعد:

سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ خیال کرے کہ میری یہ نماز بہت ناقص ہوئی اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے معاف نہ فرمائے تو میں اس پر سزا کا مستحق ہوں بہر حال یہ خیال کر کے شرم و ندامت اور خفت کے جذبہ کے ساتھ اپنی نماز کے کوتاہیوں اور دوسری عام مصیبتوں سے معافی مانگے اور عفو و درگزر کی التجا کرے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ ایسی آواز سے **استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ.** کہتے تھے کہ پیچھے کے لوگ بھی آپ کے اس استغفار کو سن لیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقبول بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:

"کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحارھم یستغفرون".

"وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں، بلکہ راتوں کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں گزارتے ہیں، اور پھر سحری کے وقت اس سے معافی مانگتے ہیں"۔

گویا رات بھر کی عبادت کے بعد بھی اپنے کو قصوروار اور خطا کار گردانتے ہوئے اپنے مالک و مولیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی ہی چاہتے ہیں۔ بہر حال ایمان والوں کا یہی حال ہونا چاہیئے کہ اپنی طرف سے اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے قصور اور اپنی کوتاہ کاری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں۔ اس سے بخش دینے کی التجا کریں، اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں دعائیں مانگیں۔ (بحوالہ نماز کے اسرار و رموز، ص: ۲۰۹-۲۲۴، ط: مکتبہ الفقیر)

خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ

انسان دنیا میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جتنا دنیا میں پھنستا ہے اتنا ہی بے سکون اور بے چین ہوتا چلا جارہا ہے، اب پھر سکون کی تلاش میں مزید کوشش کرتا ہے، مزید دنیا حاصل کرتا ہے لیکن پھر مزید پھنستا ہے۔

مکھی شہد کے میٹھے پر آبیٹھی، کچھ کھایا پھر پھنس گئی، اب نکلنے کے لئے کوشش کی تو پھنستی چلی گئی۔ آخرکار ریشم کے کیڑے کی طرح مرگئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی کیفیت ہے لیکن نماز واحد علاج ہے سکون کا، لیکن کونسی نماز؟ میری اور آپ کی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ نماز جس کے اندر خشوع وخضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔ (۱)

خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

اور یہی دونوں چیزیں مطلوب ہیں ٹیلی پیتھی میں۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں ہپناٹزم میں۔

---

(۱) وفی التفسیر المنیر: والخشوع۔ خشوع القلب "(التفسیر المنیر: ۱۸/۱۱، مکتبہ غفاریة۔
وفی القرطبی: "والخشوع محله القلب"۔ تفسیر قرطبی: ۱۲/۱۰۳، مکتبة الغزالی۔
وفی القرطبی: "والخشوع فی القلب"۔ تفسیر قرطبی: ۱/۳۷۴۔ مکتبة الغزالی۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں یوگا میں۔

یہ سب مل کر علاج انسانی بن جاتا ہے۔

ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز مکمل سکون ہے۔اور اس وقت نفسیاتی مریضوں کو نماز دھیان سے پڑھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات (Pcshycologist) کہنے لگے کہ اگر لوگوں کو خشوع و خضوع کے فوائد اور محاسن کا علم ہو جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر ایسی نماز پڑھیں کہ انہیں پھر دنیا بھول جائے۔

کہنے لگے میرے پاس ایک مریض آیا تمام دوائی علاج کر چکا تھا۔میں نے کہا میرا صرف اور صرف یہی مشورہ ہے کہ نماز تہجد سے لے کر نماز اوابین تک تمام نفل اور فرض نماز پڑھیں اور پڑھیں اس دھیان اور توجہ سے جس طرح دین کہتا ہے۔کچھ عرصہ کے بعد مریض نے بتایا کہ واقعی میرے امراض سے (1/3) ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۱۸۰)

خصی کی امامت

خصی کی امامت مکروہ تنزیہی ہے،البتہ اگر اس سے زیادہ بہتر آدمی امامت کے لئے موجود نہ ہو تو کراہت نہیں ہوگی۔(۱)

(۱)وکذاتکرہ خلف امرد وسفیہ ومفلوج .الدرالمختار وفی الشامیة :(قولہ ومفلوج وابرص شاع برصہ)وکذلک اعرج یقوم ببعض قدمہ ،فالاقتداء بغیرہ اولی، تاتارخانیة ،وکذااجذم "بیرجندی "ومجبوب وحاقن ،ومن لہ یدواحدة،فتاوی الصوفیة عن التحفة :والظاہر ان العلة النفرة ،ولذا قید الابرص بالشیوع لیکون ظاہراًولعدم امکان اکمال الطہارة ایضا فی المفلوج والاقطع والمجبوب، شامی: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة ،مطلب فی امامة الامرد،ط:سعید .قلت:ان الخصی فی حکم المجبوب ،محمد انعام الحق.

خضاب لگانے والے کی امامت

خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی رنگوں کا خضاب لگانا جائز ہے اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے ،(۱) اور ایسا آدمی فاسق ہے ،اور فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،(۲)

البتہ مجاہدین کے لئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔(۳)

خطاب کرنا

"کلام کی پانچ قسمیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔

خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

جمعہ اور عیدین کے دو خطبوں کے درمیان جب امام بیٹھتا ہے، تو حاضرین کے لئے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یا زبانی دعا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ حاضرین اس وقت بھی خاموش بیٹھے رہیں۔(۴)

---

(۱) يستحب للرجل خضاب شعره ولحيته ولو في غيرحرب في الاصح ،والاصح انه عليه الصلاة والسلام لم يفعله ويكره بالسواد ،وفي الشامية :(قوله ويكره بالسواد)اى لغيرالحرب .قال في الذخيرة :اماالخضاب بالسواد للغزو ،ليكون أهيب في عين العدوفهو محمود بالاتفاق ،وان ليزين نفسه للنساء فمكروه ،وعليه عامة المشايخ وبعضهم جوزه بلاكراهة روى عن ابى يوسف انه قال: كمايعجبنى ان تتزين لى يعجبها ان اتزين لها. شامى: ۴۲۲/۶، فصل فى البيع ،كتاب الحظروالاباحة ،ط:سعيد و: ۷۵۶/۶، مسائل شتى ،ط:سعيد كراچى.

(۲) "واماالفاسق فقدعللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبأن فى تقديمه للامامة تعظيمه وقدوجب عليهم اهانته شرعا الى ان قال فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل مشى فى شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لماذكرنا". شامى : ۵۶۰/۱، باب الامامة ،ط:سعيد. ويكره ان يكون الامام فاسقاويكره للرجال ان يصلوا خلفه. تاتارخانية: ۶۰۳/۱، الفصل السادس الكلام فى بيان من هو احق بالامامة .ط: مكتبه ادارة القرآن.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) (اذاخرج الامام)(فلاصلوة ولاكلام الى تمامها، الدرالمختار،وفى الشامية (قوله إلى تمامها) اى الخطبة لكن قال فى الدرر لم يقل الى تمام الخطبة كماقال فى الهداية لماصرح به فى المحيط وغاية البيان انهمايكرهان من حين يخرج الامام الى ان يفرغ من الصلوة .شامى ۱۵۸/۲، باب الجمعة ،ط:سعيد)وفى الشامية "(قوله ولاكلام)........ قال البقالى فى

خطبہ بیٹھ کر پڑھنا

خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے، بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے، لیکن ہمیشہ بیٹھ کر پڑھنے کی عادت بنالینا صحیح نہیں ہے، اس لئے ایسی صورت میں دوسرے خطیب کا انتظام کیا جائے۔(۱)

خطبہ پڑھنے کا طریقہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آنکھ مبارک لال ہو جاتی، اور آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی، اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامعین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔(۲)

=مختصره واذاشرع فی الدعاء لایجوز للقوم رفع الیدین ولاتأمین باللسان جهراً فان فعلواذلک اثموا وقیل اساؤاولااثم علیهم والصحیح هو الاول وعلیه الفتوی .شامی: ۱۵۸/۲، باب الجمعة،مطلب فی شروط وجوب الجمعة،ط:سعیدوفی الجوهرة :(قال بهامشه)واذاخرج الامام علی المنبر یوم الجمعة ترک الناس الصلوةوالکلام حتی یفرغ من خطبته وصلوته بلافرق بین بعید وقریب فی الاصح محیط "(الجوهرة النیرة: ۱۱۸/۱ ط :میرمحمد)مزید تفصیل کیلئے غایةالاوطار:۳۷۳/۱،کودیکھیں۔

(۱)(قوله وطهارة وسترعورة قائما)جعل الثلاثة فی شرح المنیة واجبات مع انه نفسه صرح فی متن الملتقی بسنیة الطهارة والقیام کمافی کثیرمن المعتبرات ...... وصرح فی المجمع وغیره بکراهة ترک الثلاثة "شامی: ۱۵۰/۲، باب الجمعة ،ط:سعید.

قال النووی فی شرح مسلم فی هذه الروایة دلیل لمذهب الشافعی والاکثرین ان خطبة الجمعة لاتصح من القادر علی القیام الاقائمافی الخطبتین ولاتصح حتی یجلس بینهماالی قوله وحکی ابن عبدالبراجماع العلماء علی ان الخطبة لاتکون الاقائمالمن اطاقه وقال ابوحنیفة تصح قاعداًولیس القیام بواجب ".شرح النووی لمسلم: ۲۸۳/۱،کتاب الجمعة.مکتبة:ایچ ایم سعید کراچی. وفی التاتارخانیة: وقال محمد ویخطب الامام قائما یوم الجمعة هکذاجری التوارث من لدن رسول اللهﷺالی یومنا"تاتارخانیة : ۲۰/۲، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة، الشرط الخامس ، الخطبة. ط: مکتبه ادارة القرآن. حلبی کبیر ص۵۵۲فصل فی صلاة الجمعة،ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲)وفی الحدیث :عن جابرؓقال کان رسول اللهﷺاذاخطب احمرت عیناه وعلاصوته واشتد غضبه حتی کأنه منذرجیش یقول صبحکم مساکم ویقول بعثت اناوالساعة کهاتین ویقرن بین اصبعیه السبابة والوسطی. مسلم: ۲۸۴/۱، کتاب الجمعة ،ط:سعید.

پر جوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے، اس لئے خطیب کے لئے خطبہ کے دوران مضمون کے اعتبار سے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ یہ مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بعض محققین نے اس کو بدعت کہا ہے، البتہ چہرہ کا رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت

اگر جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ وضو کر کے آیا تو خطبہ کا اعادہ ضروری نہیں، پہلے والا خطبہ کافی ہے اور اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔ (۲)

خطبہ سے پہلے بیان کرنا

☆...... جمعہ کی اذان کے بعد خطبہ سے پہلے ضروری مسائل اور دینی احکام بیان

---

(۱) عن عمارة بن زويبة انه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعايديه، فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم مايريد على ان يقول بيده هكذا واشاره باصبعه المسبحة رواه مسلم. مشكوة، ص: ۱۲۴ باب الخطبة والصلوة، ط: قديمي كراچي. وفي الشامية: (تنبيه) مايفعله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمين وجهة اليسار عند الصلاة على النبي ﷺ في الخطبة الثانية لم ارمن ذكره والظاهر انه بدعة ينبغي تركه لئلايتوهم انه سنة، ثم رأيت في منهاج النووي قال: ولايلتفت يميناوشمالا في شئ منها، قال ابن حجر في شرحه لان ذلك بدعة، ويؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع ومن السنة ان يستقبل الناس بوجهه ويستدبر القبلة، لان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب هكذا، شامي: ۱۴۹/۲، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب قال الله تعالى" اعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو خطب ثم ذهب فتوضأ في منزله ثم جاء فصلى تجوز، حلبي كبير، ص: ۵۵۷، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۱)

☆......اگر خطبہ کا ترجمہ بیان کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس میں کوئی بھی حرج نہیں ہے۔(۲)

خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے

جمعہ اور عیدین کا خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ اور عیدین کا خطبہ دینا سنت متوارثہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات عربی میں ہوتے تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملک عرب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں تشریف لے گئے، وہاں کے باشندے انہیں صحابہ اور صحابہ کے بعد حضرات تابعین اور تبع تابعین کے فیوض

(۱، ۲)عاصم بن محمد عن ابیه قال: رأیت ابا هریرة رضی الله عنه یخرج یوم الجمعة فیقبض علی رمانتی المنبر قائماویقول: حدثناابو القاسم رسول الله الصادق المصدوق صلی الله علیه وسلم فلا یزال یحدث حتیٰ اذاسمع فتح باب المقصورة لخروج الامام للصلاة جلس "مستدرک حاکم: ۵۸۶/۳، کتاب معرفة الصحابة، تحدیث ابی هریرة فی المسجد قبل الجمعة رقم الحدیث[۶۱۷۳] ط: العلمیة، بیروت.

نهی عن التحلق یوم الجمعة قبل الصلاة الا ان یکون عالما بالله یذکر بایام الله ویفقه فی دین الله یتکلم فی الجامع بالغداة فیجلس الیه فیکون جامعا بین البکور وبین الاستماع الخ. اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین: ۲۵۳/۳، الباب الخامس فی فضل الجمعة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.. مزید "جمعہ کے دن تقریر کرنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔
فتاویٰ رحیمیہ: ۱۴۱/۶، متفرقات صلاۃ، خطبہ سے پہلے احکام دین کا بیان۔ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۳) وان تکون بالعربیة فلا تصح الخطبة بغیر العربیة مع القدرة علیها کقراء ةالقرآن، فانها لا تجزئی بغیر العربیة، الفقه الاسلامی وادلته: ۱۳۱۰/۲، ط: رشیدیة کوئٹه. فانه لاشک فی ان الخطبة بغیر العربیة خلاف السنة المتوارثة من النبی ﷺ والصحابة رضی الله تعالی عنهم اجمعین، فیکون مکروهاتحریما. عمدة الرعایة شرح الوقایة: ۲۴۲/۱، باب صلاة الجمعة.
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: چون خطب آنحضرت ﷺ وخلفاء وهلم جرا ملاحظه کردیم تنقیح آن وجود چند چیزاست، حمد، شهادتین، وصلوة بر آنحضرت ﷺ......وعربی بود نیز بجهت عمل مستمر مسلمین درمشارق ومغارب باوجود آن که در بسیارے اقالیم مخاطبان عجمی بودند. مسوی مصفی شرح موطاامام مالک: ۱۵۴/۲، کتاب الجمعة.
شامی: ۱۴۷/۲، باب الجمعة، (تتمة)، ط: سعید.

وبرکات سے فائدہ اٹھا کر مسلمان ہوئے ،ان نومسلم لوگوں میں دینی تعلیم ،مسائل اور تبلیغ احکام کی شدید ضرورت تھی ،اس زمانہ میں نہ اخبارات تھے ،نہ رسائل ومیگزین ،اور نہ پریسوں میں دینی کتابوں کی اشاعت ہوتی تھی ،وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ذریعے ہی احکام ومسائل کی تبلیغ ہوتی تھی ،ان تمام ضرورتوں کے باوجود صحابہ کرام ، حضرات تابعین اور تبع تابعین ،حضرات محدثین ،مجتہدین ،فقہاء متقدمین اور متاخرین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے جمعہ یا عیدین کے خطبے عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھے ہوں ،یا اس کی ہدایت کی ہو ،اس لئے خطبہ عربی میں پڑھنا ضروری ہے ، کسی اور زبان میں اس کی اجازت نہیں ہے ۔(۱)

خطبۂ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عیدین کے خطبہ میں تکبیرات کہے تو حاضرین بھی آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے ہیں اور جب خطیب "ان اللّٰه وملائکته" کی آیت پڑھے ،تو حاضرین دل ہی دل میں درود پڑھ سکتے ہیں زبان سے نہیں ۔(۲)

---

(۱)ایضا ،وفتاوی رحیمیه : ۱۳۷/۶ خطبہ کس زبان میں پڑھا جائے ،ط: دارالاشاعت کراچی ۔

(۲)وفی التاتارخانیة:"واذاکبر الامام فی الخطبة یکبر القوم معه واذاصلی علی النبی علیه السلام یصلی الناس فی انفسهم .امتثالاًللامر وسنة الانصات " تاتارخانیة: ۸۹/۲ ،ط:مکتبه ادارة القرآن. هندیة : ۱۵۱/۱ ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین .ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر ،ص: ۵۶۰ ،فصل فی صلاة الجمعة .ط:سهیل اکیڈمی لاهور ."والصواب انه یصلی علی النبی علیه السلام عند سماع اسمه فی نفسه ". الدرمع الرد: ۱۵۹/۲ ، باب الجمعة ، مطلب فی شروط وجوب الجمعة ،ط:سعید ،وفی الجوهرة"وکذا إذا ذکر الخطیب النبی علیه السلام استمعوا وصلوا علیه فی انفسهم ، الجوهرة النیرة: ۱۱۸/۱ ، ط:میر محمد .(قوله ولا کلام). ......وکذلک اذاذکر النبی صلی الله علیه وسلم لایجوز ان یصلوا علیه بالجهر بل بالقلب وعلیه الفتوی .شامی: ۱۵۸/۲ ، باب الجمعة ،مطلب فی شروط وجوب الجمعة ،ط: سعید کراچی.

خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا

اگر خطبہ کے دورن بچے شور اور شرارت کرتے ہیں تو ان کو سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکا جاسکتا ہے، زبان سے کچھ نہ کہے، زبان سے بولنا جائز نہیں حرام ہے۔ البتہ خطیب کے لئے زبان سے روکنا جائز ہے۔(۱)

خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت

خطبہ کے دوران تشہد کی ہیئت میں بیٹھنا، ہاتھ باندھنا، اور خاص وقت پر ہاتھ چھوڑنا سنت نہیں، اگر یہ چیزیں واجب یا مستحب سمجھ کر کی جائیں تو بدعت ہے، ترک کرنا لازم ہوگا۔ ادب کے خیال سے دوزانو ہوکر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔(۲)

---

(۱)والاصح انه لابأس بان يشير برأسه اويده عندرؤية منكر. الدرمع الرد: ۲/ ۱۵۹ باب الجمعة، ط:سعيد. حلبی کبیر، ص ۵۲۰ فصل فی صلاة الجمعة، ط:سهيل اكيڈمی لاهور، (وكل ماحرم فی الصلاة حرم فيها)ای فی الخطبة، خلاصة وغيرها فيحرم اكل وشرب وكلام ولوتسبيحااو رد سلام او امر ابمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت، الدرالمختاروفی الشامية :(قوله او امرا بمعروف)الااذاكان من الخطيب كماقدمه الشارح .شامی: ۲/ ۱۵۹، باب الجمعة ،ط:سعيد (قوله ولاكلام)..........امابعده فالكلام مكروه تحريماباقسامه كمافی البدائع بحرونهر. شامی: ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة ،ط:سعيد.

والتكلم به من غيرالامام حرام. طحطاوی علی الدرالمختار: ۱/ ۳۵۲، باب الجمعة ،ط: قديمی كراچی.

(۲)عن يعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت .... فاذارجل من فی المسجد اصحاب النبی عليه الصلوة والسلام فرأيتهم محتبين والامام يخطب،ابوداؤد: ۱/ ۱۵۸، باب الاحتباء والامام يخطب.ط:سعيد كراچی.و: ۱/ ۱۶۵ ط:حقانيه. وفی الحجة:اذاشهد الرجل الخطبة ان شاء جلس محتبيا او متربعا او كما تيسرلانه ليس بصلوة حقيقة". تاتارخانية :۲/ ۶۳، ط:ادارة القرآن. "(قوله لانه عليه الصلاة والسلام الخ)...... قال فی شرح المنية:الجلوس علی الركبتين اولی ،لانه اقرب الی التواضع "شامی : ۱/ ۶۴۴، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب اذا ترددالحكم الخ ،ط: سعيد كراچی. اذاشهد الرجل عند الخطبة ان شاء جلس محتبيااومتربعااوكماتيسرلانه ليس بصلاةعملاوحقيقة.....ويستحب ان يقعدفيها كما يقعد فی الصلاة.هندية: ۱/ ۱۴۸ ،الباب السادس عشرفی صلاة الجمعة ،قبيل "ومنهاالجماعة.

خطبہ کے شروع میں " الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا

خطبہ کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اس کو لازم نہ سمجھا جائے۔(۱)

خطبہ کے وقت چندہ کرنا

خطبہ کے دوران چندہ کرنا منع ہے، اس لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے چندہ کرلیا جائے خطبہ شروع ہونے کے بعد نہیں۔(۲)

خطبہ کے وقت نماز پڑھنا

جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کمرہ سے نکلے، یا جہاں کمرہ نہیں وہ اپنی جگہ سے خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہو، اس وقت سے جمعہ کی فرض نماز ختم ہونے تک ہر قسم کے نوافل اور سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بعض لوگ دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ میں جمعہ کی سنتیں شروع کر دیتے ہیں یہ مکرہ تحریمی اور منع ہے۔ البتہ جو سنتیں امام کے کھڑا ہونے سے پہلے شروع کی تھیں ان چاروں کو پورا کرلے، یہ صحیح ہے۔ فرض واجب کی قضاء، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بھی اس وقت مکروہ تحریمی ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضاء نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے،(۳) ہر خطبہ کا یہی حکم ہے، خطبے دس ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) خطبۂ جمعہ (۲) خطبۂ عید الفطر

---

(۱) فتاوی رحیمیه: ۶/ ۱۲۹، باب الجمعة والعیدین، ط: دار الاشاعت. کراچی.

(۲) ''خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) اذا خرج الامام .... فلا صلاة ولا کلام الی تمامها.... خلا قضاء فائتة لم یسقط الترتیب بینها وبین الوقتیة فانها لاتکره ..... لضرورة صحة الجمعة والالا، ولو خرج وهو فی السنة ..... یتم. الدر مع الرد (قوله اذا خرج الامام الخ) هذا اللفظ حدیث ذکره فی الهدایة مرفوعا لکن فی

(۳)خطبۂ عید الاضحیٰ (۴)حج کے تین خطبے (۷)خطبۂ ختم قرآن (۸)خطبۂ نکاح (۹)خطبۂ استسقاء (۱۰)خطبۂ کسوف۔

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کے دوران اس سے پرہیز کرے ورنہ خطبہ کے ثواب سے محروم ہوجائے گا۔(۱)

خطبہ مقرر ہونے کی وجہ

جمعہ، عیدین، کسوف اور استسقاء میں خطبہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ جولوگ ناواقف ہیں وہ واقف ہوجائیں، اور اسلام کی تبلیغ اور احکام الٰہی کی تلقین ان کو پورے طور پر ہوجائے، اور وہ بھی دین کے عالم بن جائیں اور جولوگ عالم اور واقف ہونے کے باوجود غافل ہیں ان کے لئے یاددہانی ہوجائے اور وہ ہوشیار ہوجائیں (۲)(احکام اسلام ص ٦٦)

=الفتح ان رفعه غريب، والمعروف كونه من كلام الزهري، واخرج ابن ابي شيبة في مصنفه عن علي وابن عباس وابن عمر رضي الله تعالى عنهم: كانوا يكرهون الصلاة والكلام بعد خروج الامام. والحاصل ان قول الصحابي حجة يجب تقليده عندنا اذالم ينفه شئ آخر من السنة (قوله فلاصلاة)شمل السنة وتحية المسجد بحر قال محشيه الرملي: فلاصلاة جائزة، وتقدم في شرح قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة الخ، ان صلاة النفل صحيحة مكروهة حتى يجب قضاؤه اذاقطعه، ويجب قطعه وقضاؤه في غير وقت مكروه في ظاهر الرواية، ولو أتمه، خرج عن عهدة مالزمه بالشروع فالمراد الحرمة لاعدم الانعقاد. شامي: ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة، ط: سعيد

(۱) اس کی نظیر یہ ہے.....ومن مس الحصى فقد لغا. مسلم: ۱/ ۲۸۳، كتاب الجمعة، ط: قديمي. جب کنکریاں لینا منع ہے تو پنکھا لینا بھی منع ہوگا۔ محمد انعام الحق۔

(۲)ويكون فيها خطبة ليعلم الجاهل ويذكر الناسي. حجة الله البالغة: ۲/ ۳۰، الجمعة ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ

خطبہ اس طرح پڑھنا مسنون ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اور توحید ورسالت کی شہادت ادا کی جائے اور درمیان میں کلمۂ فصل ''امابعد'' کہہ کر لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے اور تقویٰ کا حکم کیا جائے، اوران کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈرایا جائے اور کچھ قرآن پڑھا جائے اور کچھ مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کی جائے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس طریقہ سے نصیحت کرنے میں اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت پائی جاتی ہے، کیونکہ خطبہ دین کا شعار ہے، اذان کی طرح یہ چیزیں بھی ضروری ہونی چاہئیں اور حدیث میں آیا ہے: کل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذعاء .

(ترجمہ) جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔ (۱) (احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ

نبی علیہ السلام نے جمعہ کے اندر دو خطبے اور پھر ان کے درمیان جلسہ کرنے کو اس لئے مسنون فرمایا ہے کہ مقصد بھی پورا پورا حاصل ہو جائے، اور خطیب کو بھی آرام مل جائے، اور سننے والوں کا نشاط از سر نو تازہ ہو جائے۔ (۲) (احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں عصا پکڑنا

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا لینا اور سہارا دینا جائز ہے، مکروہ نہیں، مگر اس کو ضروری سمجھنا اور عصا نہ لینے والے کو ملامت کرنا، برا بھلا کہنا مکروہ ہے۔ (۳)

---

(۱) وسنة الخطبة ان يحمد الله ويصلى على نبيه ويتشهد ويأتى بكلمة الفصل وهى . امابعد . ويذكر ويأمر بالتقوى ويحذر عذاب الله فى الدنيا والآخرة ، ويقرأ شيئا من القرآن ويدعو للمسلمين ، وسبب ذلک انه ضم مع التذكير التنويه بذكر الله ونبيه وبكتاب الله لان الخطبة من شعائر الدين فلا ينبغى ان يخلوا منها كالأذان ، وفى الحديث "كل خطبة ليس فيها تشهد فهى كاليد الجذماء " حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰ ، الجمعة . ط: كتب خانه رشيديه دهلى .

(۲) وسنّ رسول الله ﷺ فى الجمعة خطبتين يجلس بينهما ليتوفر المقصد مع استراحة الخطيب وتطرية نشاطه ونشاطهم . حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰ ، الجمعة ، ط: كتب خانه رشيديه دهلى .

(۳) وفى الخلاصة: ويكره ان يتكئ على قوس أو عصا ، (قوله وفى الخلاصة الخ) استشكله فى الحلية بأنه فى رواية ابى داود (انه صلى الله عليه وسلم قام أى فى الخطبة متوكئا على عصا أو

خطبہ نیا پڑھنا

ہر جمعہ کو نیا نیا خطبہ پڑھنا ضروری نہیں، البتہ نیا نیا خطبہ ہو تو بہتر ہے۔(۱)

خطبے کے دوران خاموش رہنا

خطبے کو دھیان سے سننا واجب ہے، اور خطبے کے دوران بالکل خاموش رہنا بھی واجب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص بول رہا ہے تو اسے چپ کرانے کے لئے بولنا بھی ناجائز ہے۔(۲)

خلیفہ

''خلیفہ'' سے امام بنانا یا بننا دونوں مراد ہے، اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹنے کی وجہ سے کسی کو خلیفہ بنادے، یا مقتدی اپنے میں سے کسی کو خلیفہ بنادیں، یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے، اور امام کی نیت کر لے، تب بھی درست ہے بشرطیکہ امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو۔(۳)

= قوس)ونقل القهستاني عن عبدالحميد ان أخذ العصاسة كالقيام،ردالمحتار: ۲/ ۱۶۳،باب الجمعة.ط:سعيد كراچي.البحر: ۱/ ۱۴۸،كتاب الجمعة،ط:سعيد كراچي.تاتارخانية: ۲/ ۶۱، كتاب الجمعة،ط:ادارة القرآن كراچي.

(۱)فتاوى رحيميه: ۶/ ۱۳۱ متفرقات صلوة ،ط:دارالاشاعت ،طباعت ۲۰۰۳ء.

(۲)(وكل ماحرم في الصلاةحرم فيها)أي في الخطبة خلاصةوغيرها فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحاأورد سلام او امرا بمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت ...... (قوله فالترقية المتعارفةالخ)اى من قراءة آية۔ان الله وملائكته۔والحديث المتفق عليه (اذاقلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت). شامي: ۲/ ۱۵۹ ـ ۱۶۰ كتاب الصلاة، باب الجمعة .ط:سعيد. تاتارخانية: ۲/ ۶۷، كتاب الصلاة باب الجمعة.ط:ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۴۸ كتاب الصلاة باب الجمعة .ط:سعيد كراچي.

(۳)(قوله استخلف)أشارالى ان الاستخلاف حق الامام .....وان قدم القوم واحدا او تقدم بنفسه لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان يخرج من المسجد ....(قوله مالم يتقدم الخ) تخصيص لمافي المتن كالهداية وحاصله ان حده الصفوف ان ذهب يمنة او يسرة او خلفا واما ان ذهب اماما فحده السترة او موضع السجود ان لم تكن له سترة ...... فتاوى شامي : ۱/ ۶۰۱، كتاب الصلاة ، باب الاستخلاف .ط:سعيد.عالمگيرى: ۱/ ۹۶، كتاب الصلاة فصل في الاستخلاف .ط:رشيدية كوئٹه (البحر الرائق : ۱/ ۳۷۰،كتاب الصلوة باب الحدث في الصلوة . ط:سعيد.

اور اگر نماز مسجد میں نہیں ہو رہی ہے بلکہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہو رہی ہے، تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو، اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا

اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کے بعد کسی مقتدی کو خلیفہ (امام) بنا دیتا ہے تو اس کے بعد امام، امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر وضو کر کے آتے آتے جماعت ہو چکی ہے، تو یہ امام اپنی باقی ماندہ نماز لاحق کی طرح پوری کرے۔(۲)

خلیفہ مسبوق کو بنانا

''مسبوق کو خلیفہ بنایا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خلیفہ نااہل کو بنایا

اگر امام کا وضو ٹوٹا اور اس نے کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنایا، جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے یا کسی عورت کو بنا دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فاذااستخلف الامام وتقدم الخلیفة فقد صار هو الامام وبطلت الامامة فی حق الاول لانه لایجتمع فی الصلاة الواحدة امامان ......ولو استخلف رجلا فانه یصلی صلاته ثم اذا رجع الاول وقد بقی من صلوته شیٔ یتم خلف الخلیفة وان فرغ الخلیفة أتم صلاته بغیر قراء ة لانه لاحق. فتاوی تاتارخانیة: ۱/ ۲۹۷،الاستخلاف، ط: ادارة القرآن کراچی. ردالمحتار: ۱/ ۶۰۲،۶۰۳، کتاب الصلوٰة باب الاستخلاف .ط:سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۴۸، کتاب الصلاة باب الحدث فی الصلوة .ط:رشیدیة، مجمع الانهر کتاب الصلوةباب الحدث فی الصلوة. ط:دارالکتب العلمیة بیروت.

نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

خلیفہ نہیں بنایا

اگر امام کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور وہ کسی مقتدی کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے کے لیے چلا گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر وضو ٹوٹ جانے کے بعد، امام نے کسی مقتدی کو خلیفہ نہیں بنایا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، امام اور مقتدی کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کا مقام صف

اگر خنثیٰ میں مردانہ علامات زیادہ ہیں تو مردوں کے ساتھ کسی بھی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں تو عورتوں کی صف میں کھڑا ہوگا، اور اگر

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي فاذااستخلف احدهم فسدت صلوته وصلوة القوم ردالمحتار: ۱/۶۰۰، كتاب الصلاة باب الاستخلاف. ط:سعيد. خلاصةالفتاوى، كتاب الصلاة: ۱/۱۴۱، ط:رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/۳۲۹، كتاب الصلوة، باب الحدث فى الصلوة. ط: رشيديه.

(۲)فان لم يستخلف حتى جاوز او خرج بطلت صلاة القوم ان لم يستخلفوهم قبل خروجه. حلبي كبير، ص:۴۴۴ باب تذييل فى الصلاة. وان لم يستخلف الامام ولاالقوم حتى خرج من المسجد فسدت صلوةالقوم ويتوضأالامام ويبنى لانه فى حق نفسه كالمنفرد، وفى الظهيرية وهوالاصح، وذكرالطحاوى ان صلوته تفسد ايضاً فتاوى تاتارخانية: ۱/۶۹۲، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر فى الاستخلاف. ط:ادارة القرآن. ردالمحتار: ۱/۶۰۱. كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط:سعيد، عالمگيرى: ۱/۹۶، كتاب الصلوة فصل فى الاستخلاف. ط: رشيدية كوئٹه.

دونوں علامات برابر ہیں تو وہ بچوں کے پیچھے اور عورتوں سے آگے کھڑا ہوگا۔(۱)

خنثیٰ کی اذان

خنثیٰ کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر خنثیٰ نے اذان دی تو دوبارہ اذان دینی چاہیے۔اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی اور نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی البتہ دوبارہ اذان نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کی امامت

اگر خنثیٰ میں مرد کی علامات زیادہ ہیں تو اس کی امامت صحیح ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں یا دونوں علامات برابر ہیں تو اس کی امامت صحیح نہیں بلکہ اپنے ہم جنس کا بھی امام نہیں بن سکتا، البتہ اس کے پیچھے عورتوں کی اقتداء درست ہے۔(۳)

---

(۱)والسنة ان یصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء لمامر من حدیث انس والخنثی المشکل یقوم قدام النساء ولا یقف معهن لاحتمال انه رجل ولامع الرجال لاحتمال انه امرأة. حلبی کبیر،ص: ۵۲۱.فصل فی الامامة ط:سهیل اکیڈمی بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۹، فصل فی بیان مقام الامام والماموم .ط:سعید. شامی : ۱/ ۵۶۸ـ ۵۷۱باب الامامة.ط:سعید. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸، باب الامامة .ط:رشیدیه .و: ۱/ ۳۵۳، ط: سعید کراچی.

(۲)ویکره اذان جنب واقامته.......واذان امرأة وخنثی......ویعاد اذان جنب ....وکذایعاد اذان امرأة .الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۳۹۲ ـ ۳۹۳، باب الاذان.ط:سعید کراچی.واما اذان المرأة فلانها منهیة عن رفع صوتهالانه یؤدی الی الفتنة وینبغی ان یکون الخنثی کالمرأة ....ویعاد اذان المرأة البحر الرائق: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، کتاب الصلوة، باب الاذان .ط:رشیدیه کوئٹه .و: ۱/ ۲۶۳، ط: سعید کراچی.

(۳)ولایصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقاولوفی جنازة ونفل علی الاصح،وفی الشامیة (قوله ولایصح اقتداء الخ)المراد بالمرأة الانثی الشامل للبالغة وغیرها ،کماان المراد بالخنثی مایشملهماایضا، ....والخنثی البالغ تصح امامته للانثی مطلقا فقط لالرجل و لالمثله ، لاحتمال انوثته وذکورة المقتدی ،ویصح اقتداء ه بالرجل لابمثله ولاباثنی مطلقا لاحتمال ذکورته .ردالمحتار: ۱/ ۵۷۶ـ ۵۷۷. کتاب الصلوة،باب الامامة ط:سعید کراچی.البحرالرائق: ۱/ ۶۲۸، کتاب الصلوة باب الامامة.ط:رشیدیة کوئٹه . خلاصة الفتاوی : ۱/ ۱۴۷، کتاب الصلوة فصل فی الامامةط:رشیدیة .

خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں

خواتین جمعہ کے دن گھروں میں ظہر کا وقت داخل ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھیں۔عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کے دن جمعہ کی نماز مسجد میں ختم نہ ہوجائے عورتیں گھر میں ظہر کی نماز نہ پڑھیں ، یہ بات غلط ہے ،درست نہیں ،خواتین ظہر کا وقت ہونے کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے بھی اپنے گھروں میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔(۱)

خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق

عورتوں کو شرعی حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلائیں بلکہ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں۔ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب ،دودھ پیدا کرنے والے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

یہی کیفیت سجدے میں رانوں کو جدا نہ کرنے کی ہے ،کیونکہ اگر عورت شرعی حکم کے مطابق سجدہ کرے گی تو وہ بے شمار نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی ،ورنہ ایسے پوشیدہ نسوانی امراض پیدا ہوتے ہیں جو زندگی کے لئے وبال جان بن سکتے ہیں۔(۲)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۸۴)

---

(۱)ولاتجب الجمعة على مسافر ولاامرأة ولامريض ولا عبد ولااعمٰى ،فتح القدير: ۲/۳۲، كتاب الصلاة باب الجمعة. ط:رشيدية.البحر الرائق: ۱/ ۲۴۶،كتاب الصلوة ، باب صلوة الجمعة. ط:رشيدية كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۸۲،كتاب الصلوة فصل في شرائط وجوب الجمعة .ط:داراحياء التراث العربي بيروت.

ان اداء الصلاة في أول الوقت افضل الااذاتضمن التأخير فضيلةلاتحصل بدونه كتكثير الجماعة، ولهذاكان اولى للنساء ان يصلين في اول الوقت لانهن لايخرجن الى الجماعة كذافي مبسوطي شمس الأئمة وفخر الاسلام. شامي: ۱/ ۳٦۷. كتاب الصلاة ط:سعيد.

(۲)والمرأة تنخفض فلاتبدى عضديهاوتلصق بطنها بفخذيها لانه استر،الدرالمختار : ۱/ ۵۰۴، كتاب الصلاة ،باب آداب الصلوة،ط:سعيد.

ولاتجافي بطنهاعن فخذيها،وتضع يديهاعلى فخذيها تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيهاولاتفتح ابطيها في السجود،البحر الرائق: ۱/ ۵٦۱، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة. ط:رشيديه. و: ۱/ ۳۲۱.ط:سعيد كراچى.

خواتین کی نماز کا طریقہ

☆......نماز شروع کرنے سے پہلے اگر غسل واجب ہے تو غسل کر لیں۔(۱)

☆......اگر وضو نہیں تو وضو کر لیں اور اگر پہلے سے وضو ہے تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆...... پاک اور صاف کپڑے پہنیں (۳) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی نہ ہوں جنہیں پہن کر لوگوں کے سامنے جانے سے شرماتی ہوں۔(۴)

(۱)هي ستة (طهارة بدنه)اى جسده لدخول الاطراف فى الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه وقدمه لانه اغلظ (وخبث) مانع كذلك .الدرمع الرد : ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة ،ط:سعيد.

(اماانواع الغسل فتسعة)ثلاثة منهافريضة وهى الغسل من الجنابة والحيض والنفاس هندية: ۱/۱۶ ، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل.ط:رشيديه . شامى: ۱/۱۶۵ ، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمدّوالرطل ،ط:سعيد .

(اماالطهارة الكبرى)الشاملة لجميع الاعضاء (فهى الاغتسال) حلبى كبير،ص: ۴۰، الطهارة الكبرى ، ط:سهيل.

(يجب) أى يفرض (على المصلى) اى من يريدان يصلى قبل الشروع فى الصلوة (أن يزيل النجاسة) المانعة (عن بدنه وثوبه الخ)حلبى كبير ص:۱۷۷ ، الشرط الثانى .ط:سهيل .

(۲)ياأيهاالذين امنوااذاقمتم الى الصلوة فاغسلواوجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برءوسكم وأرجلكم الى الكعبين. سورةالمائدة آيت ۶۰ .

(ففرض الطهارة غسل الاعضاء الثلاثة ومسح الرأس بهذاالنص :فتح القدير: ۱/۹،۱۰ .ط: رشيدية ،بدائع الصنائع: ۱/۳.ط:سعيد،حلبى كبير،ص: ۱۵ فرائض الوضوء.ط:سهيل اكيڈمى.

(۳)(يجب) اى يفرض (على المصلى) اى من يريدان يصلى قبل الشروع فى الصلاة (ان يزيل النجاسة)المانعة (عن بدنه وثوبه والمكان الذى يصلى فيه)حلبى كبير،ص:۱۷۷ ،الشرط الثانى، ط:سهيل .الدرمع الرد : ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة،ط:سعيد .

(۴)(وصلاته فى ثياب بذلة)يلبسها فى بيته (ومهنة)اى خدمة ان له غيرها والالا.الدرالمختار (قوله وصلاته فى ثياب بذلة)........وفسرهافى شرح الوقاية بمايلبسه فى بيته ولايذهب به الى الاكابروالظاهران الكراهة تنزيهية.شامى: ۱/۶۴۰ - ۶۴۱ .مكروهات الصلاة،ط:سعيدكراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۱۳۰ ، فصل يكره للمصلى ، ط: قديمى كراچى.

☆...... چہرے، دونوں ہاتھ (گٹے تک) اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی تمام جسم (سر سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے گردن وغیرہ سب) کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔(۱)

☆...... نماز کے شروع سے آخر تک سر کے بال کھلے نہ رہیں، اور کپڑے یا دوپٹے کے نیچے بال لٹکے ہوئے بھی نظر نہ آئیں۔(۲)

☆...... کلائیاں اور کان کھلے نہ رہیں۔(۳)

☆...... پہنے ہوئے کپڑے اور دوپٹے باریک نہ ہوں ورنہ اگر اس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سارا حصہ کپڑے کے اوپر سے نظر آتا رہے، یا بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

☆...... اگر نماز کے دوران چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں قدموں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی حصے کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذافي المتون وشعر المرأة ماعلى رأسها عورة هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: رشيديه. الدرمع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۲۱۰، الشرط الثالث. ط: سهيل

(۲) وشعر المرأة ماعلى رأسها عورة واما المسترسل ففيه روايتان الاصح انه عورة كذافي الخلاصة: هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: حقانية، فتح القدير: ۱/۲۶۱. ط: دارالفكر بيروت. الدرمع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۲ الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظرالى الحاشية السابقة. رقم ۱.

(۴) والثوب الرقيق الذى يصف ماتحته لاتجوز الصلاة فيه. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه. شامي: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة مطلب في النظر الى وجه الأمرد. ط: سعيد. البحر: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلوة، ط: سعيد. اور حاشیہ نمبر (۱) کو دیکھیں۔

ربی العظیم" کہا جاسکے تو نماز نہیں ہوگی۔اوراس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا،اوراگراس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہوجائے گی مگر گناہ ہوگا۔(۱)

☆......عورتوں کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے،اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔(۲)

☆......پاک جگہ یاپاک مصلے پر کھڑی ہوجائیں۔(۳)

نماز شروع کرتے وقت

☆......رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔(۴)

(۱)(ویمنع)حتی انعقادها(کشف ربع عضو)قدراداء رکن بلاصنعه (من)عورة غلیظةاوخفیفةعلی المعتمد الدرالمختار.وفی الشامیة :(قوله حتی انعقادها).....ای ویمنع صحة الصلاة حتی انعقادها والحاصل انه یمنع الصلاة فی الابتداء ،ویرفعها فی البقاء .(قوله قدر اداء رکن)ای بسنة "منیة "قال شارحهاوذلک قدرثلاث تسبیحات الخ. شامی : ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة ،مطلب فی النظرالی وجه الأمرد،ط:سعیدکراچی. البحر : ۱/۲۷۰ ـ ۲۷۲،باب شروط الصلاة،ط:سعیدکراچی. هندیة: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة ، ط:رشیدیة کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۲۱۱ ـ ۲۱۵، الشرط الثالث ،ط:سهیل .

(۲)وعن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ صلوة المرأة فی بیتهاافضل من صلوتهافی حجرتها وصلوتهافی مخدعهاافضل من صلوتهافی بیتها،رواه ابوداود.مشکوة : ۱/۹۲، باب الجماعة وفضلها ط:قدیمی کتب خانه کراچی. البحر الرائق : ۱/۳۵۸، باب الامامة .ط:سعیدکراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱/۴۱۱ ـ ۴۱۲ ،باب الامامة فصل فی بیان الاحق بالامامة .ط:المکتبة الغوثیة کراچی ،و: ۱/۳۰۴.ط:قدیمی .

(۳)تطهیر النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمکان الذی یصلی علیه واجب هکذافی الزاهدی فی باب الانجاس هندیة: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة ،ط:رشیدیة کوئٹہ. حلبی کبیر،ص:۱۷۷، الشرط الثانی .ط:سهیل اکیڈمی لاهور .شامی: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۴)والسادس استقبال القبلة حقیقة او حکما الدرمع الرد : ۱/۴۲۷، باب شروط الصلوة مبحث فی استقبال القبلة ،ط:سعید. هندیة : ۱/۶۳، باب شروط الصلاة .ط:رشیدیه ،البحرالرائق: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاة،ط:سعید،حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱باب شروط الصلاة وارکانها.ط:قدیمی .

☆......سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے ،اور نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے ،گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے نہ لگائیں، بلکہ الگ رکھیں ورنہ مکروہ ہوگا۔(۱)

☆......بلا وجہ سینے کو جھکا کر بھی کھڑی نہ ہوں بلکہ سیدھی کھڑی ہوں۔(۲)

☆......پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے ،اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں(۳) (یاد رکھیں نماز کے دوران پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے)

☆......دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے۔(۴)

(۱،۲)وآدابها نظره الى موضع سجوده حال القيام ....ولايطاطئ رأسه عند التكبير، كذافى الخلاصة .هندية : ۱/۷۲-۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها ،ط:رشيدية . حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۷۶ ،فصل من آدابها. ط:قديمى، الدرمع الرد : ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة ،مطلب فى قولهم الاساء ة دون الكراهة، ط:سعيد.
(قوله ومنها القيام)يشمل التام منه وهو الانتصاب مع الاعتدال وغير التام وهو الانحناء القليل بحيث لاتنال يداه ركبتيه ، وقوله بحيث الخ صادق بالصورتين أفاده .ط، ويكره القيام على أحد القدمين فى الصلاة بلاعذر .شامى : ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة،مبحث القيام، ط:سعيد ويسن الاعتدال عند ابتداء التحريمة وانتهائها بان يكون آتيابهامن غيرطأطأة الرأس كماورد، مراقى الفلاح. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۶۲ فصل فى بيان سننها،ط:سعيد .
(۳)ووجه أصابع رجليه نحو القبلة لحديث ابى حميد فى صحيح البخارى انه عليه الصلاةوالسلام كان اذاسجد وضع يديه غير مفترش ولاقابضهاواستقبل بأطراف اصابع رجليه القبلة ونص صاحب الهداية فى التجنيس على انه ان لم يوجه الاصابع نحوهافانه مكروه :البحر الرائق: ۱/۳۲۱ ، فصل واذااراد الدخول فى الصلاة .ط:سعيد. فتح القدير: ۱/۲۶۶، باب صفة الصلاة ،ط:رشيدية الدرمع الرد: ۱/۴۹۹، فصل فى بيان تاليف الصلاة ،مطلب فى اطالة الركوع للجائى ،ط:سعيد.
(۴)وينبغى ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع ،هكذاروى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذافى الكبرى ،وماروى انهم الصقوا الكعاب بالكعاب اريد به الجماعةاى قام كل واحد بجانب الآخر ،كذافى فتاوى سمرقند.شامى : ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة ،مبحث القيام ،ط:سعيد.هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة،ط:رشيديه . حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۲ فصل فى بيان سننها. ط:قديمى .حلبى كبير،ص: ۳۳۹،صفة الصلاة .ط:سهيل. اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا حکم الگ بیان نہیں کیا گیا۔

نیت

☆......اب جس نماز کو پڑھنا چاہیں، اس کی نیت دل میں کرلیں، اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر عورت اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتی ہے اور نیت اس طرح کریں کہ ''فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہی ہوں''۔(۱)

☆......اور اگر امام کے پیچھے ہیں تو یوں کہیں کہ ''فلاں نماز امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہی ہوں''۔(۲)

☆...... اور دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور ہاتھ اُٹھاتے وقت نیت کے بعد '' اللّٰہ اکبر '' زبان سے کہہ کر دونوں ہاتھ سینے پر اس طرح رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر آجائے اور حلقہ نہ بنائیں (خواتین نیت باندھتے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں، اور مردوں کی طرح ناف کے

---

(۱)والنية هى الارادة والشرط ان يعلم بقلبه أى صلاة يصلى اما الذكر باللسان فلامعتبر به ويحسن ذلک لاجتماع عزيمته ثم ان كانت الصلاة نفلا يكفيه مطلق النية وكذاان كانت سنة فى الصحيح وان كانت فرضاًفلابدمن تعيين الفرض كالظهرمثلا، فتح القدير: ۱/ ۲۳۲. ط: رشيدية. والمكتبة النورية الرضوية، سكهر. هندية: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الرابع فى النية،ط:رشيديه البحر: ۱/ ۲۷۶ ـ ۲۷۷، باب شروط الصلاة. ط:سعيد، حلبى كبير، ص: ۲۹۸ صفةالصلاة، ط:سهيل.

(۲)ولو كان مقتدياينوى ماينوى المفرد وينوى الاقتداء ايضاًلان الاقتداء لايجوز بدون النية. هنديه: ۱/ ۶۶، الفصل الرابع فى النية. ط:رشيديه، الدرمع الرد: ۱/ ۴۲۰، باب شروط الصلاة، مطلب فى حضور القلب، ط:سعيد. حاشيةالطحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۱، باب شروط الصلاة واركانها، ط:قديمى. وان كان مقتديابغيره ينوى الصلاة ومتابعته. فتح القدير: ۱/ ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط:رشيديه.

نیچے ہاتھ نہ باندھیں)۔(۱)

نیت کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں

☆......اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں فوراً یہ دعا پڑھیں

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلاَ اِلٰهَ غَیْرُکَ" اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد" بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو" وَلاَ الضَّالِّیْنَ " کے بعد آہستہ سے" آمین" کہیں، آمین کے الف کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اس کے بعد" بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔(۲)

---

(۱)(اخراج الرجل کفیه من کمیه عند التکبیر)للاحرام لقربه من التواضع الالضرورة کبرد والمرأةتستر کفیهاحذرامن کشف ذراعها.حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص:۲۷۶، فصل من آدابها،ط:قدیمی.وامالمرأة فانهاترفع یدیهاعند التکبیر حذآء ثدیها بحیث تکون رؤس اصابعها حذاء منکبیهالان ذلک استرلهاوامرهامبنی علی الستر.....وامالمرأة فانهاتضعهما تحت ثدیهابالاتفاق لانه استرلها حلبی کبیر.ص:۳۰۰ ـ ۳۰۱صفة الصلاة ط:سهیل .حاشیة الطحطاوی ،ص:۲۷۸، فصل فی کیفیة ترتیب ،ط:قدیمی .الدرمع الرد :۱/۴۸۲ـ۴۸۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید. هندیة: ۱/۷۳، ط:رشیدیه، شامی : ۱/۵۰۴، باب صفة الصلاة ،ط:سعید .

(۲)ثم یقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولااله غیرک کذافی الهدایة....ثم یتعوذوصورته اعوذبالله من الشیطٰن الرجیم وهوالمختار کذافی الخلاصة ....ثم یأتی بالتسمیة....ثم یقرأفاتحة الکتاب .....ثم یضم الی الفاتحة سورة اوثلاث آیات هکذافی شرح المنیةلابن أمیرالحاج . هندیة : ۱/۷۳ـ۷۴، حقانیه .حلبی کبیر، ص:۳۰۰ـ۳۱۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص:۲۸۰، فصل فی کیفیةترتیب .ط: قدیمی ،الدرمع الرد: ۱/۴۸۸ـ ۴۸۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید.

☆...... اگر کسی امام کے پیچھے اقتداء کرکے نماز پڑھ رہی ہیں جیسا کہ حرمین وغیرہ میں اتفاق ہوتا ہے تو صرف " سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ "کو آخر تک پڑھ کر خاموش رہیں (۱) اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اور اگر امام نے قرأت شروع کردی تو اس دعا کو بھی نہ پڑھیں بلکہ نیت کرکے " اللّٰہ اکبر " کہہ کر خاموش رہیں۔(۲)

☆...... جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو سانس توڑ کر الگ الگ پڑھنا بہتر ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے، مثلاً " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ " پر سانس توڑ دیں، پھر " اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " پر پھر

---

(۱) وكمااستفتح (تعوذ) بلفظ اعوذعلى المذهب (سرا)...... لقراءة .... فيأتى به المسبوق عندقيامه لقضاء مافاته لقراءته (لاالمقتدى) لعدمها وفى الشامية :(قوله فيأتى به المسبوق الخ) فذكر المصنف ثلاث مسائل تفريعا على قوله لقراءة بناء على قول ابى حنيفة ومحمدان التعوذ تبع للقراءة .اماعندابى يوسف فهوتبع للثناء ،فعنده يأتى به المسبوق بعد الثناء مرتين حال اقتدائه، وعندقيامه للقضاء ،ويأتى به المقتدى المدرك لانه يثنى كمايأتى به الامام والمنفرد ...... لكن مختار قاضيخان والهدايةوشروحهاوالكافى والاختياروا كثرالكتب هوقولهمانه تبع للقراءة وبه نأخذشرح المنية . شامى : ۱/ ۴۸۹ ـ ۴۹۰، فصل فى بيان تأليف الصلاة .ط:سعيد. حاشيةالطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۱ ـ ۲۸۲ فصل فى كيفيةترتيب ،ط:قديمى .حلبى كبير، ص: ۳۰۳، صفة الصلاة ،ط:سهيل .

(۲) اذا ادرك الامام فى القراءة فى الركعة التى يجهرفيهالايأتى بالثناء كذافى الخلاصة هندية: ۱/ ۹۰، باب الامامة. الفصل السابع فى المسبوق واللاحق .ط:رشيديه (والمؤتم لايقرأ مطلقا)ولاالفاتحةفى السرية اتفاقا ،ومانسب لمحمدضعيف كمابسطه الكمال (فان قرأ كره تحريما)الدرالمختار(قوله ولاالفاتحة)بالنصب معطوف على محذوف تقديره لاغير الفاتحة ولاالفاتحة،وقوله فى السرية يعلم منه نفى القراءة فى الجهرية بالاولى والمراد التعريض ، بخلاف الامام الشافعى ويرد مانسب لمحمد (قوله اتفاقا)اى بين ائمتناالثلاثة . شامى: ۱/ ۵۴۴، فصل فى القراءة .ط:سعيد .حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة واركانها. ط:قديمى .

"مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" پر اسی طرح پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں،(۱) لیکن سورۂ فاتحہ کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں، خواتین ہر نماز میں الحمد شریف اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھیں۔(۲)

☆......نماز کے دوران ضرورت کے بغیر جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھیں گی اتنا ہی بہتر ہوگا، اور اللہ کی رحمت زیادہ نازل ہوگی، اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں، اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم کھجلی کرنے کی کوشش کریں، بار بار کرنے سے پرہیز

---

(۱) عن ام سلمة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراء ته يقرأ "الحمدلله رب العالمين" ثم يقف "الرحمٰن الرحيم" ثم يقف وكان يقرء ها "مالك يوم الدين" هذاحديث غريب وبه يقرأ ابوعبيدةويختاره. ترمذی شریف: ۱۲۰/۲ ـ ۱۲۱، ابواب القراء ات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. ط: سعيد كراچى.

عن ابى هريرةؓ........ انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى: قسمت الصلوة بينى وبين عبدى نصفين ولعبدى ماسأل فاذاقال العبدالحمدلله رب العالمين قال الله تعالى حمدنى عبدى، واذاقال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى علىّ عبدى، واذاقال مالك يوم الدين قال مجدنى عبدى، واذاقال اياك نعبدواياك نستعين قال هذابينى وبين عبدى ولعبد ماسأل فاذاقال اهدناالصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضالين قال هذالعبدى ولعبدى ماسأل رواه مسلم. مشكوة شريف ص: ۷۸ ـ ۷۹باب القراء ة فى الصلاة.

(۲) وصوتهاعلى الراجح وذراعيهاعلى المرجوح. الدرالمختار (قوله على الراجح) عبارةالبحرعن الحليةانه الاشبه. وفى النهروهوالذى ينبغى اعتماده. ومقابله مافى النوازل: نغمة المرأة عورةوتعلمهاالقرآن من المرأةاحب الخ. شامى: ۴۰۶/۱، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد (قوله وحررنافى الخزائن الخ)..... انهاتخلف الرجل فى عشر........ ولاتجهر فى الجهرية بل لو قيل بالفساد بجهرهاالأمكن بناء على ان صوتهاعورة شامى: ۵۰۴/۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد.

کریں۔(۱)

☆......نماز کے دوران جسم کا سارا زور دونوں پاؤں پر برابر رکھیں، ایک پاؤں پر زور دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے۔اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اگر ایک پاؤں پر زور دیں تو دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہونا چاہیئے۔(۲)

☆......جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

☆......کھڑے ہونے کی حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں ورنہ اللہ کی رحمت کی نظر سے محروم ہو جائیں گی۔(۴)

---

(۱)وان حک ثلاثافی رکن واحدتفسدصلاته هذااذارفع یده فی کل مرة اما اذا لم یرفع فی کل مرة، فلا تفسدلانه حک واحد. البحرالرائق: ۲/ ۱۲، کتاب الصلاة،باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید......حلبی کبیر،ص: ۴۴۸مفسدات الصلاة،ط:سهیل اکیڈمی. خلاصةالفتاوی: ۱/ ۱۲۹، کتاب الصلاة، فی بیان مایفسدالصلاة ومالایفسد،ط:رشیدیه.

(۲)ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاةبلاعذر،شامی: ۱/ ۴۴۴، باب صفةالصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/ ۶۹، باب صفةالصلاة ،ط:حقانیه.

(۳)وامساک فمه عندالتثاؤب فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذشفتیه بسنه فان لم یقدر غطاه بظهر یده الیسری وقیل بالیمنی لو قائماوالافیسراه ...اوکمه لان التغطیةبلاضرورة مکروهة. الدرمع الرد: ۱/ ۴۷۸، باب صفةالصلاة،آداب الصلاة،ط:سعید. حلبی کبیر،ص: ۳۴۵کراهیة الصلاة،ط:سهیل، هندیة: ۱/ ۷۳، باب صفة الصلاة ،ط:رشیدیة.

(۴)وفسره الطحاوی فی مختصره فقال یرمی ببصره الی موضع سجوده فی حالةالقیام وفی حالةالرکوع الی رؤس اصابع رجلیه وفی حالة السجودالی ارنبة انفه وفی حالة القعدة الی حجره لان هذاکله تعظیم وخشوع.....ولایلتفت یمنة ولایسرة لقول النبی صلی الله علیه وسلم ولوعلم المصلی من یناجی ماالتفت وسئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات فی الصلاةفقال تلک خلسة یختلسهاالشیطان فی صلاةاحدکم الخ . بدائع الصنائع : ۱/ ۲۱۵، کتاب الصلاة فصل مایستحب فیهاومایکره،ط:سعید هندیة: ۱/ ۷۲، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة وآدابهاوکیفیتها،ط:حقانیه پشاور. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۷۶، کتاب الصلاة فصل من آدابها،ط:قدیمی .

رکوع میں

☆...... جب قیام سے فراغت ہو جائے یعنی سورت پڑھنے کے بعد " اللّٰہ اکبر " کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، اور رکوع میں جھکنے کی ابتداء " اللّٰہ اکبر " کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆...... خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کریں۔(۲)

☆...... خواتین رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں اور ہاتھ پر زور نہ دیں۔ مردوں کی طرح انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھ کر گھٹنوں کو نہ پکڑیں، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھیں، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۳)

---

(۱) ویکبر مع الانحطاط..... فیکون ابتداء تکبیره عند اوّل الخرور والفراغ عند الاستواء للرکوع هندية: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: حقانیہ پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲، ۳) (قوله ویسن ان یلصق کعبیه)...... اما المرأة فتنحنی فی الرکوع یسیراً ولا تفرّج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعاً وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذلک استر لها. ردالمحتار: ۱/۴۹۴، باب صفة الصلاة، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. وفیه ایضا: (قوله وحررنا فی الخزائن الخ)........ وتنحنی فی الرکوع قلیلا، ولا تعقد ولا تفرّج فیه اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها، ولا تحنی رکبتیها، وتنضم فی رکوعها وسجودها... ...اقول: وقوله ولا تحنی رکبتیها صوابه وتحنی بدون لا........ الخ. رد المحتار: ۱/۵۰۴. باب صفة الصلاة. فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. هندية: ۱/۷۴، کتاب الصلاة الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۱/۳۲۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة الخ، ط: سعید. حلبی کبیر. ص: ۳۱۵-۳۱۶ صفة الصلاة، ط: سهیل.

☆......خواتین رکوع میں اپنے بازؤں کو پہلوؤں سے خوب ملائیں، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملادیں، اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کریں، اس لئے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع کرنا غلط ہے۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر وزن اور زور برابر رکھیں، بلاوجہ کسی پاؤں پر زور زیادہ اور کسی پر کم نہ کریں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھیں۔(۳)

☆......کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہا جاسکے۔(۴)

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

☆......رکوع سے اٹھ کر اس قدر سیدھی کھڑی ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)ویکره القیام علی احدالقدمین فی الصلاةبلاعذر. شامی: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/ ۶۹، باب صفةالصلاة،ط:رشیدیة.

(۳)نظره الی موضع سجوده حال قیامه، والی ظهر قدمیه حال رکوعه، والی ارنبةانفه حال سجوده، والی حجره حال قعوده. الدرمع الرد: ۱/ ۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعید. بدائع: ۱/ ۲۱۵. فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة ومایکره،ط:سعید. هندیة: ۱/ ۷۲، فصل فی سنن الصلوة، ط:رشیدیه. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۶، فصل فی ادابها،ط:قدیمی.

(۴)ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثاوذلک ادناه فلوترک التسبیح اصلا او به مرة واحدةیجوزویکره هندیة: ۱/ ۷۴، کتاب الصلاة،الباب الرابع،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابهاوکیفیتها. ط:حقانیه پشاور،شامی: ۱/ ۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید.

نہ رہے۔(۱)

☆......نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔(۲)

☆......بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت سیدھی کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کردیتی ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں(۳)

☆......اور رکوع سے اٹھتے وقت تنہا نماز پڑھنے والی خاتون " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " اور " رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ " دونوں کہے اور اگر امام کے ساتھ ہے تو امام " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " کہے تو مقتدی خاتون صرف " رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ " کہے(۴)

☆......نوافل میں رکوع سے اُٹھتے وقت " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " کے بعد " اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُّبَارَكاً فِيْهِ " پڑھنا بہتر

---

(۱)ثم یرفع رأسه من رکوعه مسمعا...... ویقوم مستویالمامر من انه سنة او واجب اوفرض. الدرالمختار، وفی الشامیة: (قوله مستویا)هو للتاکید فان مطلق القیام انمایکون باستواء الشقین وانمااکدلغفلةالاکثرین عنه الخ. شامی: ۱/۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/۷۴-۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة الخ ط:رشیدیه.

(۲)انظر الی الحاشیة رقم۳فی الصفحة السابقة.

(۳)انظر الحاشیة رقم ۱.

(۴)وان کان مقتدیایأتی بالتحمیدولایأتی بالتسمیع بلاخلاف وان کان منفرداالاصح انه یأتی بهماهندیة: ۱/۷۴،الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها وکیفیتها،ط:حقانیه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۷-۴۹۸،باب صفةالصلاة،ط:سعید بدائع الصنائع: ۱/۲۰۹، کتاب الصلاة،فصل فی سنن الصلاة، ط:سعید کراچی.

ہے۔(۱)

سجدے میں جاتے وقت

☆......پھر" اللّٰــہ اکبــر" کہتی ہوئی سینہ کو جھکا کر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے سجدے میں جائیں" اللّٰـہ اکبر" اور سجدے کے لئے جھکنے کی ابتداء ساتھ ہی ہو اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھیں، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں (۲) اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں۔(۳)

---

(۱)ولیس بینهما ذکر مسنون وکذالیس بعد رفعه من الرکوع دعاء ،وکذالایأتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب وماورد محمول علی النفل، الدر المختار ،وفی الشامیة: (قوله محمول علی النفل)...... وصرح به فی الحلیةفی الواردفی القومة والجلسة،وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد ،او الجماعةوالمأمومون محصورون لایثقلون بذلک کمانص علیه الشافعیةالخ. شامی: ۱/ ۵۰۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید، حلبی کبیر،ص:۳۱۸. صفة الصلاة ،ط:سهیل.

(۲)ثم اذااستوی قائما کبر وسجد ویکبر فی حالة الخرور.....قالوا اذاارادالسجود یضع اولاًماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولاًثم یدیه ثم انفه ثم جبهته ....ویضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه ویوجّه اصابعه نحو القبلة. هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاةو آدابهاو کیفیتها،ط:حقانیه پشاور.ردالمحتار: ۱/ ۴۹۷۔ ۴۹۸، باب صفةالصلاة،ط:سعید.حلبی کبیر،ص: ۳۲۰صفةالصلاة.ط:سهیل اکیڈمی لاهور. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۶۷فصل فی بیان سننها،ط:سعید

(۳)"(ویسجد..... ضاما اصابع یدیه لتتوجّه للقبلة)أی ملصقاًجنبات بعضهابعض، قهستانی وغیره ولایندب الضم الاهنا."ردالمحتار: ۱/ ۴۹۸، باب صفةالصلاة،ط:سعید. هندیة: ۱/ ۷۴، الباب الرابع فی صفةالصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاةو آدابها،ط:حقانیه پشاور.

☆......خواتین سجدے میں دونوں پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادیں، جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔(۱)

☆......خواتین خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔(۲)

☆......خواتین سجدے میں کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دیں۔(۳)

☆......پھر سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ " سبحان ربی الاعلیٰ" کہیں۔(۴)

---

(۱)"ذکر الشارح "ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ...ویزاد علی العشر انها لاتنصب اصابع القدمین "البحر الرائق : ۱/۳۲۱ باب صفة الصلاة، ط:سعید. شامی: ۱/۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید

(۲،۳)وعن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللہ ﷺ مرّ علی امرأتین تصلیان فقال : اذاسجدتمافضمابعض اللحم الی الارض ،فان المرأةلیست فی ذلک کالرجل "رواہ ابوداؤد فی مراسیله ملحقافی آخر سنن ابی داؤد ،ص:۸ ،ط:میر محمد کراچی .وعن عبداللہ بن عمر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذاجلست المرأةفی الصلاةوضعت فخذهاعلی فخذها الاخری واذاسجدت الصقت بطنهافی فخذیهاکأسترمایکون لها.....الحدیث ، رواہ البیهقی. السنن الکبری: ۲/۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة،باب مایستحب للمرأة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود،ط:نشر السنةملتان. (قوله والمرأةتنخفض وتلزق بطنهابفخذیها)لانه استرلها...وذکر الشارح ان المرأةتخالف الرجل فی عشر خصال ...ولاتجافی بطنهاعن فخذیها....ولاتفتح ابطیهافی السجودالبحر الرائق : ۱/۳۲۱،کتاب الصلاة، صفةالصلاة،ط:سعید. ردالمحتار: ۱/۵۰۴،کتاب الصلاة،صفةالصلاة،ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲،صفةالصلاة،ط:سعید.

(۴)"ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه "هندیة: ۱/۷۵، الباب الرابع فی صفةالصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابهاو کیفیتها ،ط:حقانیه پشاور.الدرمع الرد: ۱/۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

☆...... پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔(۱)

دونوں سجدوں کے درمیان

☆......ایک سجدے سے اُٹھ کر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جائیں، اس طرح کہ بائیں کولھے پر بیٹھیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں، (۲) اور انگلیاں اچھی طرح ملا کر رکھیں، درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، (۳) اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھیں، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے۔(۴)

---

(۱) والشامنةمن الفرائض وهی الثانية من المختلف فيهما: تعديل الاركان ،فانه عند ابی يوسف فرض لماذكرنامن الحديث ای حديث ابن مسعود المتقدم فی اول ذكر الفرائض وعندهماتعديل الاركان عن الواجبات :لخ، حلبی كبير ،ص: ۲۹۴ ،الثامن تعديل الاركان ،ط:سهيل، شامی: ۱/ ۴۵۰ ـ ۴۵۱، باب صفة الصلاة،ط:سعيد كراچی.

(۲) عن عبداللّٰه بن عمر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاجلست المرأةفی الصلاةوضعت فخذهاعلى فخذهاالأخرى،.....الحديث.السنن الكبرى للبيهقی : ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفةالصلاة،باب مايستحب للمرأة....الخ ،ط:نشرالسنة،ملتان . "وتنضم فی ركوعها وسجودهاوتفترش ذراعيها..... وتضع فيه يديهاتبلغ رؤوس اصابعهاوركبتيهاوتضم فيه اصابعها" ردالمحتار: ۱/ ۵۰۴، صفةالصلاة،ط:سعيد، البحرالرائق: ۱/ ۳۲۱، باب صفةالصلاة، ط:سعيد كراچی.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

(۴)("ويجلس بين السجدتين مطمئناالمامر..... وليس بينهماذكر مسنون ..... وماوردمحمول على النفل)قوله :مطمئنا:ای بقدرتسبيحة"ردالمحتارمع الدرالمختار: ۱/ ۵۰۵، باب صفةالصلاة،ط:سعيد. هندية : ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ،ط:رشيدية كوئٹه.

☆...... بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف رکھیں۔(۱)

☆...... ایک سجدے سے ذرا سا سر اُٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے، اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

☆...... سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کریں جیسے پہلا سجدہ کیا تھا، یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللّٰــہ اکبر" کہیں اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۳)

☆...... دوسرے سجدے کی ہئیت وہی ہونی چاہیئے جو پہلے سجدے میں بیان کی

---

(۱) وینبغی للمصلی من طریق الادب ان یکون منتهی بصره ..فی حال قعوده الی حجره، حلبی کبیر، ص: ۲۹۵، صفة الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.

(۲) (ثم یرفع رأسه ویکبر) والسنةفیه ان یرفع رأسه حتی یستوی جالساًولیس فی هذاالجلوس ذکرمسنون عندنا. . .ولولم یستوجالساوسجداخری اجزأه عند ابی حنیفة ومحمدرحمهماالله .....رفع الرأس من السجدةلیس برکن وانماالرکن هو الانتقال لانه لایمکنه اداء الثانیةالابه الانه لایمکنه الانتقال الی الثانیةالابعدرفع الرأس فلزمه رفعه.......واختلفوافی مقدارالرفع فروی عن ابی حنیفةؒانه ان کان الی القعود اقرب جازوان کان الی الارض اقرب لایجوزهکذافی التبیین. وهوالاصح هکذافی الهدایة.وروی ابویوسفؒ عنه اذارفع رأسه مقدارمایسمی رافعاجاز.قال فی المحیط وهوالاصح کذافی التبیین وهوالصحیح هکذافی البدائع. هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة. حلبی کبیر، ص: ۲۹۴ الثامن تعدیل الارکان، ط: سهیل. ثم یرفع رأسه من السجدةالاولی مکبراویقعد مستویا.ویضع یدیه علی فخذیه کمافی التشهد فاذااطمأن حال کونه قاعداوسکن اضطراب اعضائه کبروسجد ثانیا. حلبی کبیر، ص: ۳۲۲ صفةالصلاة، ط: سهیل شامی: ۱/ ۴۵۰ - ۴۵۱، باب صفةالصلاة، ط: سعید و: ۱/ ۴۶۴، البحر: ۱/ ۳۲۱، فصل واذااراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید.

(۳) واذااراد الرفع یرفع اولاًجبهته ثم انفه ثم یدیه ثم رکبتیه .هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفةالصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاةو آدابهاو کیفیتها، ط: حقانیه پشاور.

گئی(۱)

☆......دوسرا سجدہ کرنے کے بعد " اللہ اکبر " کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہوتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑی ہوں، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے یا بیماری ہے، یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارے کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۲)

دوسری رکعت کی ابتداء

☆......دوسری رکعت کے شروع میں "ثناء" اور "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" نہ پڑھیں۔(۳)

☆......اگر امام کے پیچھے ہیں تو خاموش رہیں کچھ نہ پڑھیں،(۴) اور اگر تنہا نماز پڑھ رہی ہیں تو صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں اور

---

(۱) ویکبر فی حالۃ الخرور....قالوا اذا ارادالسجود یضع اولا ما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیہ اولاثم یدیہ ثم انفہ ثم جبھتہ، ھندیۃ: ۱/۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط:حقانیہ پشاور. فاذااطمأن حال کونہ قاعدا وسکن اضطراب اعضائہ کبر وسجد ثانیا. حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفۃ الصلاۃ، ط:سھیل. الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط:سعید.

(۲) ثم اذا فرغ من السجدۃ الثانیۃ ینھض علی صدور قدمیہ ولایقعد ولایعتمد علی الارض بیدیہ عند قیامہ وانما یعتمد علی رکبتیہ .....وترک الاعتماد مستحب لمن لیس بہ عذر عندنافی ظاھر الروایۃ. ھندیۃ: ۱/۷۵، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط:حقانیہ پشاور.

(۳) ویفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل مایفعل فی الرکعۃ الاولی الا انہ لایستفتح ولایتعوذ". ھندیۃ: ۱/۷۵، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط:حقانیہ پشاور. الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط:سعید.

(۴) والمقتدی قادر علی القراءۃ غیر انہ ممنوع شرعا. شامی: ۱/۴۴۶، باب صفۃ الصلاۃ. مبحث الرکن الاصلی والرکن الزائد، ط: سعید.

"ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، پھر "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت ملائیں پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کریں۔(۱)

قعدہ

☆......دوسرے سجدے کے بعد اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں، (۲) اور اس میں "التحیات" پڑھیں۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ(۳)

---

(۱)والرکعة الثانية کالاولی فیمامر غیر انه لایأتی بثناء ولاتعوذفیهااذلم یشرعاالامرة. الدرالمختار وفی الشامیة: (قوله فیمامر)ای من الارکان والواجبات والسنن. شامی: ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(قوله والتأمین)ای عقب قراءة الفاتحة، قال فی المنیة: واذاقال الامام ولاالضالین قال آمین ولایخفی ان هذاهو المفهوم لکل احد الخ. شامی: ۱/ ۴۷۵-۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید.

(۲)وان کانت امرأة جلست علی الیتهاالیسری واخرجت رجلیهامن الجانب الیمنی. هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانیه پشاور.

(۳)"ویقرأ تشهد ابن مسعود وجوبا کمابحثةفی البحر". الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۱۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید "والتشهد التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایهاالنبی الخ وهذاتشهد عبدالله ابن مسعودؓ". الهدایةمع فتح القدیر: ۱/ ۲۷۲، باب صفة الصلاة، ط: مصطفی البابی مصر. حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهیل.

اشارہ

☆......" التحیات" پڑھتے وقت جب " اَشْهَدُ اَنْ لَّآ" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اشارہ کریں اور "اِلَّا اللّٰهُ " پر گرادیں۔(۱)

☆......اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنالیں، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی بند کرلیں، اور" اَشْهَدُ اَنْ لَّآ" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو نیچے جھکا دیں اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔(۲)

☆......اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

---

(۱)وعن الحلواني :يقيم الاصبع عند "لااله"ويضعهاعند"الااللّٰه"ليكون الرفع للنفي والوضع للاثبات "فتح القدير مع الكفاية: ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة،ط:مصطفى البابى مصر. الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۸ ـ ۵۰۹، فصل فى بيان تاليف الصلاة.مطلب مهم فى عقدالاصابع عند التشهد ، ط:سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة،ط:رشيديه .البحر: ۱/ ۳۲۴ ،فصل واذاأرادالدخول فى الصلاة،ط:سعيد. حاشيةالطحطاوى على المراقى ،ص: ۲۸۴فصل فى كيفية ترتيب،ط:قديمى

(۲)وحكى عن الفقيه ابى جعفرانه يعقد الخنصر والبنصرويحلق الوسطى مع الابهام ويشير بسبابته". الكفايةشرح الهداية: ۱/ ۲۷۱، باب صفةالصلاة .ط: مصطفىٰ البابى مصر وهوالمروى عن محمدؒ فى كيفية الاشارة".فتح القدير: ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة،ط:مصطفى البابى مصر. منحةالخالق على البحر الرائق: ۱/ ۳۲۳، فصل واذا ارادالدخول فى الصلاة،ط: سعيد، شامى: ۱/ ۵۰۸، فصل فى بيان تاليف الصلاة،ط:سعيد.

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.(۱)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّاِنَّهٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۲)

☆......اس کے بعد نماز ختم کردیں۔

سلام پھیرتے وقت

☆......اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ" پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ" .(۳)

---

(۱)فاذافرغ من التشهد يصلى على النبى ﷺ ،وسئل محمد عن كيفيةالصلاةعلى النبى ﷺ فقال :يقول اللهم صل على محمدوعلى آل محمد كماصليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارک على محمد وعلى آل محمد كمابارکت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد "هندية: ۱/ ۷۶، الباب الرابع ،الفصل الثالث فى سنن الصلاة،:حقانيه پشاور. حلبى كبير ،ص: ۳۳۳، صفة الصلاة،ط:سهيل .شامى : ۱/ ۵۱۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة،ط: سعيد.

(۲)ومن الادعيةالمأثورة ماروى عن ابى بكرؓ أنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم:علمنى دعاء أدعوبه فى صلاتى:فقال .قل: اللّهم انى ظلمت نفسى ظلماًكثيراًوانه لايغفرالذنوب الاانت فاغفرلى مغفرة من عندک وارحمنى انک انت الغفورالرحيم ". هندية : ۱/ ۷۶، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاةوآدابها،ط:حقانيه پشاور.حلبى كبير، ص: ۳۳۵. صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳)"ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمةالاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفى التسليمةالثانيةعن يساره حتى يرى بياض خده الايسروفى القنيةهو الاصح ".....ويقول "السلام عليكم ورحمةالله"هندية : ۱/ ۷۶، كتاب الصلاة،باب صفةالصلاة،ط:حقانيةپشاور. الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيدحلبى كبير، ص: ۳۳۶، صفةالصلاة،ط:سعيد.

☆......دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والی کا رخسار نظر آئے،(۱) اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

☆......اور دونوں سلاموں میں "کراماً کاتبین" اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔(۳)

☆......اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائیں۔(۴)

☆......اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑی ہو جائیں، درود شریف اور دعا نہ پڑھیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) نظره الی موضع سجوده حال قیامه .....والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة لتحصیل الخشوع. الدر مع الرد: ۱/۴۷۷-۴۷۸، آداب الصلاة، ط:سعید، بدائع: ۱/۲۱۵، فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة ومایکره، ط:سعید. هندیة: ۱/۷۲، فصل فی سنن الصلاة، ط:رشیدیة، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۶، فصل فی آدابها، ط:قدیمی.

(۳) وینوی المنفرد الحفظة فقط. الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید. واما المنفرد فلاینوی سوی الحفظة لانه لیس معه سواهم وقد تقدم انه لاینوی من البشر من لایشارکه فی صلاته. حلبی کبیر، ص: ۳۳۹، صفة الصلاة، ط:سهیل. هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها، ط:رشیدیة.

(۴).....خاف زیادته اوبطء برئه بقیامه اودوران رأسه اووجد لقیامه الماشدیدا اوکان لو صلی قائما سلس بوله او تعذر علیه الصوم صلی قاعدا ولو مستندا الی وسادة اوانسان فانه یلزمه ذلک علی المختار کیف شاء علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولی، الدر المختار وفی الشامیة: (قوله کیف شاء) ای کیف تیسر له بغیر ضرر من تربع اوغیره الخ. شامی: ۲/۹۶-۹۷، باب صلاة المریض، ط:سعید. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۳۱ باب صلاة المریض، ط:قدیمی.

باقی دورکعت بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح پہلی دورکعت پڑھی ہیں (۱)

فرق اتنا ہے کہ آخری دورکعتوں میں صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائیں۔

اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے، تو تیسری رکعت میں اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کر دیں۔ (۲)

☆......دعا کریں۔ (۳)

☆......فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا (یا کم از کم تین آیات یا اس کی مقدار قرآن مجید میں سے پڑھنا) واجب ہے،

---

(۱) ولا یزید فی الفرض (علی التشهد فی القعدة الاولی) اجماعا (فان زاد عامداً کره فتجب الاعادة (اوساهیا وجب علیه سجود السهو اذا قال :اللهم صل علی محمد) فقط (علی المذهب) المفتی به لالخصوص الصلاة بل لتاخیر القیام .الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۰ - ۵۱۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید (قوله ولا یزید فی الفرض) ای وما الحق به کالوتر والسنن الرواتب. شامی: ۱/ ۵۱۰، ،ط:سعید.

(۲) (ویفعل فی القعود الثانی) الافتراش (کالأول وتشهد) ایضا (وصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم...... (ودعا) بالعربیة وحرم بغیرها ثم یسلم عن یمینه ویساره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۱۲-۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۳) ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین بالادعیة المأثورة الجامعة لقول ابی امامة قیل یارسول الله! أی الدعاء أسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات، مراقی الفلاح .حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱۶ - ۳۱۷ فصل فی صفة الاذکار، ط:قدیمی.

اگر بھول جانے کی وجہ سے سورت نہیں ملائی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملا کر رکوع سے پہلے تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے(۲) اگر دعائے قنوت نہیں پڑھی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......چار رکعات والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد قعدۂ اولیٰ میں ''التحیات'' کے بعد دورد شریف بھی پڑھیں، اور تیسری رکعت کے شروع میں ''ثناء'' بھی

---

(۱)(وهی)..... (قــراء ة فاتحةالكتــاب)......(وضم)اقصر(سورة) كالكوثر اوماقام مقامها وهوثلاث آيات قصار ،نحو. ثم نظر. ثم عبس وبسر .ثم ادبرواستكبر. وكذالو كانت الآيةاو الآيتان تعدل ثلاثاقصارا ذكره الحلبى (فى الاوليين من الفرض)وهل يكره فى الأخريين ؟ المختار لا(و)فى (جميع)ركعات (النفل)لان كل شفع منه صلاة. الدرمع الرد: ۱/ ۴۵۸، باب صفةالصلاة،مطلب كل صلاةاديت مع كراهةالتحريم تجب اعادتها،ط:سعيد.

والقراء ةفرض فى جميع ركعات النفل لمساوات الركعةالثانيةللركعةالاولى فى القراء ةعلى ما سيأتى وكل ركعتين من النفل صلوةعلى حدةوكذافى جميع ركعات الوتر لان له شبهابالسنة وشبهابالفرض الخ ،حلبى كبير، ص: ۲۷۶، الثالث القراء ة،ط:سهيل .

(۲)والقنوت واجب على الصحيح كذافى الجوهرة النيرة.اذافرغ من القراء ة فى الركعةالثالثةكبرورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع فى جميع السنة، هندية: ۱/ ۱۱۱، الباب الثامن فى صلاةالوتر ،ط:رشيديه، الدر مع الرد : ۲/ ۶، باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد. البحر: ۲/ ۴۰، باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد.

(۳)(ومنهاالقنوت)فاذاتركه يجب عليه السهووتركه يتحقق برفع رأسه من الركوع ولوترك التكبير التى بعدالقراء ةقبل القنوت سجد للسهو لانهابمنزلةتكبيرات العيد.هندية : ۱/ ۱۲۸، الباب الثانى عشرفى سجودالسهو ،ط:رشيديه .الدرمع الرد: ۲/ ۹ ـ ۱۰، باب الوتروالنوافل، ط:سعيد.

پڑھیں، یہ مستحب ہے۔(۱)

خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے

☆......خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

☆......خواتین کے لئے نماز کے دوران بال، کلائیاں اور کان کھلے رکھنا جائز نہیں، اسی طرح نماز کے دوران اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرنا کہ اس کے نیچے سے بال لٹکے نظر آئیں درست نہیں۔(۲)

خوبصورتی کا راز

''نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' اور'' سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' ان دونوں عنوانوں کو دیکھیں۔

---

(۱)(فی السنن الرواتب لایصلی ولایستفتح)(قوله فی السنن الرواتب)وهی ثلاثةرباعیة الظهر ورباعیةالجمعة القبلیةوالبعدیة،وهذاهوالاصح لانهاتشبه الفرائض واحترزبه عن الرباعیات المستحبات والنوافل فانه یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فی القعدةالاولی ثم یقرأدعاء الاستفتاح افاده ،ط:شامی:۲/۲۳۷ ،مسائل شتی ،ط:سعید.و:۲/۱۶ ، باب الوتروالنوافل ، ط:سعیدکراچی.

(۲)وللحرة ولو خنثی جمیع بدنهاحتی شعرها النازل فی الاصح خلاالوجه والکفین فظهرالکف عورة علی المذهب والقدمین علی المعتمد (قوله علی المذهب)ای ظاهرالروایة ،وفی مختلفات قاضیخان وغیره انه لیس بعورة. الدرمع الشامی : ۱/۴۰۵، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:سعید ان الخلاف انماهو فی باطن القدم ،واماظاهره فلیس بعورة بلاخلاف. شامی : ۱/۴۰۶ . ط،سعید.

وبدن الحرة عورة الاوجهها وکفیهاوقدمیهاوکشف ربع ساقهایمنع وکذاالشعر،البحر الرائق: ۱/۲۶۸، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:رشیدیه کوئٹه ،و: ۱/۲۶۹ . ط:سعید.البنایة فی شرح الهدایة: ۲/۱۳۲ ، کتاب الصلوة باب شروط الصلوة .ط:مکتبه حقانیة ملتان .

خود بخود کلام کرنا

’’کلام کی پانچ قسمیں ہیں‘‘ عنوان کے تحت ’’تیسری قسم‘‘ کو دیکھیں۔

خودکشی کے رجحانات میں کمی

کمفرٹ سینٹر آف فرانس (Comfort Center Of France) کی تحقیق کے مطابق جب خودکشی کی طرف مائل مریضوں کو ایسا مراقبہ کرایا گیا جو نہ صرف نماز سے ملتا جلتا ہے بلکہ اس میں معمول کو ادھر اُدھر نہ دیکھنا، دھیان اور توجہ صرف عامل کی طرف رکھنا وغیرہ میں مشغول کر کے مکمل خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔ تو مریض خود بخود خودکشی کی طرف سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

وہاں ڈاکٹر الیگزنڈر (Dr. Alexander) کا کہنا ہے ہم نے اسلام میں خودکشی کم دیکھی ہے، تحقیق پر پتہ چلا کہ وضو اور نماز اور خاص طور پر دھیان والی نماز سے یہ رجحان کم اور آخرکار بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۱)

خوشبو سونگھنا

نماز میں قصداً ارادہ کر کے خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) ویکرہ ان یشم ...... طیبا بکسر الطاء ای ذارائحة طیبة لانه اجنبی من الصلوٰة کما تقدم هذا اذا قصده اما لو دخلت الرائحة انفه بغیر قصد فلا، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کتاب الصلاة، باب کراهیة الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ص: ۳۰۹، ط: نعمانیة کوئٹه. هندیة: ۱/۱۰۸، کتاب الصلوٰة، فصل فیما یکره فی الصلاة، ط: حقانیه پشاور. تاتارخانیة: ۱/۵۶۷، باب ما یکره للمصلی، ط: ادارة القرآن کراچی.

خوشخبری پر............

نماز کے دوران کسی خوشخبری پر "الحمد للّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

خوف

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خوف کی نماز

☆...... جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو، خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا اور بڑا سانپ وغیرہ ہو، اور ایسی حالت میں سب لوگ یا بعض لوگوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہو، یا سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو، تو ایسی صورت میں سب لوگ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں، ایسے وقت میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا بھی شرط نہیں ہوتی جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھنا ممکن ہو نماز پڑھ لیں نماز ہو جائے گی، اور اگر اس کی بھی مہلت نہیں تو معذور ہیں، اس وقت نماز نہ پڑھیں، جب خوف ختم ہو جائے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر وقت باقی ہے تو ادا کی نیت سے پڑھیں ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۲)

---

(۱) اخبر بما یسوء ه فاسترجع او بما یسره فحمد الله تعالیٰ واراد به جوابه تفسد صلوته، هندية: ۱/ ۹۹، باب فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۲) بشرط حضور عدو...... او سبع او حية عظيمة ونحوها...... وان اشتد خوفهم وعجزوا عن النزول صلوا ركبانا فرادی...... بالايماء الى جهة قدر تهم. الدر مع الرد: ۲/ ۱۸۶، كتاب الصلاة، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۲/ ۶۷، كتاب الصلاة، باب صلوٰة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۰۳، باب صلوة الخوف، ط: قديمی كتب خانه كراچی.و: ص: ۵۵۴،ط: قديمی جديد، البحر الرائق: ۲/ ۱۶۹، باب الخوف، ط: سعيد كراچی.انظر الى الحاشية التالية ايضا.

☆......اگر دشمن کی طرف سے مسلسل بمباری ہو رہی ہے، یا گولے داغے جا رہے ہیں اور فوری طور پر جگہ بدلنا یا پوزیشن تبدیل کرنا ضروری ہے، ورنہ ہلاکت کا خطرہ ہے تو بھی نماز موقوف کر کے جان بچانے کی اجازت ہوگی، جب بمباری اور گولہ باری میں وقفہ آجائے تو اطمینان سے نماز پڑھ لیں۔ اگر وقت موجود ہے تو بہتر ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۱)

☆......اگر ایسے خوف کی حالت میں بھی کچھ لوگوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن ہے تو ان کو جماعت نہیں چھوڑنی چاہئے، اگر یہ لوگ ایسی حالت میں ایک ہی امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں، تو اس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے دو حصے کر دیئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کی اقتداء میں نماز شروع کر دے، اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے جیسے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور یہ لوگ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہیں، تو جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے، اور اگر فجر، جمعہ اور عیدین یا ظہر، عصر اور عشاء کی قصر نماز ہے، تو ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تو یہ حصہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے، اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے سے آکر امام کے ساتھ بقیہ دو رکعت یا ایک رکعت پڑھے، اور امام کو دوسرے حصے کے لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہئے، پھر جب امام صاحب

(۱) ولا يصلون وهم يقاتلون وان ذهب الوقت لان النبى صلى الله عليه وسلم شغل عن اربع صلوات يوم الخندق فقضاهن بعد هوى من الليل وقال: شغلونا عن صلوة الوسطىٰ ملاء الله قبورهم وبطونهم نارا، فلو كانت تجوز الصلوة فى حالة القتال لما اخرها رسول الله صلى الله عليه وسلم، المبسوط: ۷۵/۲، باب صلوة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

وفى الشامية: (قوله والسائف)...... قال فى المعراج وفى المختلفات لو كانوا فى المسايفة قبل الشروع وكادت الوقت يخرج يؤخرون الصلوة الى ان يفرغوا من القتال، رد المحتار: ۱۸۸/۲، كتاب الصلوة، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ هندية: ۱۵٦/۱، باب صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

بقیہ نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں، تو یہ لوگ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ امام کے سلام کے بعد خود سلام پھیرے بغیر دوبارہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور پہلے حصے کے لوگ پھر یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے بغیر پوری کرلیں کیونکہ یہ لوگ لاحق ہیں، پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور دوسرا حصہ یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے ساتھ تمام کرلے، کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں۔(۱)

☆......نماز کی حالت میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت، یا وہاں سے بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے آتے وقت پیدل چلنا ضروری ہے، اور اگر سوار ہو کر چلیں گے تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، عمل کثیر کی اسی قدر اجازت دی گئی جس کی

---

(۱) وكيفية صلاة الخوف قال: يجعل الامام الناس طائفتين طائفة تقف بازاء العدو وطائفة يفتتح الصلوٰة بهم، ويصلي بكل طائفة شطر الصلوٰة فان كانت الصلوٰة من ذوات الاربع كالظهر والعصر والعشاء في حق المقيم يصلي بالطائفة الاولىٰ ركعتين ويتشهد وتنصرف هٰذه الطائفة من غير سلام ويقفون بازاء العدو، وتأتي الطائفة الاخرىٰ فيصلي بهم بقية الصلاة ويتشهد ويسلم الامام لانه تمت صلاته وتنصرف هٰذه الطائفة بغير سلام ويقفون بازاء العدو...... ثم تعود الطائفة الاولىٰ فيقضون بقية صلاتهم بغير قراء تهم لانهم مدركون اول الصلاة ويتشهدون ويسلمون ويذهبون، ثم تعود الطائفة الثانية فيقضون بقية صلاتهم بقراء تهم لانهم مسبوقون ويتشهدون ويسلمون ...... وان كانت الصلاة من ذوات المثنى نحو الفجر في حق الكل والعصر والعشاء في حق المسافر، صلى بكل طائفة ركعة على نحو ما بينا، وان كانت الصلاة من ذوات الثلاث نحو المغرب صلى بالطائفة الاولىٰ ركعتين وبالثانية ركعة على نحو ما بينا، تاتارخانية: ۲/۱۰۷-۱۰۸، باب صلوٰة الخوف، ط: ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۲/۲۹۵، صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئته. و: ۲/۱۶۹، ط: سعيد كراچي. البناية في شرح الهداية: ۳/۲۲۱، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱/۱۵۴-۱۵۵، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئته.

سخت ضرورت تھی۔(۱)

☆......دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا، اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا، اس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور بہتر ہے۔(۲)

☆......اور اگر پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے، اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں پوری کر لے، پھر دشمن کے مقابلے میں جائے، جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں، تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے، تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

☆......خوف کی نماز کا یہ طریقہ اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، مثلا کوئی بزرگ شخص ہے، اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں، ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

(۱) وكذالك من ركب منهم في صلاته عند انصرافه الى وجه العدو فسدت صلاته لان الركوب عمل كثير وهو مما لا يحتاج اليه بخلاف المشى فانه لا بد منه حتىٰ يقفوا بازاء العدو وجواز العمل لاجل الضرورة فيختص بما يتحقق فيه الضرورة ، المبسوط : ۷۵/۲، باب صلاة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. تاتارخانية: ۸۵/۲، باب صلوٰة الخوف،ط: قديمى كراچى.و: ۱۱۱/۲ ، ط: ادارة القرآن، شامى: ۱۸۷/۲ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى.

(۲) وهل الافضل الاتمام في مكان الصلاة او في محل الوقوف، تقليلا للمشى ومشى في الكافى على ان العود افضل ،رد المحتار: ۱۸۷/۲ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى. النهر الفائق: ۳۷۸/۱، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمى كراچى. الميدانى على الجوهرية،ص: ۱۳۰ ، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

(۳) قوله ندبا) فلو اتموا صلاتهم في مكانهم صحت ....(قوله وجاءت الطائفة الاولىٰ) مجيئها ليس متعينا حتىٰ لو اتمت مكانها ووقفت الطائفة الذاهبة بازاء العدو صح، شامى: ۱۸۷/۲ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى.

پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے، پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر مجاہدین کو خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے، اور جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا اس خیال سے ان لوگوں نے نماز ایک امام کے پیچھے مذکورہ طریقے سے ادا کی، اس کے بعد یہ خیال غلط نکلا، اور دشمن واقعتاً قریب نہیں تھا تو ان لوگوں کے لئے اس نماز کو عام نمازوں کی طرح دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ یہ نماز سخت ضرورت کے وقت عمل کثیر کے ساتھ جائز قرار دی گئی ہے اگر سخت ضرورت نہیں ہوگی تو عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو رہی ہے، تو اس وقت اس طریقہ سے خوف والی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ کریں، یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے

---

(۱) هذا اذا تنازع القوم في الصلوٰة خلف واحد فان لم يتنازعوا فالافضل أن يصلي باحدى الطائفتين كل الصلاة، وبالثانية غيره كذلك. النهر الفائق: ۱/۳۷۸، باب صلاة الخوف، ط: قديمي كراچي. كفاية على هامش فتح القدير: ۲/۲۲، باب صلوٰة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الشامي: ۲/۱۸۶، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) بشرط حضور عدو يقينا، فلو صلوا على ظنه فبان خلافه اعادوا وفي ردالمحتار (قوله على ظنه) اى ظن حضوره بأن رأوا سوادا او غبارا فظهر غير ذلك (قوله اعادوا) اى القوم اذا صلوها بصفة الذهاب والمجئ، شامي: ۲/۱۸۶، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچي.

تاتارخانيه: ۲/۸۶، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمي كراچي. و: ۲/۱۱۲، ط: ادارة القرآن كراچي. البناية في شرح الهداية: ۳/۴۲۱، باب صلوٰة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱/۱۵۴، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية.

نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر مجبوری کی بنا پر دشمن سے حفاظت کے لئے قبلے کی جہت سے ہٹ کر کسی اور جہت رخ کر کے نماز شروع کی، اتنے میں دشمن بھاگ گئے، تو نماز پڑھنے والوں پر ضروری ہوگا کہ فوراً اپنا رخ قبلے کی طرف کرلیں، ورنہ نماز نہیں ہوگی کیونکہ اب عذر ختم ہوگیا۔(۲)

☆......اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، اسی حالت میں حملہ کرنے کے لیے دشمن آجائے تو فوراً ان نمازیوں کو دشمن کی طرف رخ کر لینا چاہئیے اور اس وقت استقبال قبلہ کی شرط باقی نہیں رہے گی۔(۳)

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے، جو اپنی باقی ماندہ نماز ایک یا دو

---

(۱) قال فی الظهيرية صلوٰة الخوف ليست بمشروعة فی حق العاصی فی السفر، و علی هذا فلا تصح من البغاة، النهر الفائق: ۱/۳۷۹، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۸۸، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/۴۳۶، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان.

(۲) ولو ذهب بعد ما شرعوا لا يجوز لهم الانصراف والانحراف لزوال سبب الرخصة، ولو شرعوا فيها ثم حضر جازت، النهر الفائق: ۱/۳۷۹، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم. وبعكسه جاز. شامی: ۲/۱۸۸، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/۴۳۶، باب صلوٰة الخوف، ط: مكتبه حقانيه ملتان. هندية: ۱/۱۵۶، باب صلوٰة الخوف، ط: مكتبة حقانيه ملتان.

(۳) شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم وبعكسه جاز وفی رد المحتار (قوله جاز) ای لهم الانحراف فی اوانه لوجوب الضرورة، شامی: ۲/۱۸۸، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. النهر الفائق: ۱/۳۷۹، باب صلاة الخوف، ط: قديمی كراچی.

رکعت قراءت کے بغیر ادا کرے گا۔(۱)

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے، اور یہ گروہ اپنی باقی ماندہ نماز منفرد، تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح پڑھے گا، یعنی اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز ادا کرے گا۔(۲)

خون

☆......خون خود بخود نکلے یا اس کو نکالا جائے دونوں صورتوں میں وضوٹوٹ جاتا ہے، اس لئے انجکشن لگوانے کی صورت میں اگر خون باہر نکل آیا یا سرنج کے اندر آ گیا تو بھی وضوٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر زخم سے خون رستا رہتا ہے، اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں تو اس صورت میں ایک مجلس میں مختلف مرتبہ میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا

---

(۱) وجاء ت الطائفة الاولیٰ واتموا صلاتهم بلا قراء ة لانهم لاحقون ، الدر المختار مع الشامي: ۱۸۷/۲ ، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲۹۵/۲ ، باب صلاة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۱۶۹/۲ ، ط: سعيد كراچي. الجوهرة النيرة، ص: ۱۲۹ ، باب صلاة الخوف، ط: مير محمد كتب خانه. هندية: ۱۵۵/۱ ، باب صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (ثم جاء ت الطائفة الاخرىٰ واتموا صلاتهم بقراء ة) لانهم مسبوقون ، الدر المختار مع الشامي: ۱۸۷/۲ ، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۹/۲ ، ط: سعيد كراچي.

(۳) قال (والدم والقيح اذا خرجا من البدن) خروج النجس من بدن الانسان الحي،ينقض الطهارة كيفما كان عندنا، شرح العناية على الهداية في الفتح: ۳۳/۱، نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني : ۱۹۳/۱ ، باب فيما يوجب الوضوء ، ط: ادارة القرآن كراچي. هندية: ۱۰/۱ ، فصل في نواقض الوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

جائے، اگر مختلف دفعات میں لگا ہوا خون اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو وہ ناقض نہیں ہوگا۔ (۱)

خیال

رابعہ عدویہؒ نے آٹا گوندھا پھر نماز کی نیت باندھی، اور نماز پڑھنے لگی، نماز کے اندر آٹے کا خیال آیا کہ اس کو ڈھک کر نہیں رکھا، اس رات کو سونے کے بعد خواب میں دیکھتی ہے کہ جنت میں محل میرے لئے بنایا گیا ہے، سارا محل بہت ہی خوبصورت اور عالیشان ہے، لیکن اس کے سارے کنگرے گر گئے ہیں، میں نے عرض کی یا الٰہی ان کو کیا ہوا یہ کیوں گر گئے؟ آواز آئی، جس وقت تو نے نماز میں آٹے کا خیال کیا تھا اور ہمارے خیال ودھیان کو چھوڑ کر آٹے کا خیال کیا تھا اسی وقت سے یہ کنگرے گر گئے، اب جس آٹے کا خیال آیا تھا وہی آٹا ان کنگروں کو بنائے گا اور آٹے میں کہاں طاقت ہے کہ وہ ایک کنگرہ بھی بنا سکے، اس سے معلوم ہوا کہ خیال سے ان کے محل میں نقصان ہو گیا۔ (۲)

---

(۱) اقول: وعليه فما يخرج من الجرح الذی ینزّ دائما وليس فيه قوة السيلان ولكنه اذا ترک يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فاذ انشفه او ربطه بخرقة وصار كلما خرج منه شئی تشربته الخرقة ينظر ان كان ما تشربته الخرقة فی ذلک المجلس شيئا فشيئا بحيث لو ترک واجتمع أسال بنفسه نقض والا لا ولا يجمع ما فی مجلس الی ما فی مجلس آخر وفی ذلک توسعة عظيمة لاصحاب القروح ولصاحب كی الحمصة، فاغتنم هذه الفائدة وكأنهم قاسوها على القئی. رد المحتار: ۱/۱۳۵، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۱، فصل فی نواقض الوضوء، ط: حقانيه ملتان. المحيط البرهانی: ۱/۱۹۶، باب فيما يوجب الوضوء ط: ادارة القرآن كراچی.

(۲) میری نماز، ص: ۱۸، ط: دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

خیال آیا

اگر نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، یا موزہ پر مسح کرنے کی مدت ختم ہوگئی ہے، یا کوئی قضاء نماز پڑھنی ہے، یا جسم یا کپڑے میں ناپاکی لگ گئی ہے، اور نمازی اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو نماز باطل ہو جائے گی اگر چہ ہٹ کر مسجد سے باہر نہ گیا ہو۔(۱)

خیالات

نماز میں دنیاوی خیالات آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اپنے اختیار سے دنیاوی خیالات نہ لائے بلکہ جو خیالات آتے ہیں ان کو دفع کرنے کی کوشش کرے، خیالات دفع ہوں یا نہ ہوں دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وقیـد بظن الحدث لانه لو ظن انه افتتح بلا وضوء، او ان مدة مسحه انقضت او ان علیه فائتة او رأی سرابا فظنه ماء وهو متیمم او حمرة فی ثوبه فظنها نجاسة فانصرف تفسد بالانحراف وان لم یخرج من المسجد، رد المحتار: ۱/۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۳۳، بـاب الـحـدث فـی الـصـلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. النهر الفائق: ۱/۲۶۰، باب الحدث فی الصلاة، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۲) عـن ابـی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صـدرها ما لم تعمل به او تتکلم متفق علیه، مشکوٰة المصابیح، ص: ۱۸، باب فی الوسوسة، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/۴۱۷، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ط: سعید کراچی.

د

دارالحرب میں مسلمان ہوا

جو کافر ''دارالحرب'' میں مسلمان ہوا، اور مسائل نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نماز نہیں پڑھی تو جتنے دن وہاں رہنے کی وجہ سے نمازیں نہیں پڑھیں اتنے دنوں کی نمازوں کی قضاء اس پر لازم نہیں ہے۔(۱)

دامن

سجدہ سے اٹھنے کے بعد اپنی قمیص کے پیچھے کے دامن کو نیچے کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۲)

دانت

☆......اگر دانت ہلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے دانت پر ایسا مضبوط خول چڑھایا گیا ہے کہ اس کو ڈاکٹر کے بغیر نکالنا مشکل ہے تو ایسا خول لگانا ضرورت میں داخل

---

(۱) (ویعذر بالجهل حربی اسلم ثمة ومكث مدة فلا قضاء عليه) لان الخطاب انما يلزم بالعلم او دليله ولم يوجدا. الدر المختار مع الشامی: ۷۵/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱۴۱/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۷۹/۲، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱۲۱/۱، كتاب الصلاة الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت. ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲) يكره للمصلی ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده وان يكف ثوبه بان يرفع ثوبه من بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود، هندية: ۱۰۵/۱، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه. (قوله ای رفعه) ای سواء كان من بين يديه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخير الرملی ما يفيد ان الكراهة فيه تحريمية، شامی: ۶۴۰/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.، البحر: ۲۳/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. و ۱۹/۲، ۲۰، ط: سعيد.

ہونے کی وجہ سے اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۱)

☆......اور اگر خول کو ڈاکٹر کے علاوہ خود نکال کر لگا سکتا ہے تو فرض غسل میں خول کو نکال کر غسل کرنا فرض ہوگا اور وضو میں سنت ہوگا۔(۲)

☆......اگر دانت گرنے کی وجہ سے مصنوعی دانت لگایا گیا ہے اور اس کو مضبوطی کے ساتھ لگا دیا گیا ہے، ڈاکٹر کے بغیر نکال کر دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہو جائے گا، غسل اور وضو کے دوران اس کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۳)

دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھالی

اگر نماز کے دوران دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نکال کر کھائے گا، تو اگر چنے کے دانہ کے برابر یا اس سے بڑی ہو، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۴)

(۱، ۲) ولا يمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين اسنانه او في سنه المجوف وبه يفتي، الدر المختار (قوله وبه يفتي)...... والظاهر أن هذه الاشياء تمنع الاسالة فالاظهر التعليل بالضرورة. شامي: ۱/ ۱۵۴، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۱، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۳۴، مطلب مس المصحف، فصل في الغسل، ط: سعيد كراچي.

(۳) فيجب تطهير ما يمكن تطهيره منه بلا حرج، ولهذا وجبت المضمضة والاستنشاق في الغسل لأن ايصال الماء إلىٰ داخل الفم والانف ممكن بلاحرج وإنمالايجبان في الوضوء لا لأنه لايمكن ايصال الماء إليه بل لأن الواجب هناك غسل الوجه...... بدائع الصنائع: ۱/ ۳۴، كتاب الطهارة، مطلب مس المصحف، فصل في الغسل، ط: سعيد كراچي. وفي الشامية: (قوله وهو الاصح)...... لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، آه، شامي: ۱/ ۱۵۴ - ۱۵۵، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۱، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) وان كان بين اسنانه شئي فابتلعه لم يضره ولو كان قدر الحمصة يفسد صلاته، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فيما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. امداد الفتاح: ۱/ ۳۷۰، ط: صديقي پبلشرز كراچي.

دائی

اگر بچہ جنانے والی دائی کو یہ ڈر ہو کہ اگر وہ نماز میں مشغول ہوگئی تو بچہ مرجائے گا تو اس کو نماز میں اس کے وقت سے تاخیر کرنا جائز ہے۔(۱)

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس

اسلام نے ہر اچھے عمل کو کرنے کے لئے دائیاں ہاتھ استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔

دراصل انسانی اعضاء کے دائیں اطراف اور بائیں اطراف کی کیفیات الگ الگ ہیں۔ دائیں حصے خاص طور پر دائیں ہاتھ سے غیر مرئی شعائیں (Invaisivble Rays) نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) ہوتی ہیں اور بائیں ہاتھ سے جو شعائیں نکلتی ہیں وہ منفی (Negative) ہوتی ہیں۔

نماز میں نگاہ سجدے کی جگہ لازم ہوتی ہے چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہیں اس لئے اوپر کا ہاتھ دائیاں رکھا گیا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر رہیں۔

مزید یہ کہ کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں اس لئے دائیں ہاتھ کی مثبت شعائیں (Positive Rays) بائیں ہاتھ میں منتقل ہوکر طاقت، قوت اور

---

(۱) ویجوز تأخیر الصلاة عن وقتها لعذر کما قال الولوالجی فی فتاواہ: القابلة اذا اشتغلت بالصلاة تخاف ان یموت الولد لا بأس بأن تؤخر الصلاة وتقبل علی الولد لأن تأخیر الصلاة عن الوقت یجوز بعذر الا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أخر الصلاة عن وقتها یوم الخندق، وکذا المسافر اذا خاف من اللصوص وقطاع الطریق جاز لهم أن یؤخروا الوقتیة لانه بعذر، البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت. ط: سعید کراچی. مزید ''آپریشن کے ڈاکٹر'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

تحریک کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں رہتا۔

حتیٰ کہ بعض اوقات دائیں ہاتھ کے فالج زدہ کو یہ ورزش بتائی جاتی ہے کہ وہ بائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کچھ وقت بیٹھا رہے تا کہ دونوں ہاتھوں کی لہریں اور بجلیاں ایک دوسرے میں منتقل ہو کر طاقت اور تحریک کا باعث بنیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۱)

دردِ زہ

☆......اگر کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہے، مگر ہوش و حواس قائم ہے، اس کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد نماز پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے اور نفاس شروع ہو جائے اور نماز قضاء ہو جائے، ہاں اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ ڈر ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے گا اور اس کو تکلیف پہنچے گی تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۱)

☆......اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصے سے بچے کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آ گیا ہو، مگر ابھی تک نفاس یعنی خون جاری نہیں ہوا تو اس کو بھی نماز میں تاخیر کرنا جائز

(۱) والنفاس لغة: ولادة المرأة ،وشرعا(دم) فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم (ويخرج) من رحم ، فلو ولدته من سرتها ان سال الدم من الرحم فنفساء والا فذات جرح وان ثبت له احكام الولد(عقب ولد)اوأكثره ولومتقطعاعضواًعضواً لااقله. فتتوضأن قدرت اوتتيمم وتومى بصلاة ولا تؤخر ،فماعذر الصحيح القادر؟ الدر مع الرد: ۱/ ۲۹۹ . باب الحيض، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۲۳۳، كتاب الحيض، الفصل الرابع، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. (قوله تومئ بصلاة) اى ان لم تقدر على الركوع والسجود، قال فى البحر عن الظهيرية ولو لم تصل تكون عاصية لربها ، ثم كيف تصلى؟ قالوا يؤتى بقدر فيجعل القدر تحتها ويحفر لها وتجلس هناك وتصلى كي لا تؤذى ولدها. شامى: ۱/ ۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

نہیں، بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لے اور زمین پر روئی وغیرہ رکھ کر بچے کا سر اس میں رکھ دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

اگر کسی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

☆......عورت جب دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے تب بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۳)

درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی

''سورت درمیان سے چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دروازہ بند کرنا

اگر مسجد کے اندرونی حصے کی بجائے باہر صحن میں نماز ہو رہی ہے تو جماعت کے وقت مسجد کے اندر کے دروازے کو بند کرنا ضروری نہیں۔(۴)

---

(۱) المرأة اذا خرج بعض ولدها ان خرج الاقل لا يكون نفساء فان لم تصل صارت عاصية فيؤتى بقدر او تحفر حفيرة وتجلس هناک کی لاتؤذی الولد. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۳۳، کتاب الحيض، الفصل الخامس ،ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/ ۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

(۲) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاؤها سواء ترک عمدا او سهوا اوبسبب نوم وسواء كانت الفوائت كثيرة او قليلة، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت،ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) فتاویٰ دار العلوم ديوبند: ۳/ ۳۱۸، باب الصف ،ط: مكتبه امداديه ملتان. و: ۳/ ۳۶۰، ط: دار الاشاعت كراچی، محموديه: ۳/ ۳۶۱، ط: مكتبه فاروقيه كراچی.

دروازہ پر نماز پڑھنا

مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر نمازی زیادہ ہوں جیسا کہ جمعہ کے دن ہوتا ہے کہ مسجد کے اندر کی صفیں پوری ہو جانے کے بعد دروازوں میں بھی لوگ صف بنا کے کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کر دی

اگر کسی نے آخری قعدہ میں درود شریف آدھا پڑھ کر بھولے سے دعا شروع کر دی اس دوران خیال آیا، تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے، پھر دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وقیام الامام فی المحراب......... فلو قاموا علی الرفوف والامام علی الارض أو فی المحراب لضیق المکان لم یکره الدر المختار: (قوله إن علل بالتشبه الخ)... ولهٰذا قال فی الولوالجیة وغیرها اذا لم یَضِقِ المسجدبمن خلف الامام لاینبغی له ذلک، لأنه یشبه تباین المکانین، رد المحتار: ۱/ ۶۴۵، ۶۴۶، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها، مطلب اذاتردد الحکم بین سنة وبدعة ط: سعید کراچی. وفی المبسوط: والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروه: لانه صف فی حق کل فریق وان لم یکن طویلا، وتخلل الاسطوانة بین الصف کتخلل متاع موضوع او کفرجة بین رجلین وذلک لا یمنع صحة الاقتداء ولا یوجب الکراهة، آه، المبسوط للسرخسی، : ۲/ ۵۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: غفاریة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) وسننها ترک السنة لایوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غیر مستخف...... رفع الیدین للتحریمة والصلاة علی النبی ﷺ فی القعدة الاخیرة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۳-۴۷۷، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوة مطلب سنن الصلوة، ط: سعید، واما بیان ان المتروک ساهیا هل یقضی او لا فنقول انه یقضی ان امکنه التدارک بالقضاء سواء کان من الافعال او الاذکار. البحر الرائق: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا. ط: سعید.

درود شریف بھول کر دعا شروع کردی

اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا بھول گیا اور دعائے ماثورہ پڑھنا شروع کردی، اس دوران یاد آیا تو باقی ماندہ دعا کو چھوڑ کر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف پڑھنا

قعدۂ اخیرہ ''التحیات'' کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور درود شریف یہ ہے: (۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (وسنة فی الصلاة) ای فی قعود اخیر مطلقا، وکذا فی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تأمل، رد المحتار: ۱/۵۱۸، باب فی صفة الصلاة مطلب فی وجوب الصلاة علیه کلما ذکر علیه الصلاۃ والسلام، ط: سعید. هندیة: ۱/۷۲، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیه. حلبی کبیر، ص: ۳۳۳، بیان صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۳) قال سئل محمد عن الصلاة علی النبی ﷺ فقال یقول اللهم صل علی محمد الخ... وهی الموافقة لما فی الصحیحین وغیرهما عن کعب بن عجرة قال سألنا رسول الله ﷺ فقلنا یا رسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد ... الخ حلبی کبیر، ص: ۳۳۴، بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۱/۵۱۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، حجة الله البالغة: ۲/۱۲، اذکار الصلاة وهیآتها المندوب إلیها. ط: کتب خانه رشیدیة دهلی. البحر الرائق: ۱/۳۲۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

درود شریف پڑھنے کی حکمت

اگر ہم واقعتاً اللہ تعالیٰ کے پورے پورے بندے عابد اور تعظیم کرنے والے، اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے، علوم اور عقائد سے خوش حال ہو جائیں، تو یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اور احسان ہے، اگر آپ کے دل میں ہمارا درد اور جوش نہ ہوتا، تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول ہمارے لئے کیسے ہوتا، اگر آپ کی مہربانیاں، توجہات، محنتیں اور مشقت میں ڈالنے والی تکلیفیں نہ ہوتیں تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔

پھر غور کا مقام ہے کہ جب ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جاتی ہے، جو کہ ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضہ ہے، تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگی، پس اسی جوش کا اثر ہے کہ درود کی شکل میں دعا کی جاتی ہے۔ (۱)

(احکام اسلام ص ۷۱)

درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا التحیات کے بعد ابھی تک درود شریف ختم نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، درود شریف پورا ہونے کا انتظار نہ کرے، کیونکہ درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور امام کی اتباع کرنا واجب ہے، جب واجب

---

(۱) ولما كان النبى هو الواسطة العظمى بين العبد وربه ناسب ان يصلى عليه بعد التشهد رجاء ان يرد عليه التحية بأحسن منها. وحيث ان تبادل التحية باعث على توثيق الائتلاف والمحبة بين الناس فهو يطلب التقرب والتودد من اشرف الخلق وافضلهم وهذا من مصائد الشرف. وان الصلاة عليه بمثابة شكر للجميل الذى وصل اليه من الواسطة. وهذا الجميل هو نعمة الاسلام والتقرب من الله جل جلاله وعظم سلطانه. حكمة التشريع وفلسفته للشيخ على احد الجرجاوى: ۱/۱۱۸، حكمة هيئة الصلاة، ط: انصارى كتب خانه، بازار كتاب فروشى كابل.

اور سنت میں تعارض ہو جائے تو واجب کو ترجیح ہوتی ہے۔(۱)

درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا

"تشہد کے بعد درود پڑھ لیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی شخص نے آخری بیٹھک میں پورا درود شریف یا اس کا آدھا "**اللھم صل علیٰ محمد**" سے "**حمید مجید**" تک دو مرتبہ پڑھ لیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۲)

درود شریف نہیں پڑھا

نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، اس لئے اس کو قصداً نہ پڑھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، تاہم اگر کسی شخص نے قصداً نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، مگر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، اگر جلدی ہے تو کم سے کم **اللھم صل علیٰ محمد** تک پڑھ کر سلام پھیر دے سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱)ولوسلم قبل ان يفرغ المقتدى من الصلوات اوقبل ان يفرغ من الدعاء فانه يسلم مع الامام خلاصةالفتاوى: ۱/ ۱۵۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشرفي الامامةوالاقتداء نوع منه فيما يتابع الامام في الصلوةوفيمالايتابعه، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيمايتابع الامام وفيمالايتابعه، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد(۱/ ۴۹۶)فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

(۲)ولوكرره في القعدةالثانيةفلاسهوعليه لانهامحل للذكر والدعاء. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۷۵، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳)قال في الدر: وسنةفي الصلاة، ومستحبةفي كل اوقات الامكان، وفي الشامية: اي في قعوداخير مطلقا، وكذافي قعوداول في النوافل غيرالرواتب تأمل، وفي صلاةالجنازة، شامي: ۱/ ۵۱۸، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد. (وسننها)ترك السنة لايوجب فساداًولاسهواً بل اساءةلوعامدا غيرمستخف وفي الشامية: فلوغيرعامد فلااساءة ايضاً بل تندب اعادةالصلاة. شامي: ۱/ ۴۷۳-۴۷۴، باب صفة الصلاة.

دریا میں تیر رہا ہے

☆......اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہے، اور ساحل تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت ختم ہونے کا ڈر ہے، تو اس کو چاہئیے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو نہ ہلائے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......کبھی کشتی غرق ہونے سے یا سیلاب آنے سے لوگ اس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو بچائے، تو اس صورت میں بھی مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھ لے۔ ہاں اگر وقت کے اندر ساحل تک پہنچنے کی امید ہے پھر ساحل میں پہنچ کر نماز پڑھے۔(۲)

دعا

☆......نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان معمولی فاصلہ رکھے، نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھے کہ بے ڈھنگا لگے، نہ بالکل ملا کر رکھے کہ کنجوس اور بخیل معلوم ہو، اور دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کے برابر میں

=ط: سعید، هندية، ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی فی سجود السهو، ط: رشیدیه، امدادالفتاح : ۱/ ۵۰۹، ط: صدیقی پبلشرز کراچی. اقول وقد ذکر فی الامداد بحثا أن کون الاعادة بترک الواجب واجبة لایمنع ان تکون الاعادة مندوبة بترک سنة الخ ونحوه فی القهستانی قال فی فتح القدير: والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الاعادة او تنزيه فتستحب ، شامی: ۱/ ۴۵۷، مطلب کل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۱، ۲)[فروع] امكن الغريق الصلاة بالايماء بلا عمل كثير لزمه الاداء والا لا. قوله: بلا عمل كثير بأن وجد ما يتعلق به او كان ماهرا فی السباحة بحر. ر قوله والا لا ای لا يلزمه الاداء ويعذر بالتاخير، بحر، رد المحتار: ۲/ ۱۰۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۵، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

رکھے (۱)، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، (۲) اور مقتدی سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ (۳)

☆......جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا پڑھ کر سنت پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ (۴)

اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر، ان کے بعد جتنی دیر تک

---

(۱) (رافعی ایدیهم) حذاء الصدر وبطونها مما یلی الوجه بخشوع. وفی حاشیة الطحطاوی ،وشرحه ان یرفعهما حذاء منکبیه باسطا کفیه نحو السماء لانها قبلة الدعاء...... وفی النهر: من فعل کیفیته المستحبة ان یکون بین الکفین فرجة وان قلت .حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۹ ــ ۲۳۰، کتاب الصلاة ،فصل فی صفة الاذکار ، ط: المکتبة الغوثیة کراچی. وص: ۳۱۷،ط:قدیمی. هندیة: ۳۱۸/۵، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح وقراء ة القرآن والذکر والدعاء ورفع الصوت عند قراء ة القرآن ط: رشیدیة کوئته. الدر مع الرد: ۵۰۷/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویستحب للامام بعد سلامه ان یتحول الی جهة یساره لتطوع بعد الفرض...... ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین رافعی ایدیهم ...... مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۳۱۳، ۳۱۷، کتاب الصلاة، فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی کراچی، الدرالمختارمع الرد: ۵۳۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. عمدةُ القاری :۲۰۸/۵ ،باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر .بخاری ۱۱۷/۱ ،ط:قدیمی.

(۳) مسح الوجه بالیدین اذا فرغ من الدعاء. قیل لیس بشئی وکثیر من مشایخنا رحمهم الله تعالیٰ اعتبروا ذلک وهوالصحیح وبه ورد الخبر کذا فی الغیاثیة،عالمگیری:۳۱۸/۵،کتاب الکراهیة، الباب الرابع ط:رشیدیة کوئته.مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی،ص: ۳۱۵، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۴) ویکره تأخیر السنة الا بقدر اللّٰهم انت السلام ،الدر المختار: مع رد المحتار: ۵۲۰/۱، باب فی صفة الصلاة ،ط:سعیدکراچی.و: ۱۹/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۴۱، باب فی بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع : ۳۹۳/۱، ط: رشیدیة کوئته.و: ۱۶۰/۱ ، فصل فی بیان ما یستحب للامام ان یفعله، ط: سعید کراچی.

چاہے دعا مانگے، شرعاً اجازت ہے۔(۱)

اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے، اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی نمازی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو۔(۲)

واضح رہے کہ اللہ ہر جگہ ہے، لیکن دعا کا قبلہ اوپر کی جانب ہے اس لئے دعا میں ہتھیلی کا رخ اوپر کی طرف کیا جاتا ہے۔(۳)

☆......جس طرح فرض نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے، اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا بھی جماعت کے ساتھ کی جائے، یعنی امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگیں اور جس طرح سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح سنتوں اور نوافل کے بعد دعا بھی الگ الگ مانگیں۔

---

(۱)فاذاتمت صلوۃالامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره، وجعل القبلة عن يمينه .....(هذا) الذی ذكرناه من التخيير بين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلااذالم يكن بعدالصلاة المكتوبة التی أتمهاتطوع كالفجر والعصر. حلبی كبير ،ص: ۳۴۰ ـ ۳۴۱ باب فی بيان صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمی. فان كانت صلاةلاتصلی بعدها سنة كالفجروالعصرفان شاء الامام قام وان شاء قعد فی مكانه يشتغل بالدعاء لانه لاتطوع بعدهاتين الصلاتين فلابأس بالقعود،بدائع: ۱/ ۳۹۳، كتاب الصلاة فصل فی بيان مايستحب للامام ،ط:رشيدية و: ۱/ ۱۵۹، ط:سعيد.

(۲)وفی الخانية يستحب للامام التحول ليمين القبلةيعنی يسارالمصلی لتنفل اوورد ..... مالم يكن بحذائه مصل. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۳۱ ـ ۵۳۲باب فی صفةالصلاة،ط:سعيد حلبی كبير ،ص: ۳۴۰باب فی بيان صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمی، البحرالرائق: ۱/ ۵۸۵، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاة،ط:رشيدية كوئٹه.و: ۱/ ۳۳۵،ط:سعيد. بدائع: ۱/ ۳۹۳،ط:رشيدية، و: ۱/ ۱۵۹، فصل فی بيان مايستحب للامام ان يفعله عقيب الفراغ من الصلاة،ط:سعيد.

(۳)(قوله حذاء الصدروبطونهامماىلی الوجه)الذی فی الحصن الحصين ،وشرحه ان يرفعهماحذاء منكبيه باسطاكفيه نحوالسماء لانهاقبلةالدعاء. حاشيةالطحطاوی،ص: ۳۱۷،فصل فيمايفعله المقتدی ،فصل فی صفة الأذكار،ط:قديمی.وص: ۲۲۹،ط:المكتبةالغوثية،الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۷، فصل فی بيان تأليف الصلاة،ط:سعيد.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا فرما کر دعا بھی جماعت کے ساتھ کرتے تھے۔(۱)

دعا اجتماعی صورت میں

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی کے مل کر دعا مانگنے کی بڑی فضیلت ہے، (۲) اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آہستہ دعا مانگیں، یہ طریقہ اخلاص سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اس میں خشوع، خضوع، عاجزی اور انکساری بھی ہوتی ہے، دل پر اثر بھی ہوتا ہے، قبولیت کے قریب ہوتا ہے، اور ریا کاری سے دور ہوتا ہے۔(۳)

حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی دعا آہستہ مانگی تھی، قرآن مجید میں ہے:

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا: "جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔"

حدیث شریف میں ہے خَيْرُ الدُّعَاءِ الْخَفِيُّ: بہتر دعا آہستہ دعا ہے۔

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۳۹ - ۵۲، "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت" متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت کراچی سن ۲۰۰۳ء۔

(۲) عن ابی امامةؓ: قال: قیل لرسول الله ﷺ ای الدعاء اسمع؟ قال: جوف اللیل ودبر الصلوات المکتوبات، قال الترمذی، هذا حدیث حسن. جامع الترمذی: ۲/ ۱۸۷، ابواب الدعوات. باب (بلا ترجمة) ط: سعید، وکذا فی حصن حصین، احوال الاجابة ص: ۳۶ ط: تاج کمپنی لمیٹڈ وکذا فی الجواب الکافی فیمن سئل عن الدواء الشافی المعروف بالداء والدواء لابن قیم الجوزیة، فصل اوقات الاجابة، ص: ۱۶، مکتبه روضة القرآن. ویستحب للإمام بعد سلامه أن یتحول إلیٰ جهة یساره لتطوع بعد الفرض... ثم یدعون لأنفسهم وللمسلمین رافعی أیدیهم، مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی. و: ۱/ ۴۲۴، ط: المکتبة الغوثیة. فتاویٰ رحیمیة، ص: ۶/ ۴۴، ط: دار الاشاعت.

(۳) عن النبی ﷺ انه قال: خیر الدعاء الخفی.... "عن انسؓ مرفوعا: دعوة فی السر تعدل سبعین دعوة فی العلانیة. اعلاء السنن، أبواب الوتر، باب اخفاء القنوت فی الوتر الخ: ۶/ ۱۱۱، ادارة القرآن کراچی. فی الشامیة: واما الادعیة والاذکار فبالخفیة اولی، قلت، ویجتهد فی الدعاء، والسنة ان یخفی صوته لقوله تعالی: (ادعوا ربکم تضرعا وخفیة). ردالمحتار: ۲/ ۵۰۷، مطلب فی شروط الجمع بین الصلاتین بعرفة:، ط: سعید.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً: اپنے رب کو پکارو عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دعا کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی آہستہ آواز سے دعا کریں ہاں اگر مقتدیوں کو دعا سکھانے کی ضرورت ہے پھر سیکھنے تک بلند آواز سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

خلاصہ یہ ہے کہ محدثین ،مفسرین اور فقہاء کرام کے اقوال سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ دعا مانگنا، امام ،مقتدی اور منفرد ہر ایک کے لئے بہتر اور مسنون ہے۔

امام کے لئے زور سے دعا کرنے کی عادت بنا لینا مکروہ ہے ،(۲) اماموں کو چاہئے کہ سنت کی عظمت اور اہمیت کو پہچانیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ،عوام اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کریں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہیں اور وہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے

---

(۱) اذادعابالدعاء المأثور جهراًومعه القوم ایضاًلیتعلموا الدعاء لابأس به واذاتعلموا حینئذیکون جهرالقوم بدعة کذافی الوجیز للکردری. هندیة :۵/۳۱۸، کتاب الکراهیة،الباب الرابع فی الصلاةوالتسبیح وقراء ةالقرآن والذکروالدعاء ورفع الصوت عند قراء ةالقرآن ،ط:رشیدیه، فأختار للامام والمأموم ان یذکروا الله بعد الفراغ من الصلوة،ویخفیان ذلک الاان یکون اماماًیرید ان یتعلم منه ،فیجهرحتی یعلم انه قدتعلم منه ثم یسر .فتح الباری لابن رجب الحنبلی:۵/۲۳۶، کتاب الاذان، باب الذکربعدالصلاة،ط:دارابن الجوزی .والمختار انه الامام والمأموم یخفیان الذکر الاان احتاج الی التعلیم فتح الباری لابن حجر:۲/۲۶۹،ط:رئاسة ادارات البحوث العلمیة السعودیة. فتاوی رحیمیه :۶/۴۸، دارالاشاعت .

(۲) قال الطیبی وفیه من اصرعلی امر مندوب ،وجعله عزما،ولم یعمل بالرخصة،فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال فکیف من أصرعلی بدعةاومنکر "(مرقاةالمفاتیح . کتاب الصلاةباب فی الدعاء فی التشهد(رقم الحدیث ۹۴۶):۳/۳۱،ط:رشیدیة .السعایة۲/۲۶۵،کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، سهیل اکیڈمی.

کھڑے ہوتے ہیں توان کی نماز میں خلل آتا ہے اوران کو بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

اور بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ نماز کے بعد امام بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور مقتدی حضرات بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابۂ کرامؓ،تابعین اور ائمۂ دین سے ثابت نہیں ہے۔اس لئے عام حالات میں امام اور مقتدی کو آہستہ آہستہ دعا مانگنے کی عادت بنانی چاہیئے۔

مقتدیوں کے لئے امام کو بلند آواز سے دعا کرنے پر مجبور کرنا صحیح نہیں ہے،(۲) اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے،عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو مادری زبان میں آہستہ آہستہ دعا کرنا صحیح ہے۔(۳)

اور اگر نماز میں مسبوق وغیرہ نہیں ہیں تو بلند آواز سے دعا کرنا بھی منع نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱)...خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام الخ. ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا،مطلب فی رفع الصوت بالذکر،ط:سعید.

(۲)انظر الحاشیةرقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۳)قال العلامةالآلوسیؒ تحت الایة(ادعوا ربکم تضرعاوخفیة)وجاء من حدیث ابی موسیٰ الاشعری انه ﷺ قال لقوم یجھرون:"أیھاالناس !اربعواعلی انفسکم ،انکم لاتدعون أصم ولاغائباً،انکم تدعون سمیعاًبصیراًوھومعکم ،وھواقرب الی احدکم من عنق راحلته" والمعنی ارفقوابانفسکم واقصروامن الصیاح فی الدعاء".روح المعانی:۸/ ۱۳۹، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

(۴)وھناک احادیث اقتضت طلب الاسراروالجمع بینھمابأن ذالک یختلف باختلاف الاشخاص والأحوال کماجمع بذلک بین احادیث الجھر والاخفاء بالقراء ة ولایعارض ذلک حدیث "خیرالذکرالخفی "لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام ،فان خلاممّاذکر ، فقال بعض اھل العلم :ان الجھر افضل لانه اکثر عملا :ولتعدی فائدته الی السامعین . ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسدالصلاۃومایکرہ فیھا،مطلب فی رفع الصوت بالذکر،ط:سعید.

☆......امام ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دیر تک دعا نہ مانگے، بلکہ مختصر دعا کرے تا کہ لوگ آرام سے سنت ادا کرسکیں۔(۱)

دعا امام کے ساتھ مانگنا

جماعت کی نماز میں سلام کے ساتھ ساتھ نماز پوری ہو جاتی ہے، سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کے لئے فرض نماز کے بعد امام کے ساتھ دعا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر مقتدی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، شریعت کی رو سے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

دعا بلند آواز سے کرنا

دعا آہستہ مانگنا افضل اور بہتر ہے، اگر بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں نمازیوں کا حرج نہ ہوتا ہو تو کبھی کبھار بلند آواز سے دعا کرنے کی بھی اجازت ہے لیکن ہمیشہ

---

(۱) القیام الی السنۃ التی تلی الفرض متصلا بالفروض مسنون غیر انہ یستحب الفصل بینھما کما قال علیہ السلام اذا سلم یمکث قدر مایقول اللھم انت السلام ومنک السلام ...ثم یقوم الی السنۃ. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۱۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی صفۃ الاذکار، ط: قدیمی. جامع الترمذی: ۱/۶۶، ابواب الصلاۃ، باب مایقول اذا سلم، ط: سعید. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۰، کتاب الصلاۃ، فصل واذا أراد الشروع فی الصلاۃ، ط: سعید.

(۲) (قولہ ومتابعۃ الامام) قال فی شرح المنیۃ: لاخلاف فی لزوم المتابعۃ فی الارکان الفعلیۃ اذھی موضوع الاقتداء ...شامی: ۱/۴۷۰، باب صفۃ الصلاۃ. مطلب مھم فی تحقیق متابعۃ الامام (قولہ ومشارکتہ فی الارکان) ای فی اصل فعلھا اعم من ان یأتی بھا معہ او بعدہ لاقبلہ الخ شامی: ۱/۵۵۱، باب الامامۃ، ط: سعید. (قولہ خیرہ الخ)...... لکن التخییر الذی فی المنیۃ ھو انہ ان کان فی صلاتہ لاتطوع بعدھا، فان شاء انحرف عن یمینہ او یسارہ او ذھب الی حوائجہ واستقبل الناس بوجھہ، وان کان بعد تطوع وقام یصلیہ یتقدم او یتأخر او ینحرف یمینا او شمالا او یذھب الی بیتہ فیتطوع ثمۃ. شامی: ۱/۵۳۱، فصل فی بیان تألیف الصلاۃ، قبیل فصل فی القراءۃ. ط: سعید.

کے لئے بلند آواز سے دعا کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے۔(۱)

جس طرح فرض نماز کے بعد دعا ثابت ہے اسی طرح رکوع میں "سبحان ربی العظیم " اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ " پڑھنا بھی ثابت ہے، لیکن جس طرح رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا، اسی طرح نماز کے بعد دعا کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا کرنا ثابت نہیں ہوتا۔(۲)

دعا پر آمین کہنا

نماز کے دوران نماز سے باہر والے کی دعا پر آمین کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

دعا پڑھنا

درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا سنت ہے جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی جائے جو قرآن کریم اور احادیث سے ثابت نہ ہو تب بھی

---

(۱) الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة. السعاية: ۲/ ۲۶۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی. و كذافی مرقاة المفاتيح: ۳/ ۱۳، باب الدعاء فی التشهد، الفصل الأوّل، ط: رشيدية.

(۲) عن ابن مسعودؓ ان النبی ﷺ قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه :سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقدتم رکوعه وذالک ادناه واذاسجدفقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات، فقد تم سجوده وذالک ادناه. ترمذی: ۱/ ۶۰، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، ط: سعید. سنن ابی داود: ۱/ ۱۲۹، کتاب الصلوة، باب مقدار الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث ملتان، فتاوی رحیمیه: ۶/ ۵۵، نماز کے بعد دعا آہستہ مانگے یا زور سے متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت.

(۳) اذاامن المصلی لدعاء رجل لیس فی الصلوۃ تفسد صلاته. البحر الرائق: ۲/ ۹، کتاب الصلاة باب مایفسد الصلوۃ ومایکره فیها، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان. و: ۲/ ۵، ط: سعید، قوله وجواب عاطس. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیه، ط: سعید. هندیة: ۱/ ۹۸، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ ومایکره فیها، ط: حقانیه. حلبی کبیر، ص: ۴۳۹ مفسدات الصلاة، ط: سهیل.

جائز ہے بشرطیکہ دعا ایسی چیز کی ہو جس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا ممکن نہ ہو۔ (۱)

دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا

نماز کے بعد دعا آہستہ مانگنا زیادہ بہتر ہے، اور مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کا پابند نہیں ہیں، امام سے پہلے بھی دعا شروع کر سکتے ہیں، اور امام دعا ختم کر لے اس کے بعد بھی دعا مانگ سکتے ہیں، لہذا موذن کو دعا شروع کرتے وقت " اللّٰھم آمین " کہنے کا پابند کرنا اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالنا زیادتی ہے۔ (۲)

دعا فرائض کے بعد

☆......نماز کے سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اور نماز مکمل ہو جاتی ہے، سلام کے بعد اجتماعی دعا کرنا اور امام کی دعا پر آمین کہنا ضروری نہیں، دعا کرنا نہ کرنا دونوں اختیار میں ہے، البتہ فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس لئے دعا کرنا بہتر ہے، اور فرائض کے بعد جو بھی دعا چاہے مانگ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) ودعا بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة، لا بما يشبه كلام الناس.... والمختار كما قاله الحلبي ان ماهو فى القرآن اوفى الحديث لايفسد وماليس فى احدهما ان استحال طلبه من الخلق لايفسد وإلا يفسد. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۲۳ــ ۵۲۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد البحر الرائق: ۱/۵۷۶، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط: رشيديه و: ۱/۳۳۰، ط: سعيد. التبيين: ۱/۳۲۰. كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله وخيره الخ)........ لكن التخيير الذى فى المنية هو انه ان كان فى صلاة لاتطوع بعدها، فان شاء انحرف عن يمينه او يساره او ذهب الى حوائجه، واستقبل الناس بوجهه، وان كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم اويتأخر او ينحرف يمينا او شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمة. شامى: ۱/۵۳۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة قبيل فصل فى القراءة، ط: سعيد

(۳) عن ابى امامةؓ قال: قيل لرسول اللہ ﷺ اى الدعاء اسمع قال: جوف الليل، ودبر الصلوات المكتوبات. قال الترمذى هذا حديث حسن، جامع الترمذى: ۲/۱۸۷، ابواب الدعوات، باب (بلا ترجمة)، ط: سعيد. باب الدعاء بعد الصلاة "لاريب أن الأدعية دبر الصلوات قد تواترت تواتراً لاينكر، أما رفع الأيدى فثبت بعد النافلة مرة أو مرتين، فألحق بها الفقهاء المكتوبة أيضاً، وذهب ابن تيمية وابن القيم إلىٰ كونه بدعة، بقى أن المواظبة علىٰ أمر لم يثبت عن النبى ﷺ إلا مرة

☆......اگر مقتدی کو کچھ ضرورت ہے، یا کوئی کام ضروری ہے تو سلام کے بعد دعا سے پہلے چلے جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(۱) اور فوراً اٹھ کر چلے جانے والے کے بارے میں طعن و تشنیع کرنا یا اس کو برا بھلا کہنا، یا دعا تک رکنے کو لازم سمجھنا صحیح نہیں ہے ،(۲) اور اگر دعا کے ختم تک انتظار کرے گا، اور امام کے ساتھ دعا میں شریک ہوگا تو یہ اچھا ہوگا اور ثواب بھی زیادہ ملے گا کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔(۳)

دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا

امام کے لئے نماز کے بعد دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا جائز ہے، مگر اس کے اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴)

دعا کا طریقہ

حضرت سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھاتے، اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں

=أو مرتين، كيف هي، فتلك هي الشاكلة في جميع المستحبات فإنها تثبت طوراً فطوراً، ثم الأمة تواظب عليها، نعم نحكم بكونها بدعة اذا أفضى الأمر إلىٰ النكير علىٰ من تركها، فيض الباري علىٰ صحيح البخاري ،رقم الحديث، ٦٣٣٠، ٢٢٥/٦، كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ط: مكتبة علمية بيروت. و: ٤١٧/٤، ط: المجلس العلمي هند. وكذا في حصن حصين، احوال الإجابة، ص: ٣٦، ط: تاج كمپني. وكذا في الداء والدواء لابن قيم الجوزية، فصل اوقات الاجابة، ص: ١٦، مكتبه روضة القرآن وانظر الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

(١) (قوله الابقدر اللهم الخ)..... وقول عائشة بمقدار لايفيد انه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد بقدر مايسعه ونحوه القول تقريباً. ردالمحتار: ٥٣٠/١، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. وانظر الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

(٢) الاصرار على المندوب يبلغه حد الكراهة .السعاية: ٢٦٥/٢، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی. وكذا في مرقاة المفاتيح: ٣١/٣، باب في الدعاء في التشهد، ط: رشيدية.

(٣) عن انس بن مالكؓ عن النبي ﷺ قال: الدعاء مخ العبادة .جامع الترمذي: ١٧٣/٢، باب ماجاء في فضل الدعاء ،ط: قديمي .

(٤) فتاوى محموديه: ٢٢٨/١ .

ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔(۱)

دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ باوضو، قبلہ رو، دوزانو، باادب بیٹھ کر آہستہ، خشوع اور خضوع سے دعا کرے، شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۲) پھر درود شریف، پھر دعا کرے،(۳) پہلے اپنے لئے، پھر والدین کے لئے، پھر تمام ایمانداروں کے لئے دعا کرے، پوری امت کو دعا میں شامل کئے بغیر دعا ناقص رہتی ہے،(۴) دعا کا ہر مضمون بار بار دہرانا چاہئے، کم از کم تین بار

---

(۱)عن السائب بن يزيدعن ابيه ان النبى ﷺ كان اذادعافرفع يديه مسح وجهه بيديه. المسند للامام احمدبن حنبل: ۱۴/ ۱۳. رقم: ۱۷۸۶۷، ط: دارالحديث القاهرة. الطبعةالاولى كذافى سنن ابى داؤد: ۲/ ۲۸۳، رقم: ۱۴۸۷. كتاب الصلوة. باب الدعاء. ط: دار القبلة، جدة، الطبعة الثانية. كذافى المعجم الكبير للطبرانى: ۴/ ۱۴۱، رقم ۶۶۲۵، ط: بيروت، مشكوة، ص: ۱۹۶، كتاب الدعوات، الفصل الثالث، ط: قديمى.

(۲)قال ابوبكر الجصاص: وقراءة فاتحة الكتاب مع ماذكرنامن حكمهاتقتضى امر الله تعالى ايانا بفعل الحمدوتعليم لناكيف نحمده وكيف الثناء عليه وكيف الدعاء له ودلالةعلى ان تقديم الحمد والثناء على الله تعالى على الدعاء اولى واحرى بالاجابةلان السورةمفتتحةبذكر الحمدثم بالثناء على الله وهوقوله (الحمدلله رب العلمين)الى(مالک يوم الدين). احكام القرآن: ۱/ ۳۲، فصل قراءة فاتحة الكتاب تقتضى الحمد. ط: قديمى. وص: ۲۳ ط: سهيل اكيڈمى. كذا فى الحديث: فى جامع الترمذى، ابواب جامع الدعوات، رقم (۳۴۷۷): ۵/ ۳۶۴، كتاب الصلاة، ط: بيروت وكذافى ابى داؤد: ۲/ ۲۸۰، كتاب الصلوة، باب الدعاء رقم(۱۴۷۶) ط: بيروت.

(۳)وفى الرد: نص العلماء على استحبابها(الصلوة)فى مواضع ....(الى ان قال)واول الدعاء واوسطه وآخره، شامى: ۱/ ۵۱۸، كتاب الصلاة، مطلب: نص العلماء على استحباب الصلاة... الخ، ط: سعيد.

(۴)وفى الرد: و(دعاء)... لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين وفى الرد (قوله لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين)......... وكان ينبغى ان يزيد ولجميع المؤمنين والمؤمنات....... لقوله تعالى: واستغفر لذنبک وللمؤمنين والمؤمنات وللحديث: من صلى صلاةلم يدع فيهاللمؤمنين والمؤمنات فهى خداج كمافى البحر. الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۱، مطلب: فى الدعاء بغير العربية. ط: سعيد، هندية: ۱/ ۷۶، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية، البحر: ۱/ ۳۳۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: اذا أرادالدخول فى الصلوة، ط: سعيد.

تکرار کرنا چاہئیے ،(۱) دعا کے درمیان بار بار درود پڑھنا چاہئیے ،اللہ تعالیٰ کو یـــــا ارحـــم الــراحــمیــن ، یا ذاالجلال والاکرام سے پکارا جائے ،آخر میں درود شریف کے بعد سبـحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العلمین پڑھ کر آمین کہہ کر دعا ختم کرنی چاہئیے ۔(۲)

---

(۱) کـمـاورد فـی الـحدیث:عن ابن مسعودؓ قال.....وکان(علیه السلام)اذادعا،دعاثلاثاواذاسأل، سأل ثلاثا،(رواه مسلم فی کتاب الجهادوالسیر ،باب مالقی من اذی المشرکین والمنافقین (رقم ۴۶۲۵:۲/۱۲/۳۶۳،ط:دارالـمـعـرفةلبـنـان:۲/۱۰۸ ،ط:قـدیمی.) وقال النواوی:فیه استحباب تکریر الدعاء ثلاثا.(حواله سابقه)اخرجه البخاری فی کتاب الوضوء،باب:القی علی ظهرالمصلی قـذراو جیـفةلـم تفسدصلاته ،الحدیث :(۲۴۰)واخرجه النسائی فی کتاب الطهارة :باب :فرث مایوکل لحمه یصیب الثوب (الحدیث :ص۳۰۶).

(۲)الـرابـعة:یسـتـحـب لـلـداعـی ان یـقـول فـی آخـردعائه کماقال اهل الجنة:وآخردعواهم ان الـحـمـدلـلّٰه رب العلمین:وحسن ان یقرأ آخر الصافات فانهاجمعت تنزیه الباری تعالی عمانسب الیه والتسلیم علی المرسلین ،والختم بالحمدلله رب العلمین (الجامع لاحکام القرآن المعروف بتـفسیـر الـقـرطبـی .پ:۱۱ ،یونس:آیة:۱۰)کذافی الحصن الحصین :آداب الدعاء.....وهی ..... التـنـظف والتـطهرواستـقبـال القبلةوالصلاةوالجثوعلی الرکب والثناء علی الله تعالی اولا واخـرا والـصلاةعلی النبی ﷺ کذلک وبسط الیدین ورفعهماوان یکون رفعهماحذوالمنکبین وکـشـفهـمـاوالتـأدب والـخشـوع والـتـمسـکـن مـع الخضوع .....وخفض الصوت .....وان یـبدأبـنـفسـه وان یـدعـولـوالـدیـه واخوانه المؤمنین وان لایخص نفسه بالدعاء ان کان اماما وان یـکـررالـدعـاء واقـلـه الـتـثـلیـث ،وان یـلـح فیه.....وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیدیه بـعـدفـراغـه......الـخ (حـصـن حصین ، المنزل الاول،من وردیوم الخمیس ،بیان آداب الدعاء ،ص ۲۱ـ۲۵ ،ط:مـطبـع نـجـم الـعلوم لکنؤ) (رافعی ایدیهم)حذاء الصدر ،وبطونهاممایلی الوجه بـخشـوع وسـکـون، ثم یختمون بقوله تعالی سبحان ربک رب العزةعمایصفون الآیةلقول علیؓ مـن احـب ان یـکتـال بـالمکیال الاوفی من الاجریوم القیامة،فلیکن آخر کلامه اذاقام من مجلسه سبـحـان ربک الآیةوقـال رسـول الـلـهﷺ :مـن قال دبر کل صلاة،سبحان ربـک ،،الآیةثلاث مـرات فـقـد اکـتـال بـالـمکیال الاوفی من الاجر.مراقی الفلاح .حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص: ۳۱۷ـ۳۱۸فصل فیمایفعله المقتدی بعدفراغ امامه الخ فصل فی .ط:قدیمی .

دعا کی حقیقت

اگر چہ دنیا کی کوئی بھی اچھائی اور برائی تقدیر سے ماورا نہیں، تاہم اللہ کی قدرت نے اس کو حاصل کرنے کے لئے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقل مند کو اشکال نہیں، مثلاً مقدر پر لحاظ کر کے دواء کا کرنا نہ کرنا اگر چہ در حقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا کرنا یا نہ کرنا، مگر کیا کوئی یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے، اور اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا، پھر جب اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے، اور اس قدرت کا ظہور بھی اس نے کر دیا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں ایسا قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی موشن (دست) شروع ہو جاتے ہیں، یا مثلاً سم الفار اور بلیش اور دوسرے زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کی ایک خاص مقدار چند منٹوں میں ہی اس جہاں سے رخصت کر دے، پھر کیونکر یہ احتمال پیدا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی توجہ، عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دیں گے، جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوگا جو شخص دواؤں کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہ رکھتا ہو اور دعا کی قبولیت کا قائل نہ ہو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک پرانی اور سال خوردہ، اور مسلوب القوۃ دواء (Exp.date کے بعد کی دواء) کو استعمال کرے، اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دواء پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ تاثیر نہیں۔

سوال:۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا اثر کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

جواب:۔ ہم کہتے ہیں یہی حال دواؤں کا بھی ہے، کیا دواؤں نے موت کا

دروازہ بند کر دیا ہے یا ان کا خطا جانا ناممکن ہے مگر کیا اس کے باوجود کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے، یہ سچ ہے کہ ہر ایک چیز پر تقدیر محیط ہے، مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا، اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا، (۱) بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے جدا نہیں ہیں مثلاً اگر بیمار کی تقدیر موافق ہو تو علاج کے اسباب پورے طور پر میسر آ جاتے ہیں، اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے، تب دواء نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے، یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اس جگہ جمع ہوتے ہیں، جہاں ارادہ بھی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۴) (۲)

دعا کے آداب

دعا کے آداب میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر دعا کرے، اور دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے، دعا کے دوران دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) عن سلمانؓ قال: قال رسول الله لا یرد القضاء الا الدعاء. جامع الترمذی: ۳۶/۲، ابواب القدر، باب ماجاء لایرد القضاء الا الدعاء. ط: فاروقی کتب خانہ ملتان کذافی ابن ماجہ ص: ۱۰ المقدمة. ابواب القدر. ط: قدیمی وفی حاشیة السندی علی ابن ماجة مانصه: قال الغزالیؒ: فان قیل فمافائدة الدعاء مع ان القضاء لامرد له فاعلم ان من جملة القضاء رد البلاء فان الدعاء سبب رد البلاء ووجود الرحمة کما ان البذر سبب لخروج النبات من الارض وکما ان الترس یدفع السهم کذلک الدعاء یرد البلاء (حاشیة السندی مع ابن ماجة ابواب القدر. ط: مطبعة علمیة 1313ھ.

(۲) حجة الله البالغه ص ۷۴، ۷۵، الاذکار ومایتعلق بها، ط: کتب خانہ رشیدیة دهلی.

(۳) وفی الهندیة: والافضل فی الدعاء ان یبسط کفیه ویکون بینهما فرجة..... والمستحب ان یرفع یدیه عند الدعاء بحذاء صدره کذافی القنیة. عالمگیری: ۳۱۸/۵، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والذکر والدعاء ...... الخ، ط: مکتبة حقانیة، کذافی حصن حصین المنزل الاول، بیان آداب الدعاء، ص: ۲۱ - ۲۵، ط: نجم العلوم لکنؤ وکذا أخرجه الحاکم فی المستدرک: ۲۲۷/۲، (رقم ۲۰۱۰) وابوداؤد کتاب الصلوة، باب الدعاء (رقم: ۱۴۸۰) ۲۸۱/۲، ط: دار القبلة جدة.

دعا میں سنت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور پھر دعا کے بعد اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔(۱)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے

استسقاء کی نماز کے بعد کی دعا کے علاوہ باقی دعاؤں کے وقت ہاتھوں کو کاندھوں سے اوپر نہ اٹھانا چاہیئے اور دعا میں عاجزی اور انکساری کی کیفیت ہونی چاہیئے۔(۲)

---

(۱)عن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ كان اذامديديه فی الدعاء لم يردهماحتى يمسح بهماوجهه. (المستدرک علی الصحيحين، ۲/۲۲۷، كتاب الصلاة، باب مسح الوجه باليدين عندالدعاء، رقم (۲۰۱۰)، ط: دارالغرب بيروت، سنن ابی داؤد: ۲/۲۸۱، كتاب الصلاة، باب الدعاء (رقم ۱۴۸۰، ط: دارالقبلة جدة)والمستحب ان يرفع يديه عند الدعاء بحذاء صدره كذافي القنية، مسح الوجه باليدين اذافرغ من الدعاء قيل ليس بشئ وكثيرمن مشايخنارحمهم الله تعالى اعتبرواذلک وهوالصحيح وبه وردالخبر كذافي الغياثية. (فتاوى عالمگیری: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح والدعاء ط: المكتبه الحقانية. بشاور. وكذافي الحصن الحصين: المنزل الاول: بيان آداب الدعاء. ص: ۲۱ ـ ۲۵ مطبع نجم العلوم لكهنؤ. وفي الدر المختار: (فيرفعهما كالدعاء)(فيبسط يديه) حذاء صدره (نحو السماء) لانهاقبلة الدعاء ويكون بينهمافرجة....... والمسح بعده على وجهه سنةفي الاصح. شرنبلالية. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۰۷، كتاب الصلوة، مطلب مهم في عقدالاصابع عندالتشهد، ط: سعيد.

(۲)(قوله: فيبسط يديه حذاء صدره) كذاروى عن ابن عباسؓ من فعل النبی صلی الله عليه وسلم قنية عن تفسير السمان. ولاينافيه مافي المستخلص للامام ابی القاسم السمرقندی ان من آداب الدعاء ان يدعو مستقبلا ويرفع يديه بحيث يرى بياض ابطيه لامكان حمله على حالة المبالغةوالجهد وزيادةالاهتمام كمافي الاستسقاء لعودالنفع الى العامة. وهذاعلى ماعداها، ولذاقال في حديث الصحيحين "وكان لايرفع يديه في شئ من دعائه الافي الاستسقاء فانه يرفع يديه حتى يرى بياض ابطيه" اى لايرفع كل الرفع. كذافي شرح المنيةومثله في شرح الشرعة. شامی: ۱/۵۰۷، كتاب الصلاةمطلب في اطالةالركوع للجائي، ط: سعيد. هندية: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح والذكروالدعاء الخ، ط: مكتبه حقانيه، وفي الحصن الحصين ص ۲۱ ـ ۲۵ المنزل الاول، بيان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لكهنؤ.

دعا نماز کے بعد

نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، اور دعا مانگنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لے، مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

دعا کے اول وآخر میں درود شریف

دعا کے اول وآخر میں درود شریف کا ہونا دعا کی قبولیت کے لئے زیادہ امید بخش ہے۔(۲)

دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائیں، اور ان کو اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کے اندر کا رخ یعنی ہتھیلیاں چہرہ کے سامنے رہیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی فاصلہ رہے تا کہ بخیل اور کنجوس جیسے نہ لگیں، اور نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھیں کہ بے پرواہ اور ناقدری کرنے والے محسوس ہوں۔(۳)

---

(۱)وفي الحصن الحصين للجزريؒ: آداب الدعاء ....هي .....بسط اليدين ورفعهماوان يكون رفعهماحذوالمنكبين.......وان يبدأبنفسه وان يدعو لوالديه واخوانه المؤمنين وان لايخص نفسه بالدعاء وان كان اماما وتأمين الداعي والمستمع ومسح وجهه بيديه بعدفراغه .....الخ، حصن حصين،ص: ۲۱، ۵۲،المنزل الاول ،بيان آداب الدعاء،ط:نجم العلوم لكهنؤ.

(۲)نص العلماء على استحبابها(الصلوة)في مواضع ....واول الدعاء واوسطه وآخره،شامي: ۵۱۸/۱، كتاب الصلاة،مطلب نص العلماء على استحباب الصلوة،ط:سعيد.

(۳) كمافي الدر:فيرفعهماكالدعاء ،فيبسط يديه حذاء صدره نحو السماء لانهاقبلةالدعاء ويكون بينهمافرجة.الدرمع الرد: ۵۰۷/۱، كتاب الصلوةآداب الصلوة، ط:سعيد. هندية :۳۱۸/۵، كتاب الكراهية،الباب الرابع في الصلاةوالتسبيح والذكروالدعاء ،ط:حقانيه،حصن حصين ، ص: ۲۱ - ۲۵، المنزل الاول بيان آداب الدعاء،ط:نجم العلوم لكهنؤ.

دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا

امام کے لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے مطابق ہے، ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

دعائے قنوت

☆......وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو یاد کر لینی چاہئے، اور جب تک یاد نہ ہو (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھے(۳)

---

(۱)فاذاتمت صلوةالامام فهومخيران شاء انحرف عن يساره وان شاء انحرف عن يمينه....وان شاء استقبل الناس بوجهه اى وجلس.....هذاالذى ذكرناه من التخييربين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلااذالم يكن بعد الصلاةالمكتوبةالتى اتمهاتطوع كالفجروالعصر.....وان كان بعدهااى بعد المكتوبة تطوع يقوم الى التطوع بلافصل الامقدارمايقول .....اللهم انت السلام ....الخ. (حلبى كبير، ص: ۳۴۰ ــ ۳۴۱، باب صفةالصلاة،سهيل اكيڈمى لاهور. شامى :۱/ ۵۳۱، كتاب الصلوة مطلب فيمالوزاد على العددالواردفى التسبيح عقب الصلوة،ط:سعيد. البحر: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلوة،باب صفةالصلاة،ط:سعيد.

(۲)ولهاواجبات لاتفسدبتركهاوتعاد وجوبافى العمدوالسهوان لم يسجد له وهى على ماذكره اربعةعشر (الى ان قال)وقراء ةقنوت الوتر .الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶ ـ ۴۶۸، كتاب الصلوة،باب صفة الصلاة، ط:سعيد. هندية : ۱/ ۱۱۰، كتاب الصلوة،الباب الثامن فى صلاة الوتر،ط: مكتبة حقانيه ،البحر: ۲/ ۴۰، كتاب الصلوة،باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد.

(۳)ومن لايحسن القنوت يقول .ربناآتنافى الدنيا حسنة.الآية، (فتاوى شامى : ۲/ ۷، كتاب الصلوة،باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد،البحر: ۲/ ۴۲، كتاب الصلوةباب الوتروالنوافل ،ط:سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۶۷۵، كتاب الصلوة،باب الوتر،ط:ادارةالقرآن كراچى .

☆......دعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (۱)

☆......قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا سنت ہے۔ (۲)

دعائے قنوت بھول جائے

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر وہ بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

دعائے قنوت بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا، اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا، تو رکوع کی حالت میں دعائے قنوت نہ پڑھے، اور دعائے قنوت پڑھنے کے لئے دوبارہ کھڑا نہ ہو بلکہ بیٹھ کر

(۱) قال ابن نجیمؒ: ثم ان الدعاء المشھور عند ابی حنیفة اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ......الخ، البحر الرائق: ۲/۴۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. شامی: ۲/۶، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل. ط: سعید، التاتارخانیة: ۱/۶۷۵، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن.

(۲) (قوله: وھو مطلق الدعاء) ای القنوت الواجب یحصل بأی دعاء کان، فی النھر وأما خصوص اللّٰھم انا نستعینک فسنة فقط، حتی لو اتی بغیرہ جاز اجماعا. شامی: ۱/۴۶۸، کتاب الصلوة، مطلب لاینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتھا روایة، ط: سعید. التاتارخانیة: ۱/۴۷۳، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن. البحر: ۲/۴۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل ، ط: سعید. ھندیة: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة.

(۳) ولھا واجبات لاتفسد بترکھا وتعاد وجوبا فی العمد والسھو ان لم یفسد له وھی علی ماذکرہ اربعة عشر (الی ان قال) وقراءة قنوت الوتر. الدر مع الرد، ۱/۴۵۶، ۴۶۸، باب صفة الصلاة، ط:

التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز مکمل کر لے، اور اگر رکوع سے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور دوبارہ رکوع نہیں کیا (اور آخر میں سہو سجدہ کیا) تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دعائے قنوت پڑھنا

''وتر میں دعائے قنوت پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی نماز میں امام مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لئے فوراً رکوع میں جانا ضروری ہے، بقیہ دعائے قنوت پوری کرنے کی

= سعید، هندية: ۱/ ۱۱۰، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: مكتبه حقانيه. البحر: ۲/ ۴۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۱) ولو نسيه اى القنوت ثم تذكره فى الركوع لايقنت فيه لفوات محله ولايعود الى القيام فى الاصح، لان فيه رفض الفرض للواجب، فان عاداليه وقنت ولم يعدالركوع لم تفسد صلاته لكون ركوعه بعدقراءة تامةوسجدللسهو، قنت اولالزواله عن محله، الدرمع الرد: ۲/ ۹، ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. البحر: ۲/ ۴۲، كتاب الصلوة، باب الوتروالنوافل، ط: سعيد. بدائع: ۱/ ۲۷۴، كتاب الصلوة، فصل فى القنوت، ط: سعيد.

(۲) أيضاً

اجازت نہیں ہوگی ،(۱) کیونکہ اس حالت میں امام کی پیروی واجب ہے ،وجہ یہ ہے کہ دعائے قنوت جس قدر بھی پڑھ لے واجب ادا ہو جاتا ہے امام کے پیچھے پوری پڑھنا واجب نہیں ۔(۲)

دعائے قنوت میں امام کی پیروی

وتر کی دعائے قنوت میں بھی امام کی پیروی کرنا واجب ہے،اگر کسی مقتدی نے وتر کی دعائے قنوت میں امام کی پیروی نہیں کی تو وہ گنہگار رہوگا، کیونکہ اس نے واجب ترک کیا۔(۳)

دعائے قنوت یاد نہیں

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہوتو جلد از جلد دعائے قنوت یاد کر لینی چاہئیے ،جب تک یاد نہ ہو دعائے قنوت کی جگہ یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اوراگر

---

(۱)(ركع الامام قبل فراغ المقتدى)من القنوت قطعه و(تابعه)(قوله قطعه وتابعه)لان المراد بالقنوت هناالدعاء الصادق على القليل والكثير،وماانى به منه كاف فى سقوط الواجب وتكميله مندوب والمتابعةواجبةفيترك المندوب للواجب شامى : ۱۰/۲ ،باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد.

(۲) المقتدى يتابع الامام فى القنوت فى الوترفلوركع الامام فى الوترقبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام. هندية: ۱۱۱/۱ ، الباب الثامن فى صلاة الوتر، ط:رشيديه، الشامى : ۴۷۰/۱ ، كتاب الصلوة، باب بيان صفة الصلاة، مطلب فى تحقيق متابعة الامام ط:سعيد، التاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۶۷۵/۱ ط:ادارة القرآن.

(۳) "ثم ذكر ماحاصله انه تجب متابعته للامام فى الواجبات فعلا وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفته الامام فى الفعل كتركه القنوت...الخ. شامى : ۴۷۰/۱، باب بيان صفة الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام ط:سعيد. تاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۶۷۵/۱ ط:ادارة القرآن حلبى كبير،ص:۴۲۴،مبحث صلاة الوتر، ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

یہ بھی یاد نہ ہو تو دعائے قنوت یاد ہونے تک ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' تین مرتبہ یا ''یَارَبِّ'' تین مرتبہ پڑھے۔(۱)

دعائے ماثورہ پڑھنے کی وجہ

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دعا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ کرے،(۲) اس واسطے کہ نماز سے فارغ ہونے کا وقت ہے، کیونکہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے، اور ایسی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے اور دعا کے آداب یہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا خوانی کی جائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود وسلام اور برکات کے تحفے بھیجے جائیں، پھر اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ہدایت اور مغفرت کی دعا کی جائے تاکہ دعا قبول ہو، پھر اس کے بعد دائیں اور بائیں ''السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ'' کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے۔ (احکام اسلام ص ۶۷)(۳)

---

(۱) "ومن لایحسن القنوت یقول: "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة" الآیة وقال ابو اللیث: یقول "اللھم اغفرلی" یکررھا ثلاثا، وقیل یقول "یارب" ثلاثا، ذکرہ فی الذخیرة. شامی: ۲/۷، باب الوتر والنوافل ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۴۲۴، مبحث صلاة الوتر، ط:سھیل اکیڈمی لاھور، تاتارخانیة: ۱/۶۷۵، کتاب الصلاة باب الوتر، ط:ادارة القرآن، ھندیة: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر ط:رشیدیة.

(۲) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لاتقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام، لکن قولوا: التحیات للہ والصلوات والطیبات (الی ان قال) ثم یتخیر من الدعاء اعجبہ الیہ، فیدعوا. صحیح البخاری: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشھد ولیس بواجب، ط:قدیمی، مسلم: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاة، باب التشھد فی الصلاة، ط: قدیمی، ابن ماجة: ۱/۶۴، اقامة الصلاة، باب ماجاء فی التشھد، ط:نورمحمد کتب خانہ.

(۳) آداب الدعاء ..... ھی الثناء علی اللّٰہ تعالیٰ اولا وآخرا والصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذالک ... وان یبدأ بنفسہ وأن یدعوا لوالدیہ واخوانہ المؤمنین ..الخ. حصن حصین.

دعائے ماثورہ رہ گئی

اگر مقتدی نے التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھی امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، دعا پوری ہونے کا انتظار نہ کرے۔(۱)

دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا

اگر کوئی شخص تاجر ہے، اور اس کو اپنے نوکر پر اعتماد نہیں ہے، تو ایسی صورت میں نماز کے وقت دکان بند کر دے تا کہ اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر سکے، اور اگر دکان بند کرنا دشوار اور مشکل ہے، اور نوکروں کو دکان پر چھوڑ کر جانے میں نقصان کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں یہ شخص دکان میں نماز پڑھ سکتا ہے، (۲) اس میں دنیاوی اعتبار سے نفع ہے لیکن

– المنزل الاول بيان آداب الدعاء ص: ۲۱، ۲۴، ط: نجم العلوم لكهنو. شامي: ۱/ ۵۱۸ ـ ۵۲۰ كتاب الصلوة ، مطلب نص العلماء على استحباب الصلاة ، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۶، كتاب الصلاة ، الفصل الثالث فى سنن الصلوة ، ط: رشيدية . ثم امر بالتشهد لانه اعظم الاذكار قال: ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه" وذالک لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشى بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء ومن ادب الدعاء تقديم الثناء على الله والتوسل بنبى الله يستجاب الخ. حجة الله البالغة : ۲/ ۶، الامور التى لابدمنها فى الصلاة ط: كتب خانه رشيدية .

(۱) "وان بقيت الصلوات والدعوات يتركها ويسلم مع الامام لأن ترک السنة دون ترک الواجب، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۱۸، فصل فيما يفعله المقتدى بعد فراغ امامه، ط: المكتبة الغوثية كراچى. وص: ۳۰۹ ط: قديمي. شامي : ۱/ ۴۹۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى ط: سعيد.

(۲) فلاتجب على مريض...... وخوف على ماله . (قوله وخوف على ماله) أى من لص ونحوه اذالم يمكنه غلق الدكان او البيت مثلا، ...الخ شامي: ۱/ ۵۵۵، ۵۵۶ باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى الامامة ، الفصل الاول فى الجماعة ۱/ ۸۳ ط: حقانيه. وحاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ،فصل يسقط حضور الجماعة ۱/ ۴۰۳ ط: المكتبة الغوثية، وص: ۲۹۷، ط: قديمي.

آخرت کے اعتبار سے بہت ہی بڑا نقصان ہے۔(۱)

دکان میں نماز پڑھنا

نماز صحیح ہونے کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے،(۲) لہٰذا اگر دکان کی جگہ پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ جامع مسجد کی جماعت چھوڑ کر دکان میں فرض نماز پڑھنے میں چند خرابیاں ہیں، ایک مسجد میں نہ جانے کا گناہ ہوگا دوسرا جامع مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے میں فی رکعت پانچ سو رکعات کا ثواب ملے گا اور دکان میں پڑھنے سے فی رکعت صرف ایک رکعت کا ثواب ملے گا، اس اعتبار سے فی رکعت ۴۹۹ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اور چار رکعت والی نماز میں ۱۹۹۶ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اس لئے پانچ وقت کی فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۳)

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: صلاة الجماعة افضل من صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة، صحيح مسلم: ۱/ ۲۳۱، كتاب الصلاة، باب فضل الجماعة، ط: قديمي كراچي. واخرجه البخاري في كتاب الاذان: ۱/ ۸۹، باب فضل صلاة الجماعة، ط: قديمي

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلي والمكان الذي يصلي عليه واجب، هكذا في الزاهدي من باب الانجاس، فتاوى عالمگیری: ۱/ ۵۸ كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلوة، الفصل الاول في الطهارة، ط: رشيدية. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۰۲، ۴۰۳، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد، والبحر ۱/ ۲۶۶، كتاب الصلاة باب شروط الصلوة ط: سعيد.

(۳) عن انس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة، وصلاته في المسجد الذي يجمع فيه بخمسمائة صلاة وصلاته في المسجد الأقصىٰ بخمسين الف صلاة وصلاته في مسجدي بخمسين الف صلاة، وصلاته في المسجد الحرام بمأة الف صلاة. رواه ابن ماجة، مشكوة، ص: ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاة الفصل الثالث، ط: قديمي، سنن ابن ماجة: ۱/ ۵۴۷، باب ماجاء في الصلاة في المسجد الجامع، ط: دار الجيل بيروت. وص: ۱۰۲، ط: قديمي، وص: ۲۰۲، ط: دار السلام رياض، رقم الحديث: ۱۴۱۳ ورواه الطبراني في الاوسط (۷۰۰۴) ۸/ ۷ ط: مكتبة المعارف الرياض تحقيق: الدكتور محمود الطحان.

دل سے دعا نکلنا

اگر نماز میں کسی کے لئے دل سے دعا نکلے کوئی لفظ زبان سے ادا نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا

مثلا دل میں عصر پڑھنے کی نیت تھی اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں نماز ہو جائے گی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے، زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

دماغی امراض

خشوع وخضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے، دماغ اپنی ضروریات کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تا کہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکال دیں۔ سجدہ

(۱)عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ماوسوست به صدورها مالم تعمل به اوتتكلم (متفق عليه) مشكوة المصابيح ،ص:۱۸، كتاب الايمان باب فی الوسوسة ،ط:قديمی. وفی عمدة القاری شرح صحيح البخاری : لوحدث نفسه فی الصلاة لم يكن عليه اعادة وقدحرم الله تعالی الكلام فی الصلاة فلوكان حديث النفس فی معنی الكلام لكانت صلاته تبطل،عمدة القاری،۸۹/۷ جزء: ۱۳. كتاب العتق، باب الخطأوالنسيان فی العتاقة والطلاق ونحوه، ط:رشيدية ودارالفكر. كذا فی شرح الطيبی علی مشكوة المصابيح : ۲۰۱/۱، كتاب الايمان، باب الوسوسة ط:ادارة القرآن كراچی.

(۲) والمعتبرفيها عمل القلب اللازم للارادة ، فلاعبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لانية ، وفی الرد: (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزأه كما فی الزاهدی قهستانی. الدرمع الرد ۴۱۵/۱ كتاب الصلوة بحث النية، ط: سعيد، حلبی كبير ، ص: ۲۴۷، الشرط السادس ط:سهيل اكيڈمی لاهور، وفی البحر : ۲۷۷/۱ كتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

سے اٹھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے اور ان میں قدرے تناؤ ہو۔ اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں، کمر کو پوری کوشش سے اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/ ۷۵)

دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا

اگر کسی امام نے دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

دنیا کی پانچ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں، اور بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، (۲) اور اگر قصداً رکوع میں چلا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی، کیونکہ چھوٹی تین آیتیں اور بڑی ایک آیت کا پڑھنا واجب ہے، اور اس نے

---

(۱) والجهر والمخافتة فی محله واجب کما عرف، ولو جهر الامام فيما يخافت اوخافت فيما يجهر قدرماتجوزبه الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلبی کبیر، ص:۴۵۸، کتاب الصلوة، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۸۱، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۱۲۸ کتاب الصلوة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية.

(۲) لوقرأ الفاتحة وآيتين فخرّ راكعاً ساهياً ثم تذكر عاد واتم ثلاثا وعليه سجود السهو كذا فی الظهيرية. هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الفصل الثانی فی سجدة السهو، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۵، فصل فی القراءة، ط: ادارة القرآن، حلبی کبیر، ص: ۲۷۷، فرائض الصلاة، الثالث القراءة، ط: سهيل اکیڈمی.

اس پر عمل نہیں کیا۔(۱)

دوا سے بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی شخص دوا کے استعمال سے بے ہوش ہو گیا ہے، تو اس دوران جتنی نمازیں فوت ہو گئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا لازم ہو گا، جیسے کوئی سو رہا ہے، اور بیدار ہونے کے بعد سونے کے زمانے کی تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوپٹہ

☆......عورتوں کو نماز کے دوران موٹا دوپٹہ استعمال کرنا چاہئے، اگر باریک دوپٹہ استعمال کریں گی اور اندر سے بدن نظر آئے گا تو نماز نہیں ہو گی۔(۳)

(۱) ولها واجبات لاتفسد بتركها وتعاد وجوبافي العمد والسهو ان لم يسجد له..وهي... ضم سورة اوماقامها وهوثلاث آيات قصار .الدرمع الرد: ۱/ ۴۵۶، ۴۵۸، كتاب الصلوة، مطلب في واجبات الصلوة، ط:سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۷۸، فرائض الصلوة، الثالث القراءة، ط:سهيل اكيڈمی، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۶، كتاب الصلوة، فصل في القراءة، ط: ادارة القرآن.

(۲) ومن زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد كالنوم (قوله بصنع العباد) أي وسقوط القضاء عرف بالاثر اذا حصل بآفة سماوية فلايقاس عليه ماحصل بفعله. الدرمع الرد: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط:سعيد. البحر: ۲/ ۱۱۷، ۱۱۸ كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط:سعيد. هندية: ۱/ ۱۳۸، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: حقانيه.

(۳) والثوب الرقيق الذى يصف ماتحته لاتجوز الصلوة فيه كذا في التبيين عالمگيرى: ۱/ ۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في الشروط، ط: حقانيه، شامي: ۱/ ۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط:سعيد، البحر: ۱/ ۲۶۷، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

☆......اگر عورت کو نماز کے دوران ''دوپٹہ'' ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے تو دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ ٹھیک کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے، نماز خراب کرنے کے لئے نہیں کیا۔(۱)

دوپٹہ باریک ہے

اگر عورت نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز ادا کی جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے، یا بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

دو رکعت ملی

اگر چار رکعت والی نماز میں جماعت کے ساتھ صرف دو رکعت ملی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعت میں "الحمد" اور سورت دونوں پڑھے اور اگر جماعت میں شامل ہوتے وقت ثناء نہیں پڑھی تو امام کے سلام کے بعد جب کھڑا ہو تو ثناء بھی پڑھے۔(۳)

---

(۱) ویفسدها کل عمل کثیر لیس من اعمالها ولا لاصلاحها ، الدرالمختار مع ردا لمحتار: ۶۲۴/۱ ، کتاب الصلوة باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها،ط:سعید،البحر: ۱۳/۲ ، کتاب الصلوة ، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها ط:سعید، الفقه الاسلامی وادلته : ۱۰۳۱/۲ کتاب الصلوة ، الفصل السابع مبطلات الصلوة ومفسداتها ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) وعادم ساتر لایصف ماتحته ، وفی الرد(قوله لایصف ماتحته) بأن یری منه لون البشرة ، احترازاً عن الرقیق والزجاج ،شامی: ۴۱۰/۱، کتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعید، هندیة : ۵۸/۱ کتاب الصلوة، الباب الثالث فی شروط الصلوة ، ط:رشیدیة. البحر: ۲۶۷/۱، باب شروط الصلاة،ط:سعید.

(۳) والمسبوق وهومن سبقه الامام بهااوبعضهاوهومنفرد حتی یثنی ویتعوذویقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها فیما یقضیه ای بعد متابعته لامامه...ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهدفمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط ، ولایقعد قبلها، الدرمع الرد: ۵۹۶/۱ ـ ۵۹۷، باب الامامة ط:سعید هندیة: ۹۰/۱، ۹۱،کتاب الصلوة، الباب الخامس فی الامامة ، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیة. حلبی کبیر ص:۴۶۸، فصل فی سجود السهو ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

دوڑنا

☆......اگر امام صاحب رکوع میں ہیں، تو تاخیر سے آنے والے لوگ رکوع میں شرکت کرنے کے لئے دوڑتے ہیں، بھاگتے ہیں، شریعت کی رو سے ایسا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اطمینان اور سکون کے ساتھ آئیں، اگر رکوع مل گیا تو شامل ہو جائیں، ورنہ رکعت نکل جانے کی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لیں۔(۱)

☆......مسجد میں دوڑنا مسجد کے آداب اور احترام کے خلاف ہے، اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور نماز میں خلل بھی آتا ہے، اس لئے مسجد میں دوڑنے سے بچنا ضروری ہے، ایک حدیث میں ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لئے اطمینان اور وقار سے چلو، اور دوڑو نہیں۔(۲)

☆......دوڑنے سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نماز کے لئے کچھ وقت لے کر نکلیں تا کہ جماعت کی نماز تکبیر اولیٰ سے مل جائے۔

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من اتى منكم الصلاة، فليأتها بوقار وسكينة" (المسند للامام احمدبن حنبل، مسندابی هريرة رضی الله عنه: ۲/ ۲۸۲ ط: المكتب الاسلامی بيروت، بخاری: ۱/ ۸۸، كتاب الصلاة باب لايسعى الى الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. مسلم: ۱/ ۲۲۰ كتاب الصلاة باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة ط: قديمی.

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: اذا سمعتم الاقامة فامشوا الى الصلاة وعليكم بالسكينة والوقار ولاتسرعوا. بخاری: ۱/ ۸۸، كتاب الصلاة، باب لايسعى الى الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. وفی عمدة القاری شرح صحيح البخاری: "وفيه البحث على التأنی والوقار عندالذهاب الى الصلاة: ۵/ ۱۵۴، كتاب الصلاة باب لايسعى الى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار ط: ادارة الطباعة المنيرية، المسند للامام احمدبن حنبل: ۲/ ۲۸۲، مسندابی هريرة رضی الله عنه ط: المكتب الاسلامی، بيروت.

دو سجدے مقرر ہونے کی وجہ

’’سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرا سلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا

اگر مقتدیوں نے پہلا سلام امام کے ساتھ پھیرا لیکن دوسرا سلام امام سے پہلے پھیر دیا اور امام نے بعد میں پھیرا ہے، تو نماز صحیح ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا برا ہے اچھا نہیں۔(۱)

دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کردی

اگر امام نے پہلی رکعت میں ’’سورۂ تبت‘‘ پڑھی اور دوسری رکعت میں ’’اذاجاء‘‘ (سورۂ نصر) شروع کردی تو ’’سورۂ نصر‘‘ ہی کو پوری کرنا چاہئے اس کو چھوڑ کر کسی اور سورت مثلاً ’’سورۂ اخلاص‘‘ کو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

دوسری منزل میں صف بنانا

جماعت کی نماز کے دوران جب تک پہلی منزل میں جگہ ہو، دوسری منزل میں

---

(۱) وتنقطع به التحريمة بتسليمة واحدة، برهان وقد مر وفى التاتارخانية : ماشرع فى الصلاة مثنى فللواحد حكم المثنى فيحصل التحليل بسلام واحد كما يحصل بالمثنى، الدرمع الرد : ۱/۵۲۵، فصل فى بيان تاليف الصلاة ط: سعيد. ان سلم المقتدى قبل الامام وذهب ان كان بعذر يجوز وان لم يكن بعذر يكره مخالفته الامام . التاتارخانية : ۱/۵۵۴ ، كتاب الصلاة ، كيفية الصلاة ط:ادارة القرآن، شامى: ۱/۴۷۳، كتاب الصلاة، مطلب فى سنن الصلاة ط:سعيد.بدائع: ۱/۲۱۴،فصل فى سنن الصلاة،ط:سعيد.تذكرة الخليل ،ص:۲۰۷.

(۲)وفى القنية:قرأ فى الأولىٰ الكافرون،وفى الثانية - ألم تر - أو- تبت - ثم ذكريتم،وقيل يقطع ويبدأ،الدرمع الرد: ۱/۵۴۷.(قوله ألم ترأو تبت)أى نكس أو فصل بسورة قصيرة.(قوله ثم ذكر يتم)أفاد أن التنكيس أوالفصل بالقصيرة إنما يكره اذا كان عن قصد فلوسهواً فلا، كمافى شرح القنية،واذا انتفت الكراهة فإعراضه عن التى شرع فيهالاينبغى،وفى الخلاصة:افتتح سورة وقصده سورة أخرىٰ فلماقرأآية أو آيتين أراد أن يترك تلك السورة ويفتتح التى أرادهايكره.وفى الفتح: ولو كان أى المقروء حرفاًواحداً،شامى: ۱/۵۴۷،قبل باب الامامة،ط:سعيد.

صف بنانا، اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو، تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

دوسرے سجدے سے اٹھنا

دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائے کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی، سجدے کی ہیئت وکیفیت وہی ہونی چاہئیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی، سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔(۲) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا لینے کے بغیر اٹھنا مشکل ہے تو سہارا لے کر اٹھنا جائز ہے۔(۳)

دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا

امام کو چاہئیے کہ سلام کو اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہوجائے جو مقتدی امام کے پہلے سلام کے بعد دوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے منہ قبلہ سے

(۱) عن انس رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر. سنن ابی داؤد، ص: ۹۸، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف، ط: میر محمد. (قوله فما کان من نقص) والقصدمن ذالک: ان لایخلی موضع من الصف الاول مهما امکن وکذالک من الثانی والثالث وهلم جرا الی ان تنتهی وتکتمل الصفوف فاذا کان ثمةنقص یجعل ذلک فی الصف الأخیر، شرح سنن ابی داؤد للعینی: ۳/۲۲۱، کتاب الصلاة باب تسویة الصفوف، ط: مکتبة الرشدریاض. شامی: ۱/۵۷۰، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) ویسجدواضعارکبتیه اولالقربهمامن الارض ثم یدیه الالعذر، ثم وجهه مقدماانفه لمامر (بین کفیه اعتبار ا لآخر الرکعة باولها ضاما اصابع یدیه لتتوجه للقبلة ویعکس نهوضه (قوله ویعکس نهوضه) ای یرفع فی النهوض من السجدة وجهه اولا ثم یدیه ثم رکبتیه. شامی: ۱/۴۹۷-۴۹۸ کتاب الصلاة فصل فی صفة الصلاة ط: سعید. عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وکیفیتهاو آدابها، ط: رشیدیة، حلبی کبیر ص: ۳۲۱ صفة الصلوة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) ویکبر للنهوض بلااعتماد (قوله بلااعتماد) ای علی الارض، قال فی الحلیة والاشبه انه سنة او مستحب عند عدم العذر فیکره فعله تنزیها لمن لیس له عذر، شامی: ۱/۵۰۲، کتاب الصلوة فصل فی صفة الصلوة، ط: سعید. عالمگیری: ۱/۷۵ کتاب الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: حقانیة. حلبی کبیر ۳۲۳، صفة الصلوة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پھیر کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی لیکن مکروہ ضرور ہوگی، اس لئے ایسا نہ کرے بلکہ صبر سے کام لے، امام کے ساتھ شروع سے پہلے سلام تک صبر کیا تو دوسرے سلام تک بھی صبر کرے۔(۱)

دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا

''مسبوق، مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی

اگر دوسرے کی زمین پر اجازت کے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا

☆......اگر کوئی نمازی نماز کے اندر دوسرے کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم التشهد، بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز ای صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان...... وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر. شامی: ۱/۵۲۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۷۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: حقانيه.

(۲) (قوله وارض مغصوبة او للغير) لا حاجة الى قوله او للغير اذ الغصب يستلزمه، اللّٰهم الا ان يراد الصلوٰة بغير الاذن وان كان غير غاصب ...... وفيها تكره فی ارض الغير لو مزروعة او مكروبة الا اذا كانت بينهما صداقة او رأى صاحبها لا يكرهه فلا بأس. شامی: ۱/۳۸۱، کتاب الصلاة، مطلب فی الصلوٰة فی الارض المغصوبة. ط: سعید کراچی.

(۳) حتى لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت، بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۲۲، کتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۱۳۰، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: ماجديه کوئٹه. شامی: ۱/۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

☆اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے ایسا ہوگیا کہ اس کے دماغ کام نہیں کرتا ہے، یا نماز کی نیت باندھنے کے بعد کیا پڑھنا ہے؟ کیا کرنا ہے؟ یا کتنی رکعت ہوئی ہے؟ یاد نہیں رہتا تو ان صورتوں میں دوسرے آدمی کے لئے بتانا جائز ہوگا، اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نمازی نے ایسے آدمی سے لقمہ لیا جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے تو لقمہ لینے والے نمازی کی نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) (واشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر مع الرد: ۱۰۰/۲، (قوله ولو اشتبه على مريض، الخ) اى بان وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتامل، شامي: ۱۰۰/۲، باب صلاة المريض، ،قبل مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱۱۶/۲، باب صلاة المريض، قوله والا اخرت، ط: سعيد كراچى. مصل أقعد عند نفسه انسانا فيخبره اذا سها عن ركوع او سجود يجزيه اذا لم يمكنه الا بهذا، هندية: ۱۳۸/۱، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط:رشيدية كوئٹه.

الاستفسار: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات بسبب شدة المرض او لنعاس يلحقه، فيلقنه غيره، هل يجزيه؟ الاستبشار: يجزيه، لان التلقين من الغير، وان كان مفسدا، لكن الضرورة تبيح المحظورات في القنية: "شم" اى شرف الائمة المكى: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات والسجدات، لا يلزم الاداء ولو اداها بتلقين غيره، ينبغي ان يجزيه، "قع" اى قاضى عبد الجبار: مصل اقعد عند نفسه انسانا ليخبره اذا سهى عن الركوع والسجود، ويجزئه اذا لم يمكنه الا بهذا، قلت: وبهذا يخرج حكم جواز صلاة الشيخ الفانى الذى وصل الى ارذل العمر، ويشتبه عليه اعداد الركعات فى الصلاة، فينبغي ان يجوز بتلقين غيره. نفع المفتى والسائل مجموعه رسائل اللكنوى ،ما يتعلق بالاعذار المسقطة لاركان الصلاة، ۱۲۹/۳، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) وان فتح غير المصلى على المصلى فاخذ بفتحه تفسد كذا في منية المصلى، هندية: ۹۹/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:ماجديه كوئٹه. بدائع: ۲۳۶/۱، كتاب الصلاة، فصل واما بيان حكم الاستخلاف،ط: سعيد كراچى.

☆......اسی طرح اگر نمازی نے نماز کے دوران ایسے آدمی کی بتائی ہوئی کسی بات پر عمل کیا جو اس کے ساتھ نماز میں شامل نہیں تو نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً صف میں کوئی جگہ خالی ہے، اور کسی باہر کے آدمی نے نمازی سے یہ کہا کہ خالی جگہ کو پر کرلو اور نمازی نے اس کا کہنا مان لیا تو نمازی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے ایسی صورت میں کچھ دیر وقفہ کرے، پھر اپنی مرضی سے وہ کام کرے، مثلاً خالی جگہ پر کرے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا

فرض نماز کی ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، مگر نماز ہو جاتی ہے، سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، اور دوبارہ پڑھنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

دوفرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا

دوفرض نمازوں کو ایک وقت میں کسی عذر سے جمع نہ کرے، نہ سفر میں، نہ حضر میں، نہ بیماری میں کیونکہ یہ حرام ہے، اور ہر نماز کو اپنے اپنے وقت کے اندر پڑھنا فرض ہے، اس

---

(۱) وفی القنية: قيل لمصل منفرد تقدم او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتیٰ وسع المكان عليه فسدت صلوته وينبغی ان يمكث ساعة ثم يتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بانه امتثال لغير امر الله تعالیٰ. شامی: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئٹه.

(۲) ويكره تكرار السورة فی ركعة واحدة فی الفرائض ولا بأس بذلك فی التطوع ،الخ، هندية: ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: ماجديه كوئٹه. قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة...... وفی التاتارخانية : اذا جمع بين سورتين فی ركعة رأيت فی موضع انه لا باس به وذكر شيخ الاسلام لا ينبغی له ان يفعل علی ما هو ظاهر الرواية. وفی شرح المنية: الاولیٰ ان لا يفعل فی الفرض ولو فعل لا يكره الا ان يترك بينهما سورة او اكثر، شامی: ۱/ ۵۴۶، قبل باب الامامة. ط:سعيد كراچی.

میں تاخیر کرنا گناہ ہے، اگر چہ بعد میں بھی پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اور جمع کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ بعد والی نماز، پہلے والی نماز کے وقت میں پڑھی جائے مثلاً ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز بھی پڑھی جائے تو اس صورت میں عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ وقت سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ایسی صورت میں عصر کی نماز کو عصر کے وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی نماز اتنی دیر کر کے پڑھے کہ اس کا وقت جاتا رہے یعنی دوسری نماز کے وقت میں پڑھے، مثلاً عصر کے وقت میں پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے، یا عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز پڑھے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے ،اس صورت میں پہلی نماز قضاء کے طور پر ذمہ سے ادا ہو جائے گی لیکن قضاء کرنے کی

(۱، ۲) (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) سفر و مطر خلافا للشافعي، وما رواه محمول على الجمع فعلا لا وقتا (فان جمع فسد لو قدم) الفرض على وقته وحرم لو عكس اى اخره عنه(وان صح) بطريق القضاء(الا لحاج بعرفة و مزدلفة) الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۲، (قوله محمول الخ) اى ما رواه مما يدل على التاخير محمول على الجمع فعلا لا وقتا: اى فعل الاولىٰ فى آخر وقتها والثانية فى اول وقتها...... وفى الصحيحين عن ابن مسعود " والذى لا اله غيره ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة قط الا لوقتها الا صلاتين جمع بين الظهر والعصر بعرفة وبين المغرب والعشاء بجمع ويكفى فى ذلك النصوص الواردة بتعيين الاوقات من الآيات والاخبار وتمام ذلك فى المطولات كالزيلعي وشرح المنية، وقال سلطان العارفين سيدى محى الدين نفعنا الله به: والذى اذهب اليه انه لا يجوز الجمع فى غير عرفة ومزدلفة، لان اوقات الصلاة قد ثبتت بلا خلاف، ولا يجوز اخراج صلاة عن وقتها الا بنص غير محتمل، اذ لا ينبغى ان يخرج عن امر ثابت بامر محتمل ، هذا لا يقول به من شم رائحة العلم، وكل حديث ورد فى ذلك فمحتمل انه يتكلم فيه مع احتمال انه صحيح لكنه ليس بنص ، كذا نقله عنه سيدى عبد الوهاب الشعرانى فى كتابه "الكبريت الاحمر فى بيان علوم الشيخ الاكبر" شامى: ۱/ ۳۸۲، قبل باب الاذان ، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۵۲، الباب الاول فى المواقيت، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الاوقات. ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۴، قبيل باب الاذان ،ط: سعيد كراچى.

وجہ سے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔(۱)

البتہ سفر یا بیماری کی وجہ سے حقیقتاً تو نہیں صورتاً جمع کرنے کی اجازت ہے (۲)اوراس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وقت کی نماز کواس کے آخری وقت میں ادا کرے اور دوسرے وقت کی نماز کواس کے اول وقت میں پڑھے،مثلا مغرب کی نماز کوشفق غائب ہونے سے پہلے پہلے پڑھے اور عشاء کی نماز کوشفق غائب ہوتے ہی جلدی پڑھے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پرادا ہوئی ہیں۔(۳)

عرفات اورمزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں،عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر،ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں،اورمزدلفہ میں مغرب اورعشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ادا کی جائیں،اورمزدلفہ میں دونوں نمازوں کوجمع کرنے کے لئے امام کی شرط

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء قال الطحاویؒ: فثبت بما ذکرنا ان ما روینا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من الجمع بین الصلاتین انه تأخیر الاولیٰ وتعجیل الآخرة ،وکذالک کان اصحاب رسول الله صلی ا لله علیه وسلم من بعده یجمعون بینهما. شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۱۲ ـ ۲۱۵ ، کتاب الصلاة، باب: الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط: قدیمی کراچی. وفی الدر: ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر ...... فان جمع فسد .الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، کتاب الصلاة،قبل باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۳) عن نافع قال اقبلنا مع ابن عمر رضی الله عنهما حتیٰ اذا کنا ببعض الطرق استصرخ علی زوجته بنت ابی عبید فراح مسرعاً حتیٰ غابت الشمس فنودی بالصلاة فلم ینزل حتیٰ اذا امسیٰ فظننا انه قد نسی فقلت: الصلاة فسکت حتیٰ اذا کاد الشفق ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق وصلی العشاء وقال هکذا کنا نفعل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جدبنا السیر، شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۱۰، کتاب الصلاة، باب : الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط: قدیمی کراچی، واخرجه ابو داؤد فی الصلاة برقم[۱۲۱۲] والنسائی فی المواقیت،[۵۹۸] وانظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة التالیة.

نہیں ہے، اورعرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی شرط ہے، ورنہ وہ اپنے اپنے خیمے میں اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کرے۔(۱)

دوقرأتیں

قرآن مجید میں بعض جگہ بعض الفاظ کے کسی حرف کے اوپر یا نیچے چھوٹا سا ایک حرف لکھا جاتا ہے مثلاً یَبۡصُطُ، هُمُ الۡمُصَيۡطِرُوۡنَ، عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ کے اوپر چھوٹا سا ''سین'' لکھا ہوا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ ''سین'' اور ''صاد'' دونوں حرفوں سے پڑھا گیا ہے، اور تلاوت کرنے والا خواہ ''سین'' یا ''صاد'' پڑھے دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ایسے کلمات کو دو دفعہ پڑھے بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھے چاہے ''سین'' سے یا ''صاد'' سے۔(۲)

دومثل

''دومثل'' سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے تو دومثل ہے۔(۳)

---

(۱) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر...... فان جمع فسد ...... الا لحاج بعرفة ومزدلفة. (وفي الرد: (قوله بعرفة) بشرط الاحرام والسلطان او نائبه والجماعة بين الصلاتين، ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، كتاب الصلاة، قبل باب الاذان، ط: سعيد كراچى. ونصب الراية :۳/ ۵۸ـ ۵۹، كتاب الحج، احاديث في الجمع بين الظهر والعصر بعرفات وبين المغرب والعشاء بالمزدلفة، ط: دار القبلة للثقافة الاسلامية جده. وشرح معاني الأثار: ۲/ ۲۹۰، كتاب مناسک الحج، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمى كراچى.

(۲) ولو قرأ مكان السين صادا في بعض المواضع يجوز، وفي بعضها لا يجوز نحو قوله تعالىٰ "لست عليهم بمسيطر" و" بمصيطر" و بصطة" كلاهما صح في القرآن. تاتارخانية: ۱/ ۴۶۹، كتاب الصلاة، نوع في زلة القارى، ط: ادارة القـرآن كراچى. جلالين سورة الغاشية: ۲/ ۴۹۷، ط: قديمى.

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفئى كذا في الكافي، هندية: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۴۰۲، كتاب الصلاة، الفصل الاول في المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچى.

دو مثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ

دو مثل سایہ ہونے کے بعد آفتاب غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ ٦ منٹ ہے، موسم کے لحاظ سے وقفہ اس کے درمیان رہتا ہے، اس سے باہر نہیں ہوتا، البتہ بعض مقامات پر محل وقوع کے فرق کی بنا پر قدرے کم و بیش ہوتا ہے۔ (۱)

دو مرتبہ رکوع کرلیا

''رکوع دو مرتبہ کرلیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعتوں میں ایک رکوع مکرر پڑھنا

''رکوع مکرر پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان

دونوں سجدوں کے درمیان اس کیفیت سے بیٹھنا چاہیئے جس کیفیت سے دو رکعات یا نماز کے آخر میں سجدوں کے بعد بیٹھنا ہوتا ہے، یعنی ایک سجدہ کرنے کے بعد ''اللّٰــہ اکبر'' کہہ کر سر کو زمین سے اٹھائے، اور اطمینان سے دو زانو ہو کر سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں

(۱) عمدة الفقه: ۲/ ۲٦، كتاب الصلاة، فائدة قبل باب: اذان اور اقامت کا بیان، ط: ادارہ مجددیه، کراچی. ۱۸.

کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں، انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، اور نظر اپنی گود کی طرف ہو، اور اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں یہ دعا: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" پڑھی جا سکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔(۱)

دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں پڑھنا

۱...... دو وقتوں کی نمازوں کا ایک ہی وقت میں پڑھنا جائز نہیں مگر دو وقتوں میں پڑھنا جائز ہے۔(۲)

(۱) (وبعد فراغه من سجدتي الركعة الثانية يفترش) الرجل (رجله اليسرىٰ) فيجعلها بين اليتيه (ويجلس عليها وينصب رجله اليمنىٰ ويوجه اصابعه) في المنصوبة نحو القبلة هو السنة في الفرض والنفل (ويضع يمناه على فخذه اليمنىٰ ويسراه على اليسرىٰ، ويبسط اصابعه) مفرجة قليلا(جاعلا اطرافهاعندر كبتيه)ولا يأخذ الركبتهو الأصح لتتوجه للقبلة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي. (ويجلس بين السجدتين مطمئنا)لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد، الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۵،حلبي كبير، ص: ۳۲۲ ـ ۳۲۷،صفة الصلاة،ط:سهيل اكيڈمي.عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين: اللّٰهم اغفرلي وارحمني وعافني واهدني وارزقني. ابوداؤد: ۱/ ۱۳۰، كتاب الصلاة، باب بين السجدتين ،ط: امداديه وفي الدر : ويجلس بين السجدتين وليس بينهما ذكر مسنون على المذهب وما ورد محمول على النفل،شامي: ۱/ ۵۰۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۵۲۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(ولاجمع بين فرضين في وقت بعذر......فان جمع فسد،الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. ولا يجمع بين صلاتين في وقت واحد لافي السفرولا في الحضربعذرما ...... الخ،هندية: ۱/ ۵۲،كتاب الصلاة، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات،ط:رشيدية، شرح معاني الآثار: ۱/ ۲۱۲ ـ ۲۱۵، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو، ط: قديمي كراچي.

۲......عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں عصر اور ظہر کی نماز کا ظہر کے وقت میں پڑھنا ناجائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔(۱)

۳......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں ادا کرنا منع نہیں بلکہ دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت ملا کر پڑھنا شریعت کا حکم ہے۔(۲)

دہرانا

اگر امام کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کے بعد بھول گیا اور آگے بڑھ نہ سکا، اور سورت کے اس حصہ کو بار بار دہراتا رہا، پھر سورت کے شروع سے پڑھ کر آخر تک ختم کیا اور رکوع کر لیا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۳)

دھوپ

جماعت کی نماز کے دوران دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر نماز میں شریک ہونے سے نماز ہو جاتی ہے، اگر صفیں ملی ہوئی ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے۔

(۱،۲) ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر ...... فان جمع فسد......الا لحاج بعرفة ومزدلفة قوله (بعرفة) بشرط الاحرام و السلطان او نائبه والجماعة بین الصلاتین ولا یشترط کل ذلک فی جمع المزدلفة. الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۵۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات ،ط: رشیدیة کوئٹه. شرح معانی الآثار: ۲/ ۲۹۰، کتاب مناسک الحج، باب الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط: قدیمی کراچی.

(۳) واذا کرر آیة واحدة مرار فان کان فی التطوع الذی یصلی واحدة فذلک غیر مکروه وان کان فی الصلوة المفروضة فهو مکروه فی حالة الاختیار، واما فی حالة العذر والنسیان فلا بأس هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/ ۱۰۷، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالا یکره،ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۵۲، فصل فی المکروهات،ط:قدیمی کراچی.

اور اگر صفیں ملی ہوئی نہیں ہیں، درمیان میں خالی جگہ ہے، تو اس صورت میں دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر اقتداء کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) ایسی صورت میں مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ دھوپ سے بچنے کا انتظام کرے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

دھوتی

عورتوں کے لئے دھوتی باندھنا اور دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے، ورنہ نہیں کیونکہ ستر عورت یعنی بدن کا چھپانا ضروری ہے اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے نماز درست ہو جاتی ہے۔(۲)

دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوا، بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گیا، آ کر دیکھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ نقد رقم تھی وہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں

(۱) فناء المسجد كالمسجد فيصح الاقتداء وان لم تتصل الصفوف، شرح الحموى على الاشباه والنظائر: ۱/۴۴۴، الفن الثانی كتاب الصلاة، رقم [۱۰۷۸]، ط: ادارة القرآن كراچی. والمسجد وان كبر لا يمنع الفاصل فيه، كذا فی الوجيز للكردری، هندية: ۱/۸۸، .ولو اقتدى بالامام فی اقصى المسجد والامام فی المحراب فانه يجوز، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الرابع فی بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط: رشيديه كوئٹه، ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد فی ضمنه مكانا كره كقيامه فی صف خلف صف فيه فرجة، الدر مع الرد: ۱/۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۶۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والرابع ستر عورته ای ولو بما لا يحل لبسه كثوب حرير وان اثم بلا عذر، رد المحتار: ۱/۴۰۴، باب شرائط الصلاة ،ط: سعيد . بدائع الصنائع: ۱/۵۴۳، كتاب الصلاة، فصل فی بيان شرائط الاركان، ط: بيروت. و: ۱/۱۱۶، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، ،الفصل السادس فی ستر العورة، ط: رشيدية كوئٹه.

گر پڑی ہے، مجبور ہو کر قبرستان گیا، اور گری ہوئی رقم نکالنے کے لئے بہن کی قبر کو کھودا، دیکھتا ہے کہ اس کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے، بہن کی قبر کا یہ حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا، اور اپنی ماں کے پاس آ کر بہن کی قبر کا حال سنایا، ماں نے روتے ہوئے بیٹے سے کہا! بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی، البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت دیر کر کے پڑھا کرتی تھی، ہو نہ ہو اس گناہ کی وجہ سے آگ میں جل رہی ہے۔ (۱)

دیہاتی کی امامت

گاؤں کے رہنے والے آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر گاؤں کا رہنے والا، عالم اور فاضل ہے تو پھر اس کو امام بنانا مکروہ نہیں۔ (۲)

اور دیہاتی آدمی کو امام بنانا مکروہ اس لئے ہے کہ دیہات کے لوگوں کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

---

(۱) روی عن بعض السلف انه دفن اختا له ماتت، فسقط منه کیس فیه مال فی قبرها، ولم یشعر به حتیٰ انصرف عن قبرها، ثم تذکره فرجع الی قبرها فنبشه بعد ماانصرف الناس، فوجد القبر یشتعل علیها ناراً فرد التراب علیها ورجع الی امه باکیا حزینا، فقال: یا اماه اخبرنی عن اختی: وما کانت تعمل؟ قالت: وما سؤالک عنها؟ قال: یا اماه رأیت قبرها یشتعل نارا، فبکت وقالت: یا ولدی کانت اختک تتهاون بالصلاة وتؤخرها عن وقتها، فهذا حال من یؤخر الصلاة عن وقتها فکیف حال من لا یصلی؟ فنسأل الله تعالیٰ ان یعیننا علی المحافظة علیها بکما لاتها فی اوقاتها انه کریم رؤوف رحیم، مکاشفة القلوب للغزالی،ص: ۱۸۹۔۱۹۰، الباب التاسع والاربعون فی بیان عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

(۲) وفی الدر (ویکره) تنزیها (امامة عبد واعرابی) قال ابن عابدین: وهو من یسکن البادیة عربیا او عجمیا. "بحر" ولو عدمت ای علة الکراهة بأن الاعرابی افضل من الحضری فالحکم بالضد، الدر مع الرد: ۱/۵۶۰، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۴۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

ڈ

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا

۱......نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ ڈاڑھی پر پھیرنے سے بچنا چاہئیے ،اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے ،(۱)اور بار بار کرنے کی صورت میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہوسکتی ہے۔(۲)

۲......نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنی چاہئیے ،نماز میں بلاضرورت ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کرلی

اگر ڈاڑھی کٹانے والے آدمی نے توبہ کرلی،اور ڈاڑھی نہ کاٹنے کا پختہ ارادہ کرلیا

---

(۱)یکره للمصلی ان یعبث بثوبه او لحیته او جسده.....هندیة: ۱/۱۰۵، کتاب الصلوة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیة کوئٹه. الخانیة علی هامش هندیة: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، باب الحدث فی الصلاة،و ما یکره فیها وما لا یکره ،ط:رشیدیة کوئٹه. (قوله للنهی) وهو ما اخرجه القضاعی عنه صلی الله علیه وسلم " ان الله کره لکم ثلاثا العبث فی الصلاه، والرفث فی الصیام ، والضحک فی المقابر" وهی کراهة تحریم ، شامی: ۱/۶۴۰، مکروهات الصلاة، قبل مطلب فی الخشوع ، ط: سعید کراچی.

(۲) العمل الکثیر یفسد الصلاة ، والقلیل لا، کذا فی محیط السرخسی، هندیة: ۱/۱۰۲، النوع الثانی فی الاعمال المفسدة للصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب: ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط:سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۲/۱۴۶، فصل فی بیان حکم الاستخلاف، ط: بیروت. و: ۱/۲۴۱، ط: سعید کراچی، (ومنها العمل الکثیر).

(۳) عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا یزال الله مقبلا علی العبدفی صلاته ما لم یلتفت فاذا صرف وجهه انصرف عنه، رواه احمد وابو داؤد والنسائی وابن خزیمة فی صحیحه والحاکم وصححه . الترغیب والترهیب: ۱/۳۳۳، کتاب الصلاة، الترهیب من الالتفات فی الصلاة، ط: مصر. (قوله لا بأس به) للتذلل ...... لان مبنی الصلاة علی الخشوع ، قلت : واختلف فی ان الخشوع من افعال القلب کالخوف او من افعال الجوارح کا لسکون ،او مجموعهما قال فی الحلیة : والاشبه الاول، وقد حکی اجماع العارفین علیه ، وان من لوازمه: ظهور الذل ، وغض الطرف ، وخفض الصوت،و سکون الاطراف ، وحینئذ فلا یعد القول بحسن کشفه اذا کان ناشئا عن تحقیق الخشوع بالقلب، شامی: ۱/۶۴۱، مکروهات الصلاة، مطلب فی الخشوع ، ط: سعید کراچی.

لیکن ابھی تک ڈاڑھی ایک مٹھی تک نہیں ہوئی تو بھی اس کی امامت مکروہ ہوگی، ہاں جب اس کی ڈاڑھی ایک مٹھی ہوجائے گی تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت

ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، بلکہ یہ دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے، اس لئے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی توہین ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا اظہار اور اعلان ہے۔(۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں، مگر ڈاڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے یہاں تک کہ نماز، روزہ، حج اور عمرہ جیسی عظیم عبادتوں میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے، قوم لوط پر عذاب آنے کے اسباب میں سے ایک سبب ڈاڑھی کٹانا بھی ہے۔(۳) (درمنثور)

---

(۱) ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق وأعمیٰ آه وفی الرد (قوله:وفاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکبائر ...... علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم. شامی: ۱/ ۵۵۹۔ ۵۶۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. مجمع الانهر: ۱/ ۱۰۸، کتاب الصلاة، الجماعة سنة مؤکدة، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت. مراقی الفلاح، مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۳۰۲۔۳۰۳، کتاب الصلاة، فصل فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی کراچی. ''توبہ کے باوجود ایسے شخص کی امامت دو وجہ سے مکروہ ہے ایک یہ کہ اس پر تا حال اثر صلاح نمایاں نہیں ہوا۔ یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آئندہ اس کبیرہ سے احتراز کا اہتمام کرے گا یا نہیں؟ دوسری وجہ یہ کہ جن لوگوں کو توبہ کا علم نہیں ان کو مغالطہ ہوگا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ فاسق نماز پڑھا رہا ہے۔''

احسن الفتاوی: ۳/ ۲۶۲، باب الامامة والجماعة، ط: سعید کراچی. طبع یاز دهم.

(۲) وفی الدر المختار: ویحرم علی الرجل قطع لحیته، شامی: ۶/ ۴۰۷، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. کل امتی معافی الا المجاهرین. بخاری: ۲/ ۸۹۶، کتاب الادب باب :ستر المؤمن علی نفسه، ط:سعید کراچی. مسلم: ۲/ ۴۱۲، کتاب الزهد، باب عن هتک الانسان، : ط: قدیمی، شامی: ۲/ ۷۷، قبیل باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) وأخرج اسحاق بن بشر و الخطیب وابن عساکر عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: عشر خصال عملتها قوم لوط، بها أهلکوا، وتزیدها أمتی بخلة: اتیان الرجال بعضهم بعضا، ورمیهم بالجلاهق، والخذف، ولعبهم الحمام، وضرب الدفوف، وشرب الخمور، وقص اللحیة،

غرض کہ ڈاڑھی کٹانے والا یا منڈانے والا فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ (۱)

اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ کمیٹی نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیزگار امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال اور عذاب امام اور مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔ (۲)

اور جو نماز ایسے فاسق امام کی اقتداء میں ادا کی جائے گی اس کا اعادہ کرنا لازم نہیں۔ (۳)

ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا

بعض مریض ڈاکٹر اور حکیم کے منع کرنے کا عذر کرتے ہیں، اور نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے پر قدرت ہو اشارہ سے

= وطول الشارب، والصفر والتصفيق، ولباس الحرير، وتزيدها أمتي بخلة: اتيان النساء بعضهن بعضاً، الدر المنثور للسيوطي، الأنبياء: ۷۷، ب: ۵/ ۶۴۴، ط: دار الفكر بيروت.

(۱) ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق ...... الخ، وفي الرد، (قوله وفاسق من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامي: ۱/ ۵۵۹، ۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هداية: ۱/ ۱۲۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. مجمع الانهر: ۱/ ۱۰۸، كتاب الصلاة، فصل: الجماعة سنة مؤكدة، ط: بيروت.

(۲) فيكره لهم التقدم، ويكره الاقتداء بهم تنزيها فان امكن الصلاة خلف غيرهم فهو افضل والا فالاقتداء اولىٰ من الانفراد، رد المحتار: ۱/ ۵۵۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ، حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل الامامة، الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)... لقوله عليه الصلاة والسلام صلوا خلف كل بر و فاجر، او صلوا على كل بر و فاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر رواه الدار قطني...... ولهٰذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، كيف وقد صلى الصحابة والتابعون خلف الحجاج وفسقه مالايخفىٰ، لكن قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى به الا في الجمعة

نماز ادا کرنا فرض ہے، ہاں جب بیماری کی وجہ سے اشارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو بے شک نماز موخر کرنا اور بعد میں قدرت ہونے پر قضاء کر لینا درست ہے،(۱) ہر بیماری موت کا پیغام ہے، اس سے انسانوں کو اور زیادہ ہوشیار ہونا چاہئیے اور آخرت کی فکر کی طرف اور زیادہ دھیان دینا چاہئیے ۔(۲)

ڈکار

☆......نماز کے دوران ڈکار لینا مکروہ تنزیہی ہے، جہاں تک ممکن ہو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آواز پست رکھنی چاہئیے ۔(۳)

= للضرورة، حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، فصل الامامة، الاولیٰ بالامامة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۱) فان لم يستطع الايماء برأسه أخرت عنه ولا يؤمى بعينيه ولا بقلبه ولا بحاجبيه خلافا لزفر لما روينا من قبل ولان نصب الابدال بالرائى ممتنع ولا قياس على الرأس لانه يتأدى به ركن الصلوة دون العين واختيها (وقوله : أخرت عنه) اشارة الى انه لا تسقط الصلوة عنه وان كان العجز اكثر من يوم وليلة اذا كان مفيقا وهو الصحيح لانه يفهم مضمون الخطاب بخلاف المغمى عليه. هداية: ۱/۱۶۱ - ۱۶۲، كتاب الصلاة، باب صلوة المريض، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. شامی: ۲/۱۰۰، كتاب الصلاة، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ورد فی الخبر : ان بعض الانبياء عليهم السلام قال لملک الموت عليه السلام : أما لک رسول تقدمه بين يديک ليكون الناس على حذر منک ؟ قال نعم لی والله رسل كثيرة من الاعلال والامراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر فاذا لم يتذكر من نزل به ذلک ولم يتب ، فاذا قبضته ناديته الم اقدم اليک رسولا بعد رسول ونذيرا بعد نذير ؟ فانا الرسول الذى ليس بعدى رسول، وانا النذير الذى ليس بعدى نذير، الخ، التذكرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرة، للقرطبی، ص: ۴۴، باب ماجاء فی رسل ملک الموت قبل الوفاة ط: دار المنار قاهره. وفيه ايضا: ومنه قوله صلى الله عليه وسلم " الحمى نذير الموت" ای رائد الموت، ص: ۴۶.

(۳) قال الطحطاوی: (قوله : لما فيه من الحروف " افاد بالتعليل تقييد الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف ولم يكن مدفوعا اليه . حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح، ص: ۳۴۰، باب ما يفسد الصلاة، ط: المكتبة الغوثية كراچی. ...... الا لمريض لا يملک نفسه عن انين وتأوه: لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاوب وان حصل حروف للضرورة، الدر مع الرد: ۱/۶۱۸ - ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

☆......نماز میں ڈکار سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران ڈکار میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے، خود نکالنے سے نکلتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۲)

ڈکار آنا

اگر نماز کے دوران ڈکار آجائے، اور اس سے آواز بھی پیدا ہو جائے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جہاں تک ممکن ہو آواز کو روکنا چاہیئے۔(۳)

ڈھیلہ پھینکنا

اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں تکلیف دہ جانور کو بھگانے یا تکلیف دہ پرندے کو اُڑانے کی غرض سے ڈھیلہ پھینکے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی انسان پر ڈھیلہ پھینکے گا، تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۴)

(۱،۲،۳) ویفسدھا التنحنح بلا عذر لما فیہ من الحروف......الخ وقال الطحطاوی فی الھامش: (قولہ لما فیہ من الحروف) " افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل بہ حروف کالجشاء ان حصل بہ حروف ولم یکن مدفوعاإلیہ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۰، باب مایفسد الصلاۃ، ط: المکتبۃ الغوثیۃ، شامی: ۱/ ۶۱۸ ـ ۶۱۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. (کما لو تجشی او عطس فارتفع صوتہ وحصل بہ حروف) حیث (لم تفسد) صلاتہ بذلک اجماعا لعدم مکنۃ الامتناع عنہ، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۴) (ولو اخذ) المصلی (حجرا فرمی بہ طائراً) او نحوہ (تفسد) صلوتہ لانہ عمل کثیر (ولو کان معہ حجر فرمی بہ) الطائر او نحوہ (لا تفسد) صلوتہ لانہ عمل قلیل (و) لکن (قد اساء) لاشتغالہ بغیر الصلاۃ ولو رمی بالحجر الذی معہ انسانا ینبغی ان تفسد قیاسا علی ما اذا ضربہ بسوط او بیدہ لما فیہ من المخاصمۃ علی ما مر، الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، ھندیۃ: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/ ۵۷، کتاب الصلاۃ جنس اخر فیما یکرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

ڈیپریشن کا علاج بذریعہ نماز تہجد وسحر خیزی

مشاہدات اور تجربات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پژمردہ اور زبوں حال اور ''محرومی نیند'' کے مریضوں کے لئے جہاں اور علاج ہیں وہاں ایک مستقل اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کا علاج نماز ہے۔ بطور خاص وقت طلب مریض جن کے جسموں میں اندورنی پیدا شدہ مسائل بھی تھے رات کی آخری گھڑیوں میں ''جزوی معزولی نیند'' یا (خواب سے وقتی موقوفیت) سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

نفسیاتی اور دماغی علاج کے ممتاز اور بزرگ ماہرین نے محرومی استراحت کے ڈیپریشن مخالف اثرات اور اس کے ساتھ مربوط حیاتیاتی حقائق کے متعلق تحریری ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے دوران مسلمانوں میں ڈیپریشن کی بیماری نسبتاً کم پائی جاتی ہے، اس کی دلیل ماہ رمضان کے دوران ایسے مریضوں کی تعداد میں نمایاں کمی ہے۔ اس مشاہدے سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ سحری کے لئے اٹھنے میں نیند میں جو عارضی تعطل پیدا ہوتا ہے وہ سحر خیزی کے ساتھ منسلک مخصوص مصروفیات مثلاً تہجد اور دوسری عبادات کے ساتھ مل کر ڈیپریشن میں کمی کا موجب ہوسکتا ہے۔ اسی مشاہدے کی بنیاد پر یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ سحر خیزی (مع تہجد اور دیگر عبادات واذکار) ایسے امراض کے لئے ایک مؤثر طریقہ علاج ہے جو ڈیپریشن کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳)

ذ

ذکر اور دعا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت ''چوتھی قسم'' کو دیکھیں۔

ذکر بلند آواز سے کرنا

بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے، کیونکہ دل پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے، لیکن اگر کسی جگہ پر لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، تو وہاں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے، تاکہ خشوع وخضوع ختم نہ ہو جائے، اور دل منتشر نہ ہو جائے، قراءت اور رکعات وغیرہ بھول نہ جائیں، اگر کسی جگہ پر ایسا ہوتا ہے تو اس کو نماز ختم ہونے تک روک دیا جائے۔(۱)

---

(۱) وفی الدر : (فرع) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء؟ قيل نعم وتمامه قبيل جنايات البزازيه، وفي الرد: (قوله وتمامه قبيل جنايات البزازية) اقول اضطرب كلام البزازية......والجمع بينهما بان ذلک يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال ،فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام والجهر افضل حيث خلا مما ذكر لانه اكثر عملا ولتعدى فائدته الى السامعين، ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط آه ملخصا. الدر مع الرد: ۳۹۸/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد. مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالة "سباحة الفكر في الجهر بالذكر" ص: ۱۳، الباب الاول في الجهر بالذكر ، من مجموعة رسائل اللكنوی، :۳/ ۴۶۹، ط: ادارةُ القرآن کراچی. كذا في السعاية: ۲/ ۲۶۵، كتاب الصلاة، فصل في القراءة ،ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

ر

رات مختصر ہے

برطانیہ میں عموماً شمالی حصے میں اکثر گرمی کے موسم میں عشاء کا وقت گیارہ بجکر تین ۳ منٹ پر شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق ایک بجکر چھیالیس منٹ پر ہو جاتی ہے، گویا رات کی مقدار دو گھنٹہ تینتالیس منٹ تک ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں رمضان المبارک میں نماز تراویح اور سحری وغیرہ میں بڑی مشکل ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں بھی سنت کے مطابق پورے قرآن مجید کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے، (۱) ہاں اگر ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہے، یا بیماری یا کمزوری ہے تو "الـم تـر کیف" سے بیس رکعات تراویح مکمل کرنے کی گنجائش ہو گی، (۲) اور اگر اس کی بھی طاقت یا موقع نہ ہو، وقت کی بہت زیادہ قلت ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں مجبوراً فرض اور وتر کے درمیان کم سے کم آٹھ رکعات

---

(۱) والختم مـــرة سنة ومرتين فضيلة ، وثلاثا افضل ، ولا يترك الختم لكسل القوم قال ابن عابدين تحت قوله (والختم مرة سنة) اى قراء ة الختم في صلاة التراويح سنة وصححه فى الخانية وغيرها وعزاه فى الهداية الى اكثر المشايخ وفى الكافى الى الجمهور وفى البرهان ، وهو المروى عن ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ والمنقول فى الآثار، الدر مع الرد: ۲/ ۴۶، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل ، فصل فى التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفى البدائع: وامافى زماننا فالافضل ان يقرأ الامام على حسب حال القوم من الرغبة والكسل فيقرأ قدر مالا يوجب تنفير القوم عن الجماعة، لان تكثير الجماعة افضل من تطويل القراء ة. بدائع: ۲/ ۱۷۶، كتاب الصـــلاة، فصل: فى سننها، ط: دار الكتب العلمية بيروت رد المحتار: ۲/ ۴۷ ، كتاب الصلاة، بحث فى صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/ ۱۲۱، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

نمازِ تراویح کی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔(۱)

رازِ سلام

''سلام کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

راستہ کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ راستہ میں چلنے والوں کی وجہ سے نمازی کا دل توجہ کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے گا، اور لوگوں پر راستہ بھی تنگ ہو جائے گا، اور گذرنے والا مجبور ہو کر نمازی کے سامنے سے گذر جائے گا، اس لئے راستہ کے بیچ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، ایسی صورت میں راستہ سے ایک طرف ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: سبع مواطن لا تجوز فیہا الصلوٰۃ...... ظاہر بیت اللّٰہ والمقبرۃ والمزبلۃ والمجزرۃ والحمام وعطن الابل ومحجۃ الطریق (۲)

---

(۱) (قولہ وھی عشرون رکعۃ) ھو قول الجمھور، وعلیہ عمل الناس شرقا و غربا وعن مالک ست وثلاثون، وذکر فی الفتح ان مقتضی الدلیل کون المسنون منھا ثمانیۃ والباقی مستحبا وتمامھا فی البحر وذکرت جوابہ فیما علقتہ علیہ. شامی: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۶۷، باب الوتر والنوافل، قولہ وسن فی رمضان عشرون رکعۃ، الخ، ط: سیعد کراچی.

(۲) اخرجہ ابن ماجۃ فی کتاب الصلاۃ، : ۲/ ۶۵، رقم [۷۴۷] باب المواضع التی تکرہ فیھا الصلاۃ، تحقیق الدکتور بشار عواد، ط: دار الجیل بیروت، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۱۸ھ- ۱۹۹۸ء، و ص: ۵۴، ط: قدیمی. کذا اخرج الطحاوی فی کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ، فی اعطان الابل، رقم: [۲۲۲۱]، ۱/ ۲۹۶، ط: قدیمی کراچی، وفی الدر المختار: ویصح فرض ونفل فیھا وفوقھا ...... وان کرہ الثانی للنھی، وفی الرد: (قولہ وان کرہ الثانی) ای الصلاۃ فوقھا (قولہ للنھی) لانھا من السبع التی نھی عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، شامی: ۲/ ۲۵۴، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ط: سعید کرچی.

ترجمہ: حضرت عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سات مقاموں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے: کعبۃ اللہ کی پیٹھ پر (عظمت کی وجہ سے) اور قبرستان میں (شرک کے وہم کی وجہ سے) اور گھوڑے کے اصطبل میں (نجاست کی وجہ سے) اور جانوروں کے ذبح ہونے کے مقام میں (نجاست اور تعفن کی وجہ سے) اور حمام میں (دل پراگندہ ہونے کی وجہ سے) اور اونٹوں کے مقام میں اور راستہ کے بیچ میں (حضور قلب میں خلل ہونے کی وجہ سے)۔ (احکام اسلام ص ۷۶) (۱)

راکٹ

''جہاز'' کے عنوان کودیکھیں۔

رحمت کے سمندر میں غرق ہوجاتا ہے

جوبھی مرد یا عورت پانچ وقت کی نمازوں کو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر پاک نیت سے مکمل طور پر ادا کرتا ہے، رکوع اور سجدہ عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے، اوراس میں تسبیحات اور ذکر واذکار کو اچھی طرح پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے غیر متناہی دریا میں پہونچ جاتا ہے اس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گناہ خس وخاشاک اور تنکے کی طرح دور ہوجاتے ہیں، اوراس کی خطائیں دل کی تختی سے ایسی

---

(۱) (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام" ونهی ان يصلی فی سبعة مواطن فی المزبلة والمقبرة والمجزرة وقارعة الطريق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظهر بيت الله ونهی عن الصلاة فی ارض بابل فانها ملعونة، أقول الحكمة فی النهی ....وفی قارعة الطريق اشتغال القلب بالمارين وتضييق الطريق عليهم ولانها ممر السباع كما ورد صريحا فی النهی عن النزول فيها وفوق بيت الله ان الترقی علی سطح البيت من غير حاجة ضرورية مكروه هاتك لحرمته وللشك فی الاستقبال حا لتنذ الخ، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۳۔ ۱۹۴، "المساجد" قبل " ثياب المصلی" ط: كتب خانه رشيديه دهلی .

جھڑ جاتی ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں (۲)

رخصت مقرر ہونے کی وجہ

انسان کو بعض اوقات کچھ عذر وغیرہ بھی پیش آتے ہیں، اگر عذر کی بالکل رعایت نہ کی جائے تو بہت زیادہ نقصان اور تنگی ہوتی ہے، اس لئے رخصت کی اجازت ہونا بھی بالکل مناسب تھا، اس میں بندہ کے لئے سہولت اور آسانی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یریدبکم العسر. (۱) (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا قصد کرتا ہے اور تمہارے ساتھ دقت اور دشواری نہیں چاہتا)

اور اگر عذر کی رعایت کرتے ہوئے عمل کو ساقط کر دیا جائے، یعنی عذر کے وقت احکام کی تعمیل بالکل ترک کرادی جائے تو اس وقت نفس ان کے ترک کا عادی ہو جائے گا اس لئے نفس کی مشاقی اس طرح کرائی جاتی ہے جیسے کسی تند و تیز جانور کو مشق کراتے ہیں، جو لوگ اپنے نفس کی ریاضت کرتے ہیں یا لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں، یا جانوروں کو مشق کراتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیشگی اور دوام میں الفت و محبت اور مناسبت کیسی پیدا ہوتی ہے، اور کام نہ کرنے میں اس سے الفت کیسی ختم ہو جاتی ہے، اور اس کا کام کرنا

(۱) عن أبی ذر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فأخذ بغصنین من شجرة قال: فجعل ذلک الورق یتھافت قال: فقال: "یا ابا ذر: قلت: لبیک یا رسول اللہ! قال ان العبد المسلم لیصلی الصلاة یرید بھا وجہ اللہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما یتھافت ھذا الورق عن ھذہ الشجرة، المسند للامام احمد بن حنبل: ۲۱/۱۶، رقم: [۲۱۴۴۸]، ط: دارالحدیث قاھرة. الترغیب والترھیب: ۲۱۲/۱، کتاب الصلاة، الترغیب فی الصلاة مطلقا وفضل الرکوع، الخ، رقم: ۲، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر. ان الصلوات الخمس تطھر النفوس، وتنظفھا من الذنوب والآثام، کما ان الاغتسال بالماء النقی خمس مرات فی الیوم یطھر الاجسام وینظفھا من جمیع الاقذار، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعة: ۱۷۲/۱، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتھا، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

(۲) البقرة. الآیة: ۱۸۵.

نفس کو کیسا گراں معلوم ہوتا ہے، کہ دوبارہ اس میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہوتو از سر نو اس میں میلان اور الفت پیدا کرنا پڑتا ہے، اس واسطے ان وجوہات کی بنا پر دو چیزیں ضروری ہیں: ایک یہ کہ جب کسی کام کے کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل جائے تو اس کے لئے قضاء کی اجازت ہو، دوسرے یہ کہ عبادات کے لئے رخصتیں بھی مقرر کی جائیں، چنانچہ اس قاعدہ کے موافق تاریکی وغیرہ کی حالت میں استقبال قبلہ کی جگہ صرف ''تحری'' پر کفایت کی جاسکتی ہے، اور جس کو کپڑا میسر نہ ہو وہ ستر عورت کو ترک کرسکتا ہے، اور جس کو پانی نہ ملے وہ وضو کو ترک کر کے تیمّم کرسکتا ہے، اور جس کو نماز میں قراءت پر قدرت نہ ہو وہ کسی ذکر پر اکتفا کرسکتا ہے، اور جس کو قیام پر قدرت نہ ہو وہ بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتا ہے، اور جو رکوع یا سجدہ نہ کرسکتا ہو اس کی نماز صرف سر جھکانے سے ہوسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی قاعدہ ہے کہ بدل میں کوئی ایسی چیز باقی رکھنی چاہئے کہ جس سے اصل یاد آجائے اور معلوم ہوجائے کہ یہ اس کا نائب اور بدل ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

---

(۱) قال الامام العلامة الشيخ احمد الشهير بشاه ولی الله المحدث الدهلوی فی " حجة الله البالغة " ما نصه: ثم منع من المامور به مانع ضروری وجب ان يشرع له بدل يقوم مقامه لان المكلف حينئذ بين امرين: اما ان يكلف به مع ما فيه من المشقة والحرج وذلک خلاف موضوع الشرع قال الله تعالىٰ (يريدالله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر) البقرة: ۱۸۵، الآية، واما ان ينبذوراء الظهر بالكلية فتألف النفس بتركه، وتسترسل مع اهماله وانما تمرن النفس تمرين الدابة الصعبة يغتنم منها الالفة والرغبة، ومن اشتغل برياضة نفسه او تعليم الاطفال او تمرين الدواب ونحو ذلک يعلم كيف تحصل الالفة بالمداومة ويسهل بسببها العمل، وكيف تذهب الالفة بالترک والاهمال فتضيق النفس بالعمل ويثقل عليها فان رام العود اليه احتاج الى تحصيل الالفة ثانيا فلا بد اذاً من شرع القضاء اذا فات وقت العمل، ومن الرخص فی العمل ليتأتی منه ويتيسر له ...... وهذا القسم من شأنه ان يرخص فيه عند المكاره، وعلى هذا الاصل ينبغی ان تخرج الرخصة فی ترک استقبال القبلة الى التحری فی الظلمة ونحوها، وترک ستر العورة لمن لايجد ثوبا وترک الوضوء الى التيمم لمن لا يجد ماء وترک الفاتحة الى ذكر من الاذكار

رشوت خور

رشوت لینا ناجائز اور حرام ہے، جو شخص رشوت لیتا ہے اس کی نماز قبول ہے اور نماز کا ثواب بھی حاصل ہوگا، لیکن رشوت لینے کا گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا، اس لئے آخرت میں عذاب سے بچنے کے لئے رشوت سے بچنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔(۱)

رشوت خور کی امامت

رشوت لینے والا فاسق ہے، اور فاسق کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے رشوت لینے والے کو امام بنانا ناجائز ہے اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

= لم لا يقدر عليها ، وترك القيام الى القعود والاضطجاع لمن لا يستطيعه وترك الركوع والسجود الى الانحناء لمن لايستطيعهما ...... الاصل الثانى انه ينبغى ان يلتزم فى البدل شئى يذكر الاصل ويشعر بانه نائبه وبدله حجة الله البالغة: ١/٢٩٨ - ٣٠٠، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: قديمى كراچى.و: ١/١٠٣ ، ط: كتب خانه رشيديه دهلى،و: ١/٢٩٥ - ٢٩٧، ط: زمزم.

(١) قال تعالىٰ: وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئاً ، توبه: آية: ١٠٢ ،قال تعالىٰ: ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل..... الخ، النساء، الآية: ٢٩ .

عن عبد الله بن عمر و قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشى والمرتشى ، رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه الترمذى عنه وعن ابى هريرة ورواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان عن ثوبان وزاد" والرائش " يعنى الذى يمشى بينهما ، مشكوٰة: ٢/٣٢٦، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثانى ، ط: قديمى كراچى، ترمذى: ١/٢٤٨، كتاب الاحكام ، ط: سعيد كراچى. حديث ابى هريرة ، لعن الله الراشى والمرتشى ، تلخيص الحبير : ٤/١٥٦٥ ، رقم الحديث: ٢٠٩٣ ، كتاب القضاء باب ادب القضاء، ط: مكتبة نزار مصطفىٰ الباز مكة المكرمة رياض. وفى الرد: ثم الرشوة اربعة اقسام: منها ما هو حرام على الآخذ والمعطى، شامى: ٥/٣٦٢، كتاب القضاء ، مطلب فى الكلام على الرشوة، والهدية، ط: سعيد كراچى.

(٢) ويكره امامة عبد واعرابى وفاسق (الدر المختار) (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر وآكل الربا ونحو ذلك ...... على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم. شامى: ١/٥٩٩، كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ٥١٣، فصل فى الامامة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور،البحر: ١/٢١٠، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

رشوت کے پیسے جیب میں

جیب میں رشوت کے پیسے رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مکروہ نہیں ہوگی البتہ رشوت لینے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۱)

رشوت کے کپڑے

رشوت کی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن کراہت کی وجہ سے پورا ثواب نہیں ملے گا(۲)، اور ایسا آدمی رشوت لینے کی وجہ سے فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس پر ضروری ہے کہ رشوت کی رقم جس سے لی ہے اس کو واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا جو برداشت کرنا ممکن نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشية رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وتكره الصلوٰة فی الثوب المغصوب وان لم يجد غيره لعدم جواز الانتفاع بملك الغير قبل الاذن او اداء الضمان، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المكروهات، ط: قديمی كراچی. وايضا قال الطحطاوی (قوله مع الكراهة) ای التحريمية، ذكره السيد وفی السراج والقهستانی: تكره الصلوٰة فی الثوب الحرير والثوب المغصوب وان صحت، والثواب الی الله تعالیٰ، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاة، ط: قديمی كراچی. البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) قوله كما بسطه الزيلعی،...... وعلى هذا قالوا: لو مات الرجل وكسبه من بيع الباذق او الظلم او اخذ الرشوة يتورع الورثة، ولا ياخذون منه شيئا وهو اولیٰ بهم ويردونها على اربابها ان عرفوهم والا تصدقوا بها لان سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذر الرد على صاحبه، الدر مع الرد: ۶/۳۸۵، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۸/۳۵۹، كتاب الكراهية، ط: رشيدية كوئٹه.

رکعات کی تعداد

فجر کے وقت دو رکعت نماز فرض ہے۔ظہر،عصر اور عشاء کے وقت چار چار رکعات اور جمعہ کی دو رکعت اور مغرب کے وقت،تین رکعات فرض ہیں۔(۱)

رکعت ایک ملی

''ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکعت کی تعداد میں شک ہوگیا

☆......اگر کوئی شخص نماز کے دوران رکعت کی تعداد بھول گیا،اور اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟اگر اس کا بھولنا پہلی مرتبہ ہوا ہے تو اس کے لئے نئے سرے سے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔

☆......اگر بار بار شک ہوتا رہتا ہے،اور رکعت کی تعداد بھولتا رہتا ہے،تو پھر گمان غالب پر عمل کرنا چاہئے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں اسی قدر رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرے کہ پڑھ چکا ہے،اگر اس کے حساب سے تین ہو چکی ہیں تو مزید ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لے اور سہو سجدہ کرے،اور اگر اس کے حساب سے چار رکعت ہو چکی ہیں تو سہو سجدہ کرے اور تشہد،درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

---

(۱) قال الامام الكاساني: (فصل) واما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلي لا يخلو اما ان يكون مقيما واما ان يكون مسافرا فان كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر: ركعتان واربع واربع و ثلاث واربع .... وان كان مسافرا فعدد ركعاتها في حقه احدىٰ عشرة عندنا: ركعتان وركعتان وركعتان وثلاث وركعتان وعند الشافعيؒ سبعة عشر كما في حق المقيم، بدائع الصنائع: ۱/ ۹۱، كتاب الصلاة، فصل في عدد ركعات هذه الصلوات. ط: سعيد كراچي.

☆......اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمی کی جانب کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھ چکا ہے یا چار؟ اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو، تو اس کو چاہئے کہ تین رکعتیں شمار کرے، اور ایک رکعت مزید پڑھ کر نماز پوری کرے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۱)

رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا

امام رکوع میں ہے، اگر بعد میں آنے والا شخص صف تک پہنچ کر نماز شروع

---

(۱) وفی الدر المختار: واذا شک فی صلاته من لم یکن ذلک ای الشک عادة له ...... کم صلی استأنف ...... وان کثر شکه عمل بغالب ظنه ان کان له ظن للحرج والا اخذ بالاقل لتیقنه، (قوله: والا) ای وان لم یغلب علی ظنه شئی، فلو شک انها اولیٰ الظهر اوثانیته یجعلها الاولیٰ ثم یقعد لاحتمال انها الثانیة ثم یصلی رکعة ثم یقعد لما قلنا ثم یصلی رکعة ویقعد لاحتمال انها الرابعة ثم یصلی اخریٰ ویقعد لما قلنا...... وتمامه فی البحر وسیذکر عن السراج انه یسجد للسهو. الدرمع الرد: ۲/ ۹۲ - ۹۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/ ۱۰۷ - ۱۰۸ کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۲۰، کتاب الصلاة، فصل فیما یوجب السهو، وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة.

اما اذا شک فی صلاته فلم یدر کم صلی فلا یخلو اما ان یکون الشک طارئا علیه، فلم یتعوده، او یکون الشک عادة له، فان کان الشک نادرا یطرأ علیه فی بعض الاحیان، فانه یجب علیه فی هذه الحالة ان یقطع الصلاة ویأتی بصلاة جدیدة ولابد ان یقطع الصلاة بفعل مناف لها، فلا یکفی قطعها بمجرد النیة، وقد عرفت ان قطعها بلفظ السلام واجب، وله فی هذه الحالة ان یجلس ویسلم، فاذا سلم وهو قائم فانه یصح مع مخالفة الاولیٰ، کما تقدم، اما اذا کان الشک عادة له فانه لا یقطع الصلاة، ولکن ینی علی ما یغلب علی ظنه، مثلا اذا صلی الظهر وشک فی الرکعة الثالثة هل هی الثالثة او الرابعة، فان علیه ان یعمل بما یظنه، فان غلب علی ظنه انه فی الرابعة وجب علیه ان یجلس ویتشهد ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یسلم ویسجد للسهو، بالکیفیة المتقدمة فی تعریفه، وانه غلب علی ظنه ان فی الرکعة الثالثة فانه یجب علیه ان یأتی بالرکعة الرابعة، ویتشهد، کذلک، ویصلی علی النبی ......الخ، ثم یسلم ویسجد للسهو، بعد السلام بالکیفیة المتقدمة وعلی هذا القیاس، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۵۳، سبب سجود السهو، ط: دار الفکر، بیروت.

کر لے گا تو رکوع نہیں ملے گا تو ایسی صورت میں صف میں جگہ ہونے کی صورت میں صف سے دور الگ کھڑے رہ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ صف تک پہنچ کر نماز شروع کرے چاہے رکوع نکلنے کی وجہ سے رکعت نکل جائے، کیونکہ مکروہ سے بچنا ہر حال میں بہتر ہے۔(۱)

رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا

اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا، اور نماز پڑھتے وقت رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا، تو اس پر بھی اس وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت و تندرستی کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے تو وہ جائز ہے۔ اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ہو تو وہ اپنے غالب رائے پر عمل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو كبر خلف الصف واراد ان يلحق بالصف يكره، من الخلاصة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۸۹، فصل فى المكروهات، ط: المكتبة الغوثية كراچى. وقوله ان قام فى الصف الاخير يشير الى انه ان كان بحيث لو قام وراء الصف وحده يدركها، ولو مشىٰ الى الصف لا يدركها انه يمشى الى الصف ولا يقف وحده ان كان فى الصف فرجة لكراهته، وترک المكروه اولىٰ من ادراک الفضيلة، حلبى كبير، ص: ۲۱۹، مسائل شتىٰ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.
(قوله كقيامه فى صف) .... ان ابا بكرة رضى الله عنه ركع دون الصف ثم دب اليه، فقال له صلى الله عليه وسلم: زادک الله حرصا، ولا تعد. شامى: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغى ان يجزيه كذا فى القنية (قوله ولو اشتبه على مريض اى بأن وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلک وليس المراد مجرد الشک والاشتباه لان ذلک يحصل للصحيح، (قوله ينبغى ان يجزيه قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو فى الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.
مجموعه رسائل اللكنوى: ۴/ ۱۲۹، ط: ادارة القرآن كراچى.
مزید "دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا" عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے

اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں یا سجدے کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنے سجدے کئے، تو اس صورت میں اس پر نماز ادا کرنا لازم نہیں، اور اگر ایسے لوگ دوسرے کے سکھانے اور بتانے سے نماز ادا کریں گے تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکن کو محل سے بدل دیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، یا رکوع قراءت سے پہلے کر لیا، یا سجدہ رکوع سے پہلے کر لیا، تو ان صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کیا، تو رکن مقدم اور مؤخر ہو گیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

رکن کو مکرر کر لیا

اگر کسی نے نماز میں رکن کو مکرر کر لیا، مثلاً دو رکوع کر لئے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳،۲) وفی حلبی کبیر: "فیجب بتقدیم رکن نحو ان یرکع قبل ان یقرأ ویسجد قبل ان یرکع هذا التمثیل غیر واقع فی محله لان الرکوع قبل القراءة،و السجود قبل الرکوع غیر معتد به حتیٰ یفترض علیه اعادة الرکوع علی ما هو من ان الترتیب بین ما لا یتکرر فی الرکعة الواحدة وبین غیره فرض واذا لم یقع ذلک معتدا به لا یکون فیه تقدیم الرکن نعم اذا فعل ذلک یجب علیه سجود السهو، لتأخیر الرکن بسبب الزیادة التی زاده فلیتامل، حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بحر: ۱/ ۵۲۰، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.رد المحتار: ۱/ ۴۶۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

واجب ہوگا۔(۱)

رکن کی مقدار

رکن صحیح ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔ البتہ نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن میں ٹھہرے رہنے کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۲)

رکن مکرر کر دیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو دو مرتبہ ادا کیا تو آخر میں سہو سجدہ کرنا

---

(۱) ویجب بتکرار الرکن.......... نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات.......... اما التقدیم والتأخیر فلان مراعاۃ الترتیب واجبۃ عندنا وتکریر الرکن یوجب تأخیر الرکن الذی بعدہ واداء الرکن من غیر تأخیر واجب وعلیہ المحققون من اصحابنا ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶-۴۵۷، فصل فی سجود السھو، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، شامی: ۲/ ۸۰، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ط: سعید ، ھندیۃ: ۱/ ۱۲۶ ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) قولہ ما فی الذخیرۃ الخ، اقول ما فی الذخیرۃ لا یخالف الاول لان المراد بمقدار اداء الرکن اقصر رکن من ارکان الصلاۃ وذلک قدر تسبیحۃ ، ثم رأیت فی شرح المنیۃ قال والصحیح ان قدر زیادۃ الحرف ونحوہ غیر معتبر فی جنس ما یجب بہ سجود السھو، وانما المعتبر مقدار مایؤدی فیہ رکن کما فی الجھر فیما یخافت وکما فی التفکر حال الشک ونحوہ علی ما عرف فی باب السھو، منحۃ الخالق علی البحر الرائق: ۱/ ۳۲۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط:رشیدیۃ کوئٹہ. قولہ وقرأ تشھد ابن مسعود رضی اللہ عنہ ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۳۱، صفۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

مکث مقدار ما ای زمن یودی فیہ رکنا بسنتہ، وذلک مقدار ثلاث تسبیحات ، حلبی کبیر،ص: ۲۱۵ ، الشرط الثالث الستر، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، شامی: ۱/ ۶۲۶، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

رکوع

☆......رکوع کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا، اور یہ عمل آسمان وزمین کے خالق اور مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے، لیکن نماز پڑھنے والا جو اپنے رب کے حضور جھکتا ہے، اس کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ خاص کیفیت کے ساتھ اپنی پیٹھ دوہری کرلے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا دل اس امر سے بھی باخبر ہو کہ وہ ایک ادنیٰ بندہ ہے، اپنے خدائے بزرگ وبرتر کے آگے جھکتا ہے، جس کی قدرتوں کا کچھ شمار نہیں اور اس کی عظمتوں کی کوئی انتہاء نہیں۔

جب نمازی کے دل میں یہ تصور دن رات کے اندر متعدد بار پیدا ہوگا تو اس کا قلب ہمیشہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتا رہے گا، اور کوئی ایسا کام جو اللہ کی رضاء کے خلاف ہوگا اس سے سرزد نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) وظاهر كلام الجم الغفير انه لا يجب السجود فى العمد، وانما تجب الاعادة جبرا لنقصانه، ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره، الخ، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۵۶-۴۵۷، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) رابعا: الركوع والسجود، وهما من امارات التعظيم لمالك الملوك، خالق السموٰت والارض وما بينهما، فالمصلى الذى يركع بين يدى ربه لا يكفيه ان يحنى ظهره بالكيفية المخصوصة، بل لا بد ان يشعر قلبه بانه عبد ذليل، ينحنى امام عظمة الله، عزيز كبير، لاحد لقدرته، ولانهاية لعظمته، فاذ انطبع ذلك المعنى فى قلب المصلى مرات كثيرة فى اليوم والليلة، كان قلبه دائما خائفا من ربه فلا يعمل الا ما يرضيه، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۴، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

☆......ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ نمازی اس قدر جھک جائے جس میں ہاتھ دونوں گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔ (۱)

☆......اگر کسی کی کمر بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے جھک گئی ہو، اور ہر وقت اس کی حالت رکوع کے مشابہ رہتی ہو تو اس کو رکوع میں صرف سر جھکا دینا کافی ہے۔ (۲)

☆......رکوع میں جاتے وقت "اللّٰــه اکبر" کہنا، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتدا ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی ختم ہو جائے۔ (۳)

---

(۱) والرابعة من الفرائض: الركوع وهو اى الركوع المفروض طأطاءة الرأس اى خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالىٰ" اركعوا"...... وركنية الركوع متعلقة بادنىٰ ما يطلق عليه اسم الركوع لغة عند ابى حنيفة و محمد خلافا لمن شرط الطمانينة على ما بيناه وسيأتى ان شاء الله تعالىٰ، حلبى كبير، ص: ۲۷۹ ـ ۲۸۱، فرائض الصلوٰة، الرابع: الركوع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۴۹۳، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) رجل احدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه فى الركوع تحقيقا للانتقال من القيام الى الركوع وليس عليه غير ذلك كذا قالوا، حلبى كبير، ص: ۲۸۰، فرائض الصلوٰة، الرابع الركوع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، وآدابها و كيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) الدر المختار. (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقيل انه يكبر قائما والاول هو الصحيح كما فى المضمرات وتمامه فى القهستانى، شامى: ۱/۴۹۳، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۱۴، صفة الصــــلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۲، الفصل الثانى فى فرائض الصــلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه.

(ثم كبر) كل مصل (راكعا) فيبتدئ بالتكبير مع ابتداء الانحناء ويختمه بختمه ليشرع فى التسبيح فلا تخلو حالة من حالات الصلاة عن ذكر مطمئنا، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

☆......مردوں کے لئے رکوع میں دائیں گھٹنے کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں گھٹنے کو بائیں ہاتھ سے پکڑنا سنت ہے،(۱) اور عورتوں کے لئے رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا کافی ہے۔(۲)

☆......مردوں کے لئے انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے،(۳) اور عورتوں کے لئے انگلیوں کو ملا کر گھٹنوں پر رکھنا کافی ہے۔(۴)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط للركوع) ...... ويضع يديه معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن، ويسن ان يلصق كعبيه، وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه ويسبح فيه) واقله ثلاثا فلو تركه او نقصه كره تنزيها، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن ،ط: سعيد كراچى. وكان ينبغى ان يذكر لفظ يسن عند قوله ويضع يديه ليعلم ان الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن كما فى القهستانى، قال: وينبغى ان يزاد مجافيا عضديه مستقبلا اصابعه فانهما سنة، شامى: ۱/۴۹۴، ط: سعيد كراچى و: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۳۱۵،صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۲، الفصل الثانى فى فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثانى فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲)(قوله ويسن ان يلصق كعبيه) ......هذا كله فى حق الرجل، اما المرأة فتنحنى فى الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحنى ركبتيها ولا تجافى عضديها لان ذلك استر لها، وفى شرح الوجيز: الخنثىٰ كالمرأة، شامى: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن ، ط: سعيد كراچى.

فاما المرأة فتنحنى فى الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها وضعا ولا تحنى ركبتيها ولا تجافى عضديها لان ذلك استر لها، كذا ذكره الزاهدى فى شرح القدورى، حلبى كبير،ص: ۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲.

☆......رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا چاہیئے ۔(۱)

☆......مردوں کو رکوع کی حالت میں اس طرح جھکنا چاہیئے کہ پیٹھ، کمر اور سرین سب برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں ۔(۲) اور عورتوں کے لئے صرف اس قدر جھکنا کافی ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں ۔(۳)

☆......رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا جھکانا کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے درست نہیں، اسی طرح گردن کو اتنا اوپر رکھنا کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے یہ بھی درست نہیں بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں ۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہیئے ۔(۵)

☆......کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہنا چاہیئے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جا سکے ۔(۶)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۴) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۵) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۶) (قوله واقله ثلاثا) ای اقله یکون ثلاثاو اقله تسبیحه ثلاثا وهذا اولیٰ من جعل ثلاثا خبرا عن اقله بنزع الخافض ای فی ثلاث الخ، شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، قبل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، ط:رشیدیة کوئٹه.
[تنبیه] السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم الخ، شامی: ۱/۴۹۴، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیةترتیب افعال الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

☆......رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے ،اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔(۲)

رکوع اطمینان سے کرے

رکوع کو ٹھیک طریقہ اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہئے (۳)

رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا

☆......کبھی کبھار جماعت کی نماز میں ایسا ہوتا ہے کہ امام نے رکوع کرلیا ہے، اور مقتدی کو معلوم نہیں ہوتا مثلاً بجلی چلی گئی اور لاؤڈ اسپیکر بند ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آئی، یا خود نماز کی حالت میں سو گیا، یا جماعت بہت زیادہ بڑی ہونے کی وجہ سے پیچھے کے مقتدیوں کو پتہ نہیں چلا، تو ان تمام صورتوں میں مقتدی کو پتہ چلتے ہی خود رکوع کرلے پھر اس کے بعد امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے ،نماز ہو جائے گی اور آخر میں سجدہ سہو

---

(۱) (نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه ، الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة،آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويكره القيام على احد القدمين في الصلاة بلاعذر شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۶۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳)(و) يجب (الاطمينان) وهو التعديل(فی الاركان) بتسكين الجوارح فی الركوع والسجود حتىٰ تطمئن مفاصله فی الصحيح، لانه لتكميل الركن. قوله (وهو التعديل) ای التتميم والتكميل، وهو فی اللغة التسوية (قوله تطمئن مفاصله) ويستقر كل عضو فی محله بقدر تسبيحة كما فی القهستانی هذا قول ابی حنيفة ومحمد علی تخريج الكرخی وعلی تخريج الجرجانی سنة كتعديل القومة والجلسة والاول هو الصحيح، حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۴۹، فصل فی بيان واجب الصلاة، ط:قديمی كراچی.

کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

رکوع اور سائنس

ایک مرتبہ پنڈی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نواز صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا جس کی بیوی بھی سرجن تھی، کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب گھٹنوں اور کمر کا درد بہت زیادہ ہے علاج بہت کئے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا'' ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے میں نے ڈاکٹر (سرجن) سے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں؟ سرجن صاحب کہنے لگے ہاں پانچ وقت کی! تو پھر ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے آپ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے اور انہیں رکوع اور سجدہ اچھی طرح سنت کے مطابق کرنے کا بتایا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہوگئے۔

رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

---

(۱) واعلم ان المدرک من صلاها كاملة مع الامام واللاحق من فاتته الركعات (كلها او بعضها) لكن بعد اقتدائه بعذر كغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف، ومقيم ائتم بمسافر وكذا بلاعذر بأن سبق امامه فى ركوعه وسجد فانه يقضى ركعة. الدرمع الرد: ۱/۵۹۴. وفى الشامية: (قوله ان امكنه ادراكه) .....وحكمه انه يقضى مافاته اولا ثم يتابع الامام ان لم يكن قد فرغ... فلو نام فى الثالثة واستيقظ فى الرابعة فانه يأتى بالثالثة بلاقراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة، الخ.. (قوله ما سبق به بهاالخ)....بأن اقتدى فى اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا، وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق: وحكمه انه يصلى اذا استيقظ مثلا مانام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرک ثم يقضى مافاته الخ. شامى: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لواتى بالركوع اوالسجود اوبهما مع الامام اوقبله اوبعده، ط:سعيد، هندية: ۱/۹۲، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق ط:رشيدية كوئٹه.

رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کو حرام مغز ورم (Inflammation Of Spinal Cord) ہوگیا، بہت جلد صحت یاب ہوجاتے ہیں۔

رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑجاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو، رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔

رکوع سے آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation Of Blood) کی وجہ سے دماغ ونگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علی وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۶-۶۷)

رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کا رکوع کرے، یا دو تین چھوٹی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے، اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے، تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔(۱)

اگر رکوع میں سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی، تو نماز کے سجدہ میں سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا، خواہ سجدۂ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو،(۲) لیکن اگر امام نے رکوع

(۱) وتؤدى بركوع صلاة اذا كان الركوع على الفور من قراءة آية او آيتين وكذا الثلاث على الظاهر كما فى البحر ان نواه اى كون الركوع بسجود التلاوة على الراجح وتؤدى بسجودها كذالك اى على الفور وان لم ينوبالاجماع. الدر مع الرد: ۲/۱۱۱-۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط:سعيد، هندية ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله نعم لو ركع وسجدلها) اى للصلاة فورا ناب اى سجود المقتدى عن سجود التلاوة بلانية تبعا لسجود امامه لما مر آنفا انها تؤدى بسجود الصلوة فورا وان لم ينو. شامى: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط:سعيد.

میں سجدہ تلاوت کی نیت کی اور مقتدیوں نے نہیں کی تو مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا۔اس لئے امام کو رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کرنی چاہئیے تاکہ نماز کے سجدہ میں سب کا سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے۔(۱)

رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ

اگر عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ اتنی جھکائی جائے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے، سرین(کولھے)اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

رکوع چھوٹ گیا

☆......اگر بھولے سے رکوع چھوٹ گیا تو یاد آتے ہی نماز کے اندر اندر فوت شدہ رکوع ادا کرلے،اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرلے،تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والظاهر ان المقصود بهذا الاستدراک التنبيه على انه ينبغي للامام ان لا ينويها في الركوع لانه اذا لم ينوها فيه ونواها في السجود اولم ينوها اصلا لاشئ على المؤتم لان السجود هو الاصل فيها بخلاف الركوع فاذا نواها الامام فيه ولم ينوها المؤتم لم يجزه الخ. شامي: ۲/ ۱۱۲، باب سجود التلاوة ط:سعيد، هندية: ۱/ ۱۳۳، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة ط:رشيديه.

(۲) (قوله بحيث لو مديديه الخ)......ولو كان يصلي قاعدا ينبغي ان يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع قلت:ولعله محمول على تمام الركوع، والافقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس اى مع انحناء الظهر .شامي: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلوة ، بحث الركوع والسجود، ط:سعيد كراچى.

(۳) ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلوترک سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجدللسهو لترک الترتيب فيه وليس عليه اعادة ماقبلها ولوقدم الركوع على القراءة لزمه السجود لكن لايعتد بالركوع فيفرض اعادته بعدالقراءة ، هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط:رشيديه. فتح القدير: ۱/ ۲۴۱، باب صفة الصلاة ط:رشيديه.

☆......اگر نماز کے اندر اندر یہ رکوع نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

رکوع دو مرتبہ کرلیا

اگر ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرلیا تو سجدہ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا لیکن اگر ایسا واقعہ عید کی نماز میں ہوا، تو سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عیدین کی نماز میں سہو سجدہ معاف ہے۔(۲)

رکوع رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ رکوع رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے

''قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) کمالو رکع امامه فرکع معه مقارنا او معاقبا وشارکه فیه اوبعدمارفع منه ، فلو لم یرکع اصلا اورکع ورفع قبل ان یرکع امامه ولم یعده معه اوبعده بطلت صلاته، ردالمحتار: ۱/ ۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام ط:سعید.

(۲) (وذکر فی الذخیرة) ان سجودالسهو (یجب بستة اشیاء)........(و)یجب(بتکرار الرکن) هذا الثالث من الستة نحوان یرکع مرتین ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶ فصل فی سجود السهو ط:سهیل. ولوزاد فی صلاته رکوعا او سجودا لاتفسد صلاته ویلزمه السهو، فتاوی قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۲۱،فصل فیما یوجب السهو ومالایوجب السهو ط:رشیدیه، تاتارخانیة: ۱/ ۵۹۸، کتاب الصلاة، مایفسدالصلاة ومالایفسد، ط:ادارة القرآن. الدرمع الرد: ۱/ ۸۰، باب سجود السهو ط: سعید.

(والسهو فی صلاة العید والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء) والمختارعندالمتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتنة کمافی جمعة البحر، الدرمع الرد : ۲/ ۹۲،باب سجودالسهو ط:سعید.

رکوع سجود سے عاجز امام

رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز امام کے پیچھے درست نہیں، اسی طرح صرف سجدہ سے عاجز امام کے پیچھے رکوع اور سجود کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں۔(۱)

رکوع سے اٹھتے وقت

نوافل میں رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کے بعد ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَکًا فِيْهِ'' پڑھنا بہتر ہے اور یہ دعا فرائض میں بھی پڑھی جا سکتی ہے، البتہ امام کے لئے تخفیف کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے امام اتنی لمبی دعا نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) ويصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لا اقتداء الراکع والساجد بالمؤمی هکذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندية: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب کفاية هل یسقط بفعل الصبی وحده ، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۱۴۶ ، کتاب الصلاة، جنس آخر فی صحة الاقتداء، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) عن رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله عنه قال کنا یوما نصلی وراء النبی صلی الله علیه وسلم فلما رفع رأسه من الرکعة (ای الرکوع) قال سمع الله لمن حمده فقال رجل وراء ه ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبامبارکا فیه ، فلما انصرف قال من المتکلم آنفا قال انا، قال: رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول. بخاری: ۱/ ۱۱۰ ،قبل باب الطمانینة حین یرفع رأسه من الرکوع ، ط: قدیمی کراچی. ابوداؤد: ۱/ ۱۱۲ ، باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

ولیس بینهماذکرمسنون،وکذالیس بعدرفعه من الرکوع دعاء وکذا لا یأتی فی رکوعه وسجوده بغیرالتسبیح علی المذهب وماورد محمول علی النفل الدرالمختار ، وفی الشامیة (قوله محمول علی النفل) وصرح به فی الحلیة فی الوارد فی القومة والجلسة وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد اوالجماعة والمأمومون محصورون لایثقلون بذالک کما نص علیه الشافعیة. شامی : ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۱۸ صفة الصلاة ط:سهیل.

رکوع سے پہلے سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ

جھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنے جھکے ہوئے نہ ہوں اس عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، نظام انہضام درست ہوتا ہے، قبض دور ہوتی ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے، خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس سے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (Pump) کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ دوران رکوع چونکہ ہاتھ نیچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لیکر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازو کے پٹھے (Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں وہ از خود خارج ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۳۷)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

پورے اطمینان کے ساتھ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اس کو ''قومہ''

کہتے ہیں۔(۱)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے

رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اگر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا نہیں ہوگا تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

رکوع سے کم پڑھنا

نماز کے دوران رکعتوں میں پوری پوری سورت پڑھنا بہتر ہے، تاہم اگر ایک ایک رکوع سے کم پڑھی تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) واما واجبات الصلاة ....انها ستة احداها تعديل الاركان ....والمراد بتعديل اركان الصلاة تسكين الجوارح في الركوع والسجود والقومة بينهما . التاتارخانية: ۱/ ۵۱۰ كتاب الصلاة ، واجبات الصلاة ط:ادارة القرآن. هندية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة ، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة ط:رشيديه، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ط:سعيد.

(۲) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدرتسبيحة فى الركوع والسجود ، وكذا فى الرفع منهما على ما اختاره الكمال (الدرالمختار)و فى الشامية (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما.... (وقال بعدعشرةاسطر) حتى لو تركها اوشيئا منها ساهيايلزمه السهو ولو عمدا يكره اشدالكراهة ، ويلزمه ان يعيد الصلاة الخ شامى: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد ط:سعيد كراچى.

(۳) کیونکہ اس میں کوئی واجب ترک نہیں ہوا اور تقدیم و تاخیر بھی لازم نہیں آئی۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے

"سمع اللہ لمن حمدہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع عورت کا

☆......رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہے اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔ (۱)

☆......رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا، اور مردوں کی طرح جھکنا ضروری نہیں، بلکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے، اور عورتیں صرف اس قدر جھکیں کہ داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے تک اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے تک پہنچ جائے۔ (۲)

☆......عورتیں رکوع میں انگلیاں ملا کر (یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کئے بغیر) صرف گھٹنے پر رکھیں، پکڑیں نہیں۔ (۳)

☆......عورتیں رکوع میں اپنے ٹانگیں بالکل سیدھی نہ رکھیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔ (۴)

---

(۱) فیکون ابتداء تکبیرۃ عنداول الخرور والفراغ عندالاستواء للرکوع کذافی المحیط. هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابها وکیفیتها ط:رشیدیه، المحیط البرهانی: ۲/۱۱۴، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی مایفعله بعدالشروع فی الصلاۃ ط:ادارۃ القرآن.

(۲) اما المرأۃ فتنحی فی الرکوع یسیرا ولاتفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استرلها . ردالمحتار : ۱/۴۹۴، باب صفة الصلاۃ مطلب قراءۃ البسملة بین الفاتحة والسورۃ حسن، ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴ کتاب الصلوۃ، الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ وآدابها ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳، ۴)انظر الی الحاشیة السابقة.

☆......رکوع کی حالت میں عورتوں کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، مردوں کی طرح بازو پہلوؤں سے جدا اور الگ نہ ہوں۔(۱)

☆......رکوع کی حالت میں عورتوں کے دونوں پاؤں ملے ہوئے ہوں، درمیان میں فاصلہ نہ ہو، خاص طور پر دونوں ٹخنے مل جانے چاہئیں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆......کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جاسکے۔(۴)

رکوع کرنا بھول گیا

اگر مقتدی جماعت کی نماز میں شروع سے شریک ہوا، لیکن کسی وجہ سے رکوع کرنا بھول گیا، پھر امام کے ساتھ سجدہ میں شریک ہوگیا، تو اس مقتدی پر ضروری ہے کہ نماز کے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) والسنة ایضافی الرکوع الصاق الکعبین واستقبال الاصابع القبلةوهذا کله فی حق الرجال فاماالمرأة فتنحنی فی الرکوع قلیلاولاتعتمدولاتفرج اصابعهابل تضمهاوتضع یدیهاعلی رکبتیها وضعاولاتحنی رکبتیهاولاتجافی عضدیهالان ذالک استرلها. حلبی کبیر، ص:۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلوة ط:سهیل، شامی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهرقدمیه حال رکوعه. الدرمع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة آداب الصلاة ط:سعید، البحرالرائق: ۱/۴۷۷ط:سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کتاب الصلاة، کیفیة الصلاة. ط:ادارة القرآن.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه اونقصه کره تنزیها الدرالمختار (قوله واقله ثلاثا)......ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة.

اندر وہ رکوع کر لے، اگر اس نے نماز کے اندر وہ رکوع نہیں کیا تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

''تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع کی تکبیر بھول گیا

اگر رکوع میں جاتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیر واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

''رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع مرد کا

☆......رکوع میں جاتے وقت ''اللّٰہ اکبر'' کہے، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع

---

(۱) فلو لم یرکع اصلا اورکع ورفع قبل ان یرکع امامه ولم یعده معه او بعده بطلت صلاته شامی: ۱/ ۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم فی متابعة الامام ط:سعید.

(قوله ثم ماسبق به بهاالخ) بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا......وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا مانام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی مافاته الخ. شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لواتی بالرکوع اوالسجود اوبهما مع الامام اوقبله اوبعده، ط:سعید.

(۲)ولایجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولی والثناء وتکبیرات الانتقال الخ. هندیة: ۱/ ۱۲۵، الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط:رشیدیه، فتح القدیر: ۱/ ۴۳۸، باب سجود السهو ط:رشیدیه، المحیط البرهانی: ۲/ ۳۰۲، الفصل السابع عشر سجود السهو ط:ادارة القرآن.

کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆......اور رکوع میں اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائے کہ گردن، کمر اور پشت تقریباً برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں، گردن کو اتنا نہ جھکائے کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، اور نہ گردن کو اتنا اوپر رکھے کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں پاؤں اور پنڈلی کو سیدھا رکھے، گھٹنوں میں خم آنے نہ دے۔(۳)

☆......دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو اس طرح پکڑے کہ ہاتھ کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور گھٹنا پانچوں انگلیوں کے اندر ہو۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ان میں کسی قسم کا خم نہ ہو۔(۵)

(۱، ۲، ۳) (ثم...... یکبر مع الانحطاط للرکوع ......ویضع یدیه) متعمدا بهما علی رکبتیه ویفرج اصابعه للتمکن ویسن ان یلصق کعبیه وینصب ساقیه (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولا منکس رأسه الخ). الدرالمختار: ۱/ ۴۹۳، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة ط: سعید، خلاصة الفتاوی : ۱/ ۵۲، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشیدیه، هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشیدیه، وفی الشامیة (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة کون ابتداء التکبیر عن الخرور وانتهائه عنداستواء الظهر الخ شامی : ۱/ ۴۹۳، باب صفة الصلوة ط:سعید.

(۴، ۵) (قوله ویسن ان یلصق کعبیه)...... ویضع یدیه لیعلم ان الوضع والاعتماد والتفریج والالصاق والنصب والبسط والتسویة کلها سنن ... وینبغی ان یزاد مجافیا عضدیه مستقبلا اصابعه فانهما سنة... هذا کله فی حق الرجل الخ. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۳ ـ ۴۹۴، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة ط:سعید. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۲، کتاب الصلاة ، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشیدیه. هندیة: ۱/ ۷۴ الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط:رشیدیة.

☆......رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھ پہلو سے جدا اور الگ ہوں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں اور آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆......اور رکوع میں کم سے کم اتنی دیر تک رہے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جاسکے۔(۴)

رکوع مکرر پڑھنا

ایک ہی رکوع کو مکرر دونوں رکعتوں میں پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔(۵)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره القیام علی احدالقدمین فی الصلاة بلاعذر، شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۶۹، باب صفة الصلاة ط: رشیدیه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهرقدمیه حال رکوعه. الدرالمختارمع الرد: ۱/۴۷۷، صفة الصلوة، آدب الصلوة ط: سعید. البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کیفیة الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه اونقصه...... کره تنزیها، الدرالمختار (قوله واقله ثلاثا)......ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: رشیدیه، خلاصةالفتاوی: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۵) لابأس ان یقرأ سورة ویعیدها فی الثانیة، الدرالمختار، وفی الشامیة (قوله لابأس ان یقرأ سورة) افاد انه یکره تنزیها وعلیه یحمل جزم القنیة بالکراهة، ویحمل فعله علیه الصلاة والسلام لذلک علی بیان الجواز هذا اذالم یضطر الخ. شامی: ۱/۵۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة ط: سعید.

رکوع مل جائے

اگر کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل گیا تو وہ رکعت مل گئی، اور اگر رکوع نہیں ملا تو رکعت نہیں ملی، اس رکعت کو امام کے سلام کے بعد پڑھنا لازم ہے۔(۱)

رکوع میں التحیات پڑھ لی

''التحیات رکوع میں پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے، اور ایک مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہا جا سکے واجب ہے، اگر بھول کر اس کو چھوڑ دیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱) وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: اذاجئتم الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولاتعدوها شيئا ومن ادرک الرکعة (ای الرکوع) فقدادرک الصلوة. سنن ابی داؤد: ۱/۱۳۶، باب الرجل يدرک الامام ساجدا کيف يصنع، ط: حقانيه و: ۱/۱۲۹، ط: سعيد کراچی. مشکوٰة: ۱/۱۰۲، باب ما علی الماموم من المتابعة ...... الفصل الثانی، ط: قديمی کراچی. البحرالرائق: ۲/۷۶، باب ادراک الفريضة. ط: سعيد کراچی. (قوله لان المشارکة) ای ان الاقتداء متابعة علی وجه المشارکة ولم يتحقق من هذا مشارکة لافی حقيقة القيام ولافی الرکوع فلم يدرک معه الرکعة اذلم يتحقق منه مسمی الاقتداء بعد. شامی: ۲/۶۰، باب ادراک الفريضة ط: سعيد.

(وان سوی ظهره فی الرکوع) يعنی حال کون الامام راکعا (صارمدرکا) ای لتلک الرکعة. حلبی کبير، ص: ۳۰۵ صفة الصلاة ط: سهيل.

(۲) من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة.....ولااشکال فی وجوب الاعادة اذهوالحکم فی کل صلاة اديت مع کراهة التحريم ويکون جابراللاول الخ. البحرالرائق: ۱/۵۲۳، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشيدية کوئٹه. هندية: ۱/۷۱ کتاب الصلوة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوة ط: رشيديه.

واضح رہے کہ رکوع میں تسبیح کہنا تو سنت ہے،(۱) لیکن ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار رکوع میں ٹھہرنا، تاکہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ برقرار ہو جائے واجب ہے۔(۲)

رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا

اگر کسی نے رکوع میں جا کر "سبحان ربی العظیم" کی جگہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا باقی جان بوجھ کر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی

"تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں زیادہ دیر رہنا

۱......امام کے لئے دیر تک رکوع میں رہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں لوگوں کو حرج

(۱) انظر إلى الحاشية رقم ۴ فی الصفحة السابقة.

(۲) (وتعديل الاركان) وهو تسكين الجوارح فی الركوع والسجود حتی تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب ... وهو الصحيح. البحر الرائق : ۱/ ۵۲۲، كتاب الصلوة باب صفة الصلوة، ط:رشيديه، هندية: ۱/ ۷ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة ط:رشيديه.

(۳) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلوة الاصلية......... واحترز بالواجب عن السنة كالثناء والتعوذ ونحوهما عن الفرض . شامی : ۲/ ۸۰، باب سجود السهو ط:سعيد.

الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امكنه التدارک بالقضاء يقضی والا فسدت صلاته وفی الثانی لاتفسد لان قيامها باركانها وقد وجدت ولا يجبر بسجدتی السهو الخ. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط:رشيدية، وانظر الحاشية رقم ۲ ايضا فی الصفحة السابقة.

ہوتا ہے، اور یہ جماعت میں لوگوں کے کم ہونے کا سبب بنتا ہے۔(۱)

۲......انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع میں دیر کرنا مکروہ نہیں۔(۲)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، اس لئے یاد آنے کی صورت میں رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

رکوع میں شامل ہوا

جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوتا ہے، اس سے ثناء ''سبحانک اللّٰھم... الخ '' ساقط ہو جاتی ہے، اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت

(۱، ۲) ویکره تحریما (تطویل الصلاة) علی القوم زائدا علی قدر السنة فی قراء ة واذکار رضی القوم اولا لاطلاق الامر بالتخفیف، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله لاطلاق الامر بالتخفیف) وهو مافی الصحیحین "اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم والکبیر، واذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء. شامی: ۱/ ۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعی ام لا؟ ط: سعید، البحر: ۱/ ۳۵۱، باب الامامة، قوله وتطویل الصلاة، ط: سعید. وکره للامام (تطویل الصلاة) لما فیه من تنفیر الجماعة لقوله علیه السلام: من أم فلیخفف. قوله (تطویل الصلاة) بقراء ة، اوتسبیح اوغیرهما رضی القوم ام لا لاطلاق الامر بالتخفیف حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۰۳۔ ۳۰۴ فصل فی بیان الاحق بالامامة ط: قدیمی

(۳) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه اونقصه کره تنزیها. الدر المختار: ۱/ ۴۹۴. باب صفة الصلاة مطلب قراء ة البسملة بین الفاتحة والسورة حسن ط: سعید، خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۴، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشیدیه

اور یہاں تو تسبیح چھوڑی بھی نہیں ہے بلکہ الفاظ بدل گئے ہیں اس لیے کوئی حرج نہیں۔

نہیں۔(۱)

رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ

اگر امام رکوع میں ہے، اور اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں جانے کے لئے دوسری تکبیر نہیں کہی تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

رکوع میں قراءت پوری کرنا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وان ادرک الامام فی الرکوع او السجود یتحری ان کان اکبر رأیه انه لو اتی به ادرکه فی شئ من الرکوع او السجود یأتی به قائما والا یتابع الامام ولایاتی به. هندیة : ۱/ ۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیه، الدرمع الرد: ۱/ ۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ ط:سعید، حلبی کبیر ، ص: ۳۰۵ صفة الصلاة ط:سهیل اکیڈمی

(۲) فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح، لان ماأتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه . الدرالمختار (قوله فرکع) ای وقرأفی هویه قدرالفرض او کان اخرس اومقتدیا اواخرالقراء ۃ. شامی : ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلاة،بحث القیام ط:سعید.

(والقیام) ....فلوادرک الامام راکعا فکبر منحنیا لم تصح تحریمته . شامی : ۱/ ۴۵۲، باب صفة الصلاة ط:سعید، ولوادرک الامام راکعا فکبرقائما وهویریدتکبیرة الرکوع جازت صلاته لان نیته لغت فبقیت التکبیر حالة القیام، البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلوة ط:سعید، هندیة: ۱/ ۶۹، الفصل الاول فی فرائض الصلاة ط:رشیدیه.

(۳) ویکره الجهر بالتسمیة والتأمین واتمام القراء ۃ فی الرکوع والاذکار بعد تمام الانتقال الخ. عالمگیری: ۱/ ۱۰۵، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ط:رشیدیه. ردالمحتار: ۱/ ۶۵۴، باب صفة الصلوة، مطلب فی بیان السنة والمستحب الخ ط:سعید.حلبی کبیر،ص: ۳۰۶، مکروهات فی الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.وص: ۳۵۲،ط:سهیل.

رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق

مرد اور عورت کے درمیان چند باتوں میں فرق ہے:

۱......مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں، اور عورت تھوڑی مقدار میں جھکے، یعنی صرف اس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔(۱)

۲......مرد رکوع میں گھٹنے پر انگلیاں کھول کر رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت انگلیاں ملا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے اور گھٹنے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔(۲)

۳......مرد رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے بالکل الگ رکھے، اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملائے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے۔(۳)

رکوع نہیں کرسکتا

اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، صرف رکوع

(۱،۲،۳) (ثم)......(یکبر)....للرکوع... (ویضع یدیه) معتمدا بهما (علی رکبتیه ویفرج اصابعه) للتمکن ویسن ان یلصق کعبیه وینصب ساقیه (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولامنکس رأسه الخ. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۹۱، ۴۹۳ فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید،قال فی المعراج وفی المجتبی هذا کله فی حق الرجال .اماالمرأة فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولاتفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولاتجافی عضدیها لان ذالک استرلها، شامی: ۱/ ۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط:رشیدیه، خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۲، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشیدیة.

نہیں کر سکتا، تو اس آدمی پر کھڑا ہو کر نیت باندھنا اور قراءت کرنا واجب ہے، البتہ رکوع صرف اشارہ سے کرے، پھر سجدہ زمین پر کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا، اور دوسری رکعت سے پہلے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہئے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کر لے، پھر دوبارہ سجدہ کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا، تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع شمار کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت شمار کی جائے گی، اور یہ دوسری رکعت کالعدم ہو جائے گی، اس کے عوض میں اس کو ایک اور رکعت پڑھنا ہوگی، اور اس

---

(۱) قوله بل تعذر السجود كاف..... قال في البحر ولم أرما اذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع آه اى لانه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود "نهر" قال ح: اقول على فرض تصوره ينبغي ان لا يسقط لان الركوع وسيلة اليه، ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام، شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط:سعيد، البحر: ۲/۱۱۳، قبيل (قوله وجعل سجوده اخفض) باب صلاة المريض ط:سعيد.

(۲) اذا سجد في موضع الركوع او ركع في موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن او أخره ففي هذه الفصول كلها يجب سجود السهو. عالمگيري: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط:رشيديه. حلبي كبير، ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو ط:سهيل اكيڈمي، تاتارخانية: ۱/۷۱۶، الفصل السابع عشر في سجود السهو ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۴، فصل في بيان سبب الوجوب ط:سعيد.

ولا يجب السجود الابترك واجب اوتأخيره اوتاخير ركن اوتقديمه، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط:رشيدية.

صورت میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۱)

رکوع وسجود کی حقیقت

☆...... جب قیام کی حالت میں احکم الحاکمین، رب العالمین کا حکم نامہ قرآن کریم پڑھا گیا تو اس کے حکم کو ماننے کے لئے جھکنا اور سجدہ کرنا اطاعت اور فرمانبرداری پر دلالت کرتے ہیں، جب حکام کی طرف سے عوام کو حکمنامہ آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، تو اس حکم نامہ کی اطلاع یابی اور اطاعت کا ایک نمونہ ظاہر ہوا کرتا ہے، تو رکوع اور سجود اس حکم الٰہی کی اطاعت پر دلالت کرتے ہیں جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔

☆...... اللہ کی عظمت کے خیال کرنے کے بعد جو اپنے نفس کی تحقیر کی کیفیت اپنے دل پر طاری ہونی چاہئے، عالم اجسام میں اس کیفیت کے قائم مقام اور اس کے مقابلہ میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ جھک جانا ہے، جس کو اسلام کی اصطلاح میں ''رکوع'' کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی بلند مراتب کے اعتقاد کے بعد جو اپنی پستی کے خیال کی کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے، اس کے مقابلہ میں اور اس کے قائم مقام اس بدن کے احوال وافعال میں اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ اپنا سر اور منہ جو کہ عزت کے محل سمجھے جاتے ہیں زمین پر رکھے، اور ناک اس کے آستانہ کے خاک پر رگڑے، اس کو اسلام میں ''سجدہ'' کہتے ہیں۔

---

(۱) ولو کان المتروک رکوعا فلایتصور فیه القضاء.....فلو قرأ وسجد ولم یرکع ثم قام فقرأ ورکع وسجد فهذا قدصلی رکعة ولایکون هذا الرکوع قضاء عن الاول. البحر الرائق: ۹۸/۲ باب سجود السهو، ط: سعید، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو ط: سهیل اکیڈمی، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۸ فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ط: سعید.

☆......نماز میں انسان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے، اور کھڑا ہونا خدمت گاروں کے آداب میں سے ہے، یہ نماز کا پہلا حصہ ہے، پھر رکوع جو دوسرا حصہ ہے، یہ بتلاتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے، اور سجدہ جو تیسرا حصہ ہے وہ عبادت کا مقصود، کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو ظاہر کرتا ہے۔(احکام اسلام ص ۶۱ مع تغیر)(۱)

رکوع وسجود کی طاقت نہیں

اگر مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں تو پھر اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھے، اور رکوع کی نسبت سے سجدہ کا اشارہ ذرا پست کرے، لیکن تکیہ وغیرہ کوئی چیز اٹھا کر پیشانی کے سامنے کر کے اس پر سجدہ نہ کرے۔(۲)

رمضان کے اخیر عشرے کی رات

رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی راتوں میں کثرت سے نفل پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں، اور بہت زیادہ ثواب ہے، اس لئے ان راتوں کو عبادت کے لئے غنیمت سمجھنا چاہئے، پھر اگلے سال رمضان المبارک کا مہینہ ملے یا نہ ملے یہ نصیب اور

---

(۱) ومن الافعال التعظيمية ان يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها اشدمن ذالک ان يستشعر ذله وعزة ربه فينكس رأسه..... واشدمن ذالک ان يعفر وجهه الذى هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بين يديه فتلک التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة فى طوائف البشر لايزالون يفعلونها فى صلواتهم وعندملوكهم وامرآئهم. حجة الله البالغة، باب اسرار الصلوة : ۱/۷۳ ط:صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک.

(۲) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ....ويكره للمؤمى ان يرفع اليه عودا اووسادة يسجدعليه. عالمگيرى: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشرفى صلاة المريض ط:رشيديه كوئٹه. الدر المختار: ۱/۹۷-۹۸ باب صلوة المريض، ط:سعيد، حلبى كبير،ص: ۲۶۲، الثانى القيام، ط:سهيل اكيڈمى.

قسمت کی بات ہے۔(۱)

رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا

رمضان میں افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز کی جماعت میں کچھ دیر کرنا جائز ہے،اس میں کچھ حرج نہیں ،اطمینان سے روزہ افطار کر کے جماعت شروع کر سکتے ہیں، اور تاخیر کی مقدار اذان کے بعد پانچ سات منٹ ہے اس سے زیادہ نہ کرے۔(۲)

رموز واوقاف

آیت "لا " کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) قالت عائشة رضی الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهدفى العشر الاواخر مالايجتهد فى غيره. مسلم: ۱/ ۳۷۲، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد فى العشر الاواخر من شهر رمضان ط:قديمى، مشكوة : ۱/ ۱۸۲، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، ط:قديمى، ترمذى: ۱/ ۱۶۴، كتاب الصوم، باب ماجاء فى ليلة القدر، ط:الميزان.

(۲) وكره اى التاخير لاالفعل لأنه مأمور به تحريما الابعذر كسفر وكونه على اكل. قال الشامی تحته: اى لكراهة الصلاة مع حضور طعام تميل اليه نفسه ولحديث اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدء وا بالعشاء. شامى: ۱/ ۳۶۹، كتاب الصلوة ط:سعيد. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۸، كتاب الصلوة، ط:سعيد. التاتارخانية : ۱/ ۴۰۶، كتاب الصلوة ، الفصل الاول فى المواقيت ، نوع اخر فى بيان فضيلة الاوقات ، ط:ادارة القرآن .

ويستحب تعجيل صلاة المغرب صيفاوشتاء ..... وقال عليه الصلاة والسلام: "ان امتى لن يزالوا بخير مالم يؤخروا المغرب الى اشتباك النجوم" مضاهاة لليهود فكان تأخيرها مكروها (الافى يوم غيم) والامن عذر سفراومرض وحضورمائدة ، والتاخيرقليلا لايكره، مراقى الفلاح، (قوله والتاخيرقليلالايكره) اى تحريما بل يكره تنزيها والى اشتباك النجوم يكره تحريما وفى قول لايكره مالم يغب الشفق والاصح الاول، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۳ كتاب الصلاة، ط:قديمى وص:۷۳، ط: مكتبه غوثيه، و يستحب تعجيل الافطارقبل طلوع النجم.....ويعجل الافطارولايصلى المغرب قبل الافطار لانه سنة. فتاوى جامع الفوائد،ص: ۷۶، ط: ميرمحمدكتب خانه، فتاوى رحيميه:۶/ ۲۴۴، ط:دارالاشاعت.

رنج وغم کی خبر سن کر......

نماز کے دوران رنج وغم کی بری خبر سن کر " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ " کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

روپیہ

اگر روپیہ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے(۲) اور روپیہ میں جاندار کی تصویر چھاپنے کی وجہ سے حکومت کے لوگ گنہگار ہوں گے، روپیہ جیب میں رکھنے والا نہیں کیونکہ یہ مجبور ہے۔(۳)

روزہ نہیں رکھا تب بھی تراویح پڑھے

☆......تراویح کی نماز روزہ کے تابع نہیں، اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے دن کو روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی رات کو تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح بھی

---

(۱) واذا اخبر المصلی بخبر یسوؤہ فقال انالله وانااليه راجعون واراد به جوابه فهذا يقطع الصلوة التاتارخانية: ۱/۵۷۳، الفصل الخامس فی بیان مایفسد الصلوة ومالایفسد، ط:ادارة القرآن، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيمايفسد الصلوة ومايكره فيها. ط:رشیدیه، شامی: ۱/۶۲۰، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید.

(۲) لایکره ان یصلی ومعه صـــرة او کیس فیه دنانیر اودراهم فیها صور صغار لاستتارها. البحر الرائق: ۲/۲۷، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید، شامی: ۱/۶۴۸، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیهاط:سعید.

(۳) عن مسلم قال کنا مع مسروق ......فقال سمعت عبدالله قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان اشدالناس عذابا عندالله المصورون، بخاری:۲/۸۸۰، کتاب اللباس، باب التصاویر، ط:قدیمی، مسلم: ۲/۲۰۱، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ ط:قدیمی، نسائی: ۲/۳۰۰، کتاب الزینة من السنن الفطرة، ذکر اشدالناس عذابا ط:قدیمی.

نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہونگے۔(۱)

☆......مسافر اور وہ مریض جو روزہ نہیں رکھ سکتا، اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو اس وقت مسلمان ہوا ہو ان سب کے لئے تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا۔(۲)

روضۂ مبارک کی تصویر

اگر روضۂ مبارک کا نقشہ یا تصویر نمازی کے سامنے ہوگی، تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، البتہ اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کی تصویر یا نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کی تصویر یا نقشہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ

---

(۱) التراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين للرجال والنساء اجماعا. الدرمع الرد: ۲/۴۳، باب الوتروالنوافل، مبحث صلاة التراويح. ط:سعيد.

(۲) والتراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) (قوله لمواظبة الخلفاء الراشدين) اى اكثرهم، لان المواظبة عليها وقعت فى اثناء خلافة عمر رضى الله عنه، ووافقه على ذالک عامة الصحابة ومن بعدهم الى يومناهذا بلانكير، وكيف لا وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم "عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليهابالنواجذ" كما راواه ابوداؤد، شامى: ۲/۴۳ - ۴۴، باب الوتروالنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط:سعيد، البحر: ۲/۶۶، باب الوتروالنوافل ط:سعيد كراچى.

(منفردا ولا بجماعة)......وهى سنة الوقت لا سنةالصوم فى الاصح فمن صار أهلا للصلاة فى آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۱۶، فصل فى صلاة التراويح، قبل" باب الصلاة فى الكعبة" ط: قديمى كراچى.

ہوگا۔(۱)

رومال

رومال کوٹوپی پرعمامہ کے طور پر باندھ کرنماز پڑھنااور پڑھانا جائز ہے،ایسے آدمی کوعمامہ باندھنے کاثواب ملے گا۔(۲)

رومال باندھنا

نماز میں سر پراس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے۔(۳)

رومال کاسترہ

اگرکوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنے کے لئے اپنارومال لٹکا کر یااپنی

(۱)او لغیرذی روح لایکره لانها لاتعبد، قال الشامی تحته: لقول ابن عباس للسائل فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجروما لانفس له، شامی: ۱/۶۴۹، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها ط:سعید. هندیة: ۱/۱۰۷، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره،ط:رشیدیه،البحرالرائق:۲/۲۷، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها ط: سعید، تتمة:......وفی القهستانی:لاتکره الصلاة فی جهة قبرالااذاکان بین یدیه بحیث لوصلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه، شامی: ۱/۶۵۴، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه ط:سعید، و: ۱/۳۸۰، کتاب الصلوة ، مطلب فی اعراب کائنا ماکان، ط:سعید. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۹، الصلاةفی المقبرة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) فان لم تکن عمامته بالکبیرة التی تؤذی حملها..... ولابالصغیرة التی تقصر عن وقایة الرأس الحروالبرد بل وسطاًبین ذالک . شرح الزرقانی علی مواهب اللدنیة، النوع الثانی فی لباسه وفراشه:۶/۲۵۷، ط:دارالکتب العلمیة بیروت.

(۳) ویکره الاعتجار وهوان یکور عمامته ویترک وسط رأسه مکشوفا کذا فی التبیین . عالمگیری: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیمایفسدالصلوة ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ط:رشیدیه، حلبی کبیر، ص:۳۴۵، ط:سهیل اکیڈمی، خلاصة الفتاوی : ۱/۵۷، الجنس فیما یکره فی الصلوة، ط:رشیدیة.

چھڑی کھڑی کرکے اس کے پیچھے سے گذرنا چاہے تو ضرورت کے وقت گذر سکتا ہے، گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

رونا

نماز کے دوران مصیبت یا درد کی وجہ سے قصداً رونا یا آہ یا اف وغیرہ کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

اور اللہ کے ڈر یا جنت ودوزخ کی یاد سے رونے یا آہ یا اف وغیرہ کہنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح نماز کے دوران بلا اختیار رونے یا آہ یا اف کہنے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۳)

ریاح

☆......اگر ''ریاح'' کا مریض شرعی اعتبار سے معذور ہو چکا ہے، یعنی ریح

(۱) تنبیه: لم یذکر وا ما اذا لم یکن معه سترة ومعه ثوب او کتاب مثلا هل یکفی وضعه بین یدیه؟ والظاهر نعم کما یؤخذ من تعلیل ابن همام المار آنفا. شامی: ۱/۶۳۷، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید. (قوله ولو کان فرجة الخ) .....اقول واذا کان معه عصا لاتقف علی الارض بنفسها فامسکها بیده ومر من خلفها هل یکفی ذالک؟ لم اره. شامی: ۱/۶۳۶، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید.

(۲) والانین هو قوله "آه" بالقصر والتأوه هو قوله "آه" بالمد والتافیف اُف اوتُف والبکاء بصوت یحصل به حروف لوجع اومصیبة. الدرمع الرد: ۱/۶۱۹، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها ط:سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۳۶، مفسدات الصلوة، ط:سهیل اکیڈمی، هندیة: ۱/۱۰۰، الباب السابع فیما یفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:رشیدیه.

(۳)ان کان ذلک الانین او التأوه اوالبکاء من ذکر الجنةای بسبب تذکر الجنةاو النار او نحو ذلک مماهو من الامور الاخرویةلم یقطعهای لم یفسد صلوته لانه بمنزلة الدعاء بالرحمة والعفو، حلبی کبیر، ص: ۴۳۶، مفسدات الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی. شامی: ۱/۶۱۹، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط:سعید، هندیة: ۱/۱۰۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط:رشیدیة.

خارج ہونے کی بیماری اس قدر زیادہ ہے کہ پورے وقت میں پاکی کے ساتھ صرف فرض نماز پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا کہ اس میں بھی ریح خارج ہوتی رہتی ہے، تو وہ معذور ہے، (۱) ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے فرض، واجب، سنت اور نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا ریح خارج ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، بلکہ نماز میں ریح خارج ہونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ معذور ہے، ہاں ریح کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہوگا تو پھر نیا وضو کرنا پڑے گا۔ (۲)

☆......ایک وقت پورا ایسا گذر جانے کے بعد کہ نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے، اور شرعی اعتبار سے معذور ہونے کا حکم لگ جائے، اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت ریح خارج ہوتے رہنا شرط نہیں کبھی کبھی ریح خارج ہوتے رہنا معذور بنے

---

(۱) وصاحب عذر او انفلات ریح...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاۃ مفروضة بأن لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث ولو حکما لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم وهذا شرط العذر فی حق الابتداء. الدر مع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط:سعید هندیه : ۱/۴۰، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ومما یتصل بذلک احکام، ط:رشیدیه، فتح القدیر: ۱/۱۶۳، باب الحیض والاستحاضة، فصل فی الاستحاضة، ط:رشیدیه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۴۹، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط:قدیمی

(۲) وحکمه الوضو لاغسل ثوبه ونحوه لکل فرض .... ثم یصلی به فیه فرضا ونفلا فدخل الواجب بالاولی فاذا خرج الوقت بطل ای ظهر حدثه السابق حتی لو توضأ علی الانقطاع ودام الی خروجه لم یبطل بالخروج مالم یطرأ حدث آخر او یسیل کمسألة مسح خفه، الدر مع الرد: ۱/۳۰۵، ۳۰۶، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط:سعید، هندیة: ۱/۴۱، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ومما یتصل بذلک احکام المعذور، ط:رشیدیه. فتح القدیر: ۱/۱۵۹، باب الحیض والاستحاضة، فصل فی الاستحاضة، ط:رشیدیة.

رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ ایک دفع بھی ریح خارج نہ ہو تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆......اگر وضو نہیں کر سکتا تو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ تیمّم کرے۔(۳)

ریاح روک کر نماز پڑھنا

ریاح روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے، اگر دل اس میں زیادہ مشغول ہو جاتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ادا کرنے سے نماز

(۱)وشرط بقائه ان لايمضى عليه وقت فرض الاوالحدث الذى ابتلى به يوجد فيه هكذافى التبيين ، عالمگيرى : ۱/۴۱، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ،الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس والاستحاضة،وممايتصل بذلك احكام المعذور ،ط:رشيدية، الدرمع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحيض ،مطلب فى احكام المعذور،ط:سعيد. فتح القدير : ۱/۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة،فصل فى الاستحاضة ،ط:رشيدية.

(وشرط دوامه)اى العذر(وجوده)اى العذر(فى كل وقت بعد ذلك)الاستيعاب الحقيقى ، اوالحكمى (ولو) كان وجوده (مرة)واحدةليعلم بهابقاؤه (وشرط انقطاعه)وخروج صاحبه عن كونه معذورا (خلووقت كامل عنه)بانقطاعه حقيقة،فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام ، والانقطاع نسأل الله العفو والعافيةبمنه وكرمه ،مراقى الفلاح حاشيةالطحطاوى على المراقى ، ص: ۱۵۰ ـ ۱۵۱ قبيل باب الانجاس والطهارةعنها،ط:قديمى .

(۲)وفى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقةلانه انقطاع الكامل الدرمع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط:سعيد، فتح القدير: ۱/۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة،فصل فى الاستحاضه،ط:رشيديه ، حلبى كبير،ص : ۱۳۵، فصل فى نواقض الوضوء ،ط:سهيل اكيڈمى، وحكمه الوضوء، قال الشامى تحته: قوله الوضوء اى مع القدرةعليه والافالتيمم . شامى : ۱/۳۰۵، باب الحيض ،مطلب فى احكام المعذور ،ط:سعيد

(۳)وحكمه الوضوء، الدرالمختاروفى الشامية(قوله الوضوء)اى مع القدرةعليه والافالتيمم، شامى: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور،ط:سعيد.

ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ریح

اگر نماز شروع کرنے کے بعد ریح خارج ہونا چاہتی ہے، تو نماز توڑ دے اور فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا جماعت کے ساتھ، بعد میں جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر فراغت کے بعد وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے، ورنہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کی صورت میں نماز مکروہ ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر فراغت کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت نکلنے کا ڈر ہو، یا جنازہ کی نماز ہے ختم ہونے کا ڈر ہو تو اسی حالت میں پڑھ لیا کرے۔(۲)

---

(۱) قوله : وصلاته مع مدافعة الا خبثين الخ ای البول والغائط. قال فی الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله، فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت ......وقيل مدافع الريح وما ذكره من الاثم صرح به فی شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية .شامی : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب فی الخشوع .ط:سعيد. حلبی كبير :ص: ۳۶۶. كراهية الصلوٰة ، فروع فی الخلاصة .ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲)يكره ان يدخل فی الصلوٰة وقد اخذه غائط او بول ...... وان كا ن الاهتمام بالبول والغائط يشغله ای يشغل قلبه عن الصلوٰة ويذهب خشوعه يقطعها ای يقطع الصلوة ليؤديها علی وجه الكمال هذا اذا كان فی الوقت سعة فان خاف ان قطعها ان يخرج الوقت فلا يقطعها ...... وان كان بحال تفوته الجماعة فان كان بحال يجد جماعة اخریٰ يقطع الصلوٰة ويغسل وان كان لا يجد او فی آخر الوقت يمضی علی صلاته .حلبی كبير ص: ۳۶۶ . كراهية الصلوٰة، فروع فی الخلاصة. ط: سهيل اكيدمی لاهور . شامی : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ،مطلب فی الخشوع .ط: سعيد كراچی. وانظر الی الحاشية السابقة أيضاً.

ریح خارج ہو جاتی ہے

اگر کسی کو رکوع اور سجدہ میں جانے کی صورت میں پیٹ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ریح خارج ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو ایسا آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ پیٹ پر دباؤ نہ پڑے اور وضو کی حفاظت ہو سکے، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو بیٹھ کر اشارہ سے رکوع سجدہ کر کے نماز ادا کرے سجدہ کا اشارہ رکوع کی نسبت سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔(۱)

ریڈیو سے اذان دینا

شریعت میں اذان دینے والا عاقل ہونا ضروری ہے، اس لئے بے عقل ناسمجھ بچے کی اذان کا اعتبار نہیں ہے، چونکہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی میں عاقل ہونے کی شرط موجود نہیں، اس لئے ریڈیو، ٹیپ اور ٹی وی کی اذان شرعی اذان نہیں، اس سے اذان کی سنت ادا نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) رجل بحلقه جراح لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الافعال يصلي قاعدا بالإيماء. ولو قام وقرأ وركع ثم قعد، وأومأ للسجود جاز والاول اولىٰ. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۲/۲۱. باب صلاة المريض. ط: المكتبة الغوثية. وص: ۴۳۲. ط: قديمي. الدر مع الرد: ۱/۴۴۵. باب صفة الصلوة. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۶۷. فرائض الصلاة، الثاني القيام. ط: سهيل اكيڈمي. وكذا من يسيل جرحه لو سجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلسل بوله الخ. الدر مع الرد: ۱/۴۴۵. باب صفة الصلاة، بحث القيام. ط: سعيد كراچي.

(۲) واما الثاني فأن يكون رجلا عاقلا ثقة عالما بالسنة. البحر الرائق: ۱/۲۵۴. باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۳، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول في صفته واحوال المؤذن، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۱۲، باب الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

ریشمی کپڑے

۱......مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی مرد نے ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ریشمی کپڑے پہننے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔ (۲)

۲......عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے منع نہیں ہیں۔ (۳)

ریشمی لباس

مردوں کے لئے ریشمی لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۴)

ریل گاڑی

☆......ریل گاڑی سے سفر کے دوران نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھنا فرض

---

(۱) يحرم لبس الحرير ولو بحائل على الرجل .شامي: ۶/ ۳۵۱. كتاب الحظر والاباحة.فصل في اللبس .ط: سعيد كراچي.هندية: ۵/ ۳۳۰، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ط: رشيدية كوئته. بحر: ۸/ ۱۸۹، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي.

(۲) والثوب الحرير ،والمغصوب وارض الغير تصح فيهاالصلاة مع الكراهة.حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱/ ۲۹۴.باب شروط الصلاة واركانهاط: المكتبة الغوثية .وص: ۲۱۱.ط: قديمي كراچي.شامي :۱/ ۴۰۴ .باب شروط الصلوٰة ،مطلب في ستر العورة .ط: سعيد .البحر الرائق: ۱/ ۲۶۸ .باب شروط الصلاة ط: سعيد.

(۳) حرم للرجل لاللمرأة لبس الحرير .البحر الرائق: ۸/ ۱۸۹ .كتاب الكراهية ،فصل في اللبس. ط:سعيد كراچي. ،شامي : ۶/ ۳۵۱.كتاب الحظر والاباحة ،فصل في اللبس .ط: سعيد كراچي.فتح القدير :۸/ ۴۵۳. كتاب الكراهية، فصل في اللبس ط: رشيدية كوئته.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱ .

ہے۔(۱)

☆......اور ریل گاڑی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہے اس لئے نماز کے شروع سے اختتام تک قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر ابتدا میں قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور درمیان میں ریل گاڑی قبلہ رخ سے ہٹ گئی تو نمازی نماز کے دوران اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لے،(۲) تاہم ریل گاڑی میں ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ رخ پھیرنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کی وجہ سے نماز ہو جائے گی، اس کی مثال لنگر انداز کشتی جیسی ہے۔(۳)

---

(۱) (موقوتا) محدودا لأ وقات لا يجوز اخراجها عن اوقاتها فى شىء من الاحوال فلا بد من اقامتها سفرا ايضا. روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم والسبع المثانى: ۱۳۸/۳. النساء:۱۰۳. ط: مكتبه امداديه ملتان .معالم التنزيل للبغوى: ۱/۴۷۶.النساء:۱۰۳. ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) من اراد ان يصلى فى سفينة تطوعا او فريضة فعليه ان يستقبل القبلة ولا يجوز له ان يصلى حيثما كان وجهه كذا فى الخلاصة حتى لو دارت السفينة وهو يصلى توجه الى القبلة حيث دارت. هندية: ۱/ ۶۳. الباب الثالث فى شروط الصلاة ،الفصل الثالث فى استقبال القبلة ط: رشيديه كوئٹه.شامى: ۲/ ۱۰۲ .باب صلاة المريض ط: سعيد كراچى. .البحرالرائق: ۲/ ۱۱۷. باب صلاة المريض .ط: سعيد كراچى.

(۳) والمربوطة بلجة البحر ان كان الريح يحركها شديدا فكالسائرة والا فكالواقفة ويلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وكلما دارت، قال الشامى تحته: قوله ويلزم استقبال القبلة الخ.اى فى قولهم جميعا "بحر" وان عجز عنه يمسك عن الصلاة............ ولعله يمسك مالم يخف خروج الوقت لما تقرر من ان قبلة العاجز جهة قدرته وهذا كذالك والا فما الفرق فليتأمل. شامى:۲/ ۱۰۱-۱۰۲ كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ،ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱/ ۵۵۹. كتاب الصلاة ،باب فى الصلاة فى السفينة ،المكتبة الغوثية كراچى. وص: ۴۱۰ .ط:قديمى كراچى. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند :۲/ ۱۴۶. كتاب الصلاة ،الباب الثالث فى شروط الصلاة ،فصل ثالث استقبال قبله. ط: دار الاشاعت كراچى. ۱۹۸۶ء.

☆......نماز میں قیام فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اس لئے ریل گاڑی میں اگر ازدحام ہے تو نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ہمسفر لوگوں سے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مانگی جائے، اگر مل جائے تو بہتر ورنہ بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے اور بعد میں اس کا اعادہ کر لے، البتہ اگر سر چکرانے یا گر جانے کے خطرہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کی تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) الاسير في يد العدو اذا منعه الكافر عن الوضوء والصلاة يتيمم ويصلي بالايماء ثم يعيد اذا خرج ......لان هٰذا عذر جاء من قبل العباد فلا يسقط فرض الوضوء عنه آه فعلم منه ان العذر ان كان من قبل اللّٰه تعالىٰ لا تجب الاعادة وان كان من قبل العبد وجبت الاعادة، البحر الرائق: ۱۴۲/۱. كتاب الطهارة ،باب التيمم.(قوله او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة) ...... ط: سعيد كراچي.شامي : ۲۳۵/۱. كتاب الطهارة،باب التيمم ،ط: سعيد كراچي.هندية: ۲۸/۱. كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم ،الفصل الاول في امور لا بد منها في التيمم.ط: رشيديه كوئٹه. فتاوىٰ حقانيه: ۸۹/۳. كتاب الصلاة،باب شروط الصلوٰة واركانها، ریل گاڑی، گاڑی میں نماز کے لئے قیام فرض ہے۔ط: جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک .فتاوىٰ دار العلوم ديوبند : ۱۴۶/۲. كتاب الصلوٰة،الباب الثالث في شروط الصلوٰة، فصل ثالث استقبال قبلہ، ریل میں نماز کے اندر استقبال قبلہ کی بحث، ط: دارالاشاعت کراچی۔

ز

زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا

مثلاً دل میں عصر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی، اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں، نماز ہوگئی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۱)

زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی

اگر نماز کے دوران زخم بھرنے کی وجہ سے پٹی اتر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں پٹی جب تک اتارتے نہیں اترتی نہیں اس لئے نماز کے دوران پٹی اترنے کی بات تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

زکوۃ سے صف خریدی گئی

اگر زکوۃ کی رقم سے صف خرید کر مسجد میں دی گئی، تو زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی رقم کسی غریب مستحق آدمی کو مالک بنا کر

---

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی.......... ولا عبرة للذکر باللسان..... عزم علی الظهر وجری علی لسانه العصر یجزیه. هندیة: ۱/ ۶۵، ۶۶. کتاب الصلوٰة، الباب الثالث فی شروط الصلوٰة، الفصل الرابع فی النیة. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۴۱۵. کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة، بحث النیة. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۷۷. کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة. ط: سعید کراچی.

(۲) والمسح یبطله سقوطها عن برء والا لا، فان سقطت فی الصلوٰة استأنفها. الدر مع الرد: ۱/ ۲۸۱. کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین. ط: سعید کراچی. هندیه: ۱/ ۹۷. کتاب الصلوٰة، الباب السادس فی الحدث فی الصلوٰة، فصل فی الاستخلاف. ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر. ص: ۱۱۶. شرائط الصلوٰة، فصل فی المسح علی الخفین. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

دینا ضروری ہے، اور مسجد انسان نہیں، اور اس میں مالک بننے کی صلاحیت نہیں۔(۱) البتہ ایسی صفوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز ادا ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زلزلہ

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زمین

زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔(۲)

زمین پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر کوئی چیز بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی حدیث میں خالی زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے، اسی طرح زمین پر کوئی چیز بچھا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت

---

(۱) ولا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد، ...... وکل ما لا تملیک فیه، هندیة: ۱/۱۸۸. کتاب الزکوۃ، باب المصرف .ط: رشیدیه کوئٹه.

(یصرف) المزکی (الی کلهم او الی بعضهم)...... (تملیکا) لاباحة، الدر مع الرد: ۲/۳۴۴. کتاب الزکاۃ. باب المصرف ط: سعید کراچی.

(۲) واذا ذهب اثر النجاسة عن الارض وقد جفت ولو بغیر الشمس علی الصحیح طهرت وجازت الصلاۃ علیها. مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۱۶۴، کتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها. ط: قدیمی. و ۱/۲۳۱. ط: المکتبة الغوثیة. البحر الرائق: ۱/۲۲۵. کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید. فتح باب العنایة بشرح النقایة: ۱/۱۵۶، ۱۵۷، کتاب الطهارة، باب الحیض، احکام النفاس. ط: سعید.

ہے۔(۱)

زمین فخر کرتی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس زمین پر نماز پڑھی جاتی ہے زمین کا وہ حصہ اپنی چاروں طرف والی زمین پر فخر کرتا ہے، اور نہایت خوش ہو ہو کر اس نماز کی وجہ سے پھولے نہیں سماتا ہے، پھر اس کی خوشی کی انتہا ساتویں زمین تک ہوتی چلی جاتی ہے۔(۲)

زوال آفتاب

زوال آفتاب کا معنیٰ سورج کا ڈھل جانا جسے ہمارے عرف میں دوپہر ڈھلنا کہتے ہیں۔(۳)

زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟

''جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) أریت لیلة القدر ثم انسیتها وأرانی صبحها اسجد فی ماء وطین (م عن عبد اللّٰه بن انیس) کنز العمال: ۸/ ۵۳۳ . الفصل السابع فی الاعتکاف ولیلة القدر ،لیلة القدر ، ۲۴۰۲۲ . ط: موسسة الرسالة. اخرجه مسلم فی کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر: ۱/ ۳۷۰،ط:قدیمی.
انی رأیت لیلة القدر ثم أنسیتها فالتمسوها فی العشر الا واخر فی الوتر، وانی رأیت انی اسجد فی ماء وطین فی صبیحتها،(مالک حم، ق،ن،ه عن ابی سعید ،کنز العمال.۸/ ۵۳۳ رقم الحدیث.۲۴۰۲۳ .لیلة القدر ،ط:موسسة الرسالة.

(۲)ما من بقعة یذکر الله فیها بصلاة إلا فخرت علی ماحولها من البقاع، واستبشرت لذکر اللّٰه منتهاها الیٰ سبع ارضین ،(طب عن ابن عباس) کنز العمال :۷/ ۳۰۰ رقم الحدیث ۱۸۹۷۲ . فضائل الصلاة من الاکمال. ط: مؤسسة الرسالة.

(۳) ووقت الظهر من زواله ای میل ذکاء عن کبد السماء. الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/ ۳۵۹. کتاب الصلاة .ط: سعید. الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/ ۴۰۲. کتاب الصلوٰة ، الفصل الاول فی المواقیت .ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/ ۲۴۵ .کتاب الصلوٰة. ط: المکتبة الغوثیه.و ص: ۱۷۵ . ط: قدیمی کراچی.

زوال کا وقت

عین زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز نہیں ہے،(۱) البتہ نماز کے علاوہ باقی تمام عبادتیں جائز ہیں، مثلا قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر و اذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ سب جائز ہیں۔(۲)

زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زور سے پڑھنا

نماز میں ثناء، رکوع اور سجود کی تسبیحات وغیرہ، یا قرآن کریم کی تلاوت ذکر واوراد اور وظیفہ وغیرہ اس قدر زور سے پڑھنا کہ دوسروں کی توجہ ہٹ جائے، نماز پڑھنے والے کو نماز میں خلجان ہو، یا وہ بھول جائے، یا اس کے خشوع وخضوع میں یا اعتکاف کرنے والوں

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة..........وعند الانتصاف الى ان تزول، هندية: ۱/ ۵۲. كتاب الصلوة، الباب الاول فى المواقيت، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها. ط: رشيدية كوئته. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۴۰۷، ۴۰۸، كتاب الصلوٰة، الفصل الاول فى المواقيت، نوع آخر فى بيان الاوقات التى يكره فيها الصلوة. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹. كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) الصلاة فيها على النبى صلى الله عليه وسلم افضل من قراءة القرآن وكأنه لانها من اركان الصلوة (قال الشامى تحته) وقوله الصلاة فيها اى فى الاوقات الثلاثة وكالصلوة والدعاء والتسبيح كما هو فى البحر عن البغية، شامى: ۱/ ۳۷۴. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱ كتاب الصلوة. ط: سعيد.

و(كره) تحريما وكل مالايجوز مكروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء او واجبة اونفلا الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

کی یکسوئی میں فرق آئے، یا سونے والوں کی نیند میں خلل آئے، تو اس طرح پڑھنا درست نہیں، گناہ ہوگا۔(۱)

زیادتی

نماز میں ایسے زائد کام کرنے سے جو نماز کے اعمال میں سے نہیں ہیں، نماز باطل ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اور زائد کام کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، یا شک نہ کرے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۲)

زیادہ اہتمام

قرآن وحدیث نماز کی فضیلتوں سے لبریز اور پُر ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوقات کی تعیین اور اس کے شروط وارکان اور آداب کے بیان کرنے میں سب عبادتوں سے زیادہ اہتمام کیا ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله ورفع صوت بذكر الخ)........... وهناک احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بينهما بأن ذلک يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بذالک بين احاديث الجهر والاخفاء بالقراء ة ولا يعارض ذلک حديث "خير الذكر الخفى" لانه خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام، فان خلا مما ذكر......... الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ .الخ. شامى: ١ / ٦٦٠ . باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب فى رفع الصوت بالذكر .ط: سعيد كراچى.

(۲) تبطل الصلاة بالعمل الكثير الذى ليس من جنس الصلاة ،وهو ما يخيل للناظر اليه ان فاعله ليس فى الصلاة ،وهذا حد العمل الكثير عند المالكية والحنابلة، اما الشافعية والحنفية فانظر مذهبهم تحت الخط...... الحنفية. قالوا : العمل الكثير مالا يشک الناظر اليه ان فاعله ليس فى الصلاة، فان اشتبه الناظر فهو قليل على الاصح. الفقه على المذاهب الاربعة: ١ / ٣٠٥. كتاب الصلاة " العمل الكثير فى الصلاة ،وهو ليس من جنسها." ط: دارالفكر بيروت.

(۳) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم فى المضاجع ،ابو داؤد : ١ / ٨٢. كتاب الصلاة ، باب متىٰ يؤمر الغلام بالصلاة ،ط: مكتبه رحمانيه.

زیرناف

☆......زیرناف سے مراد وہ بال ہیں جو مرد اور عورت کے ناف کے نیچے سے آگے اور پیچھے کی شرم گاہوں کے اردگرد اگتے ہیں ،ران کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔(۱)

☆......مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ زیر ناف بالوں کو استرہ یا بلیڈ (Blade) یا ریزر مشین یا لوہے کی بنی ہوئی چیز سے صاف کریں، کیونکہ مرد حضرات کے لئے لوہا استعمال کرنا مقوی باہ ہے۔(۲)

☆......عورتوں کے لئے بلیڈ وغیرہ لوہے کی چیز استعمال کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ اگر آسانی سے ممکن ہے تو اکھاڑنے کی کوشش کریں ،ورنہ نورہ، کریم ،صابن، ویٹ وغیرہ استعمال کریں، باقی استرہ وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) العانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة ،ومثلها شعر الدبر بل هو الاولىٰ بالازالة لئلايتعلق به شئی من الخارج عند الاستنجاء بالحجر ،شامی: ۴۸۱/۲. كتاب الحج،فصل فی الاحرام .ط:سعيد كراچی.

(۲) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال فی كل اسبوع مرة ،والافضل يوم الجمعة،وجاز فی كل خمسة عشرة ،وكره تركه وراء الاربعين،الدر المختار .(وقوله وكره تركه) ای تحريما لقول المجتبیٰ ،ولا عذر فيما وراء الاربعين، ويستحق الوعيد . شامی: ۴۰۷،۴۰۶/۲. كتاب الحظر والاباحة،فصل فی البيع ،ط: سعيد كراچی.

هنديه: ۳۵۷/۵. الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس الخ ، ط: رشيدية كوئٹه. اما العانةففی البحر عن النهايةان السنة فيها الحلق ،لما جاء فی الحديث " عشر من السنة منها الاستحداد "وتفسيره حلق العانة بالحديد.شامی: ۵۵۰/۲،كتاب الحج ،باب الجنايات .ط: سعيد كراچی.

(۳) (وقوله ويستحب حلق عانته قال فی الهندية ،ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا فی الغرائب ،وفی الاشباه،والسنةُ فی عانة المرأة النتف. شامی :۴۰۶/۲. كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع .ط: سعيد .

☆...... مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار صاف کریں، جمعہ کے دن صاف کرنا افضل ہے، اگر ہفتہ وار نہیں کر سکتا تو پندرہ بیس دن میں کر لے، چالیس دن سے زائد صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

زیر ناف نہ مونڈنے والے کا حکم

زیر ناف کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندر صاف کرنا ضروری ہے، چالیس دن سے زائد رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

زیورات

۱......مردوں کے لئے سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات اور روپے، سکّے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے، اور اگر گھڑی میں ایک دو پرزے چاندی کے ہوں اور بقیہ دوسری دھات کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

۲......عورتوں کے لئے ہر قسم کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے لہذا نماز کے دوران بھی زیورات پہنے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة رقم ۲، ۴ فی الصفحة السابقة.

(۳)(ولا یتحلی) الرجل (بذهب و فضة) مطلقا (الابخاتم ومنطقة وحلیة سیف منها)ای الفضة اذا لم یرد به التزین ، الدر مع الرد : ۵/ ۳۵۸. فصل فی اللبس، ط: سعید .

س

سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے، یعنی دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ۔(۱)

سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے

جب بچوں اور بچیوں کی عمر سات سال ہو جائے تو والدین پر ضروری ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیں، یعنی باپ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لائے اور ماں بچی کو اپنے ساتھ نماز پڑھائے۔(۲)

ساڑھی

عورتوں کے لئے ساڑھی پہننا اور ساڑھی پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے اس سے

(۱) والخامسة) من الفرائض (السجدة وهى فريضة تتأدى) ....بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين لما فى الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين الركبتين واطراف القدمين والانف داخل فى الجبهة لان عظمهما واحد وهذه الصفة المذكورة هى الكمال. حلبى كبير ص: ۲۸۲ . فرائض الصلاة، الخامس السجدة. ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين، مشكوٰة، ص: ۵۸، ط: قديمى.

(قوله وان وجب الخ) هذا مبالغة على مفهوم قوله كل مكلف كأنه قال ولا يفترض على غير المكلف وان وجب اى على الولى ضرب ابن عشر وذلك ليتخلق بفعلها ويعتاده لا افتراضها. الخ. (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبى ينبغى ان يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات. اقول: وقد صرح فى احكام الصغار، بانه يؤمر بالغسل اذا جامع، وباعادة ما صلاه بلا وضوء الخ. شامى: ۱/ ۳۵۲. كتاب الصلاة ط: سعيد، و: ۲/ ۴۰۹، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد. ط: سعيد كراچى.

نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

لہٰذا اگر ساڑھی پہننے کے بعد پورا بدن ڈھکا ہوا ہو تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہوگا اور اگر ساڑھی پہننے کے بعد پیٹ یا پیٹھ وغیرہ کھلے ہوئے ہوں تو نماز نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ ساڑھی کو اس طرح پہننا کہ پیٹ یا پیٹھ کا کچھ حصہ نظر آئے ناجائز اور حرام ہے، عورتوں کا پیٹ اور پیٹھ دونوں ستر میں داخل ہیں، اور ستر چھپانا فرض ہے، اور اس کی خلاف ورزی حرام ہے۔(۲)

سانپ مارنا

اگر نمازی نے نماز کے دوران سانپ مار دیا، اور اس میں عمل کثیر کیا، یعنی دو سے زیادہ ضربیں لگائیں، یا قبلہ کی طرف اتنا چلا کہ سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ گیا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر سانپ سے کاٹنے کا ڈر ہو تو نماز میں عمل قلیل سے مارنا بلا کراہت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے، اگر کاٹنے کے خوف کی حالت میں عمل قلیل سے مارنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے، سجدہ کی جگہ سے تجاوز کرنے کی صورت میں نماز فاسد ہونے کا حکم منفرد کے لئے ہے، اگر مقتدی سامنے کی دو صفوں تک جائے گا تو نماز فاسد ہوگی، اور امام کی نماز اس صورت میں فاسد ہوگی جب اس کے اور اس

(۱،۲) (و) الرابع (ستر عورته) ووجوبه عام ولو في الخلوة على الصحيح....... وهي ......(وللحرة) ولو خنثىٰ (جميع بدنها) حتىٰ شعرها النازل في الاصح(خلاالوجه والكفين) .....والقدمين، الدر مع الرد: ۱/۴۰۴،۴۰۵ ،باب شروط الصلاة ، مطلب في ستر العورة ط: سعيد كراچی۔

ستر خواہ پاجامے سے چھپایا جائے یا ساڑھی سے، دونوں کا حکم برابر ہے، ساڑھی کو ہندوانہ لباس سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ بعض ممالک میں مسلمان عورتوں کا لباس ساڑھی ہے، جس طرح بعض علاقے میں ہندو عورتیں بھی پاجامہ پہنتی ہیں اس لئے ساڑھی اور پاجامہ مسلم اور غیر مسلم عورتوں کا مشترکہ لباس ہے۔

سے پچھلی صف کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ آگے بڑھ جائے۔(۱)

سایہ اصلی

۱...... ''سایہ اصلی'' وہ سایہ جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے، یہ ہر شہر کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی میں بڑا ہوتا ہے کسی میں چھوٹا اور کہیں بالکل نہیں ہوتا جیسے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بالکل نہیں ہوتا۔(۲)

۲...... سایہ اصلی پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین پر گاڑ دیں تو جب تک سایہ کم ہوتا رہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے، کچھ کچھ وقفہ کے بعد مثلاً پانچ پانچ منٹ کے بعد نشان لگاتے رہیں، جب سایہ گھٹنا رک جائے، اور

---

(۱)(لا) یکره (قتل حیة او عقرب) ان خاف الاذی ....(مطلقا) ولو بعمل کثیر علی الاظهر لکن صحح الحلبی الفساد .وفی الشامیة (قوله لکن صحح الحلبی الفساد) حیث قال تبعا لابن الهمام فالحق فیما یظهر هو الفساد والامر بالقتل لا یستلزم صحة الصلاة مع وجوده کما فی صلاة الخوف ،بل الامر فی مثله لإباحة مباشرته وان کان مفسد اللصلاة آه. ونقل کلام ابن الهمام فی الحلیة والبحر والنهر وأقروه علیه وقالوا، ان ماذکره السرخسی رده فی النهایةبأنه مخالف لما علیه عامة رواة شروح الجامع الصغیر ومبسوط شیخ الاسلام من ان الکثیر لا یباح. شامی: ۱/ ۶۵۱ .باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ،مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی،(ولا بأس بقتل الحیة والعقرب) فی الصلاة.....(اذا لم یحتج الی المشی) الکثیر کثلاث خطوات متوالیات (ولا الی المعالجة الکثیرة کثلاث ضربات متوالیات (فاما اذا احتاج) الی ذلک (فمشیٰ وعالج تفسد) صلا ته کما لو قاتل انسانا فی صلاته لانه عمل کثیر الخ حلبی کبیر ص: ۳۵۴ . کراهیة الصلاة ط: سهیل اکیڈمی لاهور ،قاضی خان علی هامش الهندیه : ۱/ ۱۲۸ . فصل فیما یفسد ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(سوی فیء) یکون للاشیاء قبیل (الزوال)ویختلف باختلاف الزمان والمکان، الدر المختار، وفی الشامیة (قوله ویختلف باختلاف الزمان والمکان) ای طولا و قصرا وانعداما بالکلیة کما اوضحه ،شامی: ۱/ ۳۶۰. کتاب الصلاة ،مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعید کراچی.

ابھی بڑھنا شروع نہ ہوتو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، اس وقت اس سایہ کے سرے پر ایک نشانی بنادیں، اس نشانی سے گاڑی ہوئی لکڑی کی جڑ تک جس قدر سایہ ہے وہ ''سایہ اصلی'' ہے اس کو''استواء'' بھی کہتے ہیں اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوجائے تو معلوم ہوا کہ اب سورج کا زوال ہوگیا پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے، اور بڑھتے بڑھتے سایہ اصلی کے علاوہ اس لکڑی کی لمبائی کے برابر ہوجائے تو ایک مثل ہوگیا، اور جب لکڑی کی لمبائی سے دوگنا ہوجائے تو دو مثل ہوگیا، مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور ٹھیک زوال کے وقت چار انچ باقی رہ گیا تھا، تو چار انچ سایہ اصلی ہے اور جب سایہ کی لمبائی ایک ہاتھ چار انچ ہوجائے تو یہ ایک مثل ہے اور جب دو ہاتھ چار انچ ہوجائے تو یہ دو مثل ہے۔(۱)

سایہ میں

''اللہ کے سایہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سبب

نماز فرض ہونے کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کے انعامات اور مہربانی کا مسلسل نازل ہونا ہے، ان کا شکر ادا کرنا شریعت اور عقل کے اعتبار سے بندہ پر واجب ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ''اقیموا الصلاۃ'' (نماز قائم کرو)۔

اور ظاہری سبب وقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ان الصلاۃ کانت علی

---

(۱)(قولہ ولو لم یجد ما یغرز) اشار الی انہ ان وجد خشبۃ یغرزھا فی الارض قبل الزوال، وینتظروا الظل ما دام متراجعا الی الخشبۃ ،فاذا اخذ فی الزیادۃ حفظ الظل الذی قبلھا فھو ظل الزوال........(قولہ اعتبر بقامتہ) ای بأن یقف معتد لا فی ارض مستویۃ حاسرا عن راسہ خالعا نعلیہ مستقبلا للشمس او لظلہ ویحفظ ظل الزوال کما مر ،ثم یقف فی آخر الوقت ویأمر من یعلم لہ علی منتھی ظلہ علامۃ ،فاذا بلغ الظل طول القامۃ مرتین او مرۃ سوی ظل الزوال فقد خرج وقت الظھر ودخل وقت العصر .شامی : ۱/ ۳۶۰. کتاب الصلاۃ ،مطلب فی تعبدہ علیہ الصلاۃ والسلام قبل البعثۃ ط: سعید کراچی.

المؤمنین کتاباموقوتا. (بے شک نماز مومنوں پر اپنے وقتوں میں فرض کی گئی ہے)۔

اور وقت کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اس وقت وہ نماز ہر عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہوتی ہے، وقت داخل ہونے سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔

اور وقت کے بار بار آنے سے بار بار فرض ہوتی ہے، اور یہ سبب ہونے کی علامت ہے۔

اگر وقت داخل ہوتے ہی پہلے جزء میں نماز ادا کر لی تو وقت کا پہلا جزء نماز فرض ہونے کا سبب ہوگا اور اگر پہلے جزء میں نماز ادا نہیں کی گئی تو وقت کے اندر اندر جس جزء میں نماز ادا کی جائے گی وہی جزء نماز کا سبب ہوگا، اور کسی بھی جزء میں ادا کرنے سے ادا ہو جائے گی، اور نماز ادا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر کسی کو اتنا وقت ملا کہ صرف نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہے تو وہ نماز اس پر فرض ہوگی، مثلا کافر یا مرتد مسلمان ہوا، یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون ٹھیک ہوا یا بے ہوش آدمی ہوش میں آیا، یا عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی، تو اگر نیت باندھنے کی مقدار وقت باقی ہے تو وہ نماز اس پر واجب ہو جائے گی اور اگر نیت یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار بھی وقت نہیں تھا تو وہ نماز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱)(سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت ای (الجزء) الاول منه ان (اتصل به الاداء والا فما) ای جزء من الوقت (يتصل به)الاداء (والا)يتصل الاداء بجزء (فالسبب) هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتیٰ تجب على مجنون و مغمى عليه افاقا، وحائض ونفساء طهر تا وصبى بلغ ، ومرتد اسلم وان صليا فى اول الوقت .الدر المختار. (قوله سببها ترادف النعم) يعنى ان سبب الصلاة الحقيقى هو ترادف النعم على العبد ،لان شكر المنعم واجب شرعا وعقلا ولما كانت النعم واقعة فى الوقت جعل الوقت سببا بجعل اللّٰه تعالیٰ و خطا به حيث جعله سببا للوجوب كقوله تعالیٰ .اقم الصلاة لدلوک الشمس .فكان الوقت هو السبب المتاخر ، وتمام تحقيق هذه المسئلة فى المطولات الاصولية .الدر مع الرد : ۳۵۲/۱ .كتاب الصلاة.ط: سعيد كراچی. حلبی كبير ص: ۲۳۰ . فروع فى شرح الطحاوى ، .الشرط الخامس. ط:سهيل اكيڈمی.

"سبحان اللّٰہ" کہنا

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر "سبحان اللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا

جو شخص "سبحان ربی العظیم" کے الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کر سکتا وہ تلفظ صحیح ہونے تک "سبحان ربی الکریم" پڑھ سکتا ہے۔(۲)

ستر

بدن کا وہ حصہ جو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے اس کو "ستر" کہتے ہیں۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے، یعنی ناف گھٹنے اور ان دونوں کے درمیان کے حصے کو چھپانا ضروری ہے۔(۳) عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی

---

(۱)(ولو اجاب) المصلی من قال مع اللّٰہ الہ (بلا الہ الا اللّٰہ او اخبر)المصلی (بما یسرہ او) بما (یسوءہ او) بما(یعجبہ فقال) جوابا للخبر بما یعجبہ (سبحان اللّٰہ).... (تفسد)صلاتہ ، حلبی کبیر .ص:۴۳۸. مفسدات الصلاۃ ط: سھیل اکیڈمی لاھور،شامی : ۶۲۱/۱. باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا .ط: سعید . البحر : ۷/۲باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا .ط: سعید کراچی.

(۲)(تنبیہ) السنۃ فی تسبیح الرکوع "سبحان ربی العظیم "الا ان کان لا یحسن الظاء فیبدل بہ "الکریم" لئلا یجری علی لسانہ"العزیم " فتفسد بہ الصلاۃ،کذا فی شرح درر البحار ،فلیحفظ فان العامۃ عنہ غافلون حیث یأتون بدل الظاء بزای مفخمۃ .شامی: ۴۹۴/۱،فصل فی بیان تألیف الصلاۃ، قبیل "مطلب فی ا طالۃ الرکوع للجائی .ط: سعید کراچی.

(۳)العورۃ للرجل من تحت السرۃ حتیٰ تجاوز رکبتیہ .عالمگیری: ۵۸/۱، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ ، الفصل الاول فی الطھارۃوستر العورۃ.ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

شامی: ۴۰۴/۱، باب شروط الصلوٰۃ ،مطلب فی ستر العورۃ ط: سعید، البحر : ۲۶۹/۱ .باب شروط الصلوٰۃ، ط: سعید.

پورا جسم ستر ہے۔(۱)

ستر بچوں کا

''کم عمر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ستر پر نظر پڑ جائے

اگر نماز کے دوران کسی شخص کے جسم کے ستر پر نظر پڑ جائے ،تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

ستر خود دیکھ لیا

اگر کسی نے نماز کے دوران اپنا ستر (یعنی جسم کا وہ حصہ جس کو دوسروں سے چھپانا ضروری ہے) خود دیکھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی،لیکن نماز کے دوران اپنا ستر خود دیکھنا مکروہ ہے،اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۳)

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها ،عالمگيری: ۵۸/۱. الباب الثالث فی شروط الصلاة الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة ط: رشيديه كوئٹه. شامی: ۴۰۴/۱. باب شروط الصلوة ، مطلب فی ستر العورة .ط:سعيد كراچی.

(۲)ولو نظر الى فرج المطلقة طلاقا رجعيا عن شهوة يصير مراجعا ولا تفسد صلاته فی رواية هو المختار كذا فی الخلاصة ،هندية : ۱۰۴/۱ . الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) فاذا صلى فی قميص بغير ازا ر وكان لو نظر رأى عورته من زيقه فعند عامة المشائخ لا تفسد وهو الصحيح.هندية : ۵۸/۱. الباب الثالث فی شروط الصلاة ،الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة،ط: رشيدية كوئٹه.

واراد بسترها الستر عن غيره لاعن نفسه حتیٰ لو رأی فرجه من زيقه او كان بحيث يراه لو نظر اليه فانها صحيحة عند العامة وهو الصحيح كما فی المحيط وغيره الخ. البحر : ۲۶۸/۱ . باب شروط الصلاة .ط: سعيد كراچی.ولا اجماع فيما اذا كان المصلی هو الذی بحيث لو نظر لرأی عورة نفسه لقول ابی حنيفة وابی يوسف بعدم الفساد فالذی ينبغی الكراهة دون الفساد لترک الواجب دون الشرط وقولهما لا تفسد صلاته لا ينافی الكراهة ،فكان هٰذا هو المختار.منحة الخالق علی هامش البحر: ۲۶۹/۱ ، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچی.

ستر دیکھنا

نماز کے دوران اپنا ستر دیکھنا مکروہ ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

ستر کھل گیا

☆......بدن کا وہ حصہ جس کو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے، اس کو''ستر'' کہتے ہیں۔(۲)

☆......اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی ستر کا حصہ کھلا ہوا ہو، اور اس حالت میں نماز شروع کر دی تو نماز کی نیت اور نماز صحیح نہیں ہوگی، ستر کے حصے کو چھپا کر دوبارہ نیت باندھ کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، ورنہ فرض ادا نہ ہوگا۔(۳)

☆......نماز کے دوران ستر یعنی بدن کا وہ حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے، ذاتی عمل کے بغیر کسی وجہ سے خود بخود ایک چوتھائی کی مقدار کھل جائے، اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار (تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار) کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہٹ گیا اور ستر کھل گیا اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) قال اهل اللغة: سميت العورة عورة لقبح ظهورها ولغض الابصار عنها مأخوذة من العور وهو النقص والعيب والقبح ومنه عور العين والكلمة العوراء القبيحة، اطلق فيما يستر به، البحر: ۱/۲٦۸. باب شروط الصلاة، ط:سعيد كراچی.

(۳) واعلم ان هذ التفصيل فی الانكشاف الحادث فی اثناء الصلاة اما المقارن لابتدائها فانه يمنع انعقادها مطلقا اتفاقا بعد ان يكون المكشوف ربع العضو. رد المحتار: ۱/۴۰۸. كتاب الصلاة باب شروط الصلوٰة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد. ط: سعيد كراچی.

ہوگا۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران ستر کا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نماز پڑھنے والے کے اپنے عمل سے کھل گیا تو نماز فوراً فاسد ہو جائے گی، اس صورت میں نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار کھلا رہنا ضروری نہیں، کھولتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر نماز میں ستر کھل جائے، بلا تاخیر فوراً چھپا لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

☆......کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی اس میں کوئی فرق نہیں اور کم عمر بچے سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچے کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ چار سال کے بعد جب تک دیکھنے سے برا خیال پیدا نہ ہو،

(۱) وان ادی رکنا مع الانکشاف فسدت اجماعا وان لم یؤده لکن مکث قدر ما یمکن الاداء تفسد، هندية: ۱/ ۵۸، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.
انظر الحاشية الآتية رقم ۳.

(۲) وانکشف عورته ففيما اذا تعمد ذلک فسدت صلاته قل ذلک او کثر. خانيه على هامش الهندية: ۱/ ۱۳۱، کتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة. ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/ ۵۸، کتاب الصلاة مطلب فی النظر الی وجه الامرد، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة. ط: سعید کراچی. انظر الی الحاشية التالية.

(۳)(وان انکشف عضو) هو عورة فی الصلاة (فستر من غير لبث لا يضره) ذلک الانکشاف، ولا يفسد صلاته لان الانکشاف الكثير فی الزمان القليل عفو كالانكشاف القليل فی الزمن الكثير (وان ادى معه) أى مع الانكشاف (ركنا) كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما (يفسد) ذلک الانکشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا (ولكن مكث مقدارما) اى زمن (يؤدى فيه ركنا بسنته) وذلک مقدار ثلاثه تسبيحات (فلم يستر ذلک العضو فسدت صلاته عند ابی يوسف خلافا لمحمد...... وان المختار قول ابی يو سف فی الجميع للاحتياط وهذا كله اذا كان بغير صنعه كما ذكر، اما اذا حصل شیء من ذلک بصنعه فان الصلاة تفسد فی الحال، فان فی القنية: انکشف عورته فی الصلاة بفعله تفسد فی الحال عندهم. حلبی کبیر ص: ۲۱۵-۲۱۶، الشرط الثالث، قبيل فروع فی الستر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

تب تک بچے کا ستر صرف اس کے آگے اور پیچھے کی شرمگاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کے دیکھنے سے برا خیال پیدا ہوتا ہے، تو اس کا ستر نماز میں اور نماز سے باہر بالغ مرد یا عورت کی مانند ہے۔(۱)

سترہ

☆......''سترہ'' اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کرنے کے لئے اپنے سامنے لگالے یا آگے کھڑا کرلے، خواہ وہ لکڑی ہو، یا کوئی ستون ہو، یا دیوار اور پردہ وغیرہ ہو۔(۲)

☆......سترہ کھڑا کرنا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) واما حد العورة من الصغر فمفصلة فی المذاهب وفی الحاشیة: الحنفیة قالوا: لا عورة للصغیر ذکرا کان او انثی وحددوا ذلک بأربع سنین فما دونها ،فیباح النظر الی بدنه ومسه، ثم مادام لم یشته فعورته القبل والدبر ،فان بلغ حد الشهوة فعورته کعورة البالغ، ذکراً او انثی فی الصلاة وخارجها. الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۹۳ . کتاب الصلاة، سترة العورة خارج الصلوة ، ط: دار الفکر بیروت. وفی الظهیریة :الصغیرة جدا لا تکون عورة ولا بأس بالنظر الیها ومسها ، وفی السراج الوهاج واما عورة الصبی والصبیة فما دام لم یشتهیا فالقبل والدبر ثم یتغلظ بعد ذلک الی عشر سنین ثم یکون کعورة البالغین لان ذلک زمان یمکن بلوغ المرأة فیه،البحر : ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة ط: سعید کراچی.

واعلم انه لا ملازمة بین کونه لیس بعورة وجواز النظر الیه فحل النظر منوط بعدم خشیة الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر الی وجهها ووجه الامرد اذا شک فی الشهوة ولا عورة .البحر: ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة. ط: سعید کراچی.

(۲) السترة:هی ما یغرز وینصب امام المصلی من سوط او عکازة او غیر ذلک بقدر ذراع وغلظ اصبع ،مجموعه قواعد الفقه،ص: ۳۱۹. ط: میر محمد کتب خانه.

(۳) (ویغرز)ندبا بدائع(الامام) وکذا المنفرد (فی الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع)طولا (وغلظ اصبع)الخ. الدر المختار. وفی الشامیة (قوله ندبا)لحدیث "اذا صلی احدکم فلیصل الی سترة ،ولا یدع احدا یمر بین یدیه" رواه الحاکم واحمد وغیرهما، وصرح فی المنیة بکراهة ترکها، وهی تنزیهیة. الخ.شامی: ۱/۶۳۶ . باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها ،مطلب اذا قرأ "تعالیٰ جد" بدون الف لا تفسد .ط: سعید کراچی.

☆......اگر نمازی کے آگے ''سترہ'' کی جگہ پر چادر یا چھتری کھڑی ہے تو وہ بھی کافی ہے، لکڑی کی خصوصیت نہیں۔(۱)

سترہ کا راز

نماز میں سترہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے۔اور اس کی تعظیم واجب ہے، چونکہ نماز کی اس حالت کے ساتھ تشبیہ مراد ہے جو غلام کی اپنے مولا کے سامنے سکون اور خاموشی کے ساتھ خدمت کے لئے کھڑے ہوتے وقت ہوا کرتی ہے، اس واسطے نماز کی ایک تعظیم یہ مقرر کی گئی ہے کہ گذرنے والا نمازی کے سامنے ہو کر نہ گذرے کیونکہ آقا اور اس کے غلاموں کے درمیان سے جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں گذرنا سخت بے ادبی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ان احدکم اذاقام فی الصلاۃ فانمایناجی ربہ بینہ وبین القبلۃ** (ترجمہ: تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے جو اسکے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔)

نیز نمازی کے سامنے گذرنے سے اس کا دل اکثر ہٹ جاتا ہے، اسی واسطے نمازی کو حق ہے کہ آگے گذرنے والے کو ہٹا دے، پس ان دونوں حکمتوں کی وجہ سے ''سترہ'' مقرر کیا گیا ہے تاکہ ''سترہ'' کے باہر سے گذرنے میں ان دونوں خرابیوں سے حفاظت میں رہے، اسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولایبال بمن مرّوراء ذالک** (ترجمہ: تم میں سے جب کوئی اپنے سامنے کجاوے کے پشتے کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر وہ نماز

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

پڑھتا رہے اور اس کے آگے سے کوئی گذرے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے)۔

اس میں راز یہ ہے کہ مطلق گذرنے سے منع کرنے میں بہت بڑا حرج ہوتا ہے اس واسطے آپ نے ''سترہ'' کھڑا کرنے کا حکم دیا تا کہ ظاہری طور پر نماز کی زمین دوسری زمین سے الگ ہو جائے۔ اور اس کے الگ ہونے کے سبب سے ''سترہ'' کے پاس سے گذرنا بھی طبعًا ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے دور سے گذرنا (احکام اسلام ص ۴۷)(۱)

سترہ کھڑا کرنے کا مقصد

''سترہ'' کھڑا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ سجدہ کی جگہ الگ تھلگ اور ممتاز ہو جائے، اور جس شخص کو نمازی کے سامنے سے گذرنا ہو اس کو نمازی کے آگے

---

(۱)(اقول) السر فی ذلک ان الصلاة من شعائر اللّٰہ یجب تعظیمها، ولما کان المنظور فی الصلاة التشبه بقیام العبید بخدمة موالیهم ومثولهم بین ایدیهم کان من تعظیمها ان لا یمر المار بین یدی المصلی، فان المرور بین السید وعبیده القائمین الیه سوء ادب، وهو قوله صلی اللّٰہ علیه وسلم " ان احدکم اذا قام فی الصلاة فانما یناجی ربه وان ربه بینه وبین القبلة" الحدیث، وضم مع ذلک ان مروره ربما یؤدی الی تشویش قلب المصلی ولذلک کان له حق فی درئه وهو قوله صلی الله علیه وسلم " فلیقاتله فانه شیطان " وقوله صلی الله علیه وسلم تقطع الصلاة المرأة، والحمار، والکلب الاسود" . اقول مفهوم هذا الحدیث ان من شروط صحة الصلاة خلوص ساحتها عن المرأة والحمار والکلب، والسر فیه ان المقصود من الصلاة هو المناجاة والمواجهة مع رب العالمین واختلاط النساء، والتقرب منهن، والصحبة معهن مظنة الالتفات الی ما هو ضد هذه الحالة والکلب شیطان لما ذکرنا لا سیما الاسود فانه اقرب الی فساد المزاج وداء الکلب، والحمار ایضاً بمنزلة الشیطان لانه کثیر ما یسافد بین ظهر انی بنی آدم وینتشر ذکره فتکون رؤیة ذلک مخلة بما هو بصدده......وقوله صلی اللّٰہ علیه وسلم "اذا وضع احدکم بین یدیه مثل مؤخرة الرحل فلیصل ولا یبال بمن وراء ذلک " (اقول) لما کان فی ترک المرور حرج ظاهر امر بنصب السترة لتتمیز ساحة الصلاة بادی الرأی فیلحق بالمرور من بعد. حجة اللّٰہ البالغة: ۲/ ۳. السترة. ط: کتب خانه رشیدیة دهلی. و: ۲/ ۵، ۶، ط: قدیمی.

سے گذرنے کا گناہ نہ ہو۔(۱)

سترہ کی ضرورت

سترہ کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں نماز کھلی اور بے آڑ جگہ پڑھی جائے۔ اگر مسجد میں نماز پڑھنی ہے یا ایسے مقام میں نماز پڑھنی ہے جہاں لوگوں کو نمازیوں کے سامنے سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو، تو وہاں سترہ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

سترہ کی کیفیت

''سترہ'' کی لمبائی ایک ہاتھ سے کم نہیں ہونی چاہئے، اور اس کی موٹائی کم سے کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۳)

---

(۱)(ویکرہ المرور بین یدی المصلی) (اذا لم یکن عنده) ای عند المصلی (حائل) یحول بینه وبین المار (نحو السترة)ای العصا المرکوزة امامه (اوالاسطوانة)بضم الهمزة والطاء وهی العمود معرب استون (او نحوهما)من شجرة او آدمی او دابة او غیر ذلک فانه لا یکره المرور بین یدی المصلی اذا کان من وراء الحائل، ثم انما یکره المرور بین یدیه عند عدم الحائل اذا کان فی موضع سجوده فی الاصح قاله فی الکافی لان من قدمه الی موضع سجوده هو موضع صلوته ومنهم من قدره بثلاثة اذرع ومنهم بخمسة ومنهم باربعین ومنهم بمقدار صفین او ثلاثة وفی النهایة الاصح انه ان کا ن بحال لو صلی صلوٰة الخاشعین بأن یکون بصره حال قیامه الی موضع سجوده لا یقع بصره علی المار لا یکره. حلبی کبیر ص: ۳۶۶، ۳۶۷. کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة. ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۲)ولو عدم المرور والطریق جاز ترکها، الدر المختار. وفی الشامیة (قوله ولو عدم المرور الخ)ای لو صلیٰ فی مکان لا یمر فیه احد ولم تواجه الطریق لا یکره ترکها، لان **اتخاذها** للحجاب عن المار قال فی البحر عن الحلیه: ویظهر ان **الاولیٰ اتخاذها فی هذا الحال** وان لم یکره الترک لمقصود آخر، وهو کف بصره عما وراءها وجمع خاطره بربط الخیال. شامی: ۱/۶۳۸. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، **مطلب مکروهات الصلاة**. ط: سعید کراچی.

(۳)سترة بقدر ذراع طولا وغلظ اصبع، الدر مع الرد: ۱/۶۳۷. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی.

ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا

بلاضرورت ستونوں کے درمیان کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے ، اور جماعت کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور اگر دوستونوں کے درمیان ایک سے زائد افراد کے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو پھر (مسجد کے بقیہ حصہ میں) جگہ کی تنگی کی صورت میں چندافراد کے (ستونوں کے درمیان) کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی ۔(۱)

سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کوزانوؤں پر نہ رکھنا

''ہاتھوں کوزانوؤں پر نہ رکھنا'' کے عنوان کودیکھیں۔

سجدوں کے درمیان سیدھا ہوکر بیٹھے

پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے سے پہلے سیدھا ہوکر بیٹھ جانا ضروری ہے

---

(۱) والا صح ما روی عن ابی حنیفة انه قال: اکره ان یقوم بین الساریتین او فی زاویة او فی ناحیة المسجد او الی ساریة لانه خلا ف عمل الامة .قال علیه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتی استویٰ جانباه یقوم عن یمین الامام ان امکنه ،وان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتیٰ یجیء آخر فیقفان خلفه،الخ. شامی: ۱/ ۵۶۸،(قوله ویقف وسطا) باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الکراهة او افحش منها؟ والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروه لانه صف فی حق کل فریق،مبسوط : ۲/ ۳۵.باب صلاة الجمعة، ط:دار المعرفة ،بیروت.

ورنہ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ

☆......اللہ کے آگے سجدہ کرنا یہ بھی آسمان وزمین کے خالق مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے اور جو نمازی اپنے خالق کے آگے سربسجود ہو کر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے وہ اپنے پروردگار کی بندگی کا اظہار کرتا ہے، لہٰذا اس کا دل بندگی کی بے چارگی اور خالق اور پروردگار عالم کی عظمت سے آگاہ ہوتا ہے، اور اس سے اس کے دل میں اللہ کا ڈر، خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے، اور اس کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ گناہ اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہتا ہے۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود ،وكذا فى الرفع منهما على ما اختاره الكمال.الدر المختار.وفى الشامية :(قوله على مااختاره الكمال) قال فى البحر : ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة فى الاربعة اى فى الركوع والسجود وفى القومة والجلسة، ووجوب نفس الرفع من الركوع والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر فى حديث المسئى صلاته ،ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو .بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا فى المحيط ،فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك ،لان الكلام فيهما واحد، والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج، حتىٰ قال انه الصواب ،والله الموفق للصواب، آه. شامى: ۱/ ۴۶۴. باب صفة الصلاة ،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد.ط: سعيد كراچى.

(۲)وان فى وضع الوجه على الارض حكمة بالغة لانه اشرف اعضاء الانسان وهو مشتق من الوجاهة ، وبوضعه على الارض يظهر المرء ذله وخضوعه الى مولاه ويصرف قلبه عن الوجاهة الدنيوية ليكون عند الله وجيها اذ التذلل اليه عزة والخضوع له شرف و فخار وفيه معنى لارغام الانف التى هى مقر الكبر والعظمة بوضعها على الرغام اذ لا لا لها ، لان الرغام وهو التراب اخس شئى فكان الانسان يقول انى يا رب وضعت اشرف عضو من جسمى وهو الوجه على اخس شئى وانا واقف بين يديك لعلمى انك رب الارباب وكل ما سواك عبد لك ذليل لعزتك طالب لرحمتك خاضع لسلطانك . وان فى السجود حكمة بالغة، وهى ان الانسان اذا داوم على السجود فى الصلوات الخمس كان دائما قريبا من ربه الذى يقول (واسجد واقترب) واذا كان الانسان باقترابه من العظماء واصحاب الجاه يكتسب رفعة شأن وعظم جاه فكيف يكون جاهه ورفعة قدره لو اقترب من خالقه ورازقه؟ وبهذا تكون النفس عالية نزيهة عن ان تأتى الصغائر من الذنوب فضلا عن الكبائر ولا تدنس الذنوب لان تدنيسها يسبب بعدها من الله جل جلاله وعظم سلطانه ، الخ، حكمة التشريع وفلسفته: ۱/ ۱۱۶ ، حكمة هيئة الصلاة ، ط: انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل.

☆......نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

☆......سجدہ میں ایک گھٹنا، اور ایک پیر کی انگلی اور پیشانی کا زمین پر رکھنا، اور اگر کسی تکلیف کی وجہ سے پیشانی رکھنا مشکل ہو تو ناک رکھ دینا کافی ہے، اور اگر ناک بھی نہیں رکھ سکتا ہے تو اشارے سے سجدہ کرے۔(۲)

☆......سجدہ میں پورے دونوں ہاتھ ،دونوں گھٹنے اور دونوں پیر اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنا سنت ہے۔(۳)

☆......دونوں سجدے یکے بعد دیگرے ترتیب سے کرنا واجب ہیں ،اگر صرف

---

(۱)والمراد من السجود السجدتان فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع، البحر: ۱/۲۹۳، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد ،حاشية الطحطاوی على المراقی ،ص: ۲۲۹، باب شروط الصلاة، واركانها ،ط: قديمی كراچی.

(۲) (والخامسة) من الفرائض (السجدة وهی فريضة تتأدی) بوضع الجبهة على الارض او ما يتصل بها...... (بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين) لما فی الصحيحين، من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين والانف داخل فی الجبهة لان عظمها واحد وهذه الصفة المذكورة هی الكمال (وان وضع جبهته دون انفه جاز) سجوده (بالاجماع) ولكن (ان كان ذلک من غير عذر) يلزم منه الحرج فی موضع الانف يكره)...... (بل) اذا عرض العذر المانع من لزوم السجود على الجبهة اوعلى الانف) يؤمی) الخ، حلبی كبير ،ص: ۲۸۲-۲۸۶، الخامس السجدة ،ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الهندية: ۱/۷۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ومن شرط صحة السجود وضع احدی اليدين واحدی الركبتين فی الصحيح، حاشية الطحطاوی على المراقی،ص: ۲۳۲، باب شروط الصلاة، واركانها ،ط: قديمی كراچی.الدر مع الرد: ۱/۴۹۸ - ۵۰۰، فصل فی بيان تاليف الصلاة مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط: سعيد كراچی.

(۳) السنة فی السجود ان يسجد على الجبهة والانف واليدين والركبتين والقدمين، تاتارخانية: ۱/۵۰۲، فصل فی السجود،ط:ادارة القرآن.

ایک سجدہ کیا اور کھڑا ہو گیا پھر واپس آ کر دوسرا سجدہ کیا یا بعد والی رکعت میں دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کئے تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ سجدہ میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

سجدہ اطمینان سے کرنا

سجدہ سنت طریقہ کے مطابق اطمینان سے کرنا چاہئے۔(۳)

سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا

اگر جماعت کی نماز میں امام نے سجدہ کرلیا، اور مقتدی نے سجدہ نہیں کیا مثلاً امام کی آواز نہیں آئی، بجلی منقطع ہوگئی وغیرہ، تو معلوم ہوتے ہی مقتدی خود سجدہ کرلے، پھر امام

---

(۱) (قوله كا لسجدة) ......والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب ،قال فى شرح المنية: حتىٰ لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضى ما فعله قبل قضائها مماهو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود ، بل يلزمه سجود السهو ، فقط الخ، شامى: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ،ط: سعيد كراچى. ومنها رعاية الترتيب فى فعل مكرر فلو ترك سجدةمن ركعة فتذكرها فى آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها،الخ، هندية: ۱/ ۸۱، كتاب الصلاه، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر : ۱/ ۲۹۶، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچى.

(۲،۳) ويسبح فيه ثلاثا كما مر (قوله كما مر) اى نظير ما مر فى تسبيح الركوع من اقله ثلاث ، وانه لو تركه او نقصه كره تنزيها ، شامى: ۱/ ۵۰۴،فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچى.

کے ساتھ شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی، آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر مقتدی نے خود سجدہ نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ اور ٹیلی پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی (186282) میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدے کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار روشنی کی رفتار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیال پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین (Earth) میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل (Force Of Gravity) سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق خالق کائنات سے ہو جاتا ہے۔ روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آ جاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی مانام فیه بلا قراءة ،الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۵، (قوله ثم ما سبق به بها،) ای ثم صلی اللاحق ما سبق به بقراءة ان کان مسبوقا ایضا بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا ، وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا ما نام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاته، الخ، شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة،مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ،ط: سعید کراچی.

(۲) لو ترکها عامدا یکره اشد الکراهة ویلزمه ان یعید الصلاة .حلبی کبیر ص: ۲۹۵. واجبات الصلاة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملاتا ہوا سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آجاتا ہے اور دماغ کو تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال (Telepathy) کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔ (بحوالہ نماز خواجہ عظیمی صاحب)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۸)

سجدہ اور سائنس

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Artries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain)، دماغی اعصاب (Brain Nerves) آنکھوں (Eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دورانیہ اور بہاؤ (Blood-circulation) متوازن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۷)

سجدہ اونچی چیز پر کرنا

اگر کوئی شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا ہے تو اس صورت میں کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔ (۱)

---

(۱) (ولو كان موضع السجود ارفع اى اعلىٰ (من موضع القدمين) ان كان ارتفاعه (مقدار) ارتفاع (لبنتين منصوبتين جاز) السجود عليه (والا) اى وان لم يكن ارتفاعه مقدار لبنتين بل كان ازيد (فلا) يجوز السجود (واراد باللبنة) فى قوله مقدار لبنتين (لبنة بخارىٰ وهى ربع ذراع) عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنى عشرة اصبعاً الخ. حلبى كبير ،ص: ۲۸۶ . الخامس السجدة ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الدر مع الرد : ۱/ ۵۰۳. فصل فى بيان تاليف الصلوة الى انتهائها ،مطلب فى اطالة الركوع للجائى .ط: سعيد كراچى.

سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا

☆......اگر کسی نے کسی رکعت میں ایک سجدہ کیا، اور دوسرا سجدہ بھول گیا، اور دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آ گیا، تو اس سجدہ کو فوراً ادا کرے، پھر بیٹھ کر التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر اس کے بعد بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اس سجدہ کو ادا کر کے پھر التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆......اور اگر نماز میں سجدہ کے بارے میں یاد نہیں آیا اور سلام پھیر دیا، اور

---

(۱)(قوله ورعاية الترتيب في فعل مكرر) اطلقه هنا وقيده في الكافي بالمتكرر في كل ركعة كالسجدة حتى لو ترك السجدة الثانية، وقام الى الركعة الثانيه لا تفسد صلاته الخ. البحر: ۱/ ۲۹۶. باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچى.

(قوله كالسجدة)......والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ،فالترتيب بينها وبين ما بعد ها واجب. قال في شرح المنية : حتىٰ لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعد ها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضى ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود ،بل يلزمه سجود السهو فقط. شامى : ۱/ ۴۶۲. باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۱. كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ايضا

سلام کے بعد یاد آیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ پشت پر کرنا

عیدین، جمعہ وغیرہ کے موقع پر ہجوم اور بھیڑ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی پشت پر بھی سجدہ کر سکتے ہیں، اور اگر جگہ ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس سے عام آدمی پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔(۲)

سجدہ تکیہ پر کرنا

''تکیہ پر سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا

تراویح وغیرہ میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے، اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں، لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھے کیونکہ خیر القرون اور سلف صالحین سے

(۱)(قوله والركوع والسجود)لقوله تعالىٰ " اركعوا واسجدوا وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما ....والمرادمن السجود السجدتان، فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنى فى كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدى لم يعقل له معنىً على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء ،البحر : ۱/ ۲۹۳. باب صفة الصلاة .شامى : ۱/ ۴۴۷. باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود ،ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۲۹. باب شروط الصلاة واركانها .ط: قديمى كراچى. وفى الولوالجية : الاصل فى هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ،ففى الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضى والا فسدت صلاته هندية : ۱/ ۱۲۶. الباب الثانى عشر فى سجود السهو .ط: رشيديه كوئٹه. شامى ۲/ ۷۰.باب سجود السهو. ط:سعيد كراچى.

(۲) (وان سجد للزحام على ظهر) هل هو قيد احترازى لم اره (مصل صلوته) التى هو فيها (جاز) للضرورة (وان لم يصلها) بل صلى غيرها او لم يصل اصلا او كان فرجة (لا) يصح. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۲. كتاب الصلوة باب اذا اراد الشروع فى الصلوة ط: سعيد.فتح القدير. كتاب الصلوة باب صفة الصلوة: ۱/ ۲۶۴. ط:رشيدية كوئٹه. حلبى كبير ص: ۲۸۶. ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الخامس السجدة. و،ص: ۲۴۹، ط: نعمانية كوئٹه.

اعلان کرنا ثابت نہیں۔(۱)

سجدۂ تلاوت کب کرے

''آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا

جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے، اس رکعت میں سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا تو دوسری اور تیسری رکعت میں جب بھی یادآ جائے سجدہ کرلے، اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۲)

سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدۂ تلاوت باقی رہ گئے، اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدۂ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرے، ادا ہو جائے گا، اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ استغفار بھی کرے۔(۳)

سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے

امام صاحب نے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو کر اگلی آیت کی جگہ

(۱) الضرورات تبیح المحظورات . فتاویٰ رحیمیہ: ۵/ ۱۹۹ ''تراویح میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کرے یا نہیں'' ط: دارالاشاعت کراچی۔ الاشباہ والنظائر، ص: ۸۷، القاعدۃ الخامسۃ، ط: قدیمی کراچی.

(۲) والمصلی اذا نسی سجدة التلاوة فی موضعها ثم ذکرها فی الرکوع او السجود او فی القعود فانه یخر لها ساجدا ثم یعود الی ما کان فیه ویعیده استحسانا وان لم یعد جازت صلاته کذا فی الظهیریة فی فصل السهو ،هندیة: ۱/ ۱۳۴ . الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة .ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة : ۱/ ۷۷۷.

(۳)فتاویٰ رحیمیہ :۵/ ۲۰۴ . ط: دار الاشاعت کراچی.

پر وہی آیت سجدہ دوبارہ پڑھ لی، تو دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، پہلا سجدہ کافی ہوگا، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدہ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا

اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یا دو تین آیت پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی، تو سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا (۲) اور مقتدیوں کی طرف سے سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے مقتدیوں کو بھی نیت کرنے کی ضرورت ہوگی، نیت کے بغیر ان کے ذمہ سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہوگا، (۳) اور آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد مزید تین آیات پڑھنے سے فوریت ختم ہو جاتی ہے اور فوریت ختم ہونے کی صورت میں رکوع

---

(۱) لو تلاها في ركعة فسجدها ثم اعادها في تلك الركعة لا تجب ثانيا، عالمگیری: ۱/۱۳۵. الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة وفيه ايضا، المصلي اذا قرأ آية السجدة في الاولى ثم أعادها في الركعة الثانية والثالثة وسجد للاولى ليس عليه ان يسجدها وهو الاصح" عالمگیری: ۱/۱۳۵. الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وتؤدى (بركوع صلاة) اذا كان الركوع (على الفور من قراءة آية او آيتين وكذا الثلاث على الظاهر كما في البحر (ان نواه) اى كون الركوع (لسجود) التلاوة على الراجح، الدر المختار. وفي الشامية (قوله على الظاهر كما في البحر).... وفي الامداد الاحتياط قول شيخ الاسلام خواهرزاده بانقطاع الفور بالثلاث وقال شمس الائمة الحلواني: لا ينقطع مالم يقرأ اكثر من ثلاث وقال الكمال بن الهمام: قول الحلواني هو الرواية. شامي: ۲/۱۱۱. باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچی.

(۳) ولو نواها في ركوعه ولم ينوها المؤتم لم تجزه، الدر المختار (قوله لم تجزه) اى لم تجزئه الامام المؤتم ولا تندرج في سجوده وان نواها المؤتم فيه لانه لما نواها الامام في ركوعه تعين لها، افاده، ح، هذا وفي القهستاني: واختلفوا في ان نية الامام كافية كما في الكافي، فلو لم ينو المقتدى لا ينوب على رأى فيسجد بعد سلام الامام ويعيد القعدة الاخيرة كما في المنية. شامي: ۲/۱۱۲. باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچی.

میں سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱)

سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں

☆......اگر مکروہ اوقات یعنی طلوع، غروب اور زوال کے وقت آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے، افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے۔(۲)

☆......اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان تین وقتوں کے علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتوں میں کرنا بالکل جائز نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔(۳)

سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی

اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ والی آیت پڑھتا ہے، تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیت یا ایک لمبی آیت کے بعد سجدہ کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کرلیا ہے،

---

(۱)وقال شمس الائمة الحلوانی : لا ینقطع مالم یقرأ اکثر من ثلاث ،شامی: ۲/ ۱۱۱ . باب سجود التلاوة. ط: سعید کراچی.

(۲) لو تلاها فی اوقات مکروهة فسجد فی الاوقات جاز ،عالمگیری: ۱/ ۱۳۵ . الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة ط: رشیدیة.

(واذا تلا فیها) ای ان تلافی وقت من الاوقات الثلاثة آیة السجدة فالافضل إن لا یسجد ها" حلبی کبیر. ص: ۲۳۷ .الشرط الخامس فروع فی شرح الطحاوی. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) لو تلاها فی وقت مباح فسجدها فی اوقات مکروهة لم تجز .عالمگیری: ۱/ ۱۳۵ . الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة. ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/ ۷۷۴. الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة.

تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

سجدہ چھوٹ گیا

اگر نماز میں صرف ایک ہی سجدہ کیا اور ایک سجدہ رہ گیا، تو نماز کے اندر اندر فوت شدہ سجدہ ادا کرے اور پھر آخر میں سجدہ سہو ادا کرلے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر نماز کے اندر اندر سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله فعلى الفور)..... فان كانت صلوية فعلى الفور، ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اكثر من آيتين اوثلاث (قوله ويأ ثم بتاخيرها الخ) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة ،وهو القراءة وصارت من اجزائها فوجب ادائها مضيقا كما فى البدائع، ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذكرها بعد محلها الخ... الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۹. ۱۱۰. باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/ ۱۱۹. باب صفة الصلوة. ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/ ۱۹۱، كتاب الصلاة، فصل بيان وقت ادائها، ط: سعيد كراچى. اما لو سهوا وتذكرها ولو بعد السلام قبل ان يفعل منافيا ياتى بها ويسجد للسهو. شامى: ۲/ ۱۱۰. ۱۱۱، باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى. و: ۲/ ۸۰. باب سجود السهو. ط: سعيد.

(۲) ان المتروك الذى يتعلق به سجود السهو من الفرائض والواجبات لا يخلوا اما ان كان من الافعال او من الاذكار، ومن اى القسمين كان وجب ان يقضى ان امكن التدارك بالقضاء وان لم يمكن فان كان المتروك فرضا تفسد الصلوة، وان كان واجبا لا تفسد ولكن تنتقص وتدخل فى حد الكراهة. وبيان هذه الجملة اما الافعال فاذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة فقضاها وتمت صلاته الخ ،بدائع الصنائع: ۱/ ۱٦۷. فصل فى بيان المتروك ساهيا هل يقضى ام لا. ط: سعيد كراچى. الرابع: رعاية الترتيب فى فعل مكرر ،فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها فى آخر صلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب فيه الخ. البحر: ۲/ ۹۴. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۴۶۲. و: ۱/ ۴٦۳. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچى.

سجدۂ سہو

☆......اگر نماز میں سنت یا مستحبات ترک ہوجائیں تو نماز ہوجاتی ہے اور اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھولے سے یا قصداً چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆......اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب عمداً (قصداً) چھوڑ دیا جائے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے، اور اس نماز کو از سر نو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب قصداً نہیں بلکہ بھولے سے چھوٹ جائے، تو نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اس کی تلافی کرنا ضروری ہے اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کرلئے جائیں، اور ہر سجدہ میں تین تین دفعہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اور سجدہ کے بعد پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام

(۱) ترک السنة لا یوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامداً غیر مستخف قوله لا یوجب فسادا ولا سهوا ای بخلاف ترک الفرض فانه یوجب الفساد وترک الواجب فانه یوجب سجود السهو. شامی: ۱/۴۷۴. باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.
انه لا یجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاة فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا (بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو بل هو مفسد ان لم یتدارک فیها. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵. فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. البحر الرائق: ۲/۹۸. باب سجود السهو. ط: سعید کراچی.

(۲) (ولها واجبات) لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو إن لم یسجد له وان لم یعدها یکون فاسقا، تنویر الابصار مع الدر المختار. : ۱/۴۵۶. باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. انه لا یجب السجود فی العمد وانما تجب الاعادة اذا ترک واجبا عمداً جبرا لنقصانه، البحر الرائق: ۲/۹۱. باب سجود السهو. ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۲۶. ط: ماجدیه کوئٹه.

پھیر دیا جائے، ان سجدوں کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔(۱) اگر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت نکلنے کے بعد نہیں۔(۲)

سجدۂ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر

اگر تنہا نماز پڑھنے والے سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد سلام سواء كان من زيادة او نقصان .... والصواب ان يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور....ويسلم عن يمينه كذا في الزاهدي، وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخر ساجداً و يسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. ويأتي بالصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح. عالمگيري: ۱/۱۲۵. ط: ماجديه. بدائع الصنائع: ۱/۱۷۳. باب سجود السهو، فصل بيان محل السجود للسهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۹۲. كتاب الصلوة، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي.

(۲) (واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا، وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح. ص:۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلوة، ط: قديمى كراچى. فظاهر كلامهم انه اذا لم يسجد فانه يأثم بترك الواجب ولترك سجود السهو، ثم اعلم ان الوجوب مقيد بما اذا كان الوقت صالحا حتىٰ ان من عليه السهو في صلاة الصبح اذا لم يسجد حتىٰ طلعت الشمس بعد السلام الاول سقط عنه السجود الخ. البحر: ۲/۹۲. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۴۵۶، مطلب واجبات الصلوة: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۲۵. الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۳) والمنفرد يجب ان يسجد لاجل سهوه، حلبي كبير، ص: ۴۶۶، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فسجود السهو يجب على الامام وعلى المنفرد مقصودا لتحقق سبب الوجوب منهما وهو السهو. بدائع الصنائع: ۱/۱۷۵. كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۲۶، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه.

سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا

نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، وہ یاد نہ رہا، اور دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو اسی وقت سجدہ سہو کر کے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کر کے نماز ختم کی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے

''سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر

''مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)ولو نسی السهو او سجدة صلبية او تلاوة يلزمه ذلک ما دام فی المسجد (قوله ما دام فی المسجد) ای وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله فی حكم مكان واحد ولذاصح الاقتداء فيه وان كا ن بينهما فرجة...(تنبيه) قال هنا ما دام فی المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعاولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا،علی احد القولين وهو ما مشی عليه المصنف لما فی البدائع ،من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء .فتاویٰ شامی: ۲/ ۹۱ .باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۹۲ ،كتاب الصلوٰة ، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵ ،كتاب الصلوٰة باب سجود السهو ، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: سعيد كراچی.

سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا

اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور امام کو سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدۂ سہو کرنا بھول گیا

''سہو سجدہ کرنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا

اگر کسی شخص سے بھول ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کو نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز ختم کرنے کی غرض سے سلام پھیر دیا، اس کے بعد اس کو سہو سجدہ کا خیال آیا، تو اگر اب تک قبلہ کے رخ سے پھرا نہیں اور کسی سے بات چیت نہیں کی تو فوراً دو سجدے کرے اور بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ولو ترک الامام سجود السهو فلا سهو على المأموم كذا فى المحيط. هندية : ۱/ ۱۲۸. الباب الثانى عشر فى سجود السهو. فصل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولو نسى السهو او سجدة صلبية او تلاوية يلزمه ذلك مادام فى المسجد قوله ما دام فى المسجد اى وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله فى حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة، واما اذا كان فى الصحراء فان تذكر قبل ان يجاوز الصفوف من خلفه او يمينه او يساره عاد الى قضاء ما عليه، لان ذلک الموضع ملحق بالمسجد (تنبيه) قال هنا مادام فى المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة، ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا على احد القولين، وهو ما مشى عليه المصنف لما فى البدائع من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء بأن تكلم او قهقه او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهو ذاكر له لانه فات محله وهو تحريمة الصلوة فسقط ضرورة لفوات محله. فتاویٰ شامی: ۲/ ۹۱. كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۹۲. كتاب الصلوة باب سجود السهو ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: [illegible] كراچى.

اور اگر قبلہ سے رخ پھیر لیا، یا کسی سے بات چیت کی تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا ضروری ہے، اگر تشہد نہیں پڑھا تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے والا ہوگا، اس لئے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت گذر گیا تو اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہوا

اگر امام نے سجدۂ سہو کیا، اور اس کے بعد کوئی شخص نماز میں آکر شامل ہوا، تو اس کی اقتداء صحیح ہو جائے گی، اور وہ بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر امام کے سلام کے بعد اسی نیت اور اسی تحریمہ سے اپنی نماز پوری کر لے۔(۳)

سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر نماز میں کسی پر سہو سجدہ واجب ہوا، اس نے سہو سجدہ کرنے کے بعد التحیات

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ویجب)......(سجدتان و) یجب ایضا (تشهد و سلام) لان سجود السهو یرفع التشهد دون القعدة لقوتها. (قوله یرفع التشهد) ای قراءته، حتیٰ لو سلم بمجرد رفعه من سجدتی السهو صحت صلاته ویکون تارکا للواجب. شامی: ۲/۷۸. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۹. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۲۵. کتاب الصلوٰة باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳) واجمعوا علی انه لو عاد الی سجود السهو ثم اقتدیٰ به رجل یصح اقتداءه به، بدائع الصنائع: ۱/۱۷۴. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو، انه هل یبطل التحریمة ام لا؟ ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۷۳۱. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی. عالمگیری: ۱/۱۲۸. کتاب الصلاة، باب سجود السهو، فصل سهو الامام، یوجب علیه وعلی من خلفه. ط: رشیدیة کوئٹه.

پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر دوبارہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے، سورۂ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔ (۱)

سجدۂ سہو لاحق پر

''لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں

اگر کسی کو نماز میں بھول ہوگئی، لیکن اس بھول سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں اس کا علم نہیں، تو ایسی صورت میں احتیاط کے طور پر سہو سجدہ کر لینا بہتر ہے۔ (۲)

سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان قرأ القرآن (بعد) قراءة (التشهد فی) القعدة الاخیرة لا سهو علیه) لانه محل الثناء والدعاء والقرآن یشمل علیهما. حلبی کبیر، ص: ۴۶۰. فصل فی سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا فی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح. ص: ۲۵۱. ط: قدیمی کراچی.

واذا فرغ من التشهد، وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو علیه. هندیة: ۱/۱۲۷. الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/۳۷۸. الباب الحادی عشر فی سجود السهو. ط: دار الاشاعت. کراچی، باقی اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز صحیح ہوجائے گی، جیسا کہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے: لو شک فی سجود السهو فانه یتحری ولا یسجد لهذا السهو. البحر: ۲/۹۲. باب سجود السهو. ط: سعید کراچی.

سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں

نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم ایک جیسا ہے البتہ عیدین کی نماز اور جمعہ کی نماز میں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنے سے نمازیوں میں انتشار پیدا ہونے، یا نماز کو خراب کرنے کے احتمال کی وجہ سے سہو سجدہ معاف ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی جگہ پر تراویح کی نماز میں مجمع زیادہ ہے اور سہو کرنے کی صورت میں نمازیوں میں انتشار ہونے یا نماز کے خراب کرنے کا قوی اندیشہ ہو تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، اور نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا، لیکن آخری قعدہ میں اس کو سہو سجدہ کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سہو سجدہ کیا ہے یا نہیں، تو ایسی صورت میں گمان غالب پر عمل کرے(۲) اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سہو سجدہ کرے۔(۳)

---

(۱) (والسهو فی صلاة العید والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتنة كما فی الجمعة .البحر (قوله عدمه فی الاولیین) الظاهر ان الجمع الكثیر فیما سواهما كذالک .....وقال خصوصا فی زماننا ..... بل الاولیٰ تركه لئلا یقع الناس فی فتنة .شامی: ۲/۹۲ ، باب سجود السهو. ط: سعید كراچی.عالمگیری: ۱/۱۲۸. كتاب الصلاة ،باب سجود السهو. ط: ماجدیة كوئٹه. و حكم السهو فی الفرض والنفل سواء، هندیة: ۱/۱۲۶. الباب الثانی عشر فی سجود السهو،ط: رشیدیة كوئٹه.

(۲) لان غلبة الظن بمنزلة الیقین ،فاذا تحریٰ وغلب علی ظنه شئی لزمه الاخذ به ، ولا یظهر وجه لا یجاب السجود علیه الا اذا طال تفكره الخ. شامی: ۲/۹۴. باب سجود السهو، ط: سعید كراچی.ولو سها فی سجود السهو، عمل بالتحری .هندیة: ۱/۱۳۰. باب سجود السهو. ط: ماجدیة كوئٹه.

(۳)الیقین لا یزول بالشک. الدر مع الرد: ۲/۹۵.قبیل باب صلاة المریض .ط:سعید كراچی. یجب السجود فی جمیع صور الشک سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل،البحر: ۲/۱۱۱. باب سجود السهو، ط:سعید .الدر مع الرد: ۲/۹۴. قبیل باب صلاة المریض. ط:سعید كراچی.

سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب ہوا، اور اس نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

سجدہ سے اٹھنا

سجدہ سے اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر کو اٹھائے، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو، اور ہاتھوں کو زمین پر لگائے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے، بیماری اور عذر کے بغیر زمین کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔(۲)

سجدہ سے معذور ہے

اگر کوئی شخص قیام اور رکوع پر قادر ہے، سجدہ پر قادر نہیں، تو ایسے آدمی کے لئے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام اور رکوع کرنے

(۱)(ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ان لم يسجد له، وان لم يعدها يكون فاسقا آثما. الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶. مطلب واجبات الصلاة. ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۴۷. فصل في بيان واجب الصلاة. ط: قديمي كراچی. البحر: ۱/ ۲۹۵. باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه. هندية: ۱/ ۷۵. الفصل الثالث في سنن الصلوٰة وآدابها. ط: رشيديه. تاتارخانية: ۱/ ۵۴۱. ط: ادارة القرآن كراچی. حلبي كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة. ط: سعيد كراچی. عن علي انه قال: من السنة في الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيراً، بدائع: ۱/ ۲۱۱. فصل في سنن الصلاة. ط: سعيد كراچی.

کے بعد بیٹھ کر اشارے سے سجدہ کر کے نماز پڑھے گا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

سجدۂ شکر

نعمت کے حاصل ہونے کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔(۲)

سجدہ کا فرق

مرد سجدہ کی حالت میں پیٹ کو رانوں سے، بازو کو بغل سے جدا رکھے اور کہنیاں اور کلائی زمین سے علیحدہ رکھے، اور عورتیں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے ملا کر رکھیں، اور کہنیاں اور کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کریں، نیز مرد سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر انگلیاں قبلہ رخ رکھے، عورتیں پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دونوں پاؤں دائیں طرف

---

(۱) (قوله بل تعذر السجود كاف)... رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلى قاعدا يومئ، ولو صلى قائما بركوع وقعدوأومأ بالسجود اجزأه، والاول افضل، لان القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما، بل ليكونا وسيلتين الى السجود، شامی: ۹۷/۲، باب صلاة المريض. ط: سعيد كرچى. البحر: ۱۱۲/۲-۱۱۲ باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱۳۶/۱. الباب الرابع عشر فى صلاة المريض. ط: رشيدية، شامى: ۴۴۵/۱. باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) قال ابو يوسف و محمد رحمهما الله هى قربة يثاب عليها وصورتها عندهما ان من تجددت نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ ولدا او مالا او وجد ضالة او اندفعت عنه نقمة او شفى مريض له او قدم له غائب يستحب له ان يسجد شكراً لله تعالىٰ مستقبل القبلة يحمد الله فيها ويسجد ثم يكبر اخرىٰ فيرفع رأسه كما فى سجدة التلاوة. فتاوىٰ عالمگيرى: ۱۳۶/۱. باب سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۴۵۷/۱. كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه. وسجدة الشكر مستحبة به يفتىٰ لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها ولها سنة او واجبة. الخ. قوله وسجدة الشكر.... وهى لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا أو ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالىٰ شكرا مستقبل القبلة يحمد الله تعالىٰ فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع راسه كما في سجدة التلاوة. سراج. فتاوىٰ شامى: ۱۱۹/۲. باب سجود التلاوة، مطلب فى سجدة الشكر. ط: سعيد كراچى.

نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

سجدہ سے آخرت کا فائدہ تو ہے ہی دنیا میں بھی بہت سارے فائدے ہیں ان میں سے ایک نقد فائدہ انسان کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے، اس کی ایک ظاہری وجہ یہ ہے کہ اگر انسان کے جسم کو مادی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کا دل پمپ کی مانند ہے اس کا In Put بھی ہے اور Out Put بھی ہے، سارے جسم میں تازہ خون جا رہا ہوتا ہے اور دوسرا واپس آ رہا ہوتا ہے، انسان جب بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے تو جسم کے جو حصے نیچے ہوتے ہیں ان میں پریشر زیادہ ہوتا ہے اور جو حصے اوپر ہوتے ہیں ان میں پریشر نسبتاً

---

(۱)ومنها ان يوجه اصابعه نحو القبلة لما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه اذا سجد العبد سجد كل عضو منه فليوجه من اعضائه الى القبلة .... ومنها ان يبدى ضبعيه لقوله صلى الله عليه وسلم لابن عمر و ابدضبعيك اى اظهر الضبع وهو وسط العقد بلحمه وروى جابر رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد جافى عضديه عن جنبيه حتى يرى بياض ابطيه. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۰. كتاب الصلوٰة،فصل فى سنن الصلوة .ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ هندية: ۱/۷۵. باب فى صفة الصلوٰة ،فصل فى سنن الصلوة و آدابها .ط:رشيدية كوئٹه. (ويبدى) فى سجوده اى يظهر (ضبعيه) اى عضديه لما فى مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافى) اى يباعد (بطنه عن فخذيه) وفى مسلم وغيره عن عبد الله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتىٰ يبدو بياض ابطيه... وهذه كيفية السجود المسنونة فى حق الرجل. حلبى كبير،ص: ۳۲۱، ۳۲۲. فصل فى صفة الصلوة .ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

فأما المـــرأة فينبغى أن يفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استر لها... بدائع الصنائع:۲۱۰/۱، فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. (والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذيها) لانه استر لها ،فانها عورة مستورة ويدل عليه ما رواه ابو داؤد فى مراسيله انه عليه الصلاة والسلام مر على امرأتين تصليان فقال :اذا سجدتما فضما بعض اللحم الى الارض فلن المرأة ليست فى ذلك كالرجل ... انها لا تنصب اصابع القدمين. البحر: ۳۲۱/۱. فصل اذا اراد الدخول فى الصلاة. ط: سعيد كراچى.

کم ہوتا ہے ، مثلاً تین منزلہ بلڈنگ ہو اور نیچے پمپ لگا ہوا ہو تو نیچے پانی زیادہ ہوگا، اور دوسری منزل میں بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا جبکہ تیسری منزل پر بالکل نہیں پہنچے گا، حالانکہ وہی پمپ ہے لیکن نیچے پورا پانی دے رہا ہے اس سے اوپر والی منزل میں کچھ پانی دے رہا ہے اور سب سے اوپر والی منزل میں بالکل پانی نہیں جا رہا، اس مثال کو اگر سامنے رکھتے ہوئے سوچیں تو انسان کا دل خون پمپ کر رہا ہوتا ہے اور یہ خون نیچے کے اعضاء میں تو بالکل پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن اوپر کے اعضاء میں اتنا نہیں پہنچ رہا ہوتا ہے جب کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے جیسا کہ انسان کا سر نیچے ہوتا ہے اور خون پمپ کرنے والا دل اوپر ہوتا ہے تو خون سر کے اندر بھی اچھی طرح ہو کر پہنچتا ہے مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پورے چہرے میں خون بھر گیا ہے، آدمی سجدہ تھوڑا سا لمبا کرے تو محسوس ہوتا ہے کہ چہرے کی جو باریک باریک شریانیں ہیں ان میں بھی خون پہنچ گیا عام طور پر انسان بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے یا لیٹا ہوتا ہے، بیٹھے، کھڑے، لیٹے میں انسان کا دل نیچے ہی ہوتا ہے اور سر اوپر ہوتا ہے، ایک ہی ایسی صورت ہے کہ جب انسان نماز میں سجدے میں جاتا ہے تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے اور سر نیچے ہوتا ہے ،لہذا خون اچھی طرح چہرے کی جلد میں پہنچ جاتا ہے اور چہرہ خون سے بھرا ہوا خوبصورت ہو جاتا ہے، اسی لئے عبادت گذار مرد تو مرد خواتین بھی ''میک اپ'' کے بغیر خوبصورت لگتی ہیں۔

(ماخوذ از ''خطبات فقیر'' جلد اول ص ۱۹۹)

سجدہ کرنے سے خون بہہ پڑتا ہے

ایسا زخمی کہ سجدہ کرنے سے جس کا خون بہہ پڑتا ہے، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے

خون نہیں بہتا، تو اس صورت میں اس کے لئے اچھی شکل یہ ہے کہ بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے اس لئے کہ اس صورت میں وضو باقی رہتا ہے صرف سجدہ رہ جاتا ہے، اور عذر کی بنا پر سجدہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے، مثلاً سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی عذر پیش آجائے تو سجدہ ترک کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱)

سجدہ کرنے میں شک ہو گیا

اگر کسی نمازی کو یہ شک ہو گیا کہ اس نے ایک سجدہ کیا یا دو، اگر ایسی صورت میں کسی ایک طرف گمانِ غالب ہے، تو اس پر عمل کرے۔

اور اگر کسی ایک طرف گمان غالب نہیں ہے، تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سہو سجدہ کرے۔ (۲)

---

(۱) (رجل في حلقه جراحة تسيل اذا صلىٰ بالركوع والسجود) لا يصلي بهما بل (يصلي قاعدا بالايماء) وهو الافضل او قائما كما مر آنفا ،والاصل في هذا ما قاله قاضي خان وغيره : من ابتلىٰ بين ان يؤدي بعض الاركان مع الحدث او بدون القراءة وبين ان يصلي بالايماء تعين عليه الصلوٰة بالايماء. لان الصلوٰة بالايماء اهون من الصلوة مع الحدث او بدون القراءة ،لان الاول يجوز حالة الاختيار، وهو الصلوة على الدابة تطوعا والصلوة مع الحدث او بدون القراءة لاتجوز الا بعذر، والمبتلى بأحد الشرين يتعين عليه اختيار ايسرهما . حلبي كبير،ص:۲٦٧. فروع في شرح الطحاوي .الثاني القيام ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .ص:۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵.باب صفة الصلوة،بحث القيام .ط: سعيد كراچي. ۲/۹۷. باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.البحر : ۲/۱۱۲ . باب صلاة المريض .ط: سعيد كراچي.

(۲) (وجب عليه سجود السهو في) جميع (صور الشك) سواء عمل بالتحري او بني على الاقل"فتح" لتأخير الركن، لكن في السراج انه يسجد للسهو في اخذ الاقل مطلقا، وفي غلبة الظن ان تفكر قدر ركن .الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۴ . قبيل باب صلاة المريض، .ط: سعيد كراچي. البحر : ۲/۱۱۱ . باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. ۲/ ۱۰۸ . باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچي. .فتح القدير : ۱/۴۵۳. باب سجود السهو ،.ط:المكتبة النورية الرضوية، سكهر.

سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے

اگر کسی مرد یا عورت کو بیماری یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران سجدہ میں پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں، اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو قطرہ نہیں آتا، تو یہ شخص کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور رکوع بھی کرے، اور سجدہ کھڑے کھڑے اشارہ سے کرے، یا بیٹھ جائے اور اشارہ سے سجدہ کرے، اور یہ بھی جائز ہے کہ بیٹھ کر پوری نماز اشارے سے ادا کرے، بلکہ ایسی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔(۱)

سجدہ کی آیت بھول گیا

امام قرأت کے دوران سجدہ کی آیت بھول گیا، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا ہے، اور امام صاحب نے وہ آیت پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا، تو یہ ایک سجدہ امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا دو سجدے واجب نہیں ہوں گے۔(۲)

---

(۱) لو كان بحيث (لو سجد سال بوله او انفلت ريحه) فانه (يصلى قاعدا بالايماء) ويترك الركوع والسجود لما قلنا (و) اما (لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل) بوله او جرحه او ينفلت ريحه (ولو صلى مستلقيا لا يسيل) شيء فانه (يصلى قائما بركوع وسجود). حلبى كبير، ص:۲٦۷. فروع فى شرح الطحاوى، الثانى القيام. ط: سهيل اكيڈمى لاهور. و،ص: ۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. فتاوىٰ شامى: ۹٦/۲. باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱۱۲/۲. كتاب الصلوٰة، باب صلوٰة المريض ط: سعيد كراچى.

(۲) وان تلا المأموم لم يلزم الامام ولا المؤتم السجود لا فى الصلوٰة ولا بعد الفراغ منها. هندية: ۱۳۳/۱. الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة. والاصل ان مبناها على التداخل دفعا للحرج بشرط اتحاد الآية والمجلس وهو تداخل فى السبب بأن يجعل الكل كتلاوة واحدة، وقال فى الشامية. واشار الى انه متى اتحدت الآية والمجلس لا يتكرر الوجوب وان اجتمع التلاوة والسماع بأن تلاها ثم سمعها او بالعكس او تكرر احدهما. آه. شامى: ۱۱۵/۲. باب سجود التلاوة ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱۸۱/۱. فصل فى سبب وجوب السجدة، ط: سعيد كراچى. تاتارخانية: ۷۷۵/۱، فصل فى سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچى.

سجدہ کی تکبیر بھول گیا

اگر سجدہ میں جاتے ہوئے یا اٹھتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیرات سنت ہیں اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

سجدہ کی حقیقت

"رکوع و سجود کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں التحیات پڑھ لی

"التحیات سجدہ میں پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں "بسم اللّٰہ" پڑھ لی

اگر کوئی شخص سجدہ کی تسبیح پڑھنے کی بجائے "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲)

سجدہ میں جاتے وقت

اگر کوئی عذر یا بیماری نہیں ہے تو سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے رکھے

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین و تکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو، بل هو مفسد ان لم یتدارک فیعاد، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵. باب سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۷۱۵. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کا لتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۷۱۵. باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی. بدائع: ۱/۱۶۷. باب سجود السهو. ط: سعید کراچی.

پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے، اوراچھی طرح رکھے، یہ سنت طریقہ ہے بلا عذر اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اگر بڑھاپا، بیماری یا بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے پہلے گھٹنے نہیں رکھ سکتا تو عذر کی بناپر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ سکتا ہے، اوراگر عذر کی وجہ سے دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر نہیں رکھ سکتا تو دائیں ہاتھ اور گھٹنے کو پہلے رکھے اور بائیں ہاتھ اور گھٹنے کو بعد میں، تاکہ دائیں جانب بائیں جانب سے مقدم ہو۔(۱)

سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی

اگرکسی نے سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے نماز ہوجائے گی، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آجائے تو پھر سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت

---

(۱)قالوا :اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه ثم انفه ثم جبهته واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهتة ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه ،قالوا : هذا اذا كان حافيااما اذا كان متخففا فلا يمكنه وضع الركبتين اولا فيضع اليدين قبل الركبتين ويقدم اليمنىٰ على اليسرىٰ. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها ، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير ،ص: ۳۲۱، باب صفة الصلوٰة ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع : ۱/۲۱۰. فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.البحر : ۱/۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲۶۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتار خانية: ۱/۵۴۱، ط: ادارة القران كراچى. الدر مع الرد : ۱/۴۹۸، فصل واذا اراد الشروع فى الصلاة .ط: سعيد كراچى.عن على انه قال :من السنة فى الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيرا ،بدائع : ۱/۲۱۱.فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۲۸۴.فصل فى كيفية ترتيب ط: قديمى كراچى.

کے مطابق ہو جائے۔(۱)

سجدے تین کر لئے

اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اگر سہو سجدہ کرلیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ

پہلا سجدہ انسان کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ میں اس مٹی سے پیدا ہوا ہوں، اور دوسرا سجدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میں اسی مٹی میں دوبارہ لوٹ

---

(۱)فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات، حلبی کبیر،ص:۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة :۱/ ۵۱۷، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی. بدائع: ۱/ ۱۶۷، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. (وان اقتصر) فی التسبیح (علی مرة) واحدة (او ترک) التسبیح (بالکلیة جازت صلوته)لعدم رکنیته (و)لکن (یکره) ذلک وهو الترک والاقتصار علی مرة وکذا الاقتصار علی مرتین للاخلال بالسنة ،حلبی کبیر،ص:۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. لو ترک التسبیحات اصلا او نقص عن الثلاث فهو مکروه کراهة التنزیه لانها فی مقابلة المستحب، البحر :۱/ ۳۱۶. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعید کراچی. اوریہاں چھوڑا بھی نہیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس سے کچھ حرج نہیں، حاشیہ دارالعلوم دیوبند، :۴/ ۳۸۵۔ ط: دارالاشاعت کراچی۔ شامی : ۱/ ۴۷۶. سنن الصلاة ،ط: سعید کراچی. الدر مع الرد : ۱/ ۴۹۴. فوق ،مطلب فی اطالة الرکوع للجائی ،ط: سعید کراچی.

(۲) ویجب بتکرار الرکن (نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات .حلبی کبیر. ص:۴۵۶، فصل فی سجود السهو،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۴ . فصل فی بیان سبب الوجوب ط: سعید کراچی. (ویلزمه السهو اذا زاد فی صلاته فعلا من جنسها لیس منها) کسجدة او رکع رکوعین ساهیا، فتح القدیر: ۱/ ۴۳۷، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

جاؤں گا۔ (احکام اسلام ص ۶۲)(۱)

سجدے سے اٹھنا

سجدے سے اٹھتے ہوئے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے پہلے ناک کو، پھر پیشانی کو، پھر دونوں ہاتھوں کو اور پھر دونوں گھٹنوں کو اٹھائے۔(۲)

سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

"تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدے میں

مرد سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوئی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئی نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے

---

(۱) وكونه مثنى فى كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدى لم يعقل له معنى على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء، ومن مشائخنا من يذكره له حكمة، فقيل انما كان مثنى ترغيما للشيطان حيث لم يسجد فانه امر بسجدة فلم يفعل فنحن نسجد مرتين ترغيما له، وقيل الاولىٰ لامتثال الامر، والثانية ترغيما له حيث لم يسجد استكباراً، وقيل الاولىٰ لشكر الايمان والثانية لبقائه، وقيل فى الاولىٰ اشارة الى انه خلق من الارض وفى الثانية الى انه يعاد اليها، وقيل لما أخذ الميثاق على ذرية آدم امرهم بالسجود تصديقا لما قالوا فسجد المسلمون كلهم وبقى الكفار، فلما رفع المسلمون رؤسهم رأوا الكفار لم يسجدوا فسجدوا ثانيا شكرا للتوفيق كما ذكره شيخ الاسلام، البحر: ۱/ ۲۹۳. باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (ثم يرفع رأسه ويكبر) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه، ثم ركبتيه. هندية: ۱/ ۷۵، الفصل فى سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۵۴۱. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ہوئے ہوں، پہلوؤں سے بالکل ملے ہوئے نہ ہوں، اور رانیں پیٹ سے الگ ہوں ملی ہوئی نہ ہوں، اور دونوں رانیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں، پورے سجدے کے دوران پیشانی کے ساتھ ساتھ ناک بھی زمین پر ٹکی رہے، زمین سے الگ نہ ہو، دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں، اگر پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں قبلے کی طرف موڑنے پر قادر نہ ہوتو اس صورت میں جتنی موڑ سکے اتنی موڑنے کا اہتمام کرے، بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر نہ رکھے بلکہ قبلہ کی طرف موڑ کر رکھے، اور سجدہ کے دوران پاؤں زمین سے نہ اٹھے، اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے (سجدے کی یہ کیفیت مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں)۔(۱)

(۱) ان یضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه لما روی ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد وضع یدیه حذاء اذنیه ومنها ان یو جه اصابعه نحو القبلة لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اذا سجد العبد سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه الی القبلة مااستطاع ومنها ان یعتمد علی راحتیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لعبد اللّٰه بن عمر اذا سجدت ،فاعتمد علی راحتیک ومنها ان یبدی ضبعیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لابن عمر و ابد ضبعیک ای اظهر الضبع وهو وسط العضد بلحمه وروی جابر رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتیٰ یری بیاض ابطیه ومنها ان یعدل فی سجوده ولا یفترش ذراعیه لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اعدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیه افتراش الکلب.... ومنها ان یقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا ،بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰. کتاب الصلوٰة، فصل فی سنن الصلوٰة ط: سعید کراچی.عالمگیری : ۱/۷۵، باب صفة الصلوٰة ،فصل فی سنن الصلوٰة وآدابها ،ط: رشیدیه کوئٹه.الدر مع الرد : ۱/ ۴۹۷، ۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة .فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.واما کون وضع الوجه بین الکفین فلما فی مسلم من حدیث وائل ایضا انه علیه الصلوة والسلام سجد ووضع وجهه بین کفیه.... (ویبدی) فی سجوده ای یظهر (ضبعیه)ای عضدیه لما فی مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک (ویجافی) ای یباعد (بطنه عن فخذیه) وفی مسلم وغیره عن عبد اللّٰه بن بحینة کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتی یبدو بیاض ابطیه..... وهذه کیفیة السجود المسنونة فی حق الرجل. حلبی کبیر ،ص: ۳۲۱، ۳۲۲، فصل فی صفة الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

عورت سجدے میں جاتے وقت شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جائے اور پیٹ کورانوں سے اور بازو کو پہلو سے ملا کے رکھے اور کہنیوں سمیت پورے ہاتھ کی بانہوں کو زمین پر بچھا کر رکھے، اور پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔(۱)

سجدے میں انگلیوں کا رخ

☆......سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے(۲) اور دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆......انگلی زمین سے لگانے کا مطلب یہ ہے کہ انگلی کے سرے کا گوشت زمین

---

(۱) فاما المرأة فينبغي ان تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استر لها.... فانها تقعد كأستر ما يكون لها فتجلس متوركة لان مراعاة فرض الستر اولىٰ من مراعاة سنة القعدة. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۰، ۲۱۱، كتاب الصلوٰة، فصل في سنن الصلوٰة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲٦٧. باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتاوىٰ عالمگيرية: ۱/۷۵، كتاب الصلوٰة، باب في صفة الصلوة ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/۵۰۴. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ويوجه اصابعة نحو القبلة وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/۷۵. الباب الرابع، الفصل الخامس في سنن الصلوٰة. ط: رشيديه كوئٹه. قال في زاد الفقير: منها اى من سنن الصلاة توجيه اصابع رجليه الى القبلة، شامى: ۱/۵۰۴. كتاب الصلوٰة، آداب الصلوٰة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۳۲۱. ط: سعيد كراچى.

(۳) ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز، ولو وضع احداهما جاز مع الكراهة ان كان بغير عذر كذا في شرح منية المصلى لابن امير الحاج. هندية: ۱/۷۰. كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الاول، ط: ماجديه. كذا في الشامية: ۱/۴۹۹. آداب الصلوٰة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۳۱۸. ط: سعيد كراچى.

سے لگے یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے، صرف ناخن کا زمین سے چھونا کافی نہیں ہے۔(۱)

☆......سجدہ میں صرف انگوٹھا زمین پر رکھنے پر اکتفاء کرنا، اور دوسری انگلیوں کو اٹھائے رکھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، سنت یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر لگی رہیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔(۲)

سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے

☆......سجدہ کے دوران دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے، اگر پورے سجدے میں دونوں پیروں کو زمین سے بالکل اٹھائے رکھا تو سجدہ نہیں ہوگا، جب سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی، کم از کم ایک انگلی کسی وقت سجدہ میں زمین پر ٹھہر جائے گی تو سجدہ ہو جائے گا اور نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

☆......سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے

---

(۱) ثم المراد من وضع القدم وضع اصابعها قال الزاهدي ووضع رؤس القدمين حالة السجود فرض ،حلبي كبير.ص:۲۸۵، فرائض الصلاة، . ط: سهيل اكيڈمي لاهور،و،ص: ۲۴۹، ط: نعمانية كوئٹه. وفي خلاصة الفتاوىٰ .،ووضع القدم بو ضع اصابعه. كتاب الصلوٰة ، الفصل الثاني: ۱/ ۵۵.ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويكفيه وضع اصبع واحدة فلو لم يضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا يجوز لا ن وضع القدم بوضع الاصبع.البحر: ۱/ ۳۱۸،كتاب الصلوٰة ،باب صفة الصلاة،ط: سعيد كراچي. ويوجه اصابعه ،نحو القبلة ،و كذا اصابع رجليه، هندية: ۱/ ۷۵ا .سنن الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. ويكره ان يحرف اصابع رجليه او يديه عن القبلة في السجود .قاضيخان على هامش الهنديه : ۱/ ۱۱۹.

(۳) في الدر: ومنها السجود بجبهته وقدميه ،ووضع اصبع واحدة منهما شرط ،وتحته في الشامية افاد انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود ،شامي : ۱/ ۴۴۷، بحث الركوع والسجود . ط: سعيد كراچي.ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز، هندية: ۱/ ۷۰. الباب الرابع في صفة الصلاة. ط: ماجدية ، حلبي كبير،ص: ۲۴۸. فرائض الصلوة ،الخامسة ط: نعمانيه،و ص: ۲۸۴ . ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، دونوں پاؤں میں سے ایک کا کچھ حصہ بھی زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ صرف ایک ہی انگلی لگائی جائے، تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے

سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے، اور یہ حکم امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۲)

سجدے میں جانے کی کیفیت

سجدے میں جاتے وقت سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر زمین پر اس طرح رکھے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی رکھے، اور سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) ویکفیه وضع اصبع واحدة فلو لم یضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا یجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع واذا وضع قدما ورفع آخر جاز مع الکراهة من غیر عذر کما افاده قاضیخان، وذهب شیخ الاسلام الی ان وضعها سنة فتکون الکراهة تنزیهة والاوجه علی منوال ما سبق، هو الوجوب فتکون الکراهة تحریمیة ،...... الخ،البحر الرائق : ۱/۳۱۸. باب صفة الصلوٰة .ط: سعید کراچی.شامی: ۱/۴۹۹، ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۷۰. ط: ماجدیه .

(۲) فی الدر ثم یکبر مع الخرور ویسجد " وتحته فی الشامیة: بان یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه ،شامی : ۱/۴۹۷. باب صفة الصلوٰة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حلبی کبیر ،ص: ۳۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة : ۱/۷۵. ط: ماجدیة.

(۳) ویکبر فی حالة الخرور ... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاة ،الباب الرابع ،الفصل الثالث، ط: ماجدیة، حلبی کبیر، ص: ۲۷۹ فصل فی صفة الصلاة ،ط: نعمانیة و ،ص: ۳۲۱، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۷ ،فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی، البحر : ۱/۳۱۵. فصل واذا اراد الدخول،ط:سعید.

سجدے میں دیر تک رہنا

امام کو سجدے میں زیادہ دیر تک رہنا مکروہ ہے، امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت، ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے، تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے، دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ زمین پر ٹکائے۔(۲)

سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

''رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)عن ابی هريرة قال : ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم قال : اذا صلی احدكم للناس فليخفف، فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، الحديث. رواه البخاری، فی كتاب الصلاة ،باب تخفيف الامام القيام واتمام الركوع والسجود: ۱/۹۷. ط: قديمی كراچی ،ولا ينبغی للامام ان يطيل علی وجه يمل القوم لانه سبب للتنفير وانه مكروه ،البحر الرائق: ۱/۳۱۶،صفة الصلاة. ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۱۶، فصل فی مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه،و ص: ۳۶۴، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۶. فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) لقول النبی صلی اللّٰه عليه وسلم : امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة واشار بيده الی انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين ،.بخاری: ۱/۱۱۲ ،كتاب الاذان، باب السجود علی الانف. ط: قديمی كراچی. وكمال السنة فی السجود وضع الجبهة والانف جميعا، هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلوٰة ،الباب الرابع الفصل الاول، ط: ماجديه ، حلبی كبير،ص: ۲۴۷، فرائض الصلوٰة ط: نعمانية.و ص: ۲۸۲. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۷، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

سجدے میں عورت کیسے جائے

عورتوں کے لئے مسنون طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کے لئے مناسب صورت یہ ہے کہ رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین کا سہارا لیکر اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور فوراً سجدہ کریں۔(۱)

سدل

سر پر رومال ڈال کر اگر اس پر عقال باندھ دیا جائے، جیسا کہ اہل عرب کا طریقہ ہے تو یہ سدل میں شامل نہیں ہے۔(۲)

سر

☆......مردوں کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مردوں کو چاہئے کہ ٹوپی یا ٹوپی اور پگڑی پہن کر نماز پڑھیں، (۳) عورتوں کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں،

---

(۱) واما المرأة فانها تنخفض اي تتطأ من وتتسفل فی السجود وتلزق بطنها بفخذيها وتضم ضبعيها ،حلبی کبير ،صفة الصلاة ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئته.و،ص: ۳۲۲، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الدر مع الرد : ۱/۵۰۴،اداب الصلوة ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲)(سدله) ....قيل هو ان يلقيه على رأسه ويرخيه على منكبيه ،البحر الرائق: ۲/۲۴. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط:سعيد كراچی. ويكره السدل فی الصلاة. واختلف فی تفسيره ،ذكر الكرخی ان سدل الثوب هو ان يجعل ثوبه على راسه او على كتفيه ويرسل اطرافه من جوانبه اذا لم يكن عليه سراويل، بدائع الصنائع : ۱/۲۱۸. كتاب الصلاة ، فصل واما بيان ما يستحب فی الصلاة و ما يكره ،ط: سعيد كراچی..احسن الفتاوىٰ:۳/۴۰۸. باب مفسدات الصلاة .ط: سعيد ،طبع يازدهم (رومال وعقال سدل میں داخل نہیں)

(۳) " وتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا بأس به اذا فعله تذللا و خشوعا بل هو حسن،" كذا فی الذخيرة.هندية: ۱/۱۰۶. كتاب الصلاة، الباب السابع ،الفصل الثانی .ط: ماجدية، قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۳۵، ط: ماجدية.

اور اگر نماز کے دوران عورت کا سر کھل گیا اور تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار تک کھلا رہا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران مرد کا سر کھلا رہے گا تو کراہت کے ساتھ نماز ہو جائے گی اور ثواب کم ملے گا اس لئے مردوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت نہیں بنانی چاہئے۔(۲)

☆......اور اگر نماز کے دوران عورت کا پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوگی، ایسی صورت میں سر کو ڈھانک کر نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والحکم فی الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها ... کالحکم فی الساق فأی عضو من هٰذه الاعضاء انکشفت ربعه قدر اداء رکن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابی یوسف رحمه اللّٰه تعالیٰ ...وان انکشف عضو هو عورة فی الصلاة فستر من غیر لبث لا یضره ذلک الانکشاف ولا تفسد صلاته ... وان ادیٰ معه ای مع الانکشاف رکنا کا لقیام ان کان فیه او الرکوع او غیرهما یفسد ذلک الانکشاف صلاته وان لم یؤد مع الانکشاف رکنا ولکن مکث مقدار ما یؤدی ای زمن یؤدی فیه رکنا بسنته وذلک مقدار ثلاث تسبیحات فلم یستر ذلک العضو فسدت صلاته عند ابی یوسف : خلافا لمحمد رحمه اللّٰه تعالیٰ ، حلبی کبیر، ص: ۱۸۷، ۱۸۹ . شرائط الصلاة، الشرط الثالث. ط: نعمانیة کوئٹه. و، ص: ۲۱۳-۲۱۵ ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۵۸ . ط: ماجدیة کوئٹه.

(۲) انظر الحاشیة رقم : ۱ .

(۳) انظر الحاشیة رقم: ۲ .

سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ.

(امداد الاحکام: ۱/ ۴۸۷) (۱)

سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں

اگر مریض کو مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہی، تو ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ نماز کو مؤخر کردے، آنکھ اور ابرو کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا معتبر نہیں، اگر اس حالت میں پانچ وقتوں سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو تندرست ہونے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر اس حالت میں پانچ وقت تک کی نمازیں فوت ہوئیں اور وہ تندرست ہوگیا تو ان

---

(۱) عن انس بن مالک " ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح یمینہ علی رأسہ وقال بسم اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ،اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن " رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط :۴/ ۱۲۶ . رقم الحدیث: ۳۲۰۲ .ط: مکتبۃ المعارف ریاض. وفی عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی :عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ،قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ بیدہ الیمنیٰ ثم قال : اشھد ان لاالہ الا اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن" .باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح.ط: ۵۹، رقم الحدیث: ۱۱۲ ،ط: مکتبۃ المؤید ریاض. حصن حصین لابن الجزری، ص: ۱۰۷، ادعیۃ دبر الصلاۃ، المنزل الثالث ،ط: نجم العلوم لکھنو. تاریخ بغداد للخطیب: ۱۲/ ۴۸۰، باب الکاف ، ترجمۃ کثیر بن سلیم المدائنی، ط: دار الکتاب العربی، بیروت، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمی: ۱۰/ ۱۱۰، کتاب الاذکار، باب الدعاء فی الصلاۃ، وبعدھا ط: دار الفکر بیروت، سنۃ ۱۴۰۸ھ، کشف الاستار عن زوائد البزار علی الکتب الستۃ لنور الدین الھیثمی: ۴/ ۲۲، رقم الحدیث: ۳۱۰۰، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسیٰ، ط: موسسۃ الرسالۃ، بیروت.

نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

سِر کرنا

''آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر کھلا رکھنا

سر چھپانا، ٹوپی پہننا اسلامی لباس میں داخل ہے، اس کی خاص اہمیت اور فضیلت آئی ہے، کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا جانا، بے ادبی اور بے حیائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، مشائخ ومحدثین اور ائمہ دین کی یہ عادت نہ تھی، بلکہ یہ دین کے دشمن یہود ونصاریٰ، اور غیروں کی پیروی ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: **ویکرہ کشف رأسه بین الناس** لوگوں کے سامنے کھلے سر پھرنا مکروہ ہے۔(غنیۃ الطالبین:۱/۱۳)

امام ابن جوزیؒ نے فرمایا: **ولایخفی علی عاقل ان کشف الرأس مستقبح وفیه اسقاط مروة وترک ادب وانمایقع فی المناسک تعبدًالله دلالة** (تلبیس ابلیس ۳۷۳) عقلمند پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کھلے سر لوگوں کے سامنے پھرنا بری بات ہے اور اس میں مروت کو ساقط کرنا اور ادب کو ترک کرنا ہے صرف احرام کی حالت میں عبدیت اور غلامیت کے اظہار اور عاجزی کو مدنظر رکھتے ہوئے سر کو کھلا رکھنے

(۱) فی الدر: وان تعذر الایماء برأسه وکثرت الفوائت بأن زادت علی یوم ولیلة سقط القضاء عنه وان کان یفهم فی ظاهر الروایة وعلیه الفتویٰ... ولم یوم بعینه وقلبه وحاجبه.'' وفي الشامیة تحتها: اما لو کانت یوما ولیلة او اقل وهو یعقل ،فلا تسقط بل تقضی اتفاقا وهذا اذا صح فلومات ولم یقدر علی الصلاة لم یلزمه القضاء حتیٰ لا یلزمه الایصاء بها.'' الدر مع الرد :۲/۹۹۔۱۰۰. کتاب الصلاة باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۷. ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع: ۱/۲۸۷،۲۸۸، ط: رشیدیة کوئٹه.

کا حکم ہے، فیشن کے طور پر نہیں۔

جب کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا اور پھرنا مکروہ اور بے ادبی سمجھا جاتا ہے تو پھر نماز جیسی عظیم الشان عبادت کھلے سر پڑھنے میں کس قدر خرابی اور بے ادبی لازم آئے گی؟ بڑوں کو کھلے سر گھومتے اور نماز پڑھتے ہوئے چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی ان کی نقالی کریں گے، اور اس برائی کا سبب ہونے کی وجہ سے بڑے بھی گنہگار ہوں گے۔(۱)

سِر کی تشریح

اگر نماز میں قرأت اتنی آواز سے ہو کہ قریبی ایک دو آدمی کو بھن بھن کی آواز سنائی دے، تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں ہوگی اور یہ ''سِر'' ہی ہے۔

اور اگر لاؤڈ اسپیکر سے ہلکی ہلکی آواز سنائی دے تو یہ بھی ''سِر'' کے حکم میں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومن سن في الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعد من غير ان ينقص من اوزارهم شئی، مشكوٰة المصابيح، ص: ۳۳، كتاب العلم، ط: قديمی كراچی.

(۲) الامام اذا قرأ فی صلاة المخافتة بحيث سمع رجل او رجلا ن لا يكون جهرا والجهر ان يسمع الكل. خلاصة: ۱/۹۵. كتاب الصلاة. الفصل الحادی عشر فی القراء ة، ط: رشيدية كوئٹه.
وفی الفتاویٰ الخيرية علی هامش التنقيح: قال فی التبيين: اختلفوا فی حد الجهر والاخفاء فقال الهندوانی الجهر ان يسمع غيره والمخافتة ان يسمع نفسه، وقال الكرخی الجهر ان يسمع نفسه والمخافتة تصحيح الحروف ... والاعتماد علی قول الهندوانی. كتاب الصلاة، مطلب فی الاخفاء والجهر فی الصلاة: ۱/۲۲، ۲۴، ط: حقانيه پشاور. وفی حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح:" (وقال الهندوانی الخ) ظاهر ما هنا ان الهندوانی لم يقل بقوله اكثر المشائخ، والذی فی كبيره ان ما عليه اكثر المشائخ هو قول الهندوانی. الا انه قال: وزاد فی المجتبی فی النفل ان الاصح هذا آه قلت الظاهر ان مازاده فی المجتبیٰ يرجع الی ماقبله لان الغالب انه اذا اسمع اذنيه ان يسمع من بقربه ممن يكون ملاصقا له ولا يكاد ينفک ذلک. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۱۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة. ط: قديمی كراچی.

سِر میں جہر کر لیا

''آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر میں چکر آجاتا ہے

''کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر ولیم کرکس کی تحقیق

مشہور یورپی ماہر روحانیات نے ایک کتاب Research In the Phenomenon Of Spiritualism میں لکھتا ہے: حرص، طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد، انتقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے جہاں سے نکلنا اس کے بس کا روگ نہیں صرف موت نکالتی ہے لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنا شروع کر دے تو بہت جلد ان امراض سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

مشہور مغربی مستشرق وائس ایڈمرل نے اپنی کتاب Usborne Moor The Voice میں دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا ہے کہ اگر روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو!!!

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۱/۱)

سِری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازار اور گھروں میں شور شرابہ ہوتا ہی رہتا ہے، اور ان اوقات میں مشغولیت حرکات، آواز اور

مختلف امور وافکار سے دلوں کو فراغت کم ہوتی ہے اور بات پر اچھی طرح توجہ نہیں جمتی، اس لئے ان اوقات میں جہر مقرر نہیں ہوا، چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس بات کی طرف اشارہ فرمایا: **ان لک فی النهار سبحا طويلا** دن میں تجھ کو دور دراز شغل رہتا ہے۔

اور اس وقت پوری توجہ نہیں ہوتی اور رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴) (۱)

سِری نماز

ہلکی آواز میں نماز کو "سِری نماز" کہتے ہیں۔

سِری نماز کی قرأت کی مقدار

سِری نماز والی قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔ (۲)

سِری نماز میں جہر کرنا شروع کر دیا

اگر امام نے سری نماز یعنی ظہر اور عصر میں چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت

---

(۱) وفي البدائع : وثمـــــــــرة الجهر تفوت في صلاة النهار لان الناس فى الاغلب يحضرون الجماعات فى خلال الكسب والتصرف والانتشار فى الارض فكانت، قلوبهم متعلقة بذلک فيشغلهم ذلک عن حقيقة التامل فلا يكون الجهر مفيدا بل يقع تسببيا الى الاثم بترک التامل وهذا لا يجوز ...الخ، بدائع: ۱/۳۹۵. كتاب الصلاة، واجبات الصلاة ط: رشيدية . و: ۱/۱۶۰ . ط: سعيد كراچی.

(۲) ومنها (اى الواجبات الاصلية فى الصلاة) الجهر بالقراء ة فيما يجهر وهو الفجر والمغر ب والعشاء فى الاولیين ،والمخافتة فيما يخافت وهو الظهر والعصر اذا كان اماما وان كان منفردا فان كانت صلاة يخافت فيها بالقراءة خافت لا محالة.بدائع: ۱/۳۹۵،۳۹۶. كتاب الصلاة.واجبات الصلوة. ط: رشيدية كوئٹه. " وادنى المخافتة ان يسمع نفسه وهذا هو المختار" . حلبى كبير،ص: ۳۹۵، فصل فى سجود السهو ، ط: نعمانية كوئٹه.و ص: ۴۵۸. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۷۲. ط: رشيدية كوئٹه.

بلند آواز سے پڑھ لی اور اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھا ہے اس کے بعد آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آواز کے ساتھ قرأت دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کے صرف ایک دو کلمے پڑھے تو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

سزا

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سستا امام

بعض مساجد میں امام ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کی نماز مکروہ یا فاسد ہو جاتی ہے اور اس میں مسجد کی کمیٹی یا نمازی ہی اس خرابی کا سبب ہوتے ہیں، یعنی امام کا تقرر کرتے وقت اس کی صلاحیت اور اہلیت کو نہیں دیکھتے بلکہ جو سب سے زیادہ نکما ہوتا ہے اور کم تنخواہ پر امامت کے لئے راضی ہوتا ہے اس کو امامت کے لئے تجویز کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کو قرآن مجید بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا اور ضروری مسائل بھی صحیح طور پر نہیں جانتا مگر چونکہ سستا امام ہے اس لئے امام بنا لیتے ہیں، (۲) ایسے لوگ آخرت کو تباہ اور برباد کرتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ دنیا کے ہر کام کے لئے ماہر سے ماہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے تاکہ کام کو صحیح طور پر انجام دے سکے لیکن نماز میں اللہ کے سامنے جو شخص سب کی طرف سے ضامن اور وکیل بن کر کھڑا ہوتا ہے وہ چھانٹ کر ایسا نکما اور سستا رکھا جاتا ہے جس

(۱) ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو، عليه وهو اى التقدير بمقدار ما تجوز به الصلاة، هو الاصح والا اى وان لم يكن ذالك مقدار ما تجوز به الصلاة، فلا اى فلا يجب عليه سجود السهو ،حلبى كبير. ص: ۳۹۵. فصل فى سجود السهو، ط: نعمانية .وص: ۴۵۷. ط:سهيل اكيڈمى لاهور، هندية : ۱/۱۲۸. ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچى.

(۲) اغلاط العوام۔ص:۷۷۔ جماعت و امامت کی اغلاط، اضافہ۔ ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

میں نہ کمال اور جمال ہوتا ہے اور نہ علم اور عمل ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اور انتظامیہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟!

سستی کی پندرہ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سفر کی نماز

☆...... جب کوئی شخص سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سفر کے لئے نکلے، اور جب سفر سے واپس آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے

---

(۱) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه. الدر، تحتها في الشامية:" ومفاده (اى الحديث الذى سيأتى ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت. وركعتي القدوم منه بالمسجد ." الدر مع الرد: ۲/ ۲۴. باب الوتر والنوافل. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۷۳. صلاة الاوابين ط: نعمانية كوئٹه. و ص ۴۳۱، ط: سهيل. وروى الطبرانى عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر صلى ركعتين حتىٰ يرجع " المعجم الاوسط : ۱/ ۴۴۹. رقم الحديث. ۸۱۱. ط: مكتبة المعارف.

(۲) عن المطعم بن المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خلف احد عند اهله افضل من ركعتين يركعهما عند هم حين يريد سفرا. رواه ابن ابى شيبة فى المصنف، كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له ان يصلى قبل خروجه: ۳/ ۵۵۲. رقم الحديث: ۴۹۱۴. ط: ادارة القرآن كراچى. شامى: ۲/ ۲۴. باب الوتر والنوافل مطلب فى ركعتى السفر. ط: سعيد كراچى.

مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

سفر کی نماز کی قضاء

اگر سفر کے دوران نماز قضاء ہوگئی، اور اقامت کی حالت میں اس کو ادا کر رہا ہے تو قصر کرے گا کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گذرنے کے بعد اس طرح ادا کرنا ضروری ہے اس میں ردو بدل کرنا جائز نہیں۔(۲) البتہ وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً مسافر تھا، وقت کے اندر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اب پوری نماز پڑھے گا، اسی طرح مقیم تھا اور وقت کے اندر سفر کی نیت کر لی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

سفر میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی کی نمازیں سفر کی حالت میں قضاء ہوئی ہیں، اور اقامت کی حالت میں ان قضاء نمازوں کو ادا کر رہا ہے، تو قصر کے ساتھ قضاء کرے یعنی چار رکعت والی فرض

---

(۱) "عن کعب بن مالک ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر الا نهارا فی الضحیٰ فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیه رکعتین ثم جلس فیه.(رواہ مسلم فی صحیحه، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه: ۱/۲۴۸. ط: قدیمی، شامی: ۲/۲۴ .باب الوتر و النوافل مطلب فی رکعتی السفر .ط:سعید کراچی.

(۲)الاصل ان کل صلاۃ ثبت وجوبها فی الوقت وفاتت عن وقتها انه یعتبر فی کیفیة قضائها وقت الوجوب ،وتقضی علی الصفة التی فاتت عن وقتها... وکذا المقیم اذا کان علیه فوائت السفر یقضیها رکعتین لانها فاتته بعد وجوبها کذلک." بدائع الصنائع : ۱/۵۲۲،۵۲۳. کتاب الصلاۃ، بیان کیفیة القضاء، ط: رشیدیة کوئٹه.و ۱/۲۴۷، ط: سعید. شامی :۲/۱۳۵. باب صلاۃ المسافر. ط: سعید کراچی.

(۳) (وان اقتدی مسافر بمقیم) یصلی رباعیة ولو فی التشهد الاخیر (فی الوقت صح) اقتداؤہ (واتمها اربعا) تبعا لامامه واتصال المغیر بالسبب الذی هو الوقت ، ولو خرج الوقت قبل اتمامه او ترک الامام القعود الاول صح (وبعدہ) ای بعد خروج الوقت (لا یصح) اقتداء المسافر

نمازوں کو دو رکعت پڑھے کیونکہ سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض دو رکعت ہو کر فرض ہوئی ہے اور ادائیگی بھی اسی طریقہ سے ہوگی۔(۱)

سگریٹ

سگریٹ بدبودار چیز ہے، اس کو پی کر منہ صاف کئے بغیر مسجد میں آنا یا اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

سلام امام سے پہلے پھیرنا

☆......مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے امام سے پہلے نہیں۔(۳)

☆......اگر کسی مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی، ایسے آدمی کو چاہئے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور امام

= بالمقيم ....(والمعتبر فيه) اى لزوم الاربع بالحضر والركعتين (آخر الوقت فان كان فى آخره مسافر صلى ركعتين وان كان مقيما صلى اربعا. مراقى الفلاح على هامش حاشية الطحطاوى. ص: ۲۳۳. كتاب الصلوٰة ،باب صلاة المسافر .ط: قديمى .بدائع : ۵۶۲/۱، ۵۶۳،ط: رشيدية كوئٹه. (قوله لانه بعد ماتقرر) اى بخروج الوقت ،فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغير بنية الاقامة ،او انشاء السفر وباقتداء المسافر المقيم .شامى:۱۳۵/۲ . باب صلاة المسافر ، ط: سعيد كراچى.

(۱) فى الدر: والقضاء يحكى اى يشابه الاداء سفرا وحضرا لانه بعد ما تقرر لا يتغير. وتحته فى الشامية: فلو فاتته صلاة السفر وقضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو اداها." الدر مع الرد: ۱۳۵/۲ .كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت .ط: سعيد كراچى......بدائع: ۵۶۲/۱ .ط: رشيدية.

(۲) يجب ان تصان (المساجد) عن ادخال الرائحة الكريهة لقوله عليه السلام : من اكل الثوم والبصل والكراث فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم .متفق عليه . حلبى كبير .ص: ۵۲۶ . فصل فى احكام المساجد ط: نعمانية كوئٹه و ص ۲۱۰ ، ط: سهيل. شامى: ۶۶۱/۱ ،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب فى الغرس فى المسجد، وفيه: ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره...الخ.ط:سعيد كراچى.

(۳)(قوله مع الامام) بيان للافضل يعنى الافضل للماموم المقارنة فى التحريمة والسلام عند ابى حنيفة وعندهما عدمهما للاحتياط...... الخ...... البحر ۳۳۲/۱ كتاب الصلاة ،فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة.ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۶/۱ . كتاب الصلاة ،الفصل الثانى، سنن الصلاة،

کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرے۔(۱)

☆......اگر امام نے ابھی تک سلام نہیں پھیرا، اور مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے قصداً امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

سلام اور سائنس

نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Diseases) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

(ریسرچ ڈاکٹر قاضی عبدالواحد نشتر میڈیکل کالج ملتان)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۹)

سلام ایک طرف پھیرا

نماز کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے، اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے نے ایک طرف سلام پھیرا اور دوسری طرف نہیں پھیرا اور نماز کے منافی کوئی

= ط: رشیدیة کوئٹه. وفی مراقی الفلاح: ویسن مقارنته ای سلام المقتدی لسلام الامام عند الامام موافقة له. مراقی الفلاح، ص: ۱۵۰. کتاب الصلاة. فصل فی سننها. ط: قدیمی، ومقارنته السلام الامام. شامی: ۱/ ۴۷۷. قبیل" آداب الصلاة. ط: سعید.

(۱، ۲) فی مراقی الفلاح: (وکره سلام المقتدی بعد تشهد الامام) لوجود فرض القعود (قبل سلامه لترکه المتابعة، وصحت صلاته" وفی حاشیة الطحطاوی علیه "(وکره سلام المقتدی الخ) ای تحریما للنهی عن الاختلاف علی الامام الا ان یکون القیام لضرورة صون صلاته عن الفساد کخوف حدث لو انتظر السلام...... فلا یکره حینئذ ان یقوم بعد القعود قدر التشهد قبل السلام (لوجود فرض القعود) الاولیٰ تاخیره بعد قوله وصحت صلاته (لترکه المتابعة) علة لقوله وکره افاد ان الکراهة تحریمیة، مراقی الفلاح، ص: ۱۶۹، ۱۷۰. کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/ ۵۲۵. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة ط: سعید کراچی، الدرمع الرد: ۱/ ۵۹۸. قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

کام کیا ہے تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت گذرنے کے بعد نہیں، لیکن توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

سلام بائیں جانب پھیر دیا

اگر کسی نے نماز کے آخر میں دائیں جانب سلام پھیرنے کی بجائے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو اس کے بعد صرف دائیں جانب سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ بائیں جانب سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) ولفظ السلام مرتين فالثاني واجب ،الدر مع الرد: ۱/۴۶۸، باب شروط الصلاة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية. ط: سعيد .(او اعادتها بتركه عمدا) وسقوط الفرض ناقصا ان لم يسجدو لم يعد قوله (واعادتها بتركه عمدا اى مادام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ،ويكون فاسقا آثما ،وكذا الحكم فى كل صلوٰة اديت مع كراهة التحريم ،والمختار ان المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالاولىٰ لانّ الفرض لا يتكرر كما فى الدر وغيره ،ويندب اعادتها لترك السنة. الطحطاوى على المراقى،ص:۲۴۷. فصل فى بيان واجب الصلاة ط: قديمى .ص: ۱۳۴، قديمى جديد. بدائع: ۱/ ۱۹۴ . فصل واما الذى هو عند الخروج من الصلاة،.ط: سعيد كراچى.شامى ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد.

ويجب لفظ السلام مرتين فى اليمين واليسار للمواظبة عليه."كذا فى امدا د الفتاح،فصل واجبات الصلاة، ص: ۲۷۷. ط: صديقى پبلشرز، وفى الهندية: وان سلم عن يمينه فقام فان لم يتكلم او لم يخرج من المسجد يقعد ويسلم، كذا فى التاتارخانية، ناقلا، عن الحجة، والصحيح انه اذا استدبر القبلة لا يأتى بها كذا فى القنية،باب الصلاة، الباب الرابع،الفصل الثالث: ۱/۷۷،ط:رشيدية وفى مراقى الفلاح: ولونسى يساره وقام يعود مالم يخرج من المسجد أو يتكلم فيجلس ويسلم.مراقى الفلاح،ص: ۱۴۹ . كتاب الصلاة، فصل فىٰ بيان سننها،ط: قديمى كراچى. امداد الفتاح:۳۰۴ . ط:صديقى پبلشرز.

(۲) ولو سلّم او لا عن يساره فانه يسلم عن يمينه مالم يتكلم لا يعيد السلام عن يساره، ولو سلم تلقاء وجهه يسلم عن يساره "هندية: ۱/۷۷. كتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث،ط:رشيدية كوئٹه. ثم يسلم عن يمينه ويساره حتىٰ يرىٰ بياض خده ،ولو عكس سلم عن يمينه فقط (قوله ولو عكس) بأن سلم عن يساره اولا عامدا أونا سيا(قوله فقط)اى فلا يعيد التسليم عن يساره ،شامى: ۱/ ۵۲۴. فصل اذا اراد الشروع فى الصلاة، ط: سعيد كراچى. ولو بدأ باليسار عامدا او ناسيا فانه يسلم عن يمينه ولا يعيده على يساره ولا شئى عليه.البحر: ۱/۳۳۲.فصل واذاأرادالدخول فى الصلاة،ط:سعيد كراچى.

ہاں اگر منہ کو سامنے رکھتے ہوئے سلام پھیرا تو اب صرف بائیں جانب مڑ کر سلام پھیرے۔(۱)

سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا اور اس نے بھول سے بائیں طرف سلام پھیر کر سہو سجدہ کیا تو ہو جائے گا دوبارہ سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سلام پھیرتے وقت

☆......دونوں طرف سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم ورحمة اللّٰہ'' کہے اور گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے آدمی کے رخسار نظر آجائیں۔(۳) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہوں،(۴) جب

(۱) أيضاً.

(۲) ويأتي بتسليمتين هو الصحيح كذا في الهداية، والصواب ان يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور واليه اشار في الاصل كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۲۵. الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية. حلبي كبير. ص: ۴۷۳. فصل في سجود السهو. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، ص: ۴۰۸. ط: نعمانية كوئٹه، فتح القدير والكفاية: ۱/۴۳۶. باب سجود السهو. ط: داراحياء التراث العربي بيروت.

(۳) ومنها ان يبالغ في تحويل الوجه في التسليمتين ويسلم عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وعن يساره حتىٰ يرىٰ بياض خده الايسر لما روي عن ابن مسعود ان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم كان يحول وجهه في التسليمة الاولىٰ حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن أو قال خده الايسر ولايكون ذلك الا عند شدة الالتفات، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل في سنن الصلاة. ط: سعيد كراچی. شامي: ۱/۵۲۴، فصل واذا اراد الشروع في الصلاة. ط: سعيد. هندية: ۱/۷۶. الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفياتها. ط: رشيدية. حلبي كبير. ص: ۲۹۳. ط: نعمانية كوئٹه. بدائع ۱/۲۱۴، ط: سعيد.

(۴) "ولها آداب...... نظره...... الى منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولىٰ والثانية لتحصيل الخشوع" الدر المختار: ۱/۴۷۷، ۴۷۸. فصل في آداب الصلاة. ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بيان مايستحب فيها ومايكره. ط: سعيد، التاتارخانية: ۱/۵۵۱. كتاب الصلاة، الفصل الثالث، ط: ادارة القرآن كراچی.

دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم و رحمۃاللّٰہ" کہے تو یہ نیت کرے کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں، ان سب کو سلام کر رہا ہے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

☆......امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم و رحمة اللّٰہ" کہنا سنت ہے اور امام کے لئے دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست اور ہلکا کہنا سنت ہے۔(۲)

سلام پھیر دیا سہو سجدہ نہیں کیا

"سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں

"قعدۂ اُولیٰ میں سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) " وینوی بالتسلیمة الاولیٰ فی خطابه بعلیکم من هو عن یمینه من الملائکة والمؤمنین المشارکین له فی صلاته دون غیرهم ویفعل فی السلام عن یساره مثل ذلک ای یقول السلام علیکم ورحمة اللّٰه وینوی به من هو عن یساره من الملائکة والمؤمنین ."حلبی کبیر،ص:۲۹۳. فصل فی صفة الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.وص: ۳۳۷. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۲۱۴/۱. فصل فی سنن الصلاة .ط: سعید کراچی، الدر المختار مع الرد: ۵۲۶/۱، ۵۲۷، فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة ،ط: سعید کراچی. التاتار خانیة : ۵۵۳/۱. کتاب الصلاة، الفصل الثالث ،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲)(وسن جعل الثانی اخفض من الاول) (قوله اخفض من الاول) افاد انه یخفض صوته بالاول ایضا ای عن الزائد عن قدر الحاجة فی الاعلام فهو خفض نسبی والا فهو فی الحقیقة جهر ،فالمراد انه یجهر بهما الا انه یجهر بالثانی دون الاول.... وفی البدائع : ومنها ای السنن ان یجهر بالتسلیم لو اماما لانه للخروج عن الصلاة فلا بد من الاعلام .شامی: ۵۲۶/۱. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة. ط: سعید ،حلبی کبیر.ص: ۲۹۵. باب صفة الصلاة، ط: نعمانیة ، وص: ۳۳۹.ط:سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۷۶/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط: رشیدیة، بدائع : ۲۱۴/۱. فصل فی سنن الصلاة،ط: سعید کراچی.

سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ

☆......اگر اکیلا نماز پڑھنے والا ہے تو تشہد، درود شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرے گا، (۱) اور اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی کے لئے امام کی پیروی میں سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرے، نہ امام سے پہلے اور نہ امام کے بعد۔ (۲)

☆......اگر کسی نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا، تو افضل اور بہتر طریقہ کو نظر انداز کر دیا اس لئے امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا چاہئے۔ (۳)

سلام پھیرنے کا طریقہ

سلام پھیرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرا جائے اور سلام پھیرتے وقت اتنا مڑا جائے کہ دائیں اور بائیں رخسار پیچھے والے لوگوں کو واضح طور پر نظر آئیں۔ اور سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ'' کہے اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت ہلکی ہو۔

اگر سلام پھیرنے والا امام ہے تو السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہتے وقت نماز پڑھنے والے مقتدی، جن اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ (۴)

---

(۱) فاذا فرغ من الادعية بعد التشهد يسلم عن يمينه ويقول السلام عليكم ورحمة اللّٰه ''حلبی كبير، ص: ۲۹۳. صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئته. الدر المختار: ۱/۵۲۴. كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲،۳) فی البحر: (قوله مع الامام) بيان للافضل يعنی الافضل للماموم المقارنة فی التحريمة والسلام عند ابی حنيفة وعندهما عدمها للاحتياط...... الخ: ۱/۳۳۲. كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعيد كراچی. .ويسلم بعد الامام عندهما وعن ابی حنيفة روايتان والاصح عنده انه يسلم مع الامام ،خلاصة الفتاویٰ: ۱/۵۶. كتا ب الصلاة، الفصل الثانی فی المقدمة ، سنن الصلاة. ط: رشيدية كوئته.

(۴) ثم يسلم تسليمتين ،تسليمة عن يمينه وتسليمةعن يساره ويحول فی التسليمة الاولیٰ وجهه عن يمينه حتیٰ يریٰ بياض خده الايمن وفی التسليمة الثانية عن يساره حتیٰ يریٰ بياض خده

اور اگر مقتدی ہے تو اپنے امام اور نمازیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو حفاظت کرنے والے فرشتے اور کراماً کاتبین کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

سلام پھیرنے میں دیر کردی

☆......اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔(۲)

☆......نماز کے آخری قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام نہیں پھیرا، اس خیال سے بیٹھا رہا کہ سلام پھیر چکا ہے بعد میں یاد آیا کہ سلام نہیں پھیرا، تو یاد آتے ہی سہو سجدہ

= الایسر...... ویقول السلام علیکم ورحمة اللّٰہ...... والسنة فی السلام ان تکون التسلیمة الثانیة اخفض من الاولیٰ وھو الاحسن. ھندیة: ۱/۷۶. الباب الرابع فی صفة الصلاة. الفصل الثالث ط: رشیدیة کوئٹہ. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴ فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱)...... ثم لا یخلو اما ان کان اماما او منفردا او مقتدیا فان کان اماماً ینوی بالتسلیمة الاولیٰ من علی یمینه من الحفظة والرجال والنساء وبالتسلیمة الثانیة من علی یساره منھم...... وان کان منفردا فعلی قول الاولین ینوی الحفظة لا غیر وعلی قول الحاکم ینوی الحفظة وجمیع البشر من اھل الایمان. واما المقتدی فینوی ما ینوی الامام وینوی الامام ایضا ان کان علی یمین الامام ینویه علی یساره وان کان علی یساره ینویه فی یمینه وان کان بحذائه فعند ابی یوسف ینویه فی یمینه... وروی الحسن عن ابی حنیفة انه ینویه فی الجانبین... الخ. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل فی سنن الصلاة ط: سعید، ھندیة: ۱/۷۷ ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲)(وان طال تفکره) لتیقن المتروک (ولم یسلم حتیٰ استیقن) المتروک (ان کان زمن التفکر زائداً عن التشھد (قدر اداء رکن وجب علیه سجود السھو) لتاخیره واجب القیام للثالثه (والا) ای ان لم یکن تفکره قدر اداء رکن (لا) یسجد لکونه عفوا، قوله (زائداً عن التشھد) ای الأول، او الثانی سواء کان بعد الفراغ من الصلاة والادعیة اوقبلھما الخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی. ص: ۴۷۴. قبیل فصل فی الشک. ط: قدیمی. حلبی کبیر، ص: ۴۰۱، فصل فی سجود السھو. ط: نعمانیة. ص: ۴۶۵. ط: سھیل اکیڈمی لاھور، وقول البعض ودخل فی قوله أو عن اداء واجب ما لو شغله عن السلام لما فی الظھیریة لو شک بعد ما قعد قدر التشھد أصلی ثلاثا او اربعا حتیٰ شغله ذلک عن السلام، ثم استیقن واتم صلاته فعلیه السھو اه، وعلله فی البدائع بانه اخر الواجب وھو السلام. شامی: ۲/۹۳، و: ۲/۸۱. باب سجود السھو، ط: سعید کراچی.

کر کے نماز پوری کر لے، اگر سہو سجدہ کئے بغیر نماز پوری کر لی تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ

نماز کے آخر میں دائیں بائیں سلام پھیرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نمازی نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلا گیا تھا، اور اللہ کے علاوہ ساری کائنات سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کے دربار میں پہنچ گیا تھا، اب اس کے بعد پھر اس عالم میں دوبارہ واپس آیا ہے اور آنے والا ہر کسی کو سلام کرتا ہے اس لئے نماز کے آخر میں دائیں بائیں کے آدمی اور فرشتوں کو اور آگے کے امام کو سلام کرتا ہے۔

؎ جان سفر رفت و بدن اندر قیام = وقت رجعت زاں سبب گوید سلام (۲)

(احکام اسلام ص ۶۷)

سلام کا جواب

☆......نماز کے دوران زبان سے کسی کے سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد

(۱) وان سها عن السلام يعني بالسهو عن السلام بانه اطال القعدة الاخيرة ساكنا قدر ركن او اكثر على ظن انه خرج من الصلاة ثم علم انه لم يخرج ولم يسلم فسلم يسجد للسهو لتاخير الواجب، حلبی كبير ص: ۴۰۱، فصل فی سجود السهو، ط: نعمانية كوئٹه. وفی البحر عن الاسبیجابی وصاحب التجنيس: اذا بقی قاعدا على ظن انه سلم ثم تبين انه لم يسلم فانه يسلم ويسجد للسهو. البحر الرائق: ۹۲/۲. باب سجود السهو. ط: سعيد کراچی. وكذا لو اخر السلام بان ظن انه سلم واستمر قاعدا ثم علم انه لم يسلم فسلم زاد الفقير. ص: ۶۴. بحواله فتاوى رحيميه: ۱۱۲/۵. دار الاشاعت کراچی.

(۲) واعلم ان السلام لا يصح من المصلی الا ان يكون المصلی فی حال صلاته مناجيا ربه غائبا عن كل ماسوى اللّٰه من الاكوان والحاضرين معه، فاذا اراد الخروج من الصلاة والانتقال من تلك الحالة الى حالة مشاهدة الاكوان والجماعة سلم عليهم سلام القادم لغيبته عنهم فی صلاته عند ربه، فان كان المصلی لم يزل مع الاكوان والجماعة ان كان فی جماعة فكيف يسلم عليهم من هذه حالته فانه ما برح عندهم فهلا استحى هذه المصلی حيث يرى بسلامه من صلاته انه كان عند اللّٰه فی تلك الحالة، فسلام العارف من الصلاة لانتقاله من حال الى حال فيسلم تسليمتين تسليمة على من ينتقل عنه و تسليمة على من قدم عليه الا ان يكون عند اللّٰه فی صلاته فلا يسلم على من انتقل عنه لان اللّٰه هو السلام فلا يسلم عليه. الفتوحات المكية: ۴۳۲/۱. فصل بل وصل فی التسليم من الصلاة، ط: دار صادر بيروت.

ہو جائے گی،(۱) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆......نماز کی حالت میں سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

سلام کا راز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" کی تعلیم دی، اسی طرح اس کو ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کی تلقین کی، جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہے، اسی طرح نماز ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" سے بہتر کوئی لفظ نہیں۔

سب جانتے ہیں کہ سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب رہنے کے بعد پہلی ملاقات ہو، اس لئے نماز ختم ہونے پر "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کی تعلیم میں واضح اشارہ ہے کہ جب بندہ "اللّٰہ اکبر" کہہ کر نماز میں شامل ہوا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض معروض اور درخواست شروع کردی تو اس کو چاہئے کہ وہ اس وقت اس دنیا سے بلکہ اپنے ماحول اور دائیں بائیں والوں سے غائب

(۱) (یفسدها التکلم) .....(ورد السلام) ولو سهوا (بلسانه) لابیده بل یکره علی المعتمد، الدر مع الرد : ۱/۶۱۳ـ۶۱۵ . باب ما یفسد الصلاة ،ومایکره فیها. ط: سعید. وفی الشامیة (قوله لا بیده... وصرح فی المنیة : بانه مکروه ای تنزیها، ۱/۶۱۶ . باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی. اذا سلم علیه رجل وهو یصلی فرد علیه السلام بلسانه بطلت صلاته ،اما اذا رد علیه بالاشارة فانها لا تبطل باتفاق. الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/ ۳۰۵. کتاب الصلاة، اذا رد السلام وهو یصلی .ط: دار الفکر ،بیروت.

(۲) (ولو رد) المصلی (السلام بیده او برأسه او طلب منه شئی فاومی برأسه) او عینیه او حاجبه ای قال نعم اولا فان صلاته(لا تفسد) بذلک .... وفی احکام القرآن للحلوانی ولاباس للمصلی ان یجیبه برأسه ،حلبی کبیر، ص:۴۴۵، فصل فیما یفسد الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وانظر الحاشیة السابقة ایضا،البحر: ۲/ ۹ .باب ما یفسد الصلاةص: ۴۰۱.ط: سعید.

اور الگ ہو جائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس وقت اس کے دل کی نگاہ کے سامنے نہ رہے، پوری نماز میں اس کا یہی حال رہے۔

پھر جب آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور آخری دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کر کے اپنی نماز پوری کرلے، تو اس کے باطن یعنی دل کی کیفیت یہ ہو کہ گویا اب وہ کسی دوسری دنیا سے اس دنیا اور اپنے ماحول میں واپس آیا ہے، اور دائیں بائیں والے انسان اور فرشتوں سے اب اس کی نئی ملاقات ہو رہی ہے، اس لئے اب وہ ان کی طرف رخ کر کے اور ان ہی سے مخاطب ہو کر کہے "**السلام علیکم ورحمة اللّٰہ**" یہ سلام کی حکمت اور راز ہے۔ (۱)

سلام کرنا

☆...... اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت یا وظائف وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا بہتر ہے، اور اگر لوگ نماز اور وظائف وغیرہ میں مشغول ہیں یا مسجد میں کوئی نہ ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے "**اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ**". (۲)

اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں اور وہ نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں سے اتنے

(۱) "سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں، معارف الحدیث: ۳۰۸/۳، خاتمہ نماز کا سلام ، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ولو دخل ولم یر احداً یقول : السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین، الدر مع الرد: ۴۱۲/۲، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی.و : ۵۹۲/۹، ط: دار الکتب العلمية بیروت،لبنان،هندية: ۳۲۵/۵، کتاب الکراهية، الباب السابع فی السلام، ط: رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲۰۷/۸، کتاب الکراهية، فصل فی البیع، ط: رشیدیة کوئٹة.

فاصلے پر ہیں کہ ان کو سلام کرنے سے یا ان کے سلام کے جواب سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو حرج نہ ہوتا ہو تو سلام کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔(۱)

☆......نماز کے دوران کسی کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سلام کے بعد سہو سجدہ کرنا یاد آیا

''سجدہ سہو یاد نہ رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام کے دوران اقتداء کی

☆......اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی، اس کے بعد امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اپنی نماز شروع کرے، قعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۳)

☆......اور اگر امام نے ''السلام'' کا لفظ کہا، ابھی تک ''علیکم'' کا لفظ نہیں کہا، اس دوران آنے والے نے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوئی کیونکہ

---

(۱) (قوله واذا اتى دار انسان الخ) ... وان دخل مسجداً وبعض القوم فى الصلاة، وبعضهم لم يكونوا فيها، يسلم وان لم يسلم لم يكن تاركا للسنة، رد المحتار على الدر المختار: ۶/۴۱۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، ط: سعيد كراچى.

(۲)...... (بخلاف السلام على انسان) للتحية، او على ظن انها ترويحة مثلا او سلم قائما فى غير جنازة (فانه يفسدها) مطلقا، وان لم يقل عليكم (ولو ساهيا فسلام التحية مفسد مطلقا. الدر مع الرد: ۱/۶۱۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۸، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قوله والسلام ورده، ط: سعيد كراچى حلبى كبير، ص: ۴۴۲، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (قوله وتنقضى قدوة بالاول اى بالسلام الاول قال فى التجنيس الامام اذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لا يصير داخلا فى صلاته لان هذا سلام، شامى: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط:

سلام کے پہلے میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے، اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تکبیر تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے، اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔ (۱)

☆......اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی، اور قعدہ میں بیٹھا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو اس کو "التحیات" پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے اگر تشہد (التحیات) پڑھے بغیر ہی کھڑا ہو گیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن التحیات پڑھ کر اٹھنا بہتر ہے۔ (۲)

☆......امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ کوئی شخص آ کر امام کی نماز میں شامل ہو گیا، تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد تشہد پورا کر کے اٹھنا بہتر ہے اور اگر پورا تشہد نہیں پڑھا اور کھڑا ہو گیا تو یہ بھی جائز ہے۔ (۳)

سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے

نماز کے ختم کے وقت دونوں طرف سلام پھیرتے وقت صرف منہ پھیرنا کافی ہے سینہ نہ پھیرے۔ (۴)

= سعید کراچی. وفیه أیضا(قوله فانه لا یتابعه الخ)...... وشمل باطلاقه ما لو اقتدی به فی اثناء التشهد الاول او الآخیر ، فحین قعد قام امامه او سلم ، ومقتضاه انه یتم التشهد ثم یقوم ولم اره صریحا، ثم رأیته فی الذخیرة ناقلا عن ابی اللیث المختار عندی انه یتم التشهد وان لم یفعل اجزأه ،ولله الحمد ، شامی: ۱/ ۴۹۶، باب صفة الصلاة،مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید ،هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹة. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۰۹، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه ، ط: قدیمی و دار الکتب العلمیة بیروت ، لبنان.
(۱، ۲، ۳) أیضاً.

(۴) ثم یسلم(تسلیمتین) تسلیمة عن یمینه وتسلیمة عن یساره ویحول (فی التسلیمة الاولیٰ وجهه عن یمینه حتیٰ یری بیاض خده الایمن، وفی التسلیمة الثانیة عن یساره حتیٰ یری بیاض خده الایسر ،الخ، هندیة: ۱/ ۷۶،الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة کوئٹه.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۴، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة، ط : سعید کراچی.و :۲/ ۱۷، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.لبنان.ص: ۱۰۴، ص: ۱۰۴.حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۴، کتاب الصلاة ، فصل فی بیان سننها، ط: دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان، وقدیمی الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، باب صفة الصلاة ، فصل فی بیان تالیف الصلاة ، الی انتهائها، مطلب فی خلف الوعید، ط: سعید.

سلام گردن جھکا کر پھیرنا

''گردن جھکا کر سلام پھیرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا

اگر '' السلام علیکم'' کہتے وقت مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔(۱)

سمع اللّٰہ لمن حمدہ

رکوع سے قومہ میں آتے ہوئے امام کو صرف ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہنا اور مقتدی کو ''رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ'' کہنا اور اکیلا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے دونوں کہنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم به التشهد، بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتىٰ بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز: اى صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان، لان الامام وان لم يكن اتم التشهد لكنه قعد قدره لان المفروض من القعدة قدر اسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر، فلو به كخوف حدث او خروج وقت جمعة او مرور مار بين يديه فلا كراهة، شامی: ۱/۵۲۵، باب صفة الصلاة، مطلب فی خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد و: ۲/۲۴۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت. هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، حاشية الطحطاوی، ص: ۳۱۱ فصل فيما يفعله المقتدی، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. و قديمی.

(۲) فان كان اماما يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديا يأتی بالتحميد ولا يأتی بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا الاصح انه يأتی بهما كذا فی المحيط، وعليه الاعتماد كذا فی التاتار خانية، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۹۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد و: ۲/۲۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. البحر الرائق: ۱/۳۱۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو غلط پڑھنا

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو "سَمِعَ اللّٰهُ لِيُمَنْ حَمِدَهٗ" پڑھنا غلط ہے، اس لئے اس کے تلفظ کو صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کرنا لازم ہوگا، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا

سنت اور فرض کے درمیان دنیاوی باتیں کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے، البتہ فرض کے بعد جو سنتیں ادا کی گئی ہیں درمیان میں باتیں کرنے کی وجہ سے انہیں دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا

نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں وقت داخل ہونے کے بعد جمعہ، ظہر، عصر، عشاء اور فجر کی سنتیں اذان سے پہلے پڑھنا درست ہے۔ (۳)

---

(۱) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله آخر ، لم تفسد ما لم يتغير المعنى. رد المحتار على در المختار: ۱/ ۶۳۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. و: ۲/ ۳۹۶، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/ ۷۹، الفصل الخامس فى مسائل زلة القارى :ط: رشيدية كوئٹه. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۴/ ۸۸، ط: دار الاشاعت كراچى.

(۲) (ولو تكلم بين السنة والفرض لا يسقطها ولكن ينقص ثوابها) وقيل تسقط ...... الدر مع الرد: ۲/ ۱۹ ، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى. و :۲/ ۴۶۱، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.هندية: ۱/ ۱۱۳ ، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) عن ابى قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذ اجاء احدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل ان يجلس ، ابو داود : ۱/ ۷۴، باب ما جاء فى الصلاة عند دخول المسجد ، ط: مكتبه امداديه ملتان.

سنت ترک ہو جائے

اگر نماز میں سنت ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی ، بلکہ نماز ہو جاتی ہے ،باقی جان بوجھ کر سنت ترک کرنا درست نہیں۔کیونکہ اس سے قبولیت میں اثر پڑے گا ۔ہاں جن سنتوں کو چھوڑنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ،ان سنتوں کو چھوڑنے کی صورت میں نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

سنت چھوٹ جائے

نماز کی سنت چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ،اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے۔(۲)

سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی

اگر ظہر کی سنت ایک رکعت پڑھنے کے بعد ظہر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر فرض نماز کی جماعت میں شریک ہو جائے ،اور فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوری چار رکعت سنت موکدہ دوبارہ پڑھے ،اور

(۱،۲) (وسننها) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهوا بل اساء ة لو عامدا غیر مستخف ، وقالو ا الاساء ة ادون من الکراهة ، الدر المختار (قوله لو عامدا غیر مستخف) فلو غیر عامد فلا اساء ة ایضا بل تندب اعادة الصلاة، الخ، شامی: ۱/ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. (قوله وکذا کل صلاة، الخ) اقول: وقد ذکر فی الامداد بحثا ان کون الاعادة بترک الواجب واجبة لا یمنع ان تکون الاعادة مندوبة، بترک سنة، آه ، ونحوه فی القهستانی ، بل قال فی فتح القدیر: والحق التفصیل بین کون تلک الکراهة کراهة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب الخ، شامی: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی.

پہلے جو دو رکعتیں پڑھی تھیں وہ نفل ہو جائیں گی۔(۱)

اور ظہر کے فرض کے بعد جو دو رکعت سنت موکدہ ہیں، ان دونوں رکعتوں کو چاہے فرض کے بعد پڑھے پھر پہلے والی چار رکعت سنت موکدہ پڑھے یا پہلے چار رکعت والی سنت موکدہ پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت سنت موکدہ پڑھے، دونوں صورتیں صحیح ہیں اور نیت ظہر کی سنت کی کرے۔(۲)

سنت فرض ایک جگہ پر پڑھنا

جس جگہ پر سنت نماز پڑھی ہے، فرض پڑھنے کے لئے اس جگہ سے ہٹنا ضروری نہیں، تاہم اگر فرض اور سنت الگ الگ جگہ پر پڑھنے کی جگہ ہے تو الگ الگ جگہ پر پڑھنا

---

(۱) والشارع فی نفل لا یقطع مطلقا) ویتمه رکعتین (وکذا سنة الظهر و) سنة (الجمعة اذا اقیمت او خطب الامام) یتمها اربعا (علی) القول (الراجح) لانها صلاة واحدة ،ولیس القطع للاکمال بل للابطال خلافا لما رجحه الکمال ، الدر المختار (قوله خلاف لما رجحه الکمال) حیث قال: وقیل یقطع علی رأس الرکعتین، وهو الراجح ، لانه یتمکن من قضائه بعد الفرض ، ولاابطال فی التسلیم علی الرکعتین، فلا یفوت فرض الاستماع والاداء علی الوجه الاکمل بلا سبب، شامی: ۲/۵۳، باب ادراک الفریضة، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة لا صحیحة مکروهة، ط: سعید کراچی.

(۲) (بخلاف سنة الظهر) وکذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت رکعة (یترکها) ویقتدی (ثم یأتی بها) علی انها سنة (فی وقتها) ای الظهر (قبل شفعه) عند محمد ، وبه یفتیٰ جوهره، الدر المختار، وفی الشامیة (قوله وبه یفتیٰ) اقول: وعلیه المتون ، لکن رجح فی الفتح تقدیم الرکعتین ، قال فی الامداد: وفی فتاویٰ العتابی انه المختار وفی مبسوط شیخ الاسلام، انه الاصح ، لحدیث عائشة "انه علیه الصلاة والسلام کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر یصلیهن بعد الرکعتین وهو قول ابی حنیفة، وکذا فی جامع قاضیخان آه والحدیث قال الترمذی حسن غریب ، فتح، شامی: ۲/۵۹، ۵۸ باب ادراک الفریضة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش ،ط: سعید کراچی. البحر :۲/۷۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۴۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی و دار الکتب العلمیة بیروت لبنان.

بہتر ہے۔(۱)

سنت کو چھوڑ نا

سنت کو جان بوجھ کر یا سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑ نا گناہ ہے اور سنت کو حقیر سمجھ کر چھوڑ نا کفر ہے، ایسا آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر بھولے سے سنت چھوٹ گئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سنت کی قضاء

اگر سنت موکدہ کی نماز اپنے وقت کے اندر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد اس کی قضاء نہیں ہوسکتی۔مثلاً ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت موکدہ ہے کسی نے پڑھی نہیں تو ظہر کی فرض نماز کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر ادا کر سکتا ہے، لیکن ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر یا مغرب کے وقت اس کی قضاء نہیں کر سکتا، اگر کوئی شخص تلافی کے طور پر چار رکعت نماز پڑھے گا تو وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل الگ نفل نماز ہو گی۔(۳)

---

(۱)ویکره للامام التنفل فی مکانه لا المؤتم ، (قوله ویکره الخ) بل یتحول .... وکذا یکره مکثه قاعدا فی مکانه مستقبل القبلة فی صلاة لا تطوع بعدها... والکراهة تنزیهیة، شامی: ۱/ ۵۳۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فیما لو زاده علی العدد الوارد فی التسبیح ، عقب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث، فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. النووی علی صحیح مسلم ، : ۱/۲۸۸، کتاب الجمعة، باب الامر بالتحول للنافلة، من موضع الفریضة، ط: قدیمی کراچی.

(۲)(بخلاف سنة الظهر) وکذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت رکعة (یترکها) ویقتدی (ثم یأتی بها) علی انها سنة (فی وقتها) ای الظهر (قبل شفعه)، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله فی وقته) فلا تقضی بعده لا تبعا ولا مقصودا بخلاف سنة الفجر، شامی: ۲/۵۸، باب ادراک الفریضة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش ، ط: سعید کراچی.البحر : ۲/۷۴-۷۵، باب ادراک الفریضه، ط: سعید کراچی.

(۳)(وسننها)ترک السنة لا یوجب فسادا ولاسهوا بل اساءة لو عامدا غیر مستخف ،وقالوا الاساءة أدون من الکراهة .الدر المختار .وفی الشامیة (قوله لو عامدا غیر مستخف)فلو غیر۔

سنت کے بغیر جماعت پڑھانا

فرض سے پہلے کی سنت موکدہ پڑھے بغیر فرض نماز پڑھانا جائز ہے فرض نماز ہوجاتی ہے، البتہ اس کی عادت بنانا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ

''وتر کے قعدۂ اولیٰ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

سنت موکدہ کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا

اگر سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد جماعت میں دیر ہے، تو مزید نوافل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں بلکہ ثواب ملے گا، البتہ فجر کے وقت سنت مؤکدہ

عامدفلا اساء ة ایضا بل تندب اعادة الصلاة کما قدمناه فی اول بحث الواجبات ولو مستخفا کفر لما فی النهر عن البزازیة :لو لم یر السنة حقا کفر ؛ لأنه استخفاف ووجهه ان السنة احد الاحکام الشرعیة المتفق علی مشروعیتها عند علماء الدین ،فاذا انکر ذلک ولم یرها شیئا ثابتا ومعتبرا فی الدین یکون قد استخف بها واستهانها وذلک کفر ''تامل''شامی :۱/ ۴۷۳، ۴۷۴،باب صفة الصلاة ،مطلب سنن الصلاة ،ط:سعید ،البحر ۲/ ۴۹ باب الوتر والنوافل ،ط:سعید ،هندیة ۱/ ۱۱۲ ،الباب التاسع فی النوافل ،ط:رشیدیة ، شامی ۱/ ۱۰۴ ،کتاب الطهارة ،مطلب فی السنة وتعریفها،ط:سعید

(۱) عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها ، ترمذی: ۱/ ۵۷، باب ما جاء فی الرکعتین قبل الظهر ورکعتین بعدها، (نوٹ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام ہوا کرتے تھے۔

(۲) (وتفرض القراء ة) عملا (فی رکعتی الفرض) مطلقا اما تعیین الاولیین علی المشهور، (وکل النفل) للمنفرد لان کل شفع صلاة، الدر مع الرد: ۲/ ۲۸ ۔ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی. وهی...... قراء ة فاتحة الکتاب...... وضم سورة...... (فی الاولیین من الفرض)وهل یکره فی الاخریین ؟ المختار لا (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه

پڑھنے کے بعد اگر جماعت میں دیر ہے تو مزید نوافل پڑھنا درست نہیں بلکہ انتظار کرے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا تسبیح تہلیل، ذکر واذکار، استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھے یا قضاء نماز ہے تو لوگوں سے الگ ہو کر قضاء نماز پڑھے۔(۱)

سنت نماز

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، گویا یہ اسلام کا سب سے بڑا اور مضبوط ستون ہے، اور ایمان کے لئے ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ ان فرض نمازوں کے آگے پیچھے اور دوسرے اوقات میں بھی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی، پھر ان میں سے جن نمازوں کے لئے آپ نے تاکیدی الفاظ فرمائے یا دوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی عملی طور پر زیادہ اہتمام فرمایا ان کو عرف عام میں ''سنت'' کہا جاتا ہے اور ان کے علاوہ کو ''نوافل'' کہا جاتا ہے۔(۲)

سنت نمازیں

(۱)...فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت (۲)...ظہر کے وقت چھ رکعت، چار رکعت سنت فرض سے پہلے اور دو رکعت سنت فرض کے بعد (۳)...مغرب کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۴)...عشاء کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۳)

صلاة، (و) كل (الوتر) احتياطا الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچى. (والقراءة فرض فى جميع ركعات النفل)لمساوات الركعة الثانية للركعة الاولىٰ فى القراءة على ما سيأتى، وكل ركعتين من النفل صلوة على حدة،حلبى كبير،ص:۲۷۵-۲۷۶، الثالث القراءة،ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر سوى سنته) لشغل الوقت به تقديرا، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى.

(۲) معارف الحديث :۳/ ۳۱۹، كتاب الصلاة، سنتیں اور نوافل، ط: دار الاشاعت كراچى.

(۳)عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فى يوم وليلة ثنتى عشرة ركعة

(۵)...تراویح کی بیس رکعت (۱) (۶)...تہجد کی نماز (۲) (۷)...تحیۃ المسجد (۳)
(۸)...احرام باندھنے سے پہلے دورکعت (۴) (۹)...کسوف کی دورکعت نماز (۵)
(۱۰)...خسوف کی دورکعت نماز۔ (۶)

سنت ونفل پڑھنے کی جگہ

اگر مسجد میں جگہ ہے تو فرض نماز جہاں ادا کی ہے سنت اور نفل کو وہاں سے آگے پیچھے ہوکر کسی اور جگہ پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح خواتین کے لئے بھی گھر میں یہی بہتر ہے، تاکہ قیامت کے دن ایک سے زائد جگہیں نماز پڑھنے پر گواہ بن جائیں اور اگر جگہ کی کمی ہے تو جہاں فرض نماز ادا کی ہے وہاں سنت اور نفل ادا کرسکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۷)

بنى له بيت فى الجنة اربعا قبل الظهر ، وركعيتن بعدها، وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر ،رواه الترمذى، الدر مع الرد: ۱۲/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

(۱) (التراويح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) اجماعا الدر مع الرد: ۴۳/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. (فصل فى التراويح) وهى خمس ترويحات كل ترويحة اربع ركعات بتسليمتين كذا فى السراجية، هندية: ۱۱۵/۱ ، الباب التاسع فى النوافل ، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. وهى عشرون ركعة، الدر مع الرد: ۴۵/۲، باب الوتر والنوافل ، مبحث صلاة التروايح، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه ، وصلاة الليل واقلها على ما فى الجوهرة ثمان الخ، الدر مع الرد: ۲۴/۲، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى صلاة الليل، ط: سعيد كراچى.

(۳) (ويسن تحية) رب (المسجد) وهى ركعتان الدر مع الرد: ۱۸/۲ ، باب الوتر والنوافل مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى.

(۴) (وصلى ندبا) قوله ندبا وفى الغاية انها سنة ،نهر وبه جزم فى البحر والسراج شامى: ۴۸۱/۲، كتاب الحج، فصل فى الاحرام وصفة المفرد بالحج، ط: سعيد كراچى.

(۵) وفى العينى:صلاة الكسوف سنة الخ، الدرمع الرد: ۱۸۳/۲ ،باب الكسوف،ط:سعيد كراچى.

(۶)الدر مع الرد: ۱۸۳/۲ ، باب الكسوف ، ط: سعيد كراچى.

(۷)(ويستحب للامام بعد سلامه ان يتحول)الى يمين القبلة،وهوالجانب المقابل (الى جهة جهة يساره) اى يسار المستقبل لان يمين المقابل جهة يسار المستقبل اليه (لتطوع بعد الفرض) لان

سنت ونوافل کی حکمت

جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نمازوں سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرے، اور ملأ اعلیٰ اور مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کرلی جائے۔

اور جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کی حکمت اور مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے اس کا تدارک بعد والی ان سنت اور نفلوں سے ہوجائے۔

فرضوں کے آگے یا پیچھے والی سنت اور نوافل کے علاوہ جن نوافل کی مستقل حیثیت ہے مثلاً ان میں اشراق، چاشت، اوابین، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور رات میں تہجد یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کے لئے خاص کورس ہے، جو بندہ ترقی کرنا چاہے، اور اللہ سے زیادہ سے زیادہ قریب ہونا چاہے تو وہ یہ کورس ضرور کرے۔(۱)

=الیمین فضلا ولدفع الاشتباہ نظنہ فی الفرض فیقتدی بہ وکذلک للقوم ولتکثیر شھودہ لماروی ان مکان المصلی یشھد لہ یوم القیامۃ، مراقی الفلاح .قولہ :(لماروی ان مکان المصلی الخ)روی ابوھریرۃان رسول اللہ ﷺ تلا "یومئذتحدث اخبارھا"قال :اتدرون مااخبارھا؟قالوا:اللّٰہ ورسولہ اعلم ،قال فان اخبارھاان تشھدعلی کل عبد وامۃبماعمل علی ظھرھاتقول عمل کذافی کذا"رواہ الترمذی ،وقال :حسن صحیح ونقل القرطبی فی تفسیرقولہ تعالی :فمابکت علیھم السماء والارض "عن علی وابن عباس رضی اللہ عنھما انہ یبکی علی المؤمن مصلاہ من الارض، ومصعدعملہ من السماء وتقدیرالآیۃعلی ھذافمابکت علیھم مصاعد اعمالھم من السماء ولامواضع عبادتھم من الارض آہ، ومن ھناقال عطاء الخراسانی مامن عبدیسجد للہ تعالی سجدۃ فی بقعۃ من بقاع الارض الاشھدت لہ یوم القیامۃوبکت علیہ یوم یموت آہ، ابن امیرحاج ملخصا،حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص:۳۱۳۔۳۱۴، فصل فی صفۃ الاذکار،باب الامامۃ. ط: قدیمی. الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۱، باب صفۃالصلاۃ، قبیل فصل فی القراءۃ، ط:سعید، النووی علی صحیح مسلم: ۱/۲۸۸، کتاب الجمعۃ،باب الامر بالتحول للنافلۃ من موضع الفرضیۃ، ط : قدیمی.

(۱)معارف الحدیث:۳/۳۱۹، کتاب الصلوۃ، سنتیں اور نوافل، ط:دارالاشاعت۔

سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے

فجر کی سنت کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب تک آخری قعدہ ملنے کی امید ہے سنت نہ توڑے، (۱) اور چار رکعت سنت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر تیسری رکعت میں جماعت شروع ہوگئی تو چار رکعت پوری کر کے جماعت میں شریک ہوجائے۔ (۲)

اور اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت قائم ہوجائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائے۔

تو اس پر شبہ یہ ہے کہ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت کیسے حاصل ہوئی کہ فرض نماز تو توڑ دی جائے اور سنت نہ توڑی جائے؟

---

(۱)(واذاخاف فوت)ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتهاتركها)لكون الجماعةاكمل (والا)بأن رجا ادراک رکعةفي ظاهر المذهب وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعاللبحر ،لكن ضعفه في النهر(لا)يتركها بل يصليها عند باب المسجد ان وجد مكاناوالاتركها:لان ترک المكروه مقدم على فعل السنة، الدرمع الرد: ۵۶/۲، وفي الشامية:(قوله لكنه ضعفه في النهر)...... قلت: لكن قواه في فتح القديربماسياتي من ان من ادرک رکعة من الظهر مثلا فقد ادرک فضل الجماعةواحرز ثوابهاكمانص عليه محمدوفاقالصاحبيه وكذالوادرک التشهد يكون مدركالفضيلتهاعلى قولهم .قال :وهذايعكرعلى ماقيل انه لو رجا ادراک التشهد لا ياتي بسنةالفجرعلى قول محمد. والحق خلافه لنص محمد على ماينافضه آه، اى لان المدار هنا على ادراک فضل الجماعة،وقد اتفقواعلى ادراكه بادراک التشهد، فيأتي بالسنةاتفاقاكمااوضحه في الشرنبلالية ايضا،وأقره في شرح المنيةوشرح نظم الكنزوحاشيةالدرر لنوح آفندي، وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه في القهستاني، وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة. شامي : ۵۶/۲، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساء ةدون الكراهةاوافحش، ط:سعيد.

(۲)(والشارع في نفل لايقطع مطلقا)ويتمه ركعتين (وكذا سنة الظهر)وسنة (الجمعة اذا اقيمت او خطب الامام)يتمهااربعا(على)القول (الراجح)لانهاصلاةواحدة،وليس القطع للاكمال بل للابطال خلافالمارجحه الكمال. الدرمع الرد ص ۵۳/۲ وفي الشامية......ثم اعلم ان هذاكله حيث لم يقم الى الثالثة،امان قام اليهاوقيدهابسجدة، ففي روايةالنوادر يضيف اليهارابعةويسلم، وان لم يقيد هابسجده قال في الخانية:لم يذكرفي النوادر واختلف المشائخ فيه قيل يتمها اربعا ويخفف القراء ة ،وقيل يعود الى القعدةويسلم وهذااشـ[illegible] شـ[illegible] المنية:والاوجه ان

اس کا جواب یہ ہے تاکہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور سنت بھی ادا ہو جائے۔

سنتوں کی قرأت

"نفل کی قرأت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سنتوں کے بعد دعا

واضح رہے کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد سنت اور نفل نماز الگ الگ ادا کی جاتی ہیں، اور الگ الگ سنت اور نفل پڑھنے کے بعد سب کا دوبارہ اکٹھا اور جمع ہونا، اور اکٹھے ہو کر دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین، اور ائمہ دین یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ، اور امام شافعیؒ سے ثابت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کا طریقہ یہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے کے بعد دعا بھی امام اور مقتدی سب مل کر جماعت کے ساتھ کرتے تھے، اور سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھا کرتے تھے تو دعا بھی ہر ایک الگ الگ کیا کرتے تھا۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد تمام حضرات سنت اور نوافل ادا کرنے کے لئے گھر چلے جاتے پھر سنت و نوافل ادا کرنے کے بعد دوبارہ گھر سے مسجد میں دعا کے لئے جمع ہوتے۔

= يتمها لانها ان كانت صلاة واحدة فظاهر، وان كانت كغيرها من النوافل كل شفع صلاة، فالقيام الى الثالثة كالتحريمة المبتدأة واذا كان اول ماتحرم يتم شفعاً فكذا هنا، شامي: ۲/ ۵۴، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد.

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھار کسی مصلحت یا ضرورت کی وجہ سے سنتیں مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کے ساتھ ملکر دعا نہیں فرمائی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتوں میں مشغول رہتے اور مقتدی اپنی اپنی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد چلے جاتے اور دعا کے لئے انتظار نہ کرتے۔(۱)

سنتیں مقرر ہونے کی وجہ

انسان دنیوی کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں اس سے دل میں کدورت اور میل جمع ہوجاتی ہے، لہذا فرض نماز شروع کرنے سے پہلے دل کے میل اور کدورت کو دور کرکے دل کو صاف اور شفاف کرلینا چاہئے، تاکہ دل تمام مشغلوں سے خالی ہوکر صرف اللہ ہی طرف متوجہ ہو، اس لئے فرض نماز سے پہلے اور بعد میں یا صرف پہلے یا صرف بعد میں سنت مقرر کی گئی۔

بسا اوقات آدمی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ آداب کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے اس کو نماز کا پوری طرح فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے فرائض کے بعد بھی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ نماز اور مقرر کی گئی تاکہ فرائض میں جو کمی اور قصور ہوجائے وہ بعد کی سنتوں کے ذریعہ پورا کیا جائے اور تلافی ہوجائے۔احکام اسلام ص ۶۸ (۲)

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۵۸/۶، فرض نمازوں کے بعد سنن ونوافل سے فارغ ہوکر فاتحہ پڑھنا (دعاء ثانی) متفرقات صلوۃ، ط: دارالاشاعت 2003ء فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۱۲/۴، فصل ثالث (مسائل سنن مؤکدۃ) ط: دارالاشاعت۔

(۲) فمنها رواتب الفرائض ،والاصل فيها ان الاشتغال الدنيوية لما كانت منسية ذكر الله صادة عن تدبر الاذكار وتحصيل ثمرة الطاعات فانها تورث اخلادا الى الهيئة البهيمية وقسوة ودهشا للملكية، وجب ان يشرع لهم مصقلة يستعملونها قبل الفرائض ليكون الدخول فيها على حين صفاء القلب وجمع الهمة .وكثيرا مالا يصلى الانسان بحيث يستوفى فائدة الصلاة، وهو المشار اليه فى قوله ﷺ : كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها ثلثها ربعها" فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود الخ. حجة الله البالغة: ۱۵/۲ . النوافل، ط: مكتبه رشيدية، دهلى.

سنتیں مکان پر پڑھنا

سنتیں مسجد میں پڑھنے سے گھر میں پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے اور یہ حکم فرض نماز سے پہلے اور بعد والی دونوں قسم کی سنتوں کے لئے ہے (۱) لیکن اگر فرض نماز پڑھنے کے بعد گھر جانے کی صورت میں دنیوی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے سنت فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر سنت مسجد ہی میں پڑھ کر نکلے تاکہ سنت فوت نہ ہو (اور سنت مسجد میں بھی پڑھنا ثابت ہے)۔ (۲)

سنتیں نماز کی

۱...... تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔ (۳)

۲...... تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (۴)، مردوں کو کانوں تک (۵) اور عورتوں کو شانوں تک دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا سنت ہے، (۶) عذر کی حالت میں جہاں

---

(۱) الافضل فی السنن والنوافل المنزل لقوله علیه السلام صلوة الرجل فی المنزل افضل الا المکتوبة الخ. عالمگیری: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، ط: ماجدیة.

(۲) (قوله والافضل فی النفل الخ)...... صلاة المرء فی بیته...... مالم یلزم منه خوف شغل عنها لو ذهب لبیته، او کان فی بیته مایشغل باله ویقلل خشوعه فیصلها حینئذ فی المسجد لان اعتبار الخشوع ارجح، رد المحتار: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

(۳) وان لایطأطئ رأسه عند التکبیر ای لایخفضه، شامی: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة مطلب قولهم الاساءة دون الکراهة، ط: سعید.

(۴) ویرفع یدیه مع التکبیر وهو سنة لان النبی ﷺ واظب علیه. حلبی کبیر، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذافی عالمگیری ص ۱/۷۲، ط: ماجدیة. شامی: ۱/۴۷۴. باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۵) اذا افتتح الصلوة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی بابهامی اذنیه. حلبی کبیر ص: ۲۹۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۶) (و) اما (المرأة) فانها (ترفع) یدیها عند التکبیر (حذاء ثدیها) بحیث تکون رؤوس اصابعها حذاء منکبیها (حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور).

تک اٹھا سکتے ہیں کافی ہے۔

۳...... تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنا سنت ہے۔(۱)

۴...... ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرے اور نہ بہت ملائے بلکہ نارمل حالت میں رکھنے کی کوشش کرے۔(۲)

۵...... تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا سنت ہے، مردوں کے لئے ناف کے نیچے، اور عورتوں کے لئے سینے پر باندھنا سنت ہے۔(۳)

۶...... مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں پر رکھ لیں، اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لیں، اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دیں(۴) اور عورتوں کو اس طرح کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں، انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑنا ان کے لئے مسنون نہیں ہے۔(۵)

---

(۱) حتی تکون الاصابع مع الکشف مستقبلة للقبلة، شامی: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲) (فی السنن)...... نشر الاصابع عند التکبیر بدون تکلف ضم ولا تفریج (حلبی کبیر، ص: ۳۸۲ فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۱/۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید.

(۳) من السنة فی الصلوة وضع الاکف علی الاکف تحت السرة...... واما المرأة فانها (تضعهما تحت ثدییها) بالاتفاق. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی) وضع الیمین من الیدین علی الشمال منها.... علی الصدر للمرأة، حلبی کبیر، ص: ۳۸۲، سنن الصلاة. شامی: ۱/۴۸۶، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب فی حکم القراء ة بالشاذ، ط: سعید.

(۴) فکیفیة الجمع ان یضع کف الیمنی علی کف الیسری ویحلق الابهام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلثة علی الذراع. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱ صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

(۵) ویسن وضع المرأة یدیها علی صدرها من غیر تحلیق لانه استر لها. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

۷...... ہاتھ باندھنے کے فوراً بعد "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ"، مکمل ثنا پڑھنا۔(۱)

۸...... امام اور منفرد کے لئے ثناء کے بعد "اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا اور مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت کے شروع میں "اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا۔(۲)

۹...... ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ یعنی "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ" سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا سنت ہے اور یہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہے۔(۳)

۱۰...... امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے اور اگر امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے تو تمام مقتدیوں کے لئے

---

(۱)(فی السنن)...... (الثناء) ای قراء ة سبحانک اللهم الخ ، حلبی کبیر،ص: ۳۸۲، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹ ،فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی

(۲)ثم بعد الاستفتاح (یتعوذ)لقوله تعالى فاذاقرأت القرآن الآیةای اذااردت قراء ة القرآن وهو سنةعند عامةالعلماء...... واماالمسبوق فلایاتی به عندهما الابعد مفارقةالامام) لانه محل قراء ته. حلبی کبیر ص:۳۰۳-۳۰۴، صفةالصلاة،ط:سهیل اکیڈمی . ویسن التعوذفیقول اعوذبالله من الشیطن الرجیم ،وهوظاهر المذهب .او استعیذالخ واختاره الهندوانی للقراء ة فیأتی به المسبوق کالامام والمنفرد لاالمقتدی لانه تبع للقراء ة عندهما.حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۵۹-۲۶۰، فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی .

(۳)(ثم)........ (یسمی) ای یقرأ بسم الله الرحمن الرحیم (فیاتی بها)ای بالتسمیة(فی اول کل رکعة). حلبی کبیر ص: ۳۰۶، صفةالصلاة، ط: سهیل اکیڈمی . حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۶۰، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی، هندیة ۷۴/۱ الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها. ط: رشیدیة.

سورۂ فاتحہ کے ختم پر آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔(۱)

۱۱......آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔(۲)

۱۲......قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ رکھنا چاہئے۔(۳)

۱۳......فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں کا پڑھنا، عصر اور عشاء کے وقت اوساط مفصل کی سورتوں میں سے سورتیں پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، سفر اور ضرورت کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۴)

(۱،۲) (و) ثامنها (التأمين و)..(الاخفاء بهن) اى بالاربع المذكورة من الثناء ومابعده). حلبى كبير، ص: ۳۸۲، سنن الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. (و) يسن (التأمين للامام والماموم والمنفرد. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۰، فصل فى بيان سننها، ط: قديمى كراچى. التأمين سنة لقوله عليه الصلاة والسلام...... ويخفى الامام والمقتدون آمين. حلبى كبير ص ۳۰۹ صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى.

(۳) ويسن (تفريج القدمين فى القيام قدراربع اصابع) لانه اقرب الى الخشوع مراقى الفلاح، وفى حاشية الطحطاوى: قوله (ويسن تفريج القدمين فى القيام قدراربع اصابع) نص عليه فى كتاب الاثر عن الامام، ولم يحك فيه خلافا. ص: ۲۶۲ فصل فى بيان سننها، ط: قديمى، شامى: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد.

(۴) (واى سورة شاء) وفى الضرورة بقدر الحال (و) يسن (فى الحضر) لامام ومنفرد، ذكره الحلبى والناس عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (فى الفجر والظهر و) منها الى اخر — لم يكن — (اوساطه فى العصر والعشاء و) باقيه (قصاره فى المغرب) اى فى كل ركعة، واختار فى البدائع عدم التقدير، وانه يختلف بالوقت والقوم. الدرمع الرد: ۱/۵۳۹ — ۵۴۱، فصل فى القراءة مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد (قوله وفى الضرورة بقدر الحال)........ فإن كان فى السفر فى حالة الضرورة بان كان على عجلة من السير او خائفا من عدو اولص يقرأ الفاتحة واى سورة شاء الخ. شامى: ۱/۵۳۹، فصل فى القراءة، ط: سعيد.

۱۴......فجر کی فرض نماز کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت لمبی سورت پڑھنا۔(۱)

۱۵......رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا سنت ہے، کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۲)

۱۶......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا، اور عورتوں کے لئے صرف دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا سنت ہے۔(۳)

۱۷......مردوں کے لئے رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا، اور عورتوں کے لئے ملا کر رکھنا۔(۴)

---

(۱) (وتطاول اولی الفجر علی ثانیتها)بقدر الثلث، وقیل النصف ندبا، فلو فحش لابأس به (فقط) الدرالمختار(قوله وتطاول الخ)ای یطیلها الامام وهی مسنونة اجماعا اعانة علی ادراک الرکعة الاولی لان وقت الفجر وقت نوم وغفلة الخ. شامی: ۱/ ۵۴۱-۵۴۲، فصل فی القراءة، ط:سعید. ویسن (اطالة الاولی فی الفجر) اتفاقا للتوارث من لدن رسول الله ﷺ الی یومنا هذا الخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۴ فصل فی بیان سننها، ط:قدیمی.

(۲)(ثم) کمافرغ(یکبر)مع الانحطاط (للرکوع)(قوله مع الانحطاط)افاد ان السنة کون ابتداء التکبیر عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقیل انه یکبر قائما، والاول هو الصحیح کمافی المضمرات وتمامه فی القهستانی. شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة حسن، ط:سعید حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی.

(۳)ویعتمد بیدیه علی رکبتیه ....والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تعتمد ولاتفرج اصابعها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیة) الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید، شامی ۱/ ۴۹۴ ط:سعید حلبی کبیر ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط:سهیل

(۴)ویفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الافی هذه الحالة......والمرأة......لاتفرج اصابعها ولکن تضم یدیها وتضع علی رکبتیها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:ماجدیه. الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط:سعید.

۱۸......رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔(۱)

۱۹......مردوں کے لئے رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں اور عورتوں کے لئے صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔(۲)

۲۰......رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہنا۔(۳)

۲۱......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا۔(۴)

۲۲......قومہ میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا اور مقتدی کو

---

(۱)ثم كبر...... راكعا...... (مسويا رأسه بعجزه آخذا ركبتيه بيديه)ويكون الرجل مفرجا اصابعه ناصبا ساقيه واحناؤهما شبه القوس مكروه. حاشية الطحطاوى على المراقى ص:۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب، ط: قديمى. شامى: ۱/۴۹۴، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط:سعيد.

(۲)ويبسط ظهره حتى لو وضع على ظهره قدح من ماء لاستقر ولاينكس رأسه ...والمرأة تنحنى فى الركوع يسيرا. عالمگيرى: ۱/۷۴، الباب الثالث، ط:ماجديه حلبى كبير ص:۳۱۵، صفة الصلاة، ط:سهيل. حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة واركانها، ط:قديمى. ص: ۲۸۲ فصل فى كيفية ترتيب، ط:قديمى. الدر مع الرد: ۱/۴۹۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط:سعيد.

(۳)(ويقول فى ركوعه سبحان ربى العظيم ثلاثا وذلك ادناه)لما اخرج ابوداؤد والترمذى وابن ماجة انه عليه الصلاة والسلام قال اذا ركع احدكم فليقل ثلاث مرات سبحان ربى العظيم وذلك ادناه الخ حلبى كبير، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط:سهيل .هندية: ۱/۷۲. الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط:رشيدية. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب، ط:قديمى، وص: ۲۶۵ فصل فى بيان سننها، ط:قديمى. شامى: ۱/۴۹۴. فصل فى تاليف الصلاة، ط:سعيد.

(۴)ويسن (تفريج اصابعه)لقوله ﷺ لانسؓ اذا ركعت فضع كفيك على ركبتيك وفرج بين اصابعك وارفع يديك عن جنبيك الخ .حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۶۶ فصل فى بيان سننها، ط:قديمى .

صرف ”رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ“ اور منفرد کو دونوں کہنا۔(۱)

۲۳......سجدے میں جاتے وقت ”اللّٰہ اکبر“ کہنا۔(۲)

۲۴......سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا، پھر ہاتھوں کو، پھر ناک کو، پھر پیشانی کو، اور اٹھتے وقت پہلے ناک کو اٹھانا، پھر پیشانی کو، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔(۳)

۲۵......سجدے کی حالت میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھنا۔(۴)

۲۶......مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں اپنے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ رکھنا اور باہوں کو زمین سے اٹھا کر رکھنا اور عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور باہوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔(۵)

---

(۱)فان کان امامایقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان کان مقتدیایاتی بالتحمید ولایاتی بالتسمیع ...... وان کان منفردا الاصح انه یأتی بهماکذافی المحیط (عالمگیری: ۱/ ۷۴. الفصل الثالث ،ط:ماجدیه کوئٹه) (البحر الرائق : ۱/ ۳۱۶ . فصل واذاارادالدخول فی الصلاة کبرالخ ، ط:ایچ ایم سعید. حلبی کبیرص:۳۱۸صفةالصلاة،ط:سهیل .الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۷، فصل فی تألیف الصلاة،ط:سعید.

(۲) (سننها)...... وتکبیر السجود. هندیة ۱/ ۷۲ الفصل الثالث ط: ماجدیة. ثم یکبر مع الخرور ویسجد، الدر مع الرد ۱/ ۴۹۷ فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(۳-۴)قالوا اذا ارادالسجود یضع اولاماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولاثم یدیه ثم انفه ثم جبهته واذاارادالرفع یرفع اولاجبهته ثم انفه ثم یدیه ثم رکبتیه. عالمگیری: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث، ط:ماجدیه . الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۷. فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۶۷فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. حلبی کبیرص: ۳۲۱، صفةالصلاة،ط:سهیل.

(۵)ویضع یدیه فی السجود...... ویعتمد علی راحتیه ویبدی ضبعیه عن جنبیه ولایفترش ذراعیه...... ویجافی بطنه عن فخذیه......والمرأة لاتجافی فی رکوعهاوسجودهاوتقعدعلی رجلیهاوفی السجدة تفترش بطنهاعلی فخذیها. عالمگیری: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۶۷ ـ ۲۶۸، فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

۲۷......سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔(۱)

۲۸......سجدے کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔(۲)

۲۹......سجدے کی حالت میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنا۔(۳)

۳۰......سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنا۔(۴)

۳۱......سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے وقت سر کا زمین سے اٹھانا۔(۵)

۳۲......قعدۂ اولیٰ، دوسرا قعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان خاص کیفیت سے بیٹھنا، اور خاص کیفیت سے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا رکھے، اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھے، دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں، انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں اور عورتیں اپنی بائیں سرین پر بیٹھیں اور داہنے زانو کو بائیں زانو پر رکھ لیں اور بایاں پیر داہنی طرف نکال دیں، اور

---

(۱) ولا یندب الی التفریج الافی هذه الحالة ولاالی الضم الافی حالة السجود. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشيدية. الدرمع الرد: ۱/۴۷۶، قبل آداب الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ويضع يديه فی السجود...... ويوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشيدية، الدرمع الرد: ۱/۵۰۳، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم نمبر (۱)

(۴) ويقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه كذافی المحيط، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: ماجدية كوئٹه.

(۵) (ثم يرفع رأسه ويكبر) والسنة فيه ان يرفع رأسه حتی يستوی جالسا. عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدية.

دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر ہوں۔(۱)

۳۳......التحیات میں "لاالٰہ" کہتے وقت داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر، اور چھوٹی انگلی اور اسکے آس پاس کی باقی انگلیاں بند کر کے کلمہ کی انگلی کا اٹھانا، اور "الااللّٰہ" کہتے وقت جھکا دینا اور باقی انگلیوں کو آخر تک بدستور باقی رکھنا۔(۲)

۳۴......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد باقی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔(۳)

۳۵......قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" کے بعد "درود شریف" پڑھنا۔(۴)

---

(۱)(واذارفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى)وجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه كذافي الهداية ولاياخذ الركبة هو الاصح كذا في الخلاصة وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب الايمن كذافي الهداية. عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط:ماجديه كوئٹه. الدرمع الرد: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط:سعيد.

(۲)(قوله بل في متن درر البحار وشرحه الخ)......والفتوى اى المفتى به عندنا خلافه: اى خلاف عدم الاشارة وهو الاشارة على كيفية عقد ثلاثة وخمسين كماقال به الشافعي واحمد. وفي المحيط انها سنة، يرفعها عند النفي، ويضعها عند الاثبات، وهو قول ابي حنيفة ومحمد، وكثرت به الآثار والاخبار فالعمل به اولى الخ فهو صريح في ان المفتى به هو الاشارة بالمسبحة مع عقد الاصابع على الكيفية المذكورة لامع بسطها فانه لا اشارة مع البسط عندنا.............. وصفتها: ان يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الابهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر، ويشير بالمسبحة........ وحررت فيها انه ليس لنا سوى قولين: الاول وهو المشهور في المذهب بسط الاصابع بدون اشارة. الثاني بسط الاصابع الى حين الشهادة فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الاثبات وهذا مااعتمده المتأخرون لثبوته عن النبي ﷺ بالاحاديث الصحيحة، ولصحة نقله عن ائمتنا الثلاثة، الخ شامي: ۱/۵۰۸-۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة، قبل مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط:سعيد.

(۳)(واكتفى)المفترض (فيما بعد الاوليين بالفاتحة) فانها سنة على الظاهر، ولو زاد لابأس به، الدرمع الرد: ۱/۵۱۱، فصل في بيان تاليف الصلاة مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد ،ط:سعيد.

(۴)وصلى على النبي ﷺ الدرمع الرد: ۱/۵۱۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط:سعيد.

۳۶......درودشریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی گئی جو قرآن اور احادیث سے ثابت نہ ہو، تب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسی چیز کی دعا ہو کہ اس کا طلب کرنا اللہ کے سوا کسی سے ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۷......"السلام علیکم" کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۲)

۳۸......پہلے سلام میں دائیں طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۳)

۳۹......امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم" کہنا۔(۴)

۴۰......دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست ہونا۔(۵)

۴۱......امام کے لئے اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا، خواہ مرد ہوں یا عورتیں، لڑکے ہوں یا مخنث اور کراماً کاتبین وغیرہ فرشتوں کی نیت کرنا۔

اور مقتدیوں کے لئے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے تمام لوگوں کی، اور کراماً کاتبین فرشتوں کی نیت کرنا اور اگر امام داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں، اور اگر امام بائیں طرف

---

(۱)(ودعاء)بالعربية،وحرم بغيرها"نهر"لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين .....(بالأدعيةالمذكورة في القرآن والسنة،لا بما يشبه كلام الناس)اضطرب فيه كلامهم ولاسيماالمصنف، والمختاركماقاله الحلبي ان ماهوفي القرآن او في الحديث لايفسد،وماليس في احدهماان استحال طلبه من الخلق لايفسدوالايفسدلوقبل قدرالتشهدالدرمع الرد: ۱/ ۵۲۱ - ۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في الدعاء بغيرالعربية،ط:سعيد.

(۲)(ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده .الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرةللكافرولجميع المؤمنين ،ط:سعيد

(۳)عندالتسليمةالاولى الى منكبه الايمن وعندالثانيةالى منكبه الايسر. عالمگيری : ۱/ ۷۳، الباب الثالث في سنن الصلوة،ط: ماجديه .)

(۴-۵)والسنةفي السلام ان تكون التسليمةالثانيةاخفض من الاولى كذافي المحيط، عالمگيری : ۱/ ۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة ،ط: ماجديه)الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۶، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في خلف الوعيدوحكم الدعاء بالمغفرة،ط: سعيد.

ہے تو بائیں سلام میں، اور اگر امام برابر میں ہے تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا۔ (۱)

سوال کے جواب میں......

☆......نماز کے دوران کسی کے سوال پر قرآن مجید کی آیت پڑھ کر جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......نماز کے دوران کسی بھی سوال کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۳)

---

(۱)(وینوی)الامام بخطابه (السلام علی من فی یمینه ویساره)ممن معه فی صلاته ولوجنااونساء ....(والحفظة فیهما)بلانیةعددکالایمان بالانبیاء الخ. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۲۶، (قوله والحفظة)بالجرعطفاعلی من ،ولم یقل الکتبةیشمل من یحفظ اعمال المکلف وهم الکرام الکاتبون ،ومن یحفظ من الجن وهم المعقبات ،ویشمل کل مصل فان الممیزلاکتبة له الخ. شامی: ۱/ ۵۲۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب فی وقت ادراک فضیلةالافتتاح ،ط:سعید.

(۲)اذاقرأ القرآن اوذکرالله تعالی یرید خطاب انسان امره بشئ اونهاه عن شئ تفسدصلاته. عالمگیری: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیمایفسدالصلاة.....،ط:مکتبه ماجدیه کوئٹه. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید. البحرالرائق: ۲/ ۹، ط:رشیدیه.

(۳)(وکذا)یفسدها(کل ماقصدبه الجواب)کأن قیل أمع الله اله؟ فقال لااله الاالله ،اومالک فقال ...الخیل والبغال والحمیر–اومن این جئت فقال – وبئرمعطلةوقصرمشید– الدر مع الرد ۱/ ۶۲۱ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید.(قوله کل ماقصدبه الجواب)ای عندهماالصیرورةالثناء کلام الناس بالقصدکخروج القراءةبقصد الخطاب، والجواب بما لیس بثناء مفسداتفاقا،کذافی غررالأفکار، ومثله فی الدرر حیث قال :قیدبالتحمید ونحوه لان الجواب بمالیس بثناء مفسداتفاقا.شامی: ۱/ ۶۲۱، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید.

سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ”سبحان اللّٰہ“ کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے۔(۱)

سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا

اگر حلال رقم سے تعمیر شدہ مکان موجود ہے تو اس صورت میں سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، اور اگر حلال رقم سے بنایا ہوا گھر موجود نہیں تو اس صورت میں مجبوراً ایسے مکان میں نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

سورت ”التحیات“ کی جگہ پڑھ لی

”التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت الگ الگ پڑھے

نماز کی جن رکعتوں میں سورت ملانا ضروری ہے، وہاں ہر رکعت میں پوری پوری ایک چھوٹی سورت پڑھنا بہتر ہے، اگر ایک رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھا، اور

---

(۱)(قوله ان لم يسجد له)اى للسهو ،وهذاقيدلقوله والسهواذلاسجود فى العمدقيل الافى اربعةلوترک القعدةالاولى عمدااوشک فى بعض الافعال فتفكرعمداحتى شغله ذلک عن ركن الخ. شامى: ۱/ ۴۵۶، باب صفةالصلاة،مطلب واجبات الصلاة،ط:سعيد

(و)اعلم انه (اذا شغله ذلک) الشک فتفكر (قدراداء ركن ولم يشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبيح ذكره فى الذخيرة(وجب عليه سجود السهوفى)جميع (صورالشک)الدرمع الردوفى الشامية:(قوله واعلم الخ)قال فى المنيةوشرحهاالصغيرة:ثم الاصل فى التفكرانه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية اوثلاث او ركوع اوسجود اوعن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلک ترک الواجب وهو الاتيان بالركن أو الواجب فى محله الخ. شامى: ۲/ ۹۳، باب سجودالسهو،ط:سعيد.

(۲)فتاوى رحيميه: ۶/ ۲۳، متفرقات صلوة،ط:دارالاشاعت .

دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھا تو یہ جائز ہے لیکن بلاضرورت افضل نہیں ہے۔(۱)

سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

”امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی

”ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک سے زائد پڑھنا

”دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی

اگرکسی نے نماز میں کوئی سورت شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی ، تواس صورت میں نماز صحیح ہے اور سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وضم)اقصر(سورة) کالکوثر اوماقام مقامها،وهو ثلاث آيات قصار،نحو.ثم نظر..ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر.وكذالو كانت الآية اوالآيتان تعدل ثلاثاقصاراذكره الحلبى. الدرمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة،مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها،ط؛سعيد،شامى : ۱/۵۳۷ - ۵۳۸، فصل فى القراءة،قبيل مطلب فى الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية،ط:سعيد.

لان السنة فى الحضرفى كل ركعة سورة تامة كما يأتى شامى ۱/۵۳۹ فصل فى القراءة،مطلب السنة تكون سنةعين وسنة كفاية، ط: سعيد....مع انهم صرحوابان الافضل فى كل ركعة الفاتحة وسورة تامة. شامى: ۱/۵۴۱،ط:سعيد.

(۲) وفى القنية:قراءة فى الاولى الكافرون وفى الثانية الم ترأو تبت ثم،ذكريتم وقيل يقطع ويبدأ. الدرمع الرد: ۱/۵۴۷. (قوله ثم ذكريتم)افادأن التنكيس او الفصل بالقصيرةانمايكره اذاكان عن قصد ،فلوسهوافلاكمافى شرح المنية واذاانتفت الكراهة فاعرضه عن التى شرع فيهالاينبغى .وفى الخلاصةافتتح سورةوقصده سورةاخرى فلماقرأآية اوآيتين ارادان يترك تلك السورةويفتتح التى ارادهايكره .وفى الفتح ولوكان اى المقروء حرفاواحدا. شامى : ۱/۵۴۷،قبيل باب الامامة، ط: سعيد.

سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

''ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت بھول گیا

''سورت چھوڑ جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص نماز میں صرف سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا،(۱) اگر آخر میں سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض کی پہلی دو

(۱)اذاترک الفاتحۃفی الاولیین اواحداھمایلزمہ السھو .ھندیہ: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السھو،،ط:رشیدیہ البحر ۲/۹۳باب سجود السھو،ط:سعید، بدائع الصنائع ۱/۱۶۰، فصل فی الواجبات الاصلیۃفی الصلاۃ،ط:سعید

الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفۃالصلاۃ،مطلب کل صلاۃادیت مع کراھۃالتحریم تجب اعادتھا.

(۲)(ولھاواجبات)لاتفسدبترکھاوتعادوجوبافی العمدوالسھوان لم یسجدلہ وان لم یعدھایکون فاسقاآثماالدرمع الرد: ۱/۴۵۶، باب صفۃالصلاۃ،مطلب واجبات الصلاۃ،ط:سعید.

[تنبیہ]قیدفی البحرفی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادۃفی اداء الصلاۃمع کراھۃالتحریم بماقبل خروج الوقت ،امابعدہ فتستحب الخ. شامی : ۱/۴۵۷، باب صفۃالصلاۃ مطلب کل صلاۃادیت مع کراھۃالتحریم تجب اعادتھا،ط:سعید.

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔(۱) اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت نہ ملانا سنت ہے، اگر کسی نے فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت ملالی تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆......فرض نماز کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا واجب ہے۔(۳)

☆......نمازی کو اختیار ہے پوری سورت پڑھے یا کم از کم تین آیات پڑھ لے

---

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او مايقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة فى الاوليين بعد الفاتحة. هنديه: ۱/ ۷۱، الفصل الثانى واجبات الصلاة، ط: رشيديه بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۰، فصل فى الوجبات الاصلية فى الصلاة. ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۴، باب سجود السهو، ط: سعيد. ردالمحتار: ۱/ ۴۴۶. باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعيد
واطلق فشمل الامام والمنفرد كما صرح به فى المجتبى من انه يسن فى حق المنفرد مايسن فى حق الامام من القراءة . البحر: ۱/ ۳۴۰، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد، قوله ولايقرأ المؤتم بل يستمع وينصت الخ البحر: ۱/ ۳۴۳، ط: سعيد.

(۲) واشار بقوله اكتفى بالفاتحة الى انه لايزيد عليها.... حتى لو قرأها فى الاخريين ساهيا لم يلزمه السجود...... وان كان الاولى الاكتفاء بها. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا اراد الدخول الخ، ط: سعيد (قوله المختار لا) اى لايكره تحريما بل تنزيها لانه خلاف السنة الخ. شامى: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر الخ، ط: سعيد. هنديه: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيديه

(۳) وقيدنا بالفرائض لان النفل والواجب تجب القراءة فى جميع الركعات بالفاتحة والسورة. البحر: ۱/ ۳۲۷، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد. هنديه: ۱/ ۱۱۳، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيديه. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هنديه: ۱/ ۷۱، الفصل الثانى واجبات الصلاة، ط: رشيديه . شامى: ۱/ ۴۴۶، باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعيد.

واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆......سورۂ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور سورۂ فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت بلند آواز سے پڑھے،(۳) اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۴)

اور اگر منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) سے بھی ایسا ہو گیا تو وہ بھی اس طرح سورت ملالے، البتہ منفرد کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔

---

(۱)ثم یضم الی الفاتحة سورة او ثلث آیات. هندیه: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، الخ، ط: رشیدیة الدر مع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها. ،ط: سعید. البحر الرائق: ۱/۳۱۳، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

(۲)ثم اعلم ان فی مسئلة القراء ة الواجبة واجبین آخرین ......احدهما وجوب تقدیم الفاتحة علی السورة.... حتی قالوا لو قرأ حرفا من السورة قبل الفاتحة ساهیا ثم تذکر یقرأ الفاتحة ثم السورة ویلزمه سجود السهو. البحر الرائق: ۱/۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: سعید. هندیه: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة. ،ط: رشیدیه. ردالمحتار: ۱/۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید.

(۳)ومن قرأ فی العشاء فی الاولیین السورة ولم یقرأ بفاتحة الکتاب لم یعد الفاتحة فی الاخریین، وان قرأ الفاتحة ولم یزد علیها قرأ فی الاخریین الفاتحة والسورة ویجهر بهما هو الصحیح هکذا فی الهدایة. هندیة ۱/۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه. شامی ۱/۴۵۹ باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید. کنز الدقائق ص: ۳۸ ط: رحمانیه.

(۴)یجب تعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراء ة المفروضة حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیة دون الاولیین او فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساهیا وجب علیه سجود السهو، هندیة ص/۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیة.

سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی

''پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں

''فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھی

☆......اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر واجب، سنت اور نوافل کی کسی بھی رکعت میں ایسا ہی کیا تو اس میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

سورت چھوڑ جائے

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا، تو وہ کھڑا ہو کر سورت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، کیونکہ رکوع میں تاخیر بھی ہوگئی، اور تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱)ولواخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. الفتاوى الهندية ۱/۱۲۶ الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه ردالمحتار ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید. البحر الرائق ۲/۹۴ باب سجود السهو، ط: سعید

(۲)ایضاً.

(۳)ولو تذکرها فی رکوعه قرأها واعاد الرکوع، الدر المختار (قوله ولو تذکرها) ای السورة (قوله قرأها) ای بعد عوده الی القیام (قوله واعاد الرکوع) لان مایقع من القراءة فی الصلاة یکون

☆......اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد نہیں آیا بلکہ دوسری رکعت میں یاد آیا، تو پہلی رکعت میں جو سورت رہ گئی تھی اس کو دوسری رکعت میں پڑھ لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سورت خاص کرنا

نماز میں پڑھنے کے لئے کسی سورت کو خاص کرنا، اور ہمیشہ اسی سورت کو پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر دوسری سورتیں یاد نہیں تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۲)

سورت درمیان سے چھوڑ دی

☆......اگر نمازی نے پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھی پھر دوسری رکعت

= فرضا فیرتفض الرکوع ویلزمه اعادته ،لان الترتیب بین القراءة والرکوع فرض کمامر بیانه فی الواجبات الخ، شامی: ۱/۵۳۶، باب صفة الصلاة فصل فی القراءة،مطلب تحقیق مهم فیما لوتذکر فی رکوعه انه لم یقرأ فعادتقع القراءة فرضا،ط:سعید ، شامی : ۱/۴۶۱، قوله امافیما لایتکرر .باب صفة الصلاة،مطلب کل شفع من النفل صلاة،ط:سعید وانظر الحاشیة التالیة ایضا. بدائع: ۱/۱۷۲، فصل فی بیان المتروک ساهیاهل یقضی ام لا،ط:سعید ، البحر: ۲/۹۴، باب سجود السهو،ط:سعید، تاتارخانیة: ۱/۴۶۰،ط:ادارة القرآن ، شامی : ۱/۵۳۷.

(۱)(ولوترک سورة اولی العشاء)مثلا ولو عمدا(قرأها وجوبا)وقیل ندبا(مع الفاتحة جهرا فی الاخریین)لان الجمع بین جهر ومخافتة فی رکعة شنیع ،الدر المختار(قوله مثلا)زاده لیعم مالوترکها فی رکعة واحدة......... ویسجد للسهو لو ساهیا الخ، شامی: ۱/۵۳۵، باب صفة الصلاة،فصل فی القراءة،ط:سعید. بدائع : ۱/۱۷۲ ، فصل فی بیان المتروک ساهیاهل یقضی ام لا؟ط:سعید.

(۲)ویکره ان یوقت شیئا من القرآن لشیء من الصلوات. هندیه: ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة ، ط:رشیدیه، تاتارخانیة: ۱/۴۵۴-۴۵۵،ط:ادارة القرآن (قوله ولم یتعین شیء من القرآن لصلاة)لاطلاق قوله تعالی: فاقرؤا ماتیسر من القرآن ،اراد بعدم التعیین عدم الفرضیة و الا فالفاتحة متعینة علی وجه الوجوب لکل صلاة،واشار الی کراهة تعیین سورة لصلاة لمافیه من هجر الباقی وایهام التفضیل . البحر: ۱/۳۴۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر،ط:سعید، الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل فی القراءة،ط:سعید.

میں دوسری سورت پڑھی لیکن درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ دی، تو یہ مکروہ تنزیہی ہے مثلاً پہلی رکعت میں ''اَرَاَیْتَ الَّذِیْ'' اور دوسری رکعت میں ''قُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ'' پڑھی اور درمیان میں ''اِنَّا اَعْطَیْنَا'' کی سورت چھوڑی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اس طرح درمیان سے ایک چھوٹی سورت چھوڑنا مناسب نہیں۔(۱)

☆......اور اگر درمیان میں بڑی سورت چھوڑ دی تو مکروہ تنزیہی نہیں ہوگی اور بڑی سورت سے مراد ''سورۂ بقرہ'' سے ''سورہ لم یکن'' تک ہے۔(۲)

سورت درمیان سے چھوڑنا

☆......اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۳) مثال: پہلی رکعت میں ''سورۂ تکاثر'' پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں

(۱)(قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة)امابسورة طویلةبحیث یلزم منه اطالة الرکعةالثانیة اطالة کثیرة فلایکره شرح المنیة: کمااذاکانت سورتان قصیرتان ،وهذالوفی رکعتین امافی رکعة فیکره الجمع بین سورتین بینهماسوراوسورة "فتح" وفی التاتارخانیة:اذاجمع بین سورتین فی رکعة رأیت فی موضع انه لابأس به وذکرشیخ الاسلام لاینبغی له ان یفعل علی ماهوظاهرالروایة. وفی شرح المنیة:الاولی ان لایفعل فی الفرض ولوفعل لایکره الاان یترک بینهماسورة اواکثر. شامی : ۱/۵۴۶، وفیه ایضا:(قوله ثم ذکریتم)افادان التنکس او الفصل بالقصیرةانمایکره اذا کان عن قصد فلوسهوافلاکمافی شرح المنیة.شامی : ۱/۵۴۷، قبیل باب الامامة،ط:سعید. هندیه: ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة،ط:رشیدیه، تاتارخانیة: ۱/۳۵۲ ، ط:ادارةالقرآن. حلبی کبیر،ص:۴۹۳تتمات فیمایکره من القرآن فی الصلاة ومالایکره، ط:سهیل.

(۲) (قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة) اما بسورة طویلة بحیث یلزم منه اطالة الرکعة الثانیة اطالة کثیرة فلا یکره الخ شامی ۱/۵۴۶ فصل فی القراءة قبل باب الامامة ط: سعید. هندیة: ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة ط: رشیدیة.

(۳)ایضا.

"سورۂ ھمزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں پر آیتوں پر مشتمل ہے چھوڑ دی جائے، تو مکروہ تنزیہی ہے، اور یہ کراہت فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......ایسی دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا جن کے درمیان کوئی سورت ہو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ایک ہو یا ایک سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور یہ کراہت بھی صرف فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل میں مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

سورت سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔ (۳)

سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا

نماز کی ایک رکعت میں ایک سورت کا ایک حصہ پڑھنا اور دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھنا جائز ہے، نماز صحیح ہو جائے گی، البتہ بلاضرورت ایسا کرنا بہتر

(۱)ھذا کلہ فی الفرائض واما فی السنن فلایکرہ .ھندیة : ۱/ ۷۹،ط:رشیدیة، تاتارخانیة: ۱/ ۴۵۳، ط:ادارۃالقرآن، انظر الحاشیۃالسابقہ رقم (۴).

(۲)واذاجمع بین سورتین بینھماسورۃاو سورۃواحدۃفی رکعۃواحدۃیکرہ ....ھذاکلہ فی الفرائض واما فی السنن فلایکرہ. ھندیة : ۱/ ۷۸- ۷۹،ط :رشیدیہ .تاتارخانیة : ۱/ ۴۵۲- ۴۵۳، ط:ادارۃالقرآن، انظر الحاشیۃالسابقۃ رقم (۴)

(۳)ان سمی بین الفاتحۃوالسورۃکان حسناعند ابی حنیفة. البحرالرائق : ۱/ ۳۱۲، فصل واذاارادالدخول فی الصلاۃ کبر. ط:سعید. وذکرفی المحیط :المختارقول محمد،وھوان یسمی قبل الفاتحۃوقبل کل سورۃفی کل رکعۃ . شامی : ۱/ ۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃالی انتھائھا،قبل مطلب "الفتوی "آکد وابلغ من لفظ المختار" ط:سعید

نہیں ہے۔ (۱)

سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا

''سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب

نماز میں سورۂ فاتحہ کو پہلے اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

سورت کی آخری آیات پڑھنا

نماز میں کسی سورت کی آخری چند آیات پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (۳)

سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا

جہاں سورت کا آخری حرف صرف اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ہو وہاں تکبیر کے ساتھ

---

(۱) ولوقرأبعض السورةفی رکعةوالبعض فی رکعةقیل یکره وقیل لایکره وهوالصحیح ......ولکن لاینبغی ان یفعل ولوفعل لابأس به . هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة، ط:رشیدیه، تاتارخانیة: ۱/۴۵۱، ادارةالقرآن، حلبی کبیر ص: ۴۹۳، تتمات فیمایکره من القرآن فی الصلاةومالایکره ،ط:سهیل .

(۲)......(وتقدیم الفاتحة)علی کل (السورة)الدرمع الرد (قوله علی کل السورة)حتی قالوا لوقرأحرفامن السورةساهیاثم تذکریقرأالفاتحةثم السورة ویلزمه سجود السهوالخ شامی: ۱/۴۵۹ ــ ۴۶۰، باب صفةالصلاة،مطلب کل شفع من النفل صلاة..ط: سعید ، ولواخرالفاتحةعن السورةفعلیه سجودالسهو. هندية : ۱/۱۲۶ ، الباب الثانی عشرفی سجودالسهو،ط:رشیدیه . البحر: ۲/۹۴، باب سجودالسهو،ط:سعید

(۳)لوقرأفی الرکعةالاولی اخرســـ ورةوفی الرکعةالثانیةسورةقصیرة......لایکره. هندية ۱/۷۸،الفصل الرابع فی القراءة،ط:رشیدیه وفیه ایضا:لوقرأ آمن الرسول فی رکعةوقل هوالله احد فی رکعة لایکره . هندية : ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة،ط:رشیدية. تاتارخانیة : ۱/۴۵۱،ط:ادارةالقرآن .

ملا سکتے ہیں اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں نہ ملایا جائے، لہذا ''کفوا احد ن اللّٰہ اکبر'' پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر '' ھو الابتر اللّٰہ اکبر '' کہنا صحیح نہیں لیکن نماز ہو جائے گی، ''ھو الابتر'' پر وقف کر کے رکوع کی تکبیر کہے۔(۱)

سورت کے شروع میں ''بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم'' پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنے کے بعد جب سورت شروع کرے تو سورت شروع کرنے سے پہلے ''بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم'' پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

سورت ملانا بھول گیا

واجب، سنت یا نفل کی تمام رکعات میں یا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو اس صورت میں بہتر اور افضل یہ ہے کہ یاد آتے ہی رکوع سے کھڑا ہو جائے اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ رکوع کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور آخر میں سہو سجدہ کر لے۔ دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے

---

(۱)فان كان الختم بالثناء فالوصل بالله اكبراولى . كقوله تعالى و كبره تكبيرا. ولولم يكن ختم السورةبالثناء فالفصل اولى. كقوله عزوجل ان شانئک هوالابترالاولى ان يقف ويفصل ثم يقول الله اكبر. تاتارخانية : ۱/ ۴۹۲،ط:ادارةالقرآن كراچى. هندية : ۱/ ۸۱، الفصل الخامس فى زلةالقارى ،ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)ان سمى بين الفاتحةوالسورةكان حسناعندابى حنيفة. البحرالرائق: ۱/ ۳۱۲، فصل واذاارادالدخول فى الصلاة كبر،ط:سعيدوذكرفى المحيط :المختارقول محمد ،وهوان يسمى قبل الفاتحةوقبل كل سورةفى كل ركعة ، شامى : ۱/ ۴۹۰، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،قبل مطلب الفتوى آكد وابلغ من لفظ المختار،ط:سعيد.

کی ضرورت نہیں۔(۱)

سورت ملانے کا راز

سورۂ فاتحہ سوال اور درخواست ہے، اور اس کے بعد جو سورت ملائی جاتی ہے وہ اس کا جواب ہے، جس میں مفصل طور پر تمام انسانی کامیابیوں کا راز ہے جب "**اھدنا الصراط المستقیم**" کے سوال کے بعد سورت پڑھی گئی تو "**ذالک الکتاب لاریب فیہ**" سے معلوم ہوا کہ سائل کا سوال پورا ہوگیا، اور اس کی امید پوری ہوگئی۔ اس لئے اس انعام کے شکریہ میں آداب و نیاز بجالانا اس پر لازم ہوا، رکوع اور سجود، آداب و نیاز کے مانند ہیں جو انعامات ملنے کے وقت بجالائے جاتے ہیں، گویا بندہ کی جانب سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے سوال کی درخواست کرنا ایسا ہے جیسا کہ مریض ڈاکٹر سے دواء کی درخواست کرتا ہے کہ نامناسب اعمال اور برے اعتقادات سے خلاصی ہو تو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اپنی بیماریوں کو دور کرنے کی دوا میرے کلام قرآن مجید سے لو، اور اس سے کچھ پڑھ لو، یہی ایک دواء تمام بیماریوں مثلاً فسق، شرک، ریا، کبر، حسد، بغض عداوت وغیرہ کے لئے کافی شافی ہے، اس کی تلاوت سے تم کو اپنی بیماریوں کی دواء ملے گی، اس لئے نماز پڑھنے والا سورۂ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے بھی کچھ مقدار پڑھ لیتا ہے، گویا کہ فاتحہ ایسی ہے جیسے مریض ڈاکٹر کے سامنے اپنا حال بیان کرتا ہے، اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ایسا ہے جیسا کہ ڈاکٹر کا بیمار کو دوا بتا دینا اور اس کو اس کا شکریہ سے قبول کرلینا۔

(احکام اسلام ص ۶۱ مع تغیر)

---

(۱) وان قرأ الفاتحة وترک السورة فانه یرفع رأسه ویقرأ السورة ویعید....الرکوع ویسجد للسهو. هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/۳۳۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: ادارة القرآن. تاتارخانية ۱/۴۶۰ ط: ادارة القرآن.

سورتوں کا جواب دینا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورتیں ایک سے زائد پڑھنا

''ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئے ہفتے یا کئے مہینے تک سورج طلوع نہیں ہوتا بلکہ مسلسل غروب ہی رہے، تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے درمیان فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔ (۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج غروب ہو کر طلوع نہ ہونا شروع ہو جائے بلکہ مسلسل غروب ہی رہے اس دن

---

(۱) وماروی انه ﷺ ذکر الدجال، قلنا ما لبثه فی الارض ؟ قال: اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا: یارسول الله فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم ؟ قال: لا. اقدروا له. رواه مسلم .... والمفاد من الحدیث انه یقدر لکل صلوة وقت خاص بهالیس هو وقت لصلوة اخری بل لایدخل وقت مابعدها قبل مضی وقتها المقدر لها واذا مضی صارت قضاء کما فی سائر الایام. ردالمحتار: ۱/۳۶۴، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار ط: سعید، وایضا .... (قوله حدیث الدجال) ... ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدة قال فی امداد الفتاح قلت: وکذلک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والاجارة وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة، ونحن نقول بمثله اذا اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات. شامی: ۱/۳۶۵، کتاب الصلاة، قبیل مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید. نظام الفتاوی: ۱/۵۹، کتاب الصلاة، ط: مکتبه رحمانیة لاهور.

کے غروب سے چوبیس گھنٹے کی مقدار کو پورے ایک دن اور ایک رات کی مقدار شمار کر کے اس میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کریں، اور پھر چوبیس گھنٹہ کے پہلے بارہ گھنٹے کو رات قرار دے کر اس میں مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھتے رہیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے کو دن قرار دے کر اس میں ظہر اور عصر پڑھتے رہیں۔ پھر جس دن سورج طلوع ہو کر مسلسل طلوع رہے غروب نہ ہو اس کی تفصیل کے لئے ''سورج غروب نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع ہو گیا

''طلوع آفتاب'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج غروب نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئی ہفتہ یا کئی مہینہ تک سورج غروب نہیں ہوتا تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے دوران فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔ (۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج طلوع ہو کر غروب نہ ہو مسلسل طلوع ہی رہے تو پہلے دن طلوع سے صرف بارہ گھنٹے کی مقدار کو ایک دن شمار کریں، اور اس بارہ گھنٹے میں دن کی دو نمازیں ظہر اور عصر ادا کریں، اس بارہ گھنٹہ کا دورہ ختم ہونے کے بعد پھر چوبیس چوبیس گھنٹہ کی مقدار کو ایک دن اور ایک رات کا مجموعہ مقرر کرتے جائیں، اور اس کے پہلے بارہ گھنٹے میں رات کی نمازیں

(۱) أيضا. تقدم تخريجه في الصفحة السابقة، رقم الحاشية (۱).

مغرب، عشاء اور فجر پڑھتے جائیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے میں دن کی نمازیں ظہر اور عصر پڑھتے جائیں۔ پھر جب غروب کا سلسلہ ہوتا ہے اس کی تفصیل کے لئے ''سورج طلوع نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج نکل آیا

فجر کی نماز میں نیت باندھنے کے بعد یا ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، (۱) ایسی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہو جائے (یعنی دس پندرہ منٹ ہو جائیں) تو فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر ایک سے زائد لوگوں کی نماز فاسد ہو گئی تو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ (۲)

سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے

جب سورج نکلنا شروع ہوتا ہے تو دو منٹ چوبیس سکنڈ میں پورا نکل آتا ہے، پھر جب اس کی طرف دیکھ نہ سکے اور سورج بالکل سفید ہو جائے، تب اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے، اور اس میں تقریباً پندرہ منٹ لگتے ہیں اس کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱)(اوطلعت الشمس فی الفجر اودخل وقت العصر فی الجمعة) لانهامفسدةللصلوةمن غیر صنعه. البحر الرائق: ۱/۳۷۵، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید.
ردالمحتار: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشریة، ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/۴۱۱، ط: ادارةالقرآن.

(۲) ولوفاتت من جماعة صلوة فجرا وظهرمن یوم واحد جاز لهم قضاء ها بالجماعة. تاتارخانیه: ۱/۶۷۷، ط: ادارةالقرآن، هندیة: ۱/۱۲۱. الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة.

(۳)(وكره) تحريما، وكل مالايجوز مكروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء اوواجبةاونفلااو (على جنازةوسجدةتلاوةوسهو) لاشكر، قنية (مع شروق) الدرالمختار. (قوله مع شروق) ومادامت العين لاتحارفيهافهى فى حكم الشروق كماتقدم فى الغروب انه الاصح كمافى البحر "ح" اقول: ينبغى تصحيح مانقلوه عن الاصل للامام محمد من انه مالم ترتفع الشمس قدررمح فهى فى حكم الطلوع لان اصحاب المتون مشواعليه فى صلاةالعيد حيث جعلوااول وقتها من الارتفاع،

سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

''فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

''فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھ لیا

''فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

''فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

''فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی

''سورۂ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= شامی: ۱/ ۳۷۰ ، ۳۷۱. کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعید. حلبی کبیر، ص: ۲۴۶، بحث فروع فی شرح الطحاوی، ط:سهیل، خانیۃعلی هامش الهندیة : ۱/ ۷۴ ـ ۷۵، کتاب الصلاۃ،ط:سعید.

سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی

☆......اگر کسی نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس ہی پڑھے، سہو کی حالت میں سورت کا تکرار مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر امام نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس شروع کردی تو اسی کو پوری کر کے دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس پڑھے، سورۂ ناس کو شروع کرنے کے بعد چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

سونا

۱......مرد حضرات کے لئے سونے کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، (۳) اگر کسی مرد نے سونے کی انگوٹھی یا لاکٹ یا چین وغیرہ پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی باقی سونا پہننے کی وجہ سے سخت گناہگار ہوگا۔

---

(۱) واذاقرأفي الركعةالاولى قل اعوذبرب الناس ينبغي ان يقرأفي الركعةالثانيةايضاقل اعوذبرب الناس، تاتارخانية: ۱/۴۵۳، فصل في القراءة نوع آخرفي الافضل بان يقرأفي كل ركعةالخ، ط:ادارةالقرآن (قوله لابأس ان يقرأ سورةالخ...... فان اضطر بأن قرأفي الاولى قل اعوذبرب الناس .اعادهافي الثانية ان لم يختم "نهر" لان التكراراهون من القراءة منكوسا، بزازية، شامي: ۱/۵۴۶، فصل في القراءة،مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية،ط:سعيد

(۲) اذاارادان يقرأفي صلوته سورةفجرت على لسانه سورة أخرى فلماقرأمنهاآيةاو آيتين ارادان يتركهاويفتتح السورةالتي اراد قراءتهالاينبغي له ان يفعل ذلك بل المختارانه يمضي في قراءتها. تاتارخانية: ۱/۴۵۳، ط:ادارةالقرآن ولوقصدسورةوافتتح غيرهافارادتركهاالى المقصودكره ذلك ولوكان حرفاواحدا. فتح القدير: ۱/۲۴۳، باب ،ط:قديمي كراچي.

(۳) وعن علي ان النبي ﷺ اخذحريرافجعله في يمينه واخذذهبا فجعله في شماله ثم قال :ان هذين حرام على ذكورامتي رواه احمدو ابوداؤد والنسائي .مشكوة: ص:۳۷۸،ط:قديمي وفي التنويريحرم لبس الحرير.....على الرجل لاالمرأة، الدرالمختارشرح تنويرالابصار. شامي: ۶/۳۵۱. فصل في اللبس،ط:سعيد . هندية :۵/۳۳۱، الباب التاسع في اللبس مايكره من ذلك ومالايكره .ط:رشيديه . فتح القدير:۸/۴۵۳، ،ط:رشيدية.

۲......عورتوں کے لئے سونا پہننا جائز ہے، لہذا سونے کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

سویا ہوا آدمی

☆......سوئے ہوئے آدمی کو مستحب یہ ہے کہ جماعت سے پہلے بیدار کردیا جائے، تاکہ جماعت کی نماز سے محروم نہ رہے۔(۲)

☆......اگر کسی کو نماز کے لئے اٹھنے میں ناگواری ہو، اور اس نے نیند کی حالت میں جگانے والے کو کہدیا "میں نماز کے لئے نہیں جاؤں گا" تو اس صورت میں ایمان اور نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی، صرف توبہ اور استغفار کرے کافی ہے، کیونکہ اس کا مقصد نماز کی فرضیت سے انکار نہیں بلکہ اٹھنے سے انکار ہے، یعنی کچھ دیر میں نیند پوری ہونے پر پڑھے گا۔(۳)

---

(۱)(قوله والالایحل للرجل زیلعی)...... ولابأس لهن بلبس الدیباج والحریر والذهب والفضة واللؤلو. ردالمحتار: ۳۵۲/۶، فصل فی اللبس، ط:سعید. فتح القدیر: ۴۵۳/۸، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲)عن بلال انه اتی النبی ﷺ یؤذنه بصلوة الفجر فقیل هو نائم فقال: الصلوة خیر من النوم، الصلوة خیر من النوم فاقرت فی تاذین الفجر فثبت الامر علی ذلک، ابن ماجه ص ۵۳، ط:اصح المطابع وفی المشکوة: عن مالک بلغه آن المؤذن جاء عمر یؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال:الصلوة خیر من النوم فامره عمر ان یجعلها فی نداء الصبح رواه فی المؤطا مشکوة ص: ۶۴، ط: قدیمی وفی الهدایة وخص الفجر به لانه وقت نوم وغفلة. هدایة: ۸۷/۱، ط: شرکة علمیة ملتان. فتح القدیر: ۲۱۲/۱، ط:رشیدیة. البحر الرائق: ۲۵۶/۱، باب الاذان، ط: سعید.

(۳) ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم. تاتارخانیة: ۴۵۸/۵، کتاب احکام المرتدین، فصل فی اجراء کلمة الکفر ط:ادارة القرآن. هندیة: ۲۸۳/۲، کتاب السیر قبیل الباب العاشر فی البغاة ط: رشیدیة، وفی واقعة الناطفی: قال محمد: قول الرجل "لاأُصلی" یحتمل اربعة اوجه احدها لااصلی لانی صلیت والثانی لاأُصلی بامرک فقد امرنی من هو خیر منک والثالث لاأُصلی فسقا ومجانة فهذالثلاث لیس بکفر، والرابع لاأُصلی اذلیست تجب علی الصلاة اولم اومر بها جحوداً بها وفی هذا الوجه یکفر. وقال الناطفی اذا اطلق، فقال لااصلی، لایکفر لاحتمال هذه الوجوه، تاتارخانیة: ۴۹۴/۵ کتاب احکام المرتدین فصل فیما

سہارے سے نماز پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص سہارے کے بغیر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، لیکن کسی دیوار یا لکڑی وغیرہ کے سہارے کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، تو وہ سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا پابند ہے، اس آدمی کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......مریض کے لئے جتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن ہے، اتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے، اگر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہیں تو سہارا لیکر نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور جب تک سہارا لے کر نماز پڑھنا ممکن ہے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

= یتعلق بالصلاۃ والزکاۃ. ط: ادارۃ القرآن هندیة ۲/۲٦۸ کتاب السیر، موجبات الکفر، انواع منها مایتعلق بالقرآن ط: رشیدیة، البزازیة علی هامش الهندیة: ۶/۳۴۰ کتاب الفاظ تکون اسلاما او کفرا الفصل الثانی، النوع التاسع فیما یقال فی القرآن والاذکار والصلوۃ ط: رشیدیة سرکی روڈ کوئٹہ بلوچستان پاکستان ایشیا۔

(۱) واذا قدر علی القیام متکئا...... الصحیح انه یصلی قائما ولا یجوز غیر ذالک، تاتارخانیة: ۲/۱۲۲، ط: ادارۃ القرآن، کراچی. فتح القدیر: ۱/۴۵۷، ط: رشیدیة کوئٹه، البحر الرائق: ۲/۱۱۲، باب صلاۃ المریض ط: سعید کراچی. (وان قدر علی بعض القیام) ولا متکئا علی عصا اوحائط قام لزوما بقدر ما یقدر ولو قدر آیة او تکبیرۃ علی المذهب، لان البعض معتبرٌ بالکل الدر مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی. قوله(لأن البعض معتبر بالکل) ای ان حکم البعض کحکم الکل بمعنی ان من قدر علی کل القیام یلزمه فکذا من قدر علی بعضه، شامی: ۲/۹۷، باب صلاۃ المریض ط: سعید کراچی.

(۲) وکذا لو عجز عن القعود مستویا وقدر علی القعود متکئا یقعد متکئا لا یجزیه الا ذالک تاتارخانیة: ۲/۱۲۲، ط: ادارۃ القرآن فتح القدیر: ۱/۴۵۸ ط: رشیدیة، البحر الرائق: ۲/۱۱۲، ۱۱۳، باب صلاۃ المریض ط: سعید. (صلی قاعدا) ولو مستندا الی وسادۃ وانسان فانه یلزمه ذالک علی المختار الدرمع الرد ۲/۹٦ باب صلاۃ المریض ط: سعید، واذا عجز عن القیام استقلالا، ولکنه یقدر علیه مستندا علی حائط او عصا اونحوذالک تعین علیه القیام مستندا ولایجوز له الجلوس باتفاق الحنفیة والحنابلة، الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷ مباحث صلاۃ المریض کیف یصلی. ط: دارالفکر، بیروت.

☆......اگر کوئی شخص سہارا لیکر یا سہارے کے بغیر نماز پڑھنے سے عاجز ہے تو لیٹ کر یا کروٹ لیکر جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھے۔(۱)

سہو سجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ امام نے نہیں کیا

''امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

''سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے

''تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تراویح میں واجب ہو

''تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ سلام کے بغیر کر لیا

سہو سجدہ کا افضل اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائے، تاہم اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرنے کے

---

(۱) واذا لم يستطع القعود صلى مستلقيا على قفاه متوجها نحو القبلة ورأسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب وهذا هو الافضل عندنا تاتارخانية ۲/۱۲۳، ط:ادارة القرآن كراچى، فتح القدير: ۱/۴۵۸ ط:رشيدية، البحر الرائق: ۲/۱۱۴، باب صلاةا لمريض ط:سعيد، الدرمع الرد: ۲/۹۹ باب صلاة المريض ط:سعيد.

بغیر ہی سجدہ کرلیا، یا دائیں طرف سلام پھیرنے کے بجائے سامنے کی طرف سلام کہہ کر سجدہ کرلیا تو بھی ہو جائے گا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے

نماز میں بھول کر واجب ترک ہونے سے جو خرابی پیش آتی ہے وہ سہو سجدہ سے دور ہو جاتی ہے، خواہ کتنا بھی واجب ترک ہو جائے، سہو کے دو سجدے کافی ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی سے نماز کے تمام واجبات چھوٹ جائیں تو اس کو بھی خرابی کو دور کرنے کے لئے سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔(۲)

سہو سجدہ کا طریقہ

☆......سہو سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں ''التحیات'' پڑھنے کے بعد دائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃاللّٰہ" کہہ کر ایک سلام پھیرے پھر اس کے فوراً بعد دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام

(۱)(ویکتفی بتسلیمة واحدة عن یمینه فی الاصح) وقیل: تلقاء وجهه فرقاً بین سلام القطع وسلام السهو...... (فان سجد قبل السلام کره تنزیها) ولا یعیده لانه مجتهد فیه فکان جائزاً، مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۴۶۲، ۴۶۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط. قدیمی ردالمحتار ۷۸/۲ کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سعید هندیة: ۱۲۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (قوله وان تکرّر) حتی لو ترک جمیع واجبات الصلاة سهوا لا یلزمه الا سجدتان. ردالمحتار: ۸۰/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید.

پھیر کر نماز سے نکل جائے۔(۱)

☆......اگر کسی نے سلام پھیرے بغیر دو سجدے کر لئے یا سامنے ہی سلام کہہ کر دو سجدے کر لئے تب بھی ہو جائے گا لیکن یہ افضل طریقہ نہیں ہے، افضل طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔(۲)

سہو سجدہ کرنا بھول گیا

اگر کسی کے ذمہ سہو سجدہ کرنا واجب تھا، اس کو التحیات پڑھ کر سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ درود شریف کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱)ومحله بعدالسلام سواء كان من زيادة اونقصان.... ويسلم عن يمينه و كيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّساجدا ويسبح فى سجوده ثم يفعل ثانيا كذالك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم وياتى بالصلاة على النبیﷺوالدعاء فى قعدة السهو. هندية : ۱/۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو ط: رشيدية كوئته، ردالمحتار : ۲/۷۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲)انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة السابقة.

(۳) ومحله بعدالسلام سواء كان من زيادةاو نقصان ،ولوسجد قبل السلام اجزاء ه عندنا هكذا رواية الاصول...... وكيفيته ان يكبر بعد سلا مه الاول ويخرّساجدا ويسبح فى سجوده ثم يفعل ثانيا كذلک ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا فى المحيط. وياتى بالصلاة على النبیﷺ والدعاء فى قعدة السهو هوالصحيح وقيل ياتى بهما فى القعدة الاولى كذا فى التبيين. والاحوط ان يصلى فى القعدتين. هندية: ۱/۱۲۵ . الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية شامى: ۲/ ۷۹. باب سجود السهو ط :سعيد.

سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا

اگر کسی آدمی پر سہو سجدہ کرنا واجب ہو گیا تھا، لیکن وہ بھول گیا، اور دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا، تو اس صورت میں اگر کسی سے بات چیت نہیں کی اور سینہ کو قبلہ سے ہٹایا نہیں، تو یاد آتے ہی دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز ہو جائے گی، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سہو سجدہ کے بعد التحیات پڑھنا

سہو سجدہ کے بعد ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے۔

سہو سجدہ کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا

''جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ کے بعد فاتحہ پڑھ لی

''سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ لاحق پر

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(سلام من علیه سجود سهو یخرجه من الصلاة خروجا(موقوفا)ان سجد عاد الیها والا لا وعلی هذا(فیصح)...... (ان سجد) للسهو فی المسائل الثلاث...... (ویسجد للسهو ولو مع سلامه ناویا للقطع) لان نیة تغییر المشروع لغو (مالم یتحول عن القبلة، او یتکلم. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۹۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا

ایک مقیم، ایک مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، امام سے غلطی ہوگئی، سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس نے آخر میں سہو سجدہ کیا، اب مقیم مقتدی کیا کرے اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ اپنے امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے اور اس کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ مقیم مقتدی سہو سجدہ میں امام کی پیروی نہ کرے بلکہ امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کر لے تب وہ سہو سجدہ کرے۔

دونوں قول پر عمل کرنا درست ہے۔(۱)

سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ مقتدی پر واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(ومقتدی بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا سهوه) اصلا (والمسبوق يسجد مع امامه مطلقاً) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده (ثم يقضى ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا (وكذ اللاحق) لكنه يسجد فى آخر صلاته ولو سجد مع امامه اعاد ه ، والمقيم خلف المسافر كالمسبوق ، وقيل كاللاحق ، الدر مع الرد: ۲/ ۸۲ ـ ۸۳، كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچى. (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه ، والمنفرد يسجد لسهوه ، وان كان لم يسجد مع الامام لسهوه ، ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر ، وتمامه فى شرح المنية.(قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد فى جميع صلاته بدليل انه لا قراءة عليه فلا سجود فيما يقضيه، شامى: ۲/ ۸۲،۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

سہو سجدہ منفرد پر(۱)

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کرلیا

سہو سجدہ میں دو سجدے واجب ہیں، اگر کسی نے سہو سجدے میں دو سجدوں کی جگہ پر صرف ایک ہی سجدہ کیا ہے، تو یہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں شک ہوگیا

''سجدہ سہو میں شک ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول

سہو سجدہ واجب ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

۱......نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑ دیا۔

---

(۱)(علی منفرده) متعلق بیجب ،الدر مع الرد: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) (ويجب سجدتان لانه صلى الله عليه وسلم سجد سجدتين للسهو وهو جالس بعد التسليم وعمل به الاكابر من الصحابة والتابعين)فلو اقتصر على سجدة واحدة لا يكون آتيا بالواجب، الخ، حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح، ص: ۴۶۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمی كراچی."(ويجب بعد سلام واحد..........سجدتان......اذا كان الوقت صالحا) ای لا داء تلك الصلاة، فيه. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۷۸ ـ ۷۹، باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچی.وفيه ايضاً: من ترك واجبا من واجباتهااو ارتكب مكروها تحريمياً لزمه وجوبا ان يعيد فی الوقت فان خرج أثم ولا يجب جبر النقصان بعده، فلو فعل فهو افضل. رد المحتار: ۲/ ۶۴، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچی.

۲...... کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۳...... کسی واجب کو ادا کرنے میں ایک رکن کی مقدار تاخیر کر دی۔

۴...... کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لیا۔

۵...... کسی واجب کو متغیر اور بدل دے، جیسے بلند آواز والی قرأت کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی یا آہستہ والی قرأت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو واجب کو بدل دیا۔

۶...... نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۷...... نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل اور جگہ سے مقدم کر دیا۔

۸...... کسی فرض کو بھولے سے دو مرتبہ ادا کر لیا۔

تو ان تمام صورتوں میں آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سہو نبی سے نہیں ہوتا

''نبی سے سہو نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سیلاب

''دریا میں تیر رہا ہے'' اور ''ننگا آدمی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سینما کی چھت پر نماز پڑھنا

سینما لہو ولعب، گناہ اور شیاطین کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، وہاں جانا ہی حرام اور ناجائز ہے، اور چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، اگر یہ عمارت سینما کی آمدنی

---

(۱)"ولا يجب السجود الا بترک واجب او تاخيره او تاخير رکن او تقديمه او تکراره او تغيير واجب بان يجهر فيما يخافت و في الحقيقة، وجوبه بشئى واحد وهو ترک الواجب، هندية: ۱۲۶/۱، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية کوئٹه. الدر مع الرد: ۸۰/۱۔ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد کراچی.

یا اور کسی قسم کے مال حرام سے بنائی گئی ہے تو اس کے استعمال کا گناہ بھی ہوگا، اور نماز میں مزید کراہت کا باعث ہوگا۔(۱)

سینہ

نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ پر رکھنا چاہئے، اگر کسی نے نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ سے ہٹا کر کسی اور جانب اتنی دیر تک موڑے رکھا جتنی دیر میں نماز کا ایک رکن پورا ہو سکتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور ایک رکن سے مراد تین مرتبہ " سبحان اللّٰہ "کی مقدار ہے۔(۲)

---

(۱)(قوله وحمام) لمعنيين احدهما انه مصب الغسالات والثاني انه بيت الشياطين.......... لان الشيطان كان يألفه لما فيه من كشف العورات ونحو ذلك...... [تنبيه] يوخذ من التعليل بانه محل الشياطين كراهة الصلاةفي معابد الكفار لانها مأوى الشياطين كما صرح به الشافعية. ويوخذ مما ذكروه عندنا ففي البحر من كتاب الدعوىٰ عند قول الكنز: ولا يحلفون في بيت عباداتهم في التاتارخانية يكره للمسلم الدخول في البيعة والكنيسة، وانما يكره من حيث انه مجمع الشياطين لا من حيث انه ليس له حق الدخول آه، قال في البحر: والظاهر انها تحريمية لانها المرادة عند اطلاقهم، وقد افتيت بتعزير مسلم لازم الكنيسة مع اليهود آه فاذا حرم الدخول فالصلاة اولىٰ، وبه ظهر جهل من يدخلها لاجل الصلاة فيها. شامي: ۱/ ۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل " مطلب تكره الصلاة في الكنيسة وبعده، ونهى عن الصلاة في ارض بابل فانه ملعونة. حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۳، مبحث في تعظيم المساجد، ط: مكتبه رشيدية دهلی.

(۲)" قال في البحر في باب شروط الصلاة: والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت...... واطلقه فشمل ما لو قل او كثر وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت والا فلا. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۷، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

سینہ کے امراض

نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں، گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے نیز سینہ اور ہنسلی کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ سینہ چوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب ورزشوں کا فائدہ اس وقت پہنچتا ہے جب ہم نماز پوری توجہ اور دل جمعی اور اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۷۶)

سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ

عورتوں کے سینہ پر ہاتھ باندھنے میں سچ اور حق بات پر ثابت رہنے اور شرح صدر کی دعا ہے۔(۱)

(۱)..

روزے کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

متن الكافي
في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القنائي ٨٥٩هـ

مع حاشية الكاملة الشافي لـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت العمار كراتشي